

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا \* إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا \* وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغْيًا زَوْجًا مَّا أَكْتَسَبُوا غَرًّا اتَّخَذُوا لَهُمْ سُلْبًا \*

قُوا الْيَهُودَ (وَمَلَائِكَتَهُ) بِأَصْحَابِ الْمَلَائِكَةِ عَدُوًّا عَلَى لَفْظِ اسْمِ إِنْ . وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَلَائِكَتَهُ  
بِالْفَرْعِ عَدُوًّا عَلَى مَعْنَى اسْمِ إِنْ . وَكَذَلِكَ فِي قَوْلِهِ (يَسْلُوبُونَ) رَاجِعٌ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى الْمَلَائِكَةِ بِمَعْنَى تَسْرِيفِ  
الْمَلَائِكَةِ عَلَى سُلُوبِ الْبَشَرِ وَنَحْوِ ذَلِكَ وَاجْتِدَادُ الْفَلَّاحِينَ الْأَعْرَاسَ عَدُوًّا لِلْبَشَرِ عَلَى مَعْنَى اللَّهِ عَلَيْهِ



حمداً لئلا من فتننا الطبع المجلد السبع من لكتنا الجليل لفخيم

المفوس

# بالنفس المطهرى

للرب العالمات وانكر انما هذا الشريعة والطريقة في الوقت علم

القاضي محمد شفاء الله العاني

الحق المطهرى المجدى النفساني في الثاني في المتوفى سنة

على نقه صا الماع والمفخر الحج الحافظ شيخ محمد اسمعيل جيون بخش

لازال الشمس فيوضه بارغة

وقد اغتنى بطبعه اهتم بصنع حيد نشره دائرة اشاعت العلوم

لندرة المصنفين الكائنين في بلدة دهلي



۲۲  
الاحزاب

المظہری

۴۰۷

التفسیر

۲۲  
من یقتل

آیتہ الحجاب نہ یکن الخ ان ینظر الی امرأتہ من نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
منتقہ کانت او غیر منتقہ ذلکم ای السؤال من وراء الحجاب اظهر لقتلکم  
و قتلکم من الخواطر الشیطانیۃ الجملة تعلیل لما سبق

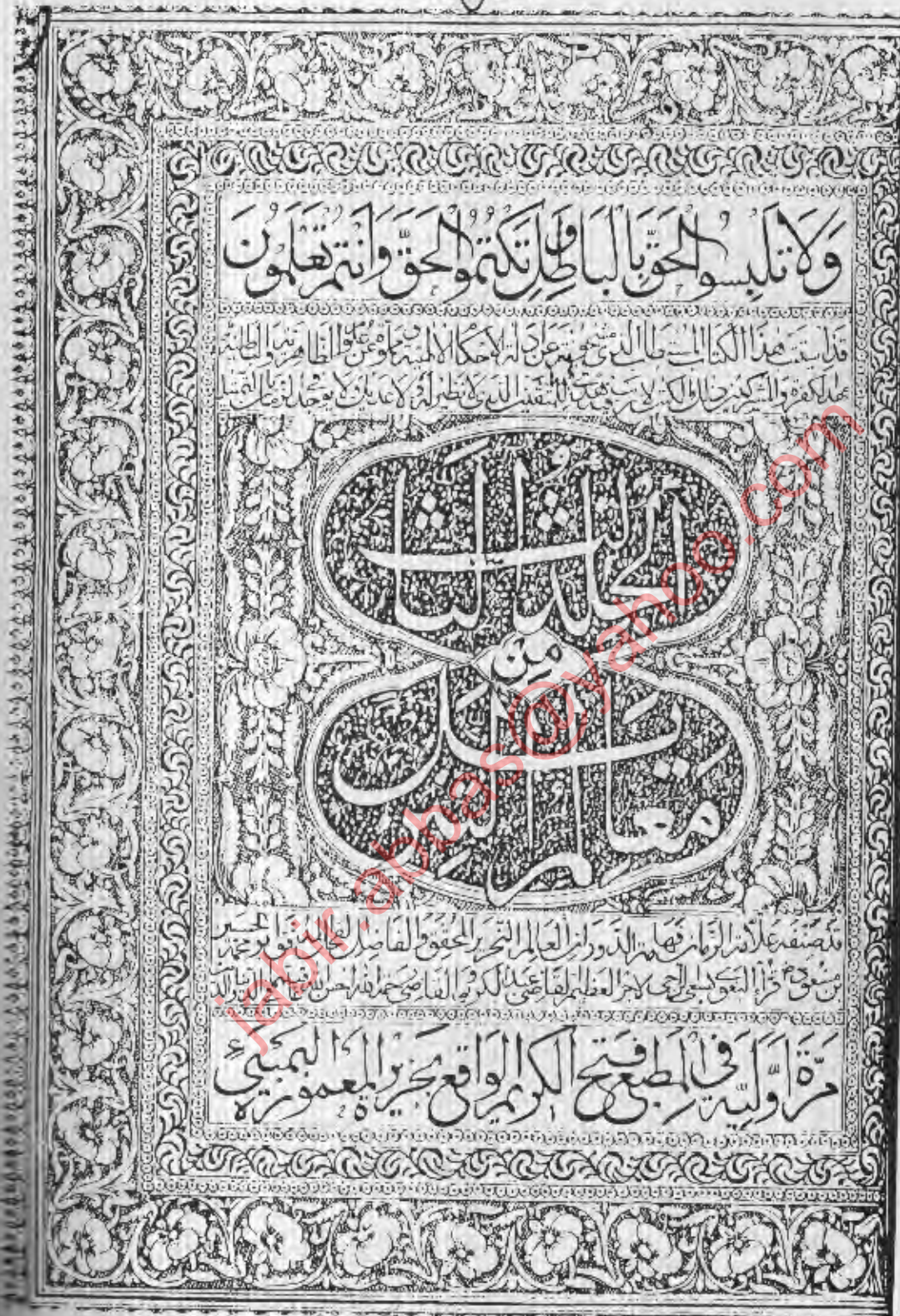
اخرج ابن ابی حاتم عن ابن زید قال بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلاً  
یقول لو قوی فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوجت فلانة من بصره فنزلت وما  
کان ای ماصح لکم ان تؤذوا رسول اللہ ای تعذبوا ما یکرهہ ولا  
ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ای من بعد وفاته او فراقہ ابداً و اخرج ابن  
ابی حاتم عن ابن عباس قال نزلت فی رجل ھو ان یتزوج بعض نساء النبی صلی اللہ علیہ  
بعدہ قال سفیان ذکر ان عائشۃ و اخرج عن السدی قال یبلغنا ان طلحۃ بن عبید اللہ  
ابن الجحین بن محمد عن بنات عمناء یتزوج نساء ناس بعدنا لان حدثت حدیث  
لنزوجن نساءہ من بعدہ فانزلت هذه الآية و اخرج ابن سعد عن ابی بکر بن محمد  
بن عمرو بن حزم قال نزلت فی طلحۃ بن عبید اللہ لانه قال اذا قوی رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم تزوجت عائشۃ و اخرج جویہ عن ابن عباس ان رجلاً اتی بعض  
ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکنہا و هو ابن عمر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
لا تقوم من هذا المقام بعد یومک هذا فقال یا رسول اللہ انما ابنتہ عمی واللہ ما قلت  
بها منکر ولا قالت لی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد عرفت ذلک انہ لیس احد  
اخر من اللہ و انہ لیس احدا غیر منی فمضی فقال یمنعنی من کلام ابنتہ عمی لا تزوج  
من بعدہ فانزل اللہ تعالیٰ هذه الآية قال ابن عباس فاعتق ذلک الرجل رقبة  
و حمل عشرة ابعرة فی سبیل اللہ و حج ما شیا قربة من کلمتہ قال البغوی روی  
عن الزہری ان العالیۃ بنت ظبیان التي طلقها النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
تزوجت رجلاً و ولدت له و ذلک قبل تحویلہ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی  
الناس قال البیضاوی کانت النبی لم یدخل بها النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت طلحہ بن عبد اللہ نے بعد از پیغمبر حضرت عائشہ سے شادی کرنے کی خواہش کی

تحقیق و تفسیر

529









۱۲

[illegible]





# صحیح البخاری

الإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم  
ابن المغيرة بن بردزبة البخاري الجعفي

طبعة الأولى: من طبعه دار الطباعة العامة بدمشق

الجزء الرابع

حقوق الطبع محفوظة للناسخ

١٤٠١ هـ - ١٩٨١ م

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

تحقيق واستاذ

532





﴿ ١٦ ﴾

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَسَمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ تَقَدَّأَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِكُمَا قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ  
يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئاً حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسَدِّدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُحْيَى بْنِ  
حَبَّانٍ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرَقَّيْتُ  
فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ حَاجَتَهُ مُسْتَدِيرَ  
الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسَدِّدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ الْعَصْرَ وَالْقَمَسُ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ خِجْرَتِهَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنَا جُورِيزَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَطِيباً فَأَشَارَ نَحْوَ مَسْكَنٍ عَائِشَةَ فَقَالَ هَؤُلَاءِ الْقِسْمَةُ ثَلَاثًا مِنْ حَيْثُ يُدَالَمُ  
قَوْمُ الشَّيْطَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَتَتْهَا سَمِعَتْ صَوْتَ إِنْسَانٍ يَسْتَأْذِنُ  
فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ فَلَا نَالَ لِمِ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ الرِّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوَلَادَةُ  
**بَابُ** مَا ذَكَرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهِ وَقَدْحِهِ  
وَحَاجَتِهِ وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ مِنْ ذَلِكَ نِهَا لَمْ يَذْكُرْ قِسْمَتَهُ وَمِنْ شَعْرِهِ وَتَمْلِئِهِ  
وَأَيْلِيهِ نِهَا بَرَكَ أَصْحَابُهُ وَغَيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتَحْلَفَ بَعَثَهُ إِلَى  
الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ وَحَمَّاهُ بِرَأْسِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ

(نقلاً)

اسم المؤمن عائشة کے گھر سے فتنے نے سبک کالے

عجلہ ما تبرک ولا بد  
عز و المقتل عن  
الجوی مما تبرک  
وله عن الکشمینی  
عائیک قید (شارح)

تحقیق و سوانح

533





وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَ رَبِّكَ فَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسُبُّوا أَهْلَهُ ثُمَّ لَا تُهِنُوا كِتَابَ اللَّهِ إِنَّ تَسْتَكْبِرُوا تَمَازِجًا

# حکیم بن حکیم

## شہزادہ

### سید

۷۲۷۵ احادیث نبوی کا بیش بہا خزانہ  
جس کو ابو عبد اللہ امام بخاری نے جمع کر کے مسلمانان عالم پر احسان عظیم فرمایا ہے  
تجزیہ و فوائداور تصدیق و تائید

(از)

- |                        |                      |
|------------------------|----------------------|
| (۱) مولانا ابجد البعلی | (۲) مولانا ابو الفتح |
| (۳) مولانا سید محمد    | (۴) مولانا قاری      |

ناشر: محمد سعید آئینہ سیرت و جہانِ نبوی  
محل مقابلہ مولوی فرخا کرچی







طاع (مِنْ) السُّعُوَّةِ فَقُلْ خُذْ أَلْهَامَ اللَّهِ مِنْ بَيْنِ أَيْمَانِ اسْتَلْبِ اِغْلِظْ حَقِيقًا  
 جس نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کا مکرمانہ اور حبیب  
 منہ چاہا تو ہم نے بھی آپ کو ان کا نگہبان (ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجا

جامع ترمذی

شماره ۱۲۷

محدث حلیل امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ علیہ

(م ۱۳) رجب ۱۲۶۹ هـ

مُسْتَرَحِمٌ

مولانا علامہ محمد صدیق سعیدی ہزاروی

تصحیح و تزیین : سید حامد لطیف چشتی  
ناشر

اردو بازار  
لاہور

فرید بک سہال



کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا یہ کہ کوہ کے وہ لوگ  
ہیں جو اسلام لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہونے کا ارادہ کیا لیکن ان کی بیویوں اور بچوں نے  
انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے  
سے روکا جب وہ حاضر دربار نبوی ہوئے، تو  
دیکھا کہ لوگوں نے دین میں سمجھ حاصل کر لی ہے  
تو اپنی بیویوں اور بچوں کو سزا دینے کا ارادہ  
کیا اس پر یہ (مسند جبہ بالا)  
آیت نازل ہوئی یہ حدیث حسنہ  
صحیح ہے۔

### تفسیر سورۃ التحریم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ  
میں ایک مدت سے میری خواہش تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ  
عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو ازواج مطہرات  
کے بارے میں پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا ان تنویا الی اللہ فقد صغت قلوبكما حتی کہ حضرت عمر  
رضی اللہ عنہ نے مجھ کو اس میں نے بھی ان کے ساتھ جگہ کرنا  
تھامیں نے برتن سے آپ پر پانی ڈالا اور آپ نے وضو فرمایا  
اس دوران میں نے عرض کیا اے لایہ المؤمنین انبی اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم کی وہ کون سی دو بیویاں ہیں جن کے بارے میں اللہ  
تعالیٰ نے فرمایا ان تنویا الی اللہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
اے ابن عباس! تم پر تعجب ہے۔ نرمی کی فرماتے ہیں حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ سے اس سوال کو ناپسند فرمایا لیکن چھپا نہیں  
اگر فرمایا کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں۔  
حضرت ابن عباس فرماتے ہیں پھر انہوں نے حدیث بیان کرتا  
شروع کیا فرمایا ہم جامعہ قریش عورتوں پر غالب رہتے تھے  
جب ہم مدینہ طیبہ گئے تو ایسی قوم کو پایا جن پر ان کی عورتیں غالب

وَعَلَّمَ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هَذِهِ  
الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمِنَ أَرْوَاجِكُمْ وَ  
أَوْلَادُكُمْ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ قَالُوا هُوَ لَا  
يَجَالُ اسْلَمُوا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَأَرَادُوا أَنْ يَأْتُوا  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَرْوَاجُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ  
أَنْ يَدْعُوهُمْ أَنْ يَأْتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَلَمَّا آتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأَوْا النَّاسَ قَدْ فَطَنُوا فِي الدِّينِ هَتَمُوا أَنْ يَغْلِبَهُمْ  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمِنَ أَرْوَاجِكُمْ  
فَأَذَلُّدُكُمْ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَاحْذَرُوا هَذِهِ آيَةُ هَذَا  
عَدِيَّتٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

### وَمِنْ سُورَةِ التَّحْرِيمِ

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّزَّاقِ  
عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنِ ابْنِ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ يَزَلْ  
حَرِيصًا أَنْ سَأَلَ عَمَّ عَنِ الْمَاءِ أَتَيْنَ مِنْ أَرْوَاجِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ إِنْ  
تَوَبَّا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى يَجْعَلَ  
مِنْهُمَا مِثْلَ مِثْلٍ فَصَبَّيْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْوَدِّ أَوْ قَوْمًا  
فَلَمَّا يَأْمُرُ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَاءِ أَتَانِ مِنْ أَرْوَاجِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ إِنْ تَوَبَّا  
إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَكَ  
بِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَوْرَهُ وَاللَّهُ مَا سَأَلَهُ  
هَذَا وَلَمْ يَكُنْ فَقَالَ لَهَا هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ  
قَالَ تَعْلَمَانِ يَحْيَى بْنُ الْحَدِيثِ فَقَالَ لَنَا مَعَهُ قُرَيْشُ  
قَلْبُ الْبَنَاتِ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا  
يُؤَلِّمُونَ نِسَاءَهُمْ فَطَفِقَ نِسَاءُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ  
لَقَدْ بَشَّرْتُ نِسَاءَنَا قَوْمًا يَأْتِي قَوْمًا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ

اللہ تعالیٰ ان کو توبہ فرمادے اور ان کے دل راہ سے کچھ بٹ گئے ہیں۔

جلد دوم

ام المؤمنین حضرت عائشہ اور جناب حفصہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں





# الكشاف

عن حمت أن غوا مضل التنزيل  
وعيون آفاويل في وجوه التأويل

وهو تفسير القرآن الكريم : للإمام جاد الله محمود بن عمر الزبيدي  
المتوفى سنة ٥٢٨ هـ

وبذيله أربعة كتب :

- الاول : الانتصاف : للإمام احمد بن المنبر الاسكندري.
- الثاني: الكافي الشاف في تخريج احاديث الكشاف: للحافظ ابن حجر العسقلاني.
- الثالث : حاشية الشيخ محمد عليان المرزوقي على تفسير الكشاف.
- الرابع : مشاهد الانصاف على شواهد الكشاف للشيخ محمد عليان المذكور.

## الجزء الرابع

الناشر دار الكتاب العربي  
بيروت - لبنان



أنه صلى الله عليه وسلم قال لها : ألم أقل لك اكنمى على ، قالت : والذي بعثك بالحق ما ملكك نفسى فرحاً بالكرامة التي خص الله بها أباها . فإن قلت : هلا قيل : فلما نبأت به بعضهن وعرفها بعضه ؟ قلت : ليس الغرض ببيان من المذاع إليه ومن المعرف ، وإنما هو ذكر جنابة حفصة في وجود الإنبياء به وإفشائه من قبلها ، وأن رسول الله صلى الله عليه وسلم يكرمه وحله . لم يوجد منه إلا الإعلام ببعضه ، وهو حديث الإمامة . ألا ترى أنه لما كان المقصود في قوله ( فلما نبأها به قالت من أنبأك هذا ) ذكر المنبأ ، كيف أتى بضميره .

إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ

مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ ۝١

(إن توبا) خطاب لحفصة وعائشة على طريقة الالتفات ، ليكون أبلغ في معاتبتهما . وعن ابن عباس : لم أزل حريصاً على أن أسأل عمر عنهما حتى خج وحجبت معه ، فلما كان ببعض الطريق عدل وعدلت معه بالإداوة . فسكنت الماء على يده فتوضأ ، فقلت : من هما ؟ فقال : عجباً يا ابن عباس . كأنه كره ما سأله عنه . ثم قال : هما حفصة وعائشة (١) (فقد صغت قلوبكما) فقد وجد منك ما يوجب التوبة ، وهو ميل قلوبكما عن الواجب في مخالصة رسول الله صلى الله عليه وسلم من حب ما يحبه وكرامة ما يكرمه . وقرأ ابن مسعود : فقد زأغت (وإن تظاهرا) وإن تعاونا (عليه) بما يسوءه من الإفراط في الغيرة وإفشاء سره ، فلن يعدم هو من يظاھرہ ، وكيف يعلم المظاهر من الله مولاه أى وليه وناصره ؛ وزيادة (هو) إيدان بأن نصرته عزيمة من عزائمه ، وأنه يتولى ذلك بذاته (وجبريل) رأس الكرويين : وقرن ذكره بذكره مفرداً له من بين الملائكة تعظيماً له وإظهاراً لمكانته عنده (وصالح المؤمنين) ومن صلح من المؤمنين ، يعنى : كل من آمن وعمل صالحاً . وعن سعيد بن جبیر : من برئ منهم من النفاق . وقيل : الأنبياء وقيل : الصحابة . وقيل : الخلفاء منهم . فإن قلت : صالح المؤمنين واحد أم جمع ؟ قلت : هو واحد أريد به الجمع ، كقولك : لا يفعل هذا الصالح من الناس ، تريد الجنس ، كقولك : لا يفعل من صلح منهم . ومثله قولك : كنت في السامر والحاضر . ويجوز أن يكون أصله : صالحوا المؤمنين بالواو ، فكتب بغير واو على اللفظ : لأن لفظ الواحد والجمع واحد فيه ، كما جاءت أشياء في المصحف متبوع فيها حكم اللفظ دون وضع الخط (والملائكة) على تكثر عددهم . وامتلاء السموات من جوعهم (بعد ذلك) بعد نصرته الله وناموسه وصالحى المؤمنين (ظهير) فوج مظاهر له ، كأنهم يد واحدة على من يعاديه . فما يبلغ تظاهر امرأتين على من هؤلاء .

(١) متفق عليه .





# في ظلال القرآن

الجزء الثامن والعشرون

بقلم  
سيد قطب

الطبعة السابعة

١٣٩١ هـ - ١٩٧١ م

مزيدة ومنقحة

والر

الحياة والتراب العربي

مبديوت - لبنان

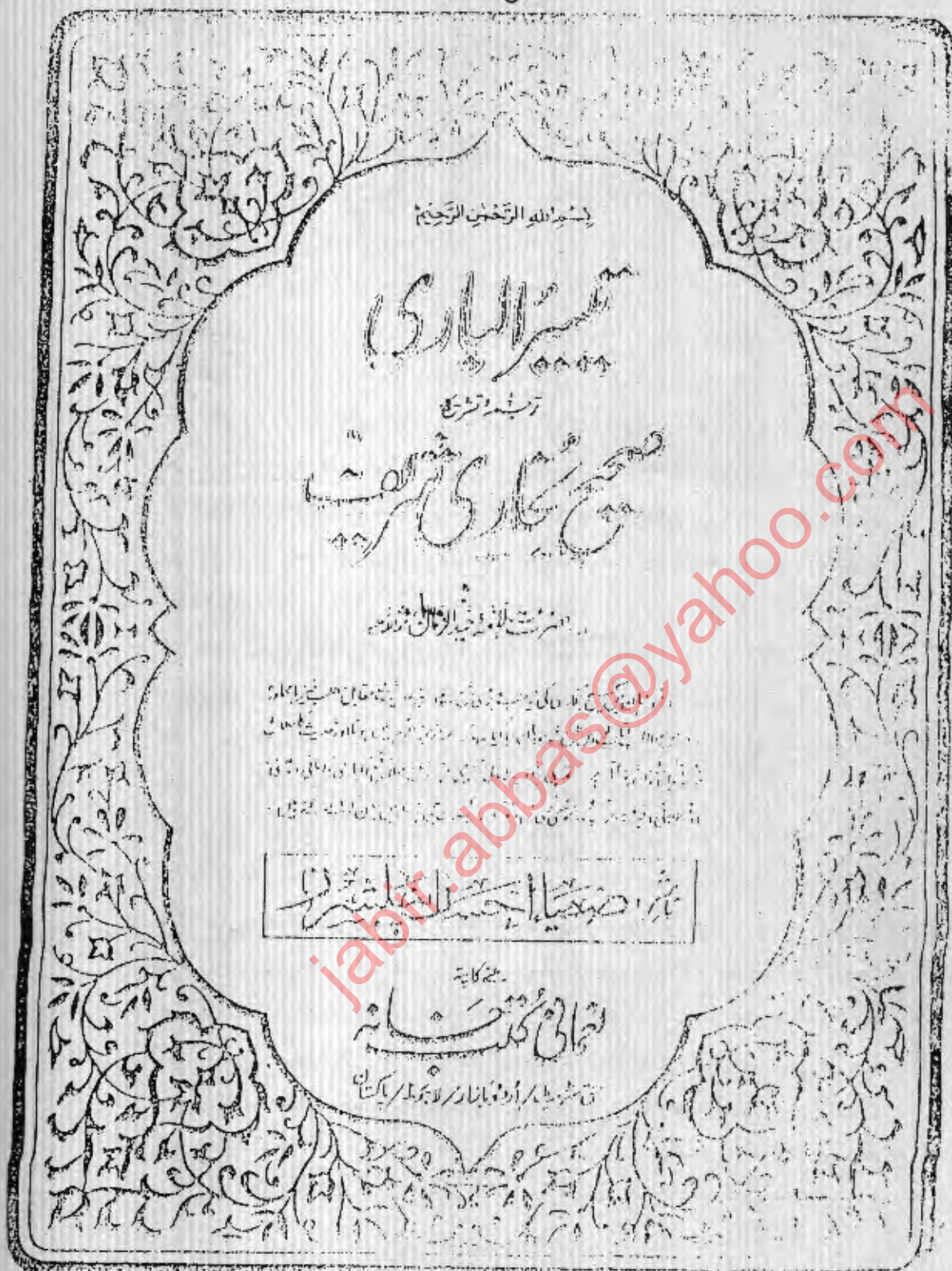




## الجزء الثامن والعشرون

الحديث الذي رواه الإمام أحمد في مسنده عن ابن عباس - رضي الله عنهما - وهو يرسم كذلك جانباً من صورة المجتمع الإسلامي يومذاك . . . قال : حدثنا عبد الرزاق ، أخبرنا معمر ، عن الزهري ، عن عبيد الله بن عبد الله بن أبي ثور ، عن ابن عباس قال : « لم أزل حريصاً على أن أسأل عمر عن للرأين من أزواج رسول الله - صلى الله عليه وسلم - اللتين قال الله تعالى : ( إن تنوبا إلى الله فقد صغت قلوبكما ) حتى حج عمر وحججت معه ، فلما كان ببعض الطريق عدل عمر وعدلت معه بالإداوة ، فبرز ، ثم أتاني فسكبت على يديه فتوضأ ، فقالت : يا أمير المؤمنين من المرأتان من أزواج النبي - صلى الله عليه وسلم - اللتان قال الله تعالى : ( إن تنوبا إلى الله فقد صغت قلوبكما ) ؟ فقال عمر : وأعجب لك يا ابن عباس ! ( قال الزهري : كرهه الله ما سأله عنه ولم يسكنه ) قال : هي عائشة وحفصة . قال : ثم أخذ يسوق الحديث ، قال : كنا معمر قريش قوماً تغلب النساء ، فلما قدمنا المدينة وجدنا قوماً تعلمهم نساءهم ، فطافق نساؤنا يتعلمن من نساءهم . قال : وكان منزلي في دار أمية ابن زيد بالموالي . قال : فغضبت يوماً على امرأتى ، فإذا هي تراجعتني ، فأسكرت أن تراجعتني . فقالت : ما تنكر أن أراجعتك ؟ فوالله إن أزواج رسول الله - صلى الله عليه وسلم - ليراجعنه ونهجره إحداهن اليوم إلى الليل ! قال : فأنطلقت فدخلت على حفصة فقلت : أتراجعتين رسول الله - صلى الله عليه وسلم ؟ قالت : نعم ! قالت : ونهجره إحداهن اليوم إلى الليل ؟ قالت : نعم ! قلت : قد خاب من فعل ذلك منكن وخسر ! أفأنتان إحداهن أن يغضب الله عليها لغضب رسوله فإذا هي قد هلكت ؟ لا تراجعتي رسول الله - صلى الله عليه وسلم - ولا تسأليه شيئاً وسليني من مالي ما بدا لك ، ولا يغرنك إن كانت جارتك هي أوسم - أي أجمل - وأحب إلى رسول الله - صلى الله عليه وآله وسلم - منك - يريد عائشة - قال : وكان لي جار من الأنصار وكنا نتناوب النزول إلى رسول الله - صلى الله عليه وسلم - ينزل يوماً وأنزل يوماً ، فيأتيني بحجر الوحي وغيره وآتيه به مثل ذلك . قال : وكنا نتحدث أن غسان تنجل الخيل لتغزونا . فنزل صاحب يوماً ثم أتى عشاء فضرب بابي ثم نادى ، فخرجت إليه . فقال : حدث أمر عظيم . فقلت : وما ذلك ؟ أجاءت غسان ؟ قال : لا - بل أعظم من ذلك وأطول ! طلق رسول الله - صلى الله عليه وسلم - نساءه ! فقلت : قد خابت حفصة وخسرت ! قد كنت أظن هذا كائناً . حتى إذا صليت الصبح شددت على ثيابي ثم نزلت فدخلت على حفصة وهي تبكي . فقلت : أطلقت رسول الله - صلى الله عليه وسلم - ؟ فقالت : لا أدري . هو هذا معزل في هذه الشربة







## حضرت عائشہؓ نے مروں کو غسل کر کے دکھایا

کتاب الغسل

پارہ ۲ - ۵

۲۱۹

جلد اول

شیخ ہادی

و زیارت کا غسل کیونکر کرتے تھے انہوں نے ایک برس منگوا یا جس میں ایک صاع برابر پانی ہوگا پھر انہوں نے غسل کیا اور اپنے سر پر پانی بھریا اور ہمارے ان کے پیچ میں ایک پردہ پڑا تھا امام بخاری نے کہا یزید بن ہارون اور یزید بن اسد اور جندی عبد الملک بن ابراہیم نے بھی اس حدیث کو شعبہ سے روایت کیا اس میں یوں ہے ایک صاع کا انداز۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ ابن آدم نے کہا ہم سے زبیر بن معاویہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا ہم سے ابو جعفر (امام باقر) نے بیان کیا وہ اور ان کے والد امام زین العابدین جابر کے پاس تھے اور لوگ بھی بیٹھے تھے انہوں نے جابر سے غسل کو پوچھا انہوں نے کہا تم کو ایک صاع پانی کافی ہے ایک شخص (حسن بن محمد بن علی) نے کہا پھر تو کافی نہیں جابر نے کہا ان کو تو کافی ہوتا ہے میں کے بال تم سے زیادہ ہیں تھے اور تم سے بہتر تھے (یعنی آنحضرت) پھر ایک ہی کپڑے میں انہوں نے ہماری امامت کی۔

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہ امام سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے عمر بن دینار سے انہوں نے جابر بن زبیر سے انہوں نے ابن عباس سے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المؤمنین میمونہ دونوں (مل کر) ایک برتن سے غسل کیا کرتے امام بخاری نے کہا سفیان بن عیینہ اپنی انیر میں اس حدیث کو یوں روایت کرتے تھے ابن عباس سے انہوں نے میمونہ سے اور صحیح ابن ماجہ سے روایت ہے جو ابو نعیم نے کی۔

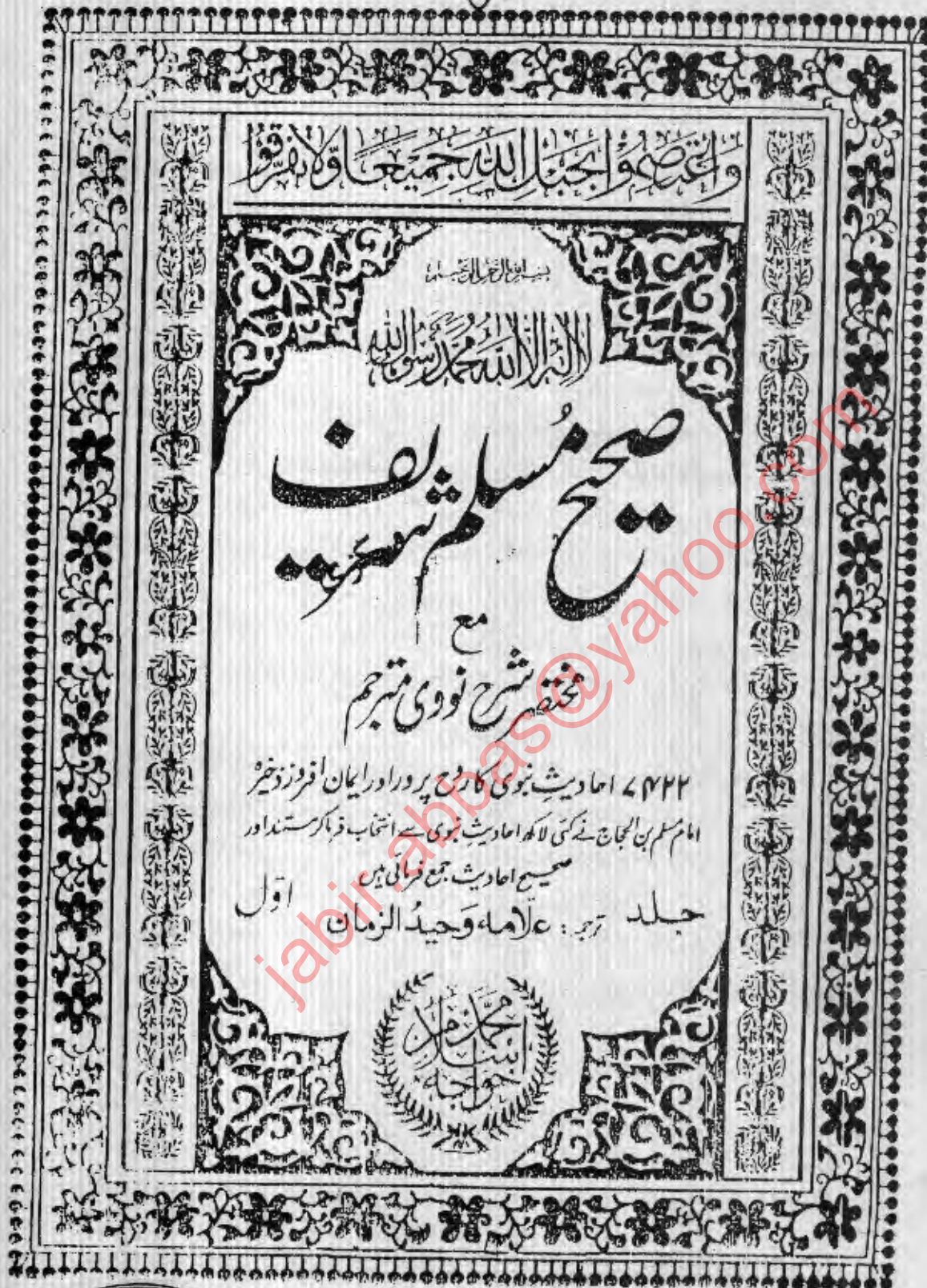
قَدْ عَتَّ بِانَاءٍ مَخْمُومٍ صَاعٍ فَاعْتَسَا آتٍ وَ  
اَقَابَتْ عَلَى رَاسِهَا وَبَيْنَهَا جِجَابٌ  
قَالَ ابُو عُبَيْدٍ اَللّٰهُ وَ قَالَ بَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ  
وَبَهْزُذُ الْجَدِيْ يُ عَنْ شُعْبَةَ قَدْ  
صَاعٍ ۝

۲۲۸ - حَكَتْنَا عِنْدَ اَللّٰهِ بِنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
تَنَابُحِيْ اِبْنُ اَدَمَ قَالَ تَنَابُحِيْ مِنْ اَبِيْ اِسْمَاعِيْلَ  
قَالَ تَنَابُحِيْ اَبُو جَعْفَرٍ اَنَّهُ كَانَ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اَللّٰهِ هُوَ وَ اَبُوهُ وَ عِنْدَهُ قَوْمٌ مِّنْ اَلْاَوَّلِ  
عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ يَكْفِيْكَ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ  
مَا يَكْفِيْنِيْ فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ يَكْفِيْ مَنْ هُوَ  
اَوْ لِيْ وَنَاءٌ شَعْرًا وَ خَيْرًا مِنْكَ شَمَامَتًا  
فِيْ كُوفٍ ۝

۲۲۹ - حَكَتْنَا ابُو نُعَيْمٍ قَالَ تَنَابُحِيْ عِيْنَةُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرِ بْنِ زَبِيْنٍ عَنْ اَبِيْ جَبَالٍ  
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيِّمُوْتَةً كَانَا  
يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَ اَحَدُهُمَا قَالَ ابُو عُبَيْدٍ اَللّٰهُ  
كَانَ ابُو عِيْنَةُ يَقُوْلُ اَخِيْرًا عَنْ اَبِيْ  
جَبَالٍ عَنْ مَيِّمُوْتَةٍ وَ الصَّحِيْحُ مَا  
ابُو نُعَيْمٍ ۝

۱۷ حضرت عائشہؓ نے خود نہا کر ان کو غسل کی تعلیم کی یہ تعلیم کا اچھا طریقہ ہے کہ ام کر کے دکھانا ۱۸ منہ ملا معلوم ہوا حدیث کے خلاف ہو کوئی جھگڑا کرے اس کو سختی سے کہا تا جا بیٹے جیسے حسن بن محمد بن جعفر کو سمجھا ایک ہی کپڑے میں ہاتھ کی بائیں طرف تہجد میں ملا کہ کہن کے پاس دوسرے کپڑے کو بڑھاتے اس کا بیان انہوں نے ائمہ اربعہ میں ایک ۱۹ منہ ملا برتن سے مراد وہی فرق ہے جو اگلی حدیث میں گورابہ برتن اس زمانے میں مشہور و معروف ہوگا جس میں ایک صاع پانی سماتا ہوگا اور اس طرے سے اس حدیث کی روایت ترمذی سے ہے یہ ہوگا ۲۰ منہ ملا ہو گیا یہ حدیث میمونہؓ کی سند صحیحی زبان عباس کی ایک روایت میں سفیان نے اس کو ابن عباس کی سند قرار دیا جیسے ابو نعیم نے روایت کیا وہاں بھی نے بھی کہا یہی صحیح ہے ۲۱







وَهُوَ الْفَرْقُ وَكُنْتُ أَعْتَمِلُ أَنَا وَهُوَ فِي  
الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ وَفِي حَيَاثِ سَفِيَّانٍ مِنْ  
إِنَاءٍ وَاحِدٍ قَالَ قَتِيبَةُ قَالَ سَفِيَّانٌ وَالْفَرْقُ  
ثَلَاثَةٌ أَصْبَحَ فَت

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ  
دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَا وَآخِرُهَا مِنَ الزَّوَالَةِ  
فَسَأَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنَ الْبُعَاثَةِ فَدَعَتْ يَدَايَ فَقَدْ نَالَ الْقَصَاعُ  
فَاغْتَسَلْتُ وَبَيْنَا وَبَيْنَهَا سِتْرٌ وَآخِرُهَا  
عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثًا قَالَ وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُونَ بِمِزْوَرٍ وَسِيقَةٍ  
حَتَّى تَكُونَ كَالْوَقْرِ فَتُطْرَقُ

وہ فرق تھا فرق اس برتن کو کہتے ہیں جس میں تین صاع  
پانی آتا ہے اور میں اور آپ ایک ہی برتن سے غسل  
کرتے۔ سفیان نے کہا فرق تین صاع کا ہوتا  
ہے۔

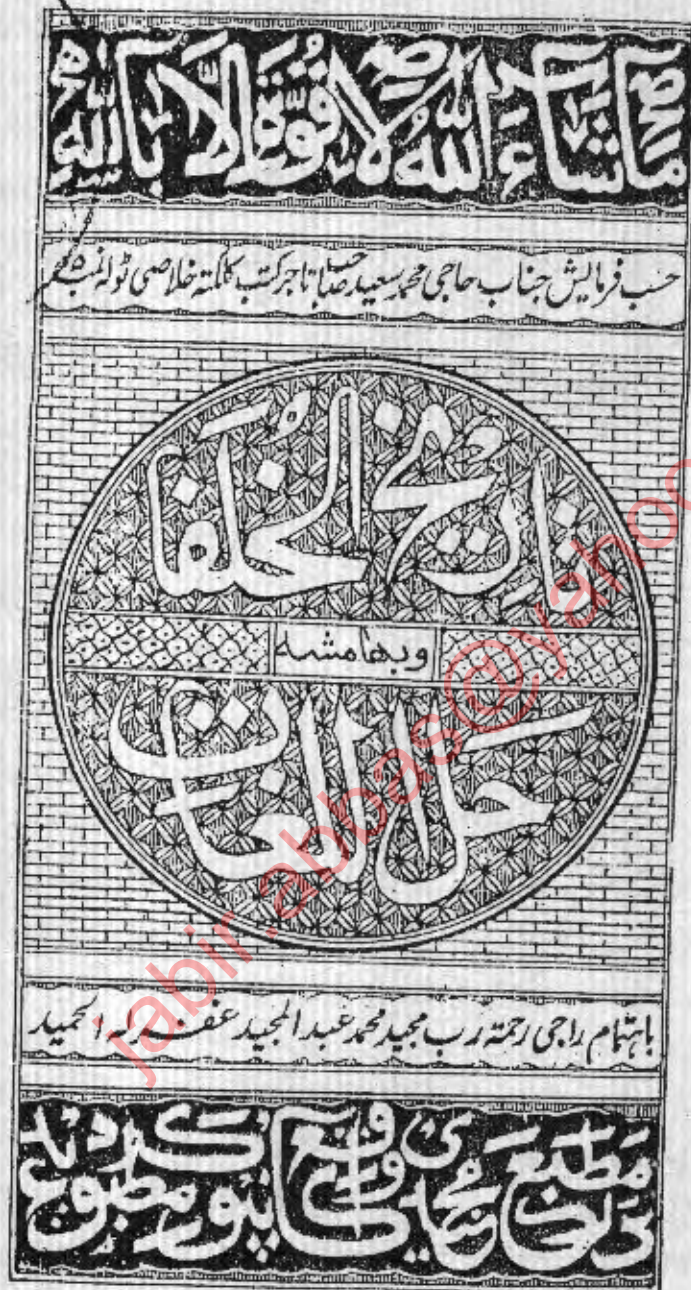
ابو سلمہ بن عبد الرحمن رحمہ سے روایت ہے کہ میں اور  
حضرت عائشہ رحمہ کا رمضان میں دو دھو کے ناستے کا بھائی (عبداللہ  
بن یزید) ان کے پاس گئے اور غسل جنابت کو پوچھا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کرتے تھے؟ انہوں نے ایک برتن منگوایا جس  
میں طلع بھر پانی آتا تھا اور نہائیں اور ہمارے اور ان کے بیچ میں ایک  
پرہہ تھا۔ انہوں نے اپنے سر پر تین بار پانی ڈالا۔ ابو سلمہ نے کہا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں اپنے بال کتراتی تھیں اور  
کانوں تک بال رکھتی تھیں۔

فتاویٰ نے کہا مرد اور عورت دونوں کا طہارت کے نایک برتن سے جائز ہے باجماع اہل اسلام لیکن عورت  
کا طہارت کے نامرد کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے وہ بھی باجماع جائز ہے اور مرد کا طہارت کے نامرد کی طہارت سے  
بچے ہوئے پانی سے ہمارے اور مالک اور ابو حنیفہ اور ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے اور اس میں کراہت بھی نہیں ہے بدلیل  
احادیث صحیحہ کے اور احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری کے نزدیک عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو طہارت درست  
نہیں۔ بشرطیکہ عورت اس پانی کو خلوت میں لے گئی ہو اور اس کو استعمال کیا ہو اور عبداللہ بن عمر جس اور حسن بصری سے ایسا  
بھی منقول ہے اور امام احمد سے ایک روایت ہمارے موافق بھی ہے اور سعید بن مسیب اور حسن سے مطلقاً کراہت بھی  
منقول ہے اور مختار جہور کا قول ہے کیونکہ احادیث صحیحہ سے یہ امر ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں  
کے ساتھ غسل کیا ہے اور ہر ایک نے دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کیا اور خلوت کو اس میں کوئی دخل نہیں اور ایک  
حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بی بی کے بچے ہوئے پانی سے غسل کیا وہایت کیا اس کو  
ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور اصحاب سنن نے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور وہ جو ممانعت کی حدیث  
حکم بن عمر سے منقول ہے وہ ضعیف ہے۔ اگر حدیث نے (جیسے بخاری) اس کو ضعیف کہا ہے یا مراد اس سے  
یہ ہے کہ جو پانی عورت کے اعضاء سے گرا ہو وہ تو مستعمل ہے اس سے غسل درست نہیں یا وہ ممانعت استحباب  
کے لئے ہے واللہ اعلم (انتہی)

واضح نظر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو سلمہ اور عبداللہ بن یزید نے ان کا سر اور اوپر کا بدن دیکھا اور نہ

عورت عائشہ نے مردوں کو غسل جنابت کر کے دکھایا (احمدیہ)









ع  
→

سرى عامر

وغير سرقة مع شرات

جمع الحج ١٢٠٠٠

ع

من يخطف يخطف

كما جاز في قوله تعالى

يكاد البرق يخطف

البصار هم ١٢٠٠٠

ع

بجسر ١٢

ع

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

بجسر ١٢

اليه اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا رد هؤلاء توجع هؤلاء الى  
الروم وقد اردت العرب حول المدينة فقال والذي لا اله الا هو لو جرت الكلاب  
بارجل ازواج النبي صلى الله عليه وسلم ما رددت جيشا وفتح رسول الله صلى الله  
عليه وسلم ولا حلفت لواء عقده فوجه اسامة فجعل لا يمر بقبيل يريدهم الا ارتد دلا  
قالوا لولا ان هؤلاء قوة ما خرج مثل هؤلاء من عندهم ولكن تدغمهم حتى يلقوا  
الروم فلقوهم فمزموهم قتلوهم ورجعوا ساكنين فقتلوا على الاسلام واخرج عن عرفة  
قال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في مرضه انفذوا جيشا اسامة فسا  
حتى بلغ الجحش فامرسلت اليه اميرته فاطمة بنت قيس تقول لا تعجل فان رسول الله  
صلى الله عليه وسلم ثقيل فلم يبرح حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم  
فلم يقبض رجوع الى ابى بكر فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يشئ انا على  
غير حالكم هذه وانا اتخوف ان تكفر العرب وان كفرت كانوا اول من يقتل  
وان لم تكفر مضيت فان معي شر من ات الناس وخيارهم فخطب ابو بكر الناس فقال  
والله لئن تحطفتني الطير احب الى من ان ابك اني شئ قبل امر رسول الله صلى الله  
عليه وسلم لما اشهرت وفاة النبي صلى الله عليه وسلم بالنواحي اذ نزل  
طوائف كثيرة من العرب عن الاسلام ومثوا الزكاة فنهض ابو بكر الصديق  
لقتالهم فاشار عليه عمر وغيره ان يفتروا قتالهم فقال والله لو منعوني عقلا  
او عتافا كانوا لثود ونها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلهم على منعها  
فقال عمر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل  
الناس حتى يقولوا لا اله الا الله وان محمد رسول الله فمن قالها عصم مني ماله  
ودمه الا بحقها وحسابه على الله فقال ابو بكر والله لا قاتلن من فرق بين الصلوة  
والزكاة فان الزكاة حتى المال وقد قال الا يحقها قال عمر فوالله ما هو الا ان رأيت  
الله شرح صدر ابى بكر للقتال فعرفت انه الحق اخرج (البياض في الاصل)  
وعن عروة قال خرج ابو بكر في المهاجرين والانصار حتى بلغ نفعاء حذاء  
فجدوهرت الاعراب بناديهم فكلهم الناس ابا بكر وقالوا ارجع الى المدينة و  
الى الذرية النساء واهل رجلا على الجيش ولم يزلوا به حتى رجع واهل خالد  
بن الوليد وقال له اذ اسلوا واعطوا الصدقة فمن شاء منكم فليرجع ورجع ابو بكر

تحقيق وستانيز

547





مُؤَلَّفَاتُ

# إزالة الخفا عن خلافة الخلفاء

حكيم الأُمّت شاه ولي اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ

التوفی ۱۱۷۶ھ

مقصد دوم

سید الکبریٰ طبر لکھنوی

۱۳۹۶ھ پاکستان ۲۱۹۷۶

تحقیقی رستائیں

548





آخرہ احمد ابو یعلیٰ بطریق مختلفہ والفاظ متغایرہ وعن عبد اللہ بن علی مکیہ قبل لاسے بکر الصدیق باخلفہ الصدیق نقالی  
 بل خلیفہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانا ارسے بہ آخرہ احمد ابو یعلیٰ بطریق مختلفہ وعن عائشہ انہا تکتل لہ البیت والوبکر  
 رضی اللہ عنہ یقتضیہ شعر وایضاً یقتضیہ النام بوجہ + مثال الیامی عصۃ لارالی: فقال ابو بکر ذاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم آخرہ احمد ابو یعلیٰ بعد ازان اشکال دیگر بد آمد در تاویل آید کریمہ لا یصلحون من قبل اذا اھتد بکفر و احتمال  
 ترک مواخذہ بر امر معروف بہر سبب حضرت صدیق بر خواند یا ایہا الناس انکم نقرون ہذہ الایۃ وتضعونها علی غیر ما وضعها  
 اللہ عز وجل یا ایھذا الذین اٰمنوا علیکم انفسکم لا تصحکم عن من قبل اذا اھتد بکفر سمعت رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم یقول ان الناس اذا اذوا لکم فہم فہم بکفر وہ یوشک ان یتھم اللہ بعقاب آخرہ احمد ابو یعلیٰ بطریق مختلفہ  
 بعد ازان اشکال دیگر ظاہر گردید و متغایرہ متغایرہ کاندہ کان زکوۃ حالانکہ بکلمہ اسلام مسلم بود حضرت صدیق افتادہ فرمود کہ  
 تاویل در ضروریات دین متنبول نیست عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یعلموا لا الہ الا اللہ  
 فاذا قالوا نعمتوا منی وادبہم وامنوا لہم الا بحقیقہا حسابہم علی اللہ فلما کانت الریۃ قال عمر لاسے بکر فاعلمہم وقد سمعت ان  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کذا وکذا فقال ابو بکر لا فرق بین الصلوۃ والزکوۃ ولا فاکلن من فرق بینہما قال فاعلمنا سمع  
 قرآنہ ذلک مرشد آخرہ احمد والنجاری و ہذا لفظ احمد و فی روایت قال عمر فواللہ ما ہول الا فی رأیت اللہ عز وجل قد شرع حدی  
 الی بکر لقتال فمرفت اندام الحق و درین موضع بسوی و در بقعہ اشارت نمود بکلمہ اللہ انہما شاکل زکوۃ است و دیگر کلمہ شاکل صلوۃ مسلم است  
 و زکوۃ متعین است بر دو بنیاس علی بعد ازان در ہزار جیش سارہ باشد واقع شد صدیق با بکر کہ فی ان ظاہر شد موقوف گشت عن ابی ہریرۃ قال اللہ  
 الذی لا الہ الا ہو لولا ان ابی بکر اختلفت ما حید اللہ ثم قال اللہ فیہ ثانیۃ ثم قال اللہ فیہ ثانیۃ فیہ ثانیۃ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم و جہ اسمائہ بن زید فی سبیائہ الی الشام فلما نزل فی حبس قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ارتدت العرب حول المدینۃ فقتل  
 والذی لا الہ الا ہو لو حررت الکلاب با زحیل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اردت فیہا و جہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم ولا خلقت لولاء عقدہ فوجہ اسمائہ فجعل لا یتم قبیل یمدون الارض اذا لا قالوا لولا ان لہولاء وقوۃ ما خرج مثل  
 ہولاء من عندہم و لکن یدعہم حتی یلقوا الروم فلفوہم فہم متوہم و قتلوہم و رجعوا سلیمان فیشہوا علی الاسلام مذکور فی لہو عن  
 متفرقا الی البسفہ و ابن عساکر بعد ازان در قتال مرتدین مباحثہ واقع شد صدیق بکر بعد عظیم در بنیاب نئم گشت و آن  
 سبب قول آنحضرت بود درین فتنہ کہ العصۃ بالسیف قال عمر یا خلیفۃ رسول اللہ تألف الناس و ارتقی بہم فقال اجبار  
 فی الجالیہ و خوار عن الاسلام انہ قد انقطع الوحی و تم الیہ الدین ان یفقد و اما فی مذکور فی السکوۃ معزۃ الذین و سئل قول  
 المرتضی لا یجوز ان یقتل با خلیفۃ رسول اللہ فاجابہ بنحو ما اجاب عمر مذکور فی لہو عن و غیرہ بعد ازان در بنیاب  
 برای قتال تین اشکال افتاد و حضرت صدیق مدثی در باغیہ بن ولیدہ روایت کرد و آخر کار نئم بردست خالد واقع شد

این حدیث در  
 سنن ابی داود  
 و ترمذی  
 و ابن ماجہ  
 و مسند احمد  
 و غیرہ  
 مذکور است

الذین یجی کے بارے میں مغلطات

بکرمہ  
 بنی ہاشم  
 بن علی





دار الكتب العربية والشعور  
الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة  
كلية اللغة العربية  
الدورات التدريبية

مختصر

سيرة الرسول  
صلى الله عليه وسلم

الإمام المجدد

محمد بن عبد الوهاب

المنوفى عام ١٢٠٦ هـ

تحقيق

محمد عبد الفتاح

١٣٧٥ هـ / ١٩٥٦ م

١٤١٠ هـ

تحقيق و تاليف

550





— ۱۹۴ —

حول المدينة؟ فقال : والذي لا إله إلا هو ، لو جرّت الكلاب بأرجل أزواج رسول الله صلى الله عليه وسلم ، مارددت جيشاً وجهه رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا حلت لواء عقده . فوجه أسامة . فجعل لا يمر بقبائل يريدون الارتداد ، إلا قالوا : لولا أن هؤلاء قوة ، ما خرج مثل هؤلاء من عندهم . ولكن ندعهم حتى ياتوا الروم . فلقوا الروم . فهزموهم . ورجعوا سالمين . فثبتوا على الإسلام . والله الحمد .

**قصة الردة : أعاننا الله منها :**

قد تقدم من رسول الله صلى الله عليه وسلم إخباره بالفتن الكائنة بعده ، وإنذاره عنها ، وإخباره خاصة عن الردة .

من ذلك : ما في الصحيح عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه : أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال « بينا أنا نائم رأيت في يدي سوارين من ذهب . ففكرتهما . فنفختهما . فطارا . فأولتهما كذا بين يخرجان » .

وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم « ثلاث من نجا منهن فقد نجا : من موق ، ومن قتل خليفة مصفاً بالحق معطيه ، ومن الدجال » .

وفي الصحيح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال « لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وكان أبو بكر ، وكفر من كفر من العرب ، قال عمر لأبي بكر : كيف تقاتل الناس ، وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : أمّرت أن أقاتل الناس ، حتى يقولوا : لا إله إلا الله . فإذا قالوها عصموا مني دماءهم وأموالهم ، إلا بحقها ؟ فقال أبو بكر : فإن الزكاة من حقها . والله لأقاتلن من فرق بين الصلاة والزكاة ، والله لو منعوني عناقاً كانوا يؤدونها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعها . قال عمر : فما هو إلا أن رأيت الله قد شرح صدر أبي بكر للقتال ، فعرفت أنه الحق . قال عمر : والله لرجح إيمان أبي بكر بإيمان هذه الأمة جميعاً في قتال أهل الردة » .

ازواج نبی کے بارے میں مختلف





# حياة الحيوان الكبير

لكمال الدين محمد بن موسى الدميري

(٧٤٢ - ٨٠٨ هـ)

ويليه :

عجائب المخلوقات وغرائب الموجودات

للامامة زكريا بن محمد بن محمود القزويني

(٦٠٠ - ٦٨٢ هـ)

الجزء الأول

ملتنز والطبع والنشر

شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر

محمد محمود الحامدي وشركاه - خاخا





فی القتال فاختلّفوا عليه ، وقال له عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ : کیف تقاتل الناس ، وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم « أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله ، فمن قالها فقد عصم مني دمه وماله إلا بحقه وحسابه على الله عز وجل » فقال الصديق رضی اللہ عنہ : والله لأقاتن من فرق بين الصلاة والزكاة ، فإن الزكاة حق المال ، والله لو منعوني عقالا كانوا يؤدونها رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتهم على منعها . قال عمر رضی اللہ عنہ : فوالله ما هو إلا أن قد شرح الله صدر أبي بكر للقتال ، فعرفت أنه الحق . وفي رواية : قال عمر رضی اللہ عنہ : فقلت تألف الناس وارفق بهم ، فقال لي : أجبار في الجاهلية وخوار في الإسلام يا عمر ؟ إنه قد انقطع الوحي وتم الدين ، أينقص وأنا حي ؟ ثم خرج لقاتلهم .

وذكر جماعة من المؤرخين وغيرهم : أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم كان قد وجه أسامة ابن زيد رضی اللہ عنہما في سبعمائة بطل إلى الشام ، فلما نزل بندي خشب قبض رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وأرادت العرب ، فاجتمعت الصحابة رضی اللہ عنہم وقالوا للصديق رضی اللہ عنہ : رد هؤلاء : أي أسامة ومن معه ، فقال : والله الذي لا إله إلا هو لو جرت الكلاب بأرجل أزواج النبي صلی اللہ علیہ وسلم ما رددت جيشا جهزه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ، ولا خللت عقد لواء عقده رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم . وفي رواية : لو علمت أن السباع تجر برجلي إن لم أرد ما رددته ، وأمر أسامة رضی اللہ عنہ أن يمضي لوجهه وقال له : إن رأيت أن تأذن لعمر رضی اللہ عنہ بالمقام عندئذ استأنس به وأستعين برأيه ، فقال له أسامة رضی اللہ عنہ : قد فعلت ، وسار أسامة رضی اللہ عنہ فاجعل لا يمر بقبيلة تريد الارتداد ألا قالوا : لولا أن لولاء قوة ماخرج مثل هذا الجيش من عندهم ، فلقوا الروم فقاتلهم وهزمهم وقتلهم ورجعوا سالمين .

وعن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : خرج أبي يوم الردة شاهرا سيفه راكبا راحلته فجاء على رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتى أخذ بزمام راحلته وقال : أقول لك ما قال لك رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يوم أحد : شمس سيفك لا تفجعنا بنفسك فوالله لن أصبنا بك لا يكون للإسلام بعدك نظام أبدا . ومعنى شمس : أحمم .

وقال ابن قتبية : ارتدت العرب إلا القليل منهم ، فجاهدهم الصديق حتى استقاموا وفتح اليمامة ، وقتل مسيامة الكذاب بها والأسود العنسي الكذاب بصنعاء ، وبعث الجيوش إلى الشام والعراق .

وقال أبو رجاء العطاردي : دخلت المدينة فرأيت الناس مجتمعين ، ورأيت رجلا يقبل رأس رجل ويقول : أنا فدائك والله لولا أنت لهلكنا . فقلت : من المقبل والمقبل ؟ فقالوا : عمر يقبل رأس أبي بكر رضی اللہ تعالیٰ عنہما من أجل قتال أهل الردة .

وقالت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا : لما قبض رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أرادت العرب والشراة النفاق ، ونزل بأبي مالو نزل على الجبال الراسيات لهاضها .





# الصواعق المحرقة

في  
الرد على أهل البدع والزندقات  
وبإيه كتاب

تطهير الجنان واللسان

عن الظهور والنبوة حسب سيرة معادية به أبي سفيان  
كلما تأليف

المحدث أحمد بن حجر الهيتمي المكي  
٨٩٩ - ٩٧٤ هـ

خرج أحاديثه وعلق حواشيه وقدم له

عبد الوهاب عبد اللطيف

الأستاذ المساعد بكلية أصول الدين بجامعة الأزهر

حق الطبع محفوظ للناشر

مكتبة القاهرة

لصاحبها، على يوسف سليمان  
تأليف الأستاذ فتيحة، ببيان الأزهر بمصر

شركة الطباعة الفنية المتحدة







اللہ علیہ وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله فمن قالها عصم مني ماله ودمه إلا بحقها وحسابه على الله ، فقال أبو بكر والله لأقاتلن من فرق بين الصلاة والزكاة فإن الزكاة حق المال وقد قال لا بحقها ، قال عمر فوالله ما هو إلا أن رأيت الله شرح صدر أبي بكر للقتال فعرفت أنه الحق ، وفي رواية أنه لما خرج أبو بكر لقتالهم وبلغ قريب نجد هربت الأعراب فسلمه الناس يؤمر عليهم رجلاً ويرجع فأمر خالد ورجع - وأخرج - الدارقطني عن ابن عمر قال لما برز أبو بكر واستوى على راحلته أخذ على يزمائها وقال إلى أين يا خليفة رسول الله أقول لك ما قال لك رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم أحد شمر سيفك ولا تفجعنا بنفسك وارجع إلى المدينة فوالله لن فجعنا بك لا يكون الإسلام نظام أبداً وبعث خالداً إلى بني أسد وغطفان فقتل من قتل وأسر من أسر ورجع الباقيون إلى الإسلام (۱) ثم إلى اليمامة إلى قتال مسيلمة الكذاب فالتقى الجمعان ودام الحصار أياماً ثم قتل الكذاب إلى لعنة الله قتله وحشي قاتل حمزة (۲) . وفي السنة الثانية من خلافته بعث العلاء الحضرمي إلى البحرين وكانوا قد ارتدوا فالتقوا بجوانا فنصر المسلمون . وبعث عكرمة بن أبي جهل إلى عمان وكانوا قد ارتدوا وبعث المهاجر بن أمية إلى طائفة من المرتدين وزباد بن ليث الانصاري إلى طائفة أخرى . ومن ثم أخرج البيهقي وابن عساكر عن أبي هريرة رضي الله عنه قال والله الذي لا إله إلا هو لولا أن أبا بكر استخلف ما عبد الله ثم قال الثانية ثم قال الثالثة فقل له يا أبا هريرة فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم وجه أسامة بن زيد في سعمانة إلى الشام فلما نزل بنى خشب قبض النبي صلى الله عليه وسلم وارتدت العرب حول المدينة واجتمع إليه أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا رد هؤلاء توجه هؤلاء إلى الروم وقد ارتدت العرب حول المدينة فقال والذي لا إله إلا هو لو جرت الكلاب بأرجل أزواج النبي صلى الله عليه وسلم مارددت جيشاً وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا حلفت لو لم عقده فوجه أسامة لا يمر بقبيل يريدون الارتداد إلا قالوا لولا أن هؤلاء قوة ما خرج مثل هؤلاء من عندهم ولكن ندعهم حتى تلقوا الروم فلقوهم فهزموهم وقتلوهم ورجعوا مسلمين فثبتوا على الإسلام . قال النووي في تهذيبه واستدل أصحابنا على عظم علم الصديق بقوله في الحديث السابق في الصحيحين والله لأقاتلن من فرق بين الصلاة والزكاة والله لو منعوني عقلاً كانوا يؤدونه إلى النبي صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعه - واستدل - الشيخ أبو إسحاق بهذا وغيره في طبقاته على أن أبا بكر أعلم الصحابة لأنهم كلهم وقفوا على فهم الحكم في المسألة إلا هو ثم ظهر لهم بمباحثته لهم أن قوله هو الصواب

(۱) استشهد في هذه الواقعة من الصحابة عكاشة بن محصن وثابت بن أقرم .

(۲) استشهد بهذه الواقعة جماعة من الصحابة يبايعون السبعين منهم سالم مولى أبي حذيفة

النزاع في كبرياء علي مثقلت





# حَيَاة الصَّاحِبَةِ

لِلْعَلَامَةِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ يُوسُفِ الْكَانْدَهْلَوِيِّ

حَقَّقَهُ وَصَيَّطَهُ وَعَلَّقَ عَلَيْهِ وَقَدَّمَ لَهُ  
لِحَقِّهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْبَاحِثِينَ بِإِشْرَافِ

الجزء الثاني

الناشر  
دار الكتاب العربي





لِتَمَّ بَعَثَ أَسَامَةَ، وَقَدْ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ إِمَّا عَامَةً وَإِمَّا خَاصَّةً فِي كُلِّ قَبِيلَةٍ، وَنَجْمٌ<sup>(١)</sup> الْفِئَافِ وَأَشْرَابُ<sup>(٢)</sup> الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ، وَالْمُسْلِمُونَ كَالْغَنَمِ الْمَطْبُورَةِ فِي اللَّيْلَةِ الشَّانِيَةِ لَفَقَدَ نَبِيَّهُمْ ﷺ وَقَتْلَهُمْ وَكَثْرَةَ عَدُوِّهِمْ. فَقَالَ لَهُ النَّاسُ: إِنْ هَؤُلَاءِ جَلَّ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَرَبُ عَلَى مَا تَرَى قَدْ انْتَقَضَتْ بِكَ، وَلَيْسَ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَفَرِّقَ عَنْكَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ. فَقَالَ: (وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي بَكْرٍ بِيَدِهِ، لَوْ ظَنَنْتُ أَنَّ السَّبِيحَ تَخْطِفُنِي لَأَنْفَذْتُ بَعَثَ أَسَامَةَ كَمَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَلَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْقُرَى غَيْرِي لَأَنْفَذْتَهُ!!) قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. وَمِنْ حَدِيثِ الْقَاسِمِ وَعُمَرَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ قَاطِبَةً<sup>(٣)</sup> وَأَشْرَابُ الْفِئَافِ، وَاللَّهُ لَقَدْ نَزَلَ بِأَبِي مَا لَوْ نَزَلَ بِالْجِبَالِ الرَّاسِيَّاتِ<sup>(٤)</sup> لَهَاضِهَا<sup>(٥)</sup>، وَصَارَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ كَأَنَّهُمْ مِعْزَى مَطِيرَةٍ فِي حَشٍّ<sup>(٦)</sup> فِي لَيْلَةِ مَطِيرَةٍ بِأَرْضِ مُسَبِّعَةٍ<sup>(٧)</sup>، فَوَاللَّهِ مَا اخْتَلَفُوا فِي نَقْطَةِ إِلَّا طَارَ أَبِي بِخَطْلِهَا<sup>(٨)</sup> وَعِنَانِهَا وَقَفَّضَلَهَا. انْتَهَى. وَقَدْ أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - بِنَحْوِهِ. قَالَ الْهَيْثَمِيُّ (٥٠/٩) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ طَرَفٍ، وَرَجَالَ أَحَدَهَا ثِقَاتٌ.

وَأَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَوْلَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَخْلَفَ مَا عُبِدَ اللَّهُ!! ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَالَ الثَّلَاثَةَ. فَقِيلَ لَهُ: مَهْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ. فَقَالَ: إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَّهَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فِي سَبْعِ مَائَةٍ<sup>(٩)</sup> إِلَى الشَّامِ. فَلَمَّا نَزَلَ بِذِي خُثُبٍ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ. فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا أَبَا بَكْرٍ رُدُّهُ هَؤُلَاءِ، تَوَجَّهَ هَؤُلَاءِ إِلَى الرُّومِ وَقَدْ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ؟! فَقَالَ: وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَوْ جَرَّتِ الْكَلَابُ بِأَرْجُلِ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا رَدَدْتُ جَيْشًا وَجَّهَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا حَلَلْتُ لَوَاءَ عَقْدِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَوَجَّهَ أَسَامَةَ، فَجَعَلَ لَا يَمُرُّ بِقَبِيلٍ يَرِيدُونَ الْإِرْتِدَادَ إِلَّا قَالُوا: لَوْلَا أَنَّ

- (١) نجم: ظهر.  
(٢) اشْرَابُ لِلشَّيْءِ، وَإِلَيْهِ: مَدَّ عُنُقَهُ لِيَنْظُرَهُ.  
(٣) كَذَا وَرَدَّ فِي الْأَصْلِ.  
(٤) الرَّاسِيَّاتُ: الثَّوَابِتُ الرُّوَاسِخُ.  
(٥) لَهَاضِهَا: لَكَرَهَا.  
(٦) حَشٍّ: بَسْتَانٌ وَمَجْمَعٌ نَخْلٍ.  
(٧) أَرْضُ مُسَبِّعَةٍ: تَكَثَّرَ فِيهَا السَّبَاعُ.  
(٨) بَفَتْحِ الْخَاءِ وَالطَّاءِ: الْكَلَامُ الْفَاسِدُ.  
(٩) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَسَاكِرَ ثَلَاثَةُ آلَافٍ وَهُوَ الْأَشْهَرُ.





هذا كتاب كشف الغممة عن جميع  
الامم للامام العلاء بن رزق  
دايرة المحققين الشيخ  
عبد الوهاب الشعراني  
رحمه الله  
ونفعنا به  
آمين  
م





(۹۳)

کذا و کذا اذ لا نجاة من فتعير وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ظننا ان قد  
رجعنا - ما فخر جافاسته ما هدية من ابن الى رسول الله صلى الله عليه وسلم  
فارسل في اثارهما فسقاها فعرقانه لم يجد عايبا ما وكان عمر رضي الله عنه يقول  
اذا انقطع دم الحائض فهي حائض ما لم تغتسل \* وكان صلى الله عليه وسلم يقول من  
اتى حائضا في فرجها او امرأة في دبرها او كاهنا فقد كفر بما انزل على محمد صلى الله عليه  
وسلم قالت عائشة رضي الله عنها وكانت احدا اذا كانت حائضا واراد رسول الله صلى  
الله عليه وسلم ان يباشرها امرها ان تاتر بازاري في فوج حوضتها ثم يباشرها و امرها و اياكم  
كان علك اربه كل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم علك اربه قالت عائشة رضي الله  
عنها \* وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يباشر في سورة الدم ولسكن بعد ثلاث  
قال جابر رضي الله عنه وسمعت عائشة رضي الله عنها امرأة هل يباشر الرجل امراته وهي  
حائض فقالت تشد ازارها على اسفها ثم يباشرها ان شاء \* وانه كان رسول الله صلى  
الله عليه وسلم يأمر احدا اذا حاضت ان تاتر بازار واسع ثم يلتزم صدرها وتدها  
ويباشرها من فوق الازار وكانت آزرنا الى انصاف الفخذين والركبتين محبضة  
\* وكان صلى الله عليه وسلم كثير ما يقول له الرجل ما يجعل لي من امر ابي وهي حائض  
فيقول يجعل لك ما فوق الازار وان تعففت عن ذلك فهو افضل \* وكان صلى الله عليه  
وسلم كثير ما ياول اصنعوا كل شيء الا النكاح وفي رواية واحل لكم ما فوق الازار من  
الضم والتقبيل \* وكان صلى الله عليه وسلم اذا اراد من الحائض شيئا لم يلق في بعض  
الايام على فرجها خرقه فقط من غير شدها على وسطها \* وكان رسول الله صلى الله  
عليه وسلم يقول من وقع على أهله وهي حائض فليتم صدق بنصف دينار وفي رواية  
ان اصابها اول الدم والدم احمر فدينار وان اصابها فانقطاع الدم والدم اصفر فنصف  
دينار وفي رواية بنجسي دينار قال عمر رضي الله عنه وكانت لي امرأة فكره الحال فكنيت  
كلما اردتها اعتلت بالحبيضة فظننت انها كاذبة فانيتها فوجدتها صادقة فانيت  
النبى صلى الله عليه وسلم فامرني ان اتصدق بنجس دينار وحيس وقال يغفر الله لك  
بالاحفص \* وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعن الله المعتلة التي اذا اراد  
زوجها ان ياتها قالت انا حائض

(فصل في استخدام الحائض وغير ذلك)

ام المؤمنين جنب عائشة غليظ اور لونه خمر توہین

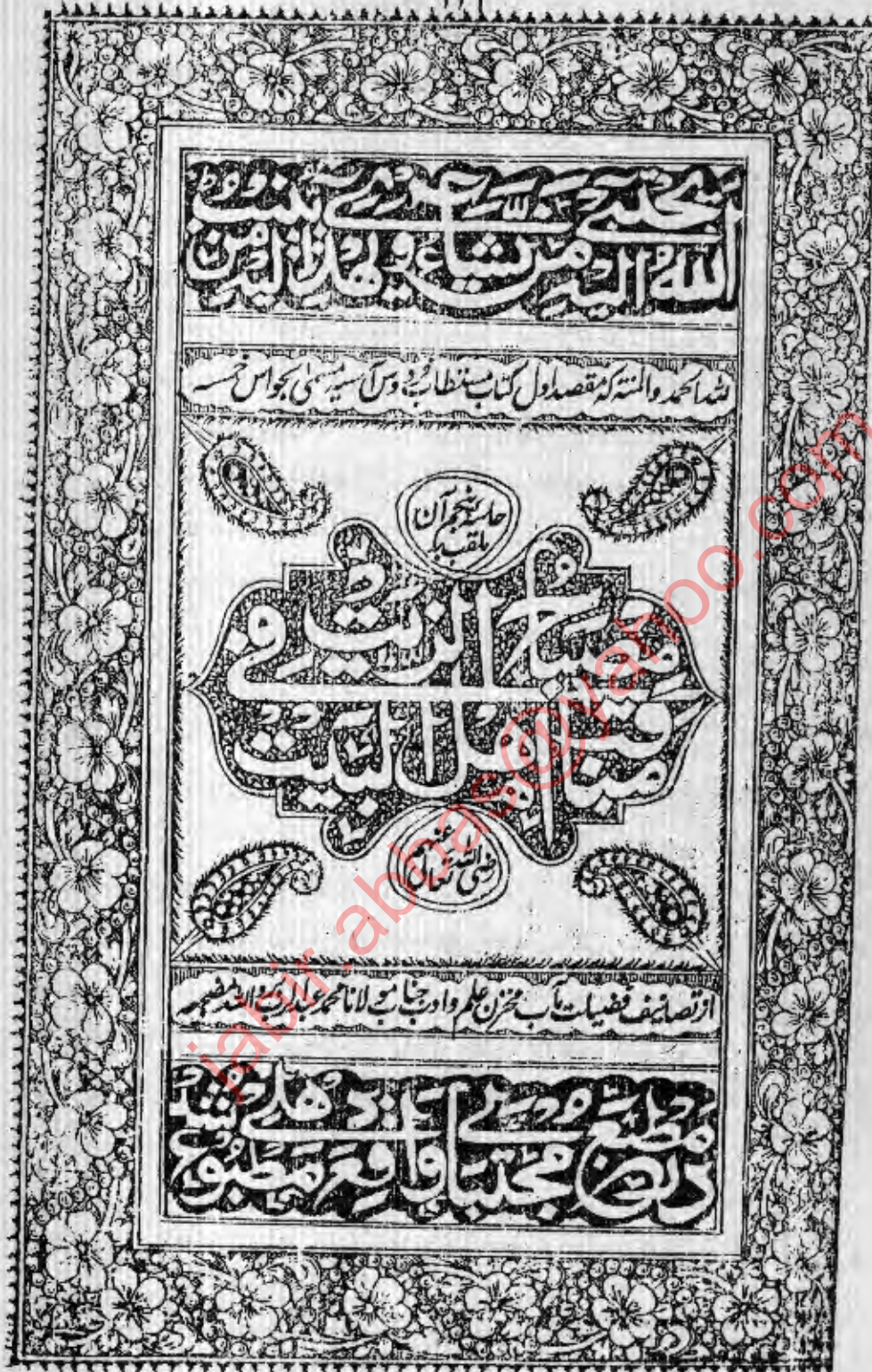
تحقیق و مستند

559





۱۳۳۳



560



وہ جو بڑا بڑا ہے

سلام حضرت جبریل کا حضرت سیدہ کو

حضرت عائشہ کی غلط اور لرز خیز تقریر

مکتبی ہر قسم کی جھگڑا اور ابراہیم کی عرض کی میں نے ان یوں ہی کہہ کر قطع میں آپ کا نام غصہ  
 میں چھوڑ دیتی ہوں گروں سے میرے کبھی نہیں جدا ہوتے ہیں آپ بلکہ ہر دم آپ کی محبت میں  
 غرق رہتی ہوں فرمایا اے عائشہ اگر چاہتی ہو تو جنت میں ملاقات میری تو دنیا میں علاقہ بقعہ  
 ضرورت رکھا کر اور کپڑے کو جب تک پوند نہ لگائے بدن سے جدا نہ کیا کر داری میں وایت  
 حضرت عائشہ سے کہ کہا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبریل تکو سلام کہتے ہیں کہ میں نے  
 وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَمِنْ حَمْدَةِ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ اور کہا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 کہ ایک جنگل ہو درختوں کا کہ لکھا ہے اسکو جانوروں نے اور ایک جنگل ہو درختوں کا  
 کہ نہیں لکھا اسکو جانوروں نے آپ کون سے جنگل میں اپنا اونٹ چڑھو گا فرمایا کہ  
 کہ نہیں لکھا اسکو کسی جانور نے راقم محووف کہتا ہے کہ یہ عورتوں کے ڈھنگ  
 ہوتے ہیں کہ جو صحیفہ اپنے میں ہوتا ہے اسکی طرف مرد کو پر چایا کرتی ہیں خاص کر اس  
 مرد کو جبکی متعدد زوجہ ہوں کیونکہ غیرت سوکن کی بڑی سخت بلا ہے جو عورت صبر کرے  
 سپر اسکو جہاد کا مرتبہ بیگا ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرض کیا جہاد مردوں پر اور غیرت عورتوں پر پس جو عورت صبر کرے اسکو جہاد فی سبیل اللہ  
 کا مرتبہ ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب تشریف لاتے آپ میرے گھر میں تو رکھ دیتے  
 آپ دونوں گھٹنے اپنے میرے دونوں زانو پر اور دونوں ہاتھ اپنے میرے دونوں موٹھوں  
 پر پھر اونڈھے ہو جاتے آپ مجھ پر اور سانس چڑھ جاتا آپکا کہانی کشف الغمہ فرماتی ہیں حضرت  
 عائشہ کہ بعض بی بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھیجا کرتی تھیں حضرت فاطمہ کو حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ پیغام دیکر کہ آپ انصاف کیسے عائشہ نہیں اور ہم میں اور میں  
 چٹکے سنا کرتی تھی پس فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی میری تو نہیں چاہتی اسکو





# تاریخ ابن خلدون

حصہ دوم

## خلافت معاویہ و آل مروان

۱۴۲ھ میں حضرت حسنؓ کی صلح اور حضرت معاویہؓ کی خلافت عامہ سے لے کر ۱۳۲ھ تک  
کے مکمل حالات، اسلامی تاریخ کے سب سے درخشاں دور حکمرانی و کشور کشائی کا پورا نقشہ،

تصنیف

رئیس المورخین علامہ عبد الرحمن بن خلدون (۳۳۴، ۸۰۸ھ)

ترجمہ

علامہ حکیم احمد حسین الہ آبادی

ترتیب و تبویب

شبیر حسین قریشی ایم اے

ناشر: نفیس اکیڈمی اسٹریچن روڈ کراچی

تحقیقی دستاویز

562



اسماء	سن وفات	مزید حالات
ثوبانہ	۵۴ھ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد غلام تھے مشہور شخص میں۔
اسامہ بن زید	"	"
سید بن یزید بن عکلمہ	"	"
مخزومہ بن نوفل	"	وقتِ فتح مکہ ایمان لائے تھے، ایک سو پندرہ برس کی عمر پائی۔
عبداللہ بن امیس الجہنی	"	"
زید بن شجرۃ المرادی	"	"
ارقم بن ارقم مخزومی	۵۵ھ	یہ وہی ہیں جن کے مکان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ہجرت مکہ میں روپوش ہوئے تھے۔
ابو الیتر کعب بن عمرو النضاری	"	اصحاب بدر سے ہیں علی بن ابی طالب کے ساتھ جنگِ صفین میں موجود تھے۔
عبداللہ بن عامر	۵۶ھ	صحابہ سے ہیں
عبداللہ بن قدامہ سعدی	"	"
عثمان بن شیبہ بن ابی طلحہ	"	یہ بنی شیبہ کے اہل دیار ہیں جس کے ہاتھ میں عامہ کعبہ کا افتتاح رہتی تھی۔ فتح مکہ میں ایمان لائے مشہور صحابی ہیں۔
ہبیر بن مطہم بن نوفل قرشی	"	"
ام المومنین ام سلمہؓ	"	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور بیوی ہیں۔ بیان ہے کہ زمانہ شہادتِ امام حسینؑ میں علیؑ کا زندہ رہی تھیں لیکن یہ غلط ہے۔
عقبہ بن عامر الجہنی	۵۸ھ	صحابی ہیں امیر معاویہؓ کے ساتھ شریکِ جنگِ صفین تھے۔
سموہ بن جندب	"	"
مالک بن عبادہ غافقہ	"	"
عبیدہ بن یزید بنی	"	"
ام المومنین عائشہؓ	"	مروان اور اس کے خاندان والوں نے شیبہ کیا کہے قاصی تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ کے قتل کی سنی خبر و روایات





خلافت معاویہ و اہل مروان

۶۴

معاویہ بن ابی سفیان

ہیئتاً اس وجہ سے کہ اس کی مخالفت کرتی تھیں، اس نے دعوت کے بہانے سے اپنے گھر بلایا اور پہلے ایک گڑھا عینت کھود کر نیزے، تلواریں، چھریاں وغیرہ رکھ دی تھیں اور پھر ایک فرش بچھا دیا تھا۔ ام المؤمنین جب تشریف لائیں تو ان کو وہیں بٹھلایا، بیٹھنا تھا کہ نیچے گر پڑیں، مگر اوپر سے تھیں، ایسی چوٹ آئی کہ پھر اس سے جانبر نہ ہوئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب ترین ازواج سے ہیں، آپ پیار سے ان کو حیل فرمایا کرتے تھے۔

۵۹ھ

نہیں بن سعد بن عبادہ انصاری

سعد بن العاص

سلسلہ میں پیدا ہوا تھا اس کا باپ جنگ بدر میں بحالت کفر مارا گیا تھا۔

صحابی ہیں۔

رومی کعب بھری سلمیٰ

ابو مخدومہ الجہمی رضی

مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ بنے۔ اور وہیں تازمانہ انتقال اذان دیتے رہے۔

مکہ میں انتقال کیا، عرفات میں مدفون ہوئے۔

مشہور صحابی ہیں۔

نہیں بن عامر بن کعب بن

ابو ہریرہ رضی

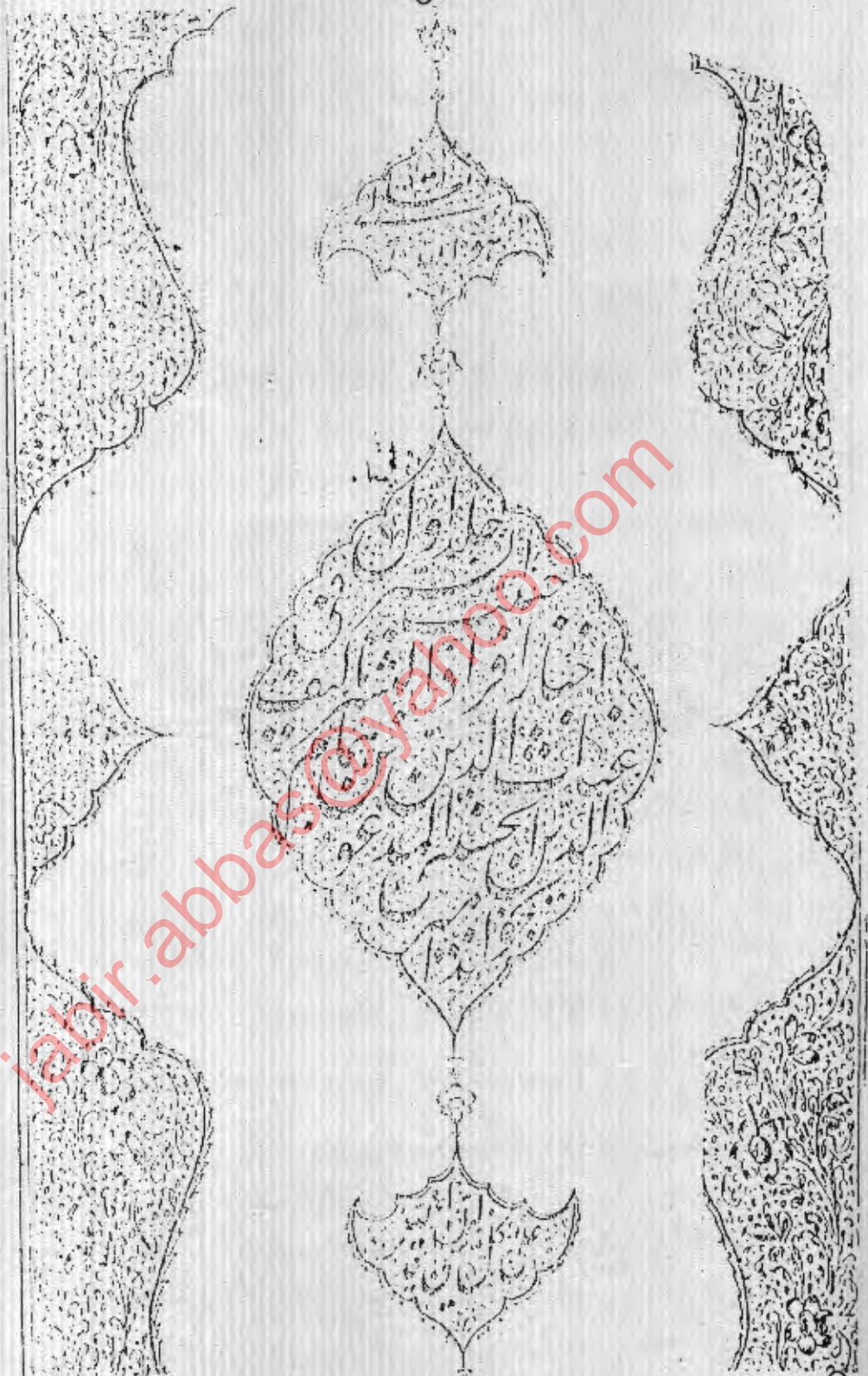
علاوہ ان بزرگوں کے جن کا ذکر اوپر ہو چکا، قثم و عبد اللہ ابن عباس، عیسیٰ بن عمر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اہل بیت المؤمنین حضرت، مہموتہ، سودہ، جویریہ رضی اللہ عنہن نے بھی زمانہ خلافت امیر معاویہ میں انتقال کیا تھا۔

امیر معاویہ بن کے عہد خلافت کے فتومات کو مؤرخین نے اجمالاً بیان کیا ہے، ایسے مؤرخ کم ہیں جنہوں نے تفصیل واقعات لکھے ہوں، لہذا ہم بھی یہ نظر ايجاز و اختصار اسی ذکر اجمالی پر اکتفا کرتے ہیں۔ (انتہی)

تحقیقی دستاویز

564





تحقیقی دستاویز

565



## 42

عبدالله بن محمد  
بن عبد الله بن محمد

حضرت عائشہؓ کو بے وردی سے قتل کر دیا گیا

10



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فاصل علوم مشرقی و مغربی - بتار سمر  
حسب کتابش

طالبان حق و مستحق بنابر حق  
مطابق علی ایکن که می بینیم پس از آنکه فواید بسیار از این





۴۰۷

اور اراق میں یہ پڑھا ہے کہ معاویہ کا زمانہ یا خصوصاً اور بنی امیہ کا زمانہ  
بالعموم مومنین کے لیے اور خصوصاً حق گو یوں اور حق پرستوں کے لیے کسی قدر  
آفات اور مصائب کا زمانہ تھا ناظرین کو کوئی حیرت ہے کہ یہ وہ خطرناک  
زمانہ تھا کہ جہاں کہیں کسی مومن کا ملائے نہ معاویہ کی برائی یا بنی امیہ کی  
شرارتوں اور خباثتوں کا تذکرہ کیا یا چاہا کہیں کسی نے مولیٰ یا اہل بیت  
رسول کی طرح و ثنا میں زبان کھولی وہیں اُسی وقت اُس کی گردن  
اُڑا دی جاتی تھی یا اُسے زندہ در گزر کر دیا جاتا تھا۔ ہزاروں حق گو  
حضرات محض اسی جرم کی وجہ سے شہید کر دیئے گئے کہ انہوں نے مولیٰ پر  
لعنت نہیں کی اور معاویہ کی براہ بیان کی۔ آخرش حضرت جبرائیل علی  
اور دیگر ساتھیوں کی کون سی خطا تھی؟

صرف یہی تو خطا تھی کہ آپ حضرات نے حق گوئی سے کام لیا۔ حق  
و صداقت سے تکیہ نہ کیا اور اپنی جان و آخرت کے  
بہرہ گردیا۔ حضرت خیداج بھی جس کے کس بیدردی اور ظلم کے ساتھ  
باتے پاؤں کاٹے گئے اور زبان تباہ کی اور حضرت مالک اکثر کو  
کس بیدردی کے ساتھ نہر ہلا دیا گیا۔ حضرت خالد بن ولید کے  
مہاجر زادے حضرت عبدالرحمن بھی اسی حق گوئی کے شکار ہو گئے  
یہاں تک کہ معاویہ نے جو بڑے مجید بادشاہان یعنی حضرت ام المومنین  
جنتہ حدیقہ کا بھی کوئی پاس و کاظم نہ کیا اور محض اتنی سی بات کہ دینی  
پر کہ معاویہ اقلینید کو اپنا ولی قرار دینا نے میں اس کی اقترا کر دیا  
ہے آپ کو زندہ در گزر دیا جس کا مفصل ذکر میری کتاب قتل فیصل  
میں موجود ہے۔

معاویہ نے حضرت عائشہ کو زندہ در گزر کر دیا





عمر  
فنا روق اعظم

مصنف  
محمد حسین سہیل  
ترجمہ  
جلیب اشعر

مکتبہ جدید (میکلوڈ روڈ) لاہور

تحقیقی دستاویز

569





عمر فاروق اعظم

يَا نِسَاءَ الْيَتَمَ لَسْنَ كَأَحَدٍ مِّنَ  
النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا يَحْضَعْنَ  
بِالْقَوْلِ - فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ  
مَرَمٌ وَقَدْ قُلْنَا مَعْزُوفًا -  
وَقَوْلًا فِي بَيْنِ سِتْرَيْنِ وَلَا تَكْرِهْنَ  
تَبَرَّجِ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى وَ  
أَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتَيْنِ الزَّكَاةَ  
وَاطْعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا  
يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ  
أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

پھر اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ  
وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُكَلِّفُنَّ عَلَيْهِنَّ  
مِمَّنْ يَمْلِكْنَ يَتَّبِعْنَ، ذَلِكَ أَذْنَىٰ أَن  
يَعْرِفْنَ فَلَا يُؤْذِينَ، وَكَانَ اللَّهُ  
عَفُوًّا رَحِيمًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی معاملات میں حسرت عمر کی مثل اندازی کا ایک اور واقعہ ہے جو شاید نہ ہر  
اگر ان کی مساجد اور حضرت حفصہ امات المؤمنین میں شامل نہ ہوئیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ اذوق حطرات کے زینب بنت جحش کے  
ہاتھ پیغام بھیجا کہ ان سے انصاف نہیں کیا جاتا۔ عائشہ کی محبت میں ان پر زیادتی ہوئی ہے۔ اس کے بعد جب  
حضرت ماریہ کے ہاں حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازراہ محبت بچے سے شفقت فرماتے  
لگے تو حضرت حفصہ حضرت عائشہ اور ان کی دیکھا دیکھی تمام امات المؤمنین نے شرکایت کی یہاں تک کہ حضرت  
نے ان سے علیحدگی اختیار کر لینے کی تہدید کا خیال ظاہر فرمایا۔ حضرت ابن عباس سے ایک صحیح روایت ہے کہ انھوں نے  
حضرت عمر سے سوال کیا۔ امات المؤمنین میں سے وہ دو کون تھیں جنہوں نے یہ شرکایت کی، حضرت عمر نے فرمایا  
حفصہ اور عائشہ! اس کے بعد کہا، واللہ! ہم جاہلیت میں عورتوں کی کوئی حیثیت نہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے

امات المؤمنین کے متعلق نازیبا کلمات

تحقیقی دستاویز

570





باب نمبر ۱

کہا کہ آپ ایسا کیا کریں نہیں کر لیتے؟ میں نے کہا کہ تم کون ہو؟ تم سے اس معاملے میں دخل دینے کو کس نے کہا ہے؟ وہ بولی: "ابن خطاب! تعجب ہے۔ تم میری ذرا سی دخل اندازی برداشت نہیں کر سکتے اور تمہاری بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا جواب دیتی ہے کہ حضورؐ دن بھر غضب ناک رہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا: یہ سُننے پر کہاں سے پورا عثمانی اور گھر سے نکل کر سیدہ حافصہؓ کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: بیٹی! کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا جواب دیتی ہو کہ حضورؐ دن بھر غضب ناک رہتے ہیں؟ حضرت حفصہؓ نے کہا: ہاں! خدا کی قسم! ہم آپ کو جواب دیتے ہیں۔ میں نے کہا: دیکھو! میں نہیں اللہ کی سزا اور اس کے رسول کے غضب سے ڈرتا ہوں۔ بیٹی! اپنے متعلق کسی غلطی میں مبتلا نہ ہو اس (عائشہؓ) کو تو اس کے حسن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نے نڈال کر دیا ہے۔ یہ گھر میں نڈال سے نکلا اور ام سلمہؓ کے پاس پہنچا جو میری رشتہ دار تھیں جب اس نڈالے میں ان سے بات ہوئی تو ام سلمہؓ نے کہا: ابن خطاب! حیرت ہے تم ہر بات میں دخل دیتے دیتے اب یہ چاہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی انداز کے معاملات میں بھی دخل دینے لگو! حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: ان کی یہ بات میرے دل میں بیٹھ گئی۔ میں جو آگے کہنا چاہتا تھا کہ لکھنا اور ان کے پاس سے اُٹھ کے چلا آیا۔ ایک انصاری میرے دوست تھے۔ ہم میں سے کسی ایک کی غیر موجودگی میں جو باتیں ہوتیں وہ ہم ایک دوسرے کو سنا دیا کرتے تھے۔ ان دنوں ہم فسان کے ایک بادشاہ سے خوف زدہ تھے جس کے متعلق سننے میں آیا تھا کہ وہ ہم پر حملہ کرنا چاہتا ہے اور ہمارے دل ہر وقت اس متوقع حملے کے خیالات سے لرز رہتے تھے۔ ایک دن میرے انصاری دوست نے زور زور سے گدھی کھکھٹائی اور کہا: "دروازہ کھولو! دروازہ کھولو!" میں نے گھبرا کر پوچھا: کیا غسانی آگیا؟ "ہاں" بولے "نہیں! اس سے بھی بڑا مہماندیش آگیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے اس طرح سے علمد کی اختیار فرمائی ہے۔" میں نے کہا: برا بھلا حضورؐ اور عائشہؓ کا! اور عمارؓ کے سیدہ حافصہؓ نبویؐ میں پہنچا۔ اس وقت حضورؐ بالائے پر تشریف فرما تھے جس تہا پہنچے گا ذریعہ ایک میرا بھی تھی جو گھبرا کر تانکھو کر بنائی گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام آسودہ میرٹھی کے سر سے پر گھر سے تھے میں نے ان سے کہا: عرض کرو دو! عمر بن خطابؓ حاضر ہوا ہے؟ "ہاں" اور انھوں نے میرے لیے اجازت طلب کی۔ حضرت عمرؓ آئے لیجئے میں نے یہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دہرائی اور جب ام سلمہؓ کی بات پر پہنچا تو حضورؐ نے ہنسنے فرمایا۔

ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماہ تک ازواجِ مطہرات سے ملکہ رہے جب پورا مہینہ بڑھا تو سلمان مسجد میں جمع ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواجِ مطہرات کو ملانے دیے۔" یہ سن کر حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بالائے پر گھر کے پاس آ کر حضورؐ کے غلام ربیعؓ کو آواز دی کہ سامنے کی اجازت طلب کریں۔ لیکن ربیعؓ نے جواب نہ دیا۔ حضرت عمرؓ نے آواز دی اور جب دوسری بار بھی جواب نہ ملا تو بلند آواز سے کہا: "ربیع! میری حاضری کے لیے رسول اللہ

براہو حنفیہ اور عائشہؓ کا

تحقیقی دستاویز

571





# حضرت علی رضی اللہ عنہ

تاریخ اور سیاست کی روشنی میں

مصر کے مشہور نقاد اور نامور محقق

ڈاکٹر طہ حسین

کے متلم

اردو ترجمہ

علامہ عبد الحمید نعمانی

نقیس اکیس ازمی

تحقیقی دستاویز

572





حضرت علیؓ تاریخ اور سیاست کی روشنی میں

۳۵

ام المومنین حضرت عائشہؓ کی توہین

خلفہ و کھینے سے پہلے اچھا ہونا کہ آسمانی زمین پر گر پڑتا، پھر ساتھ والوں سے کہا مجھے واپس لے چلو چنانچہ مکہ واپس آ گئیں۔ لوگوں میں یہ بات عام ہو چکی تھی کہ حضرت عائشہؓ حضرت علیؓ سے خوش نہیں ہیں، بلکہ انکے والی بات کے بعد تو لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ وہ حضرت علیؓ سے سخت نامراض ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کشتی دیتے ہوئے حضرت علیؓ نے حضرت عائشہؓ کو غلاق دے دینے کا اشارہ کیا اور کہہ دیا کہ اور بہت سی عورتیں ہیں۔ یہ واقعہ اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے جس میں اللہ نے حضرت عائشہؓ کی برأت کی ہے۔ جس حضرت عائشہؓ حضرت علیؓ کی یہ بات دل سے بھلا کر سکیں، اس زمانے میں مسلمانوں کی تاریخ جن ذرہ رست اور ٹوٹن تری شخصیتوں سے روشناس ہو سکی ان میں ایک شخصیت حضرت عائشہؓ کی بھی ہے، وہ اپنے والد ماجد کی طرح صرف نرم دل نہ تھیں بلکہ ان میں نازق اعظم کی طرح شدت بھی تھی، پھر وہ اس وراثت کی بھی حامل جسے دار تھیں جو جاہلیت کے دور نے عربوں کو دیا تھا۔ چنانچہ وہ بہت زیادہ اشعار یا در کھتی تھیں اور برمحل پیش کیا کرتی تھیں۔ اپنے والد کو حالت نزع میں دیکھ کر آپ نے جب شاعر کا یہ شعر پڑھا

لعمراک ما یغنی والشموا عن الفقی اذا حشر بہت یوما وضاق بعد الصد

زندگی کی قسم نزع کی حالت میں دولت انسان کو ذرا بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

تو یہی کہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناگواری کا اظہار کیا اور فرمایا "ام المومنین کیا تم یہ آیت تلاوت نہیں کر سکتی تھیں؟"

وَجَاءَتْ مَكْرُؤَ الْوَيْتِ يَا لَيْحَتِي  
ذَا لَيْكِ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيصِدُ  
موت کی سسختی قریب آج بھی ہے یہی وہ ہے جس سے تو بدگنا تھا۔

ازواج مطہرات میں حضرت عثمانؓ کی سب سے زیادہ مخالف حضرت عائشہؓ تھیں، اتنی مخالفت

کہ جب حضرت عثمانؓ منبر پر کھڑے عبداللہ بن مسعودؓ کے خلاف حد سے زیادہ بڑھ کر بول رہے تھے

تو پردے کی آڑ سے چلانے میں بھی کوئی مصالحتہ نہیں سمجھا وہ حضرت عثمانؓ کے بہت سے کاموں پر اور

ان کے گورنروں کے طرز عمل پر معترض ہونے سے کبھی نہ رکتی تھیں، یہاں تک کہ بہت سے لوگ یہ

خیال کرنے لگے کہ بغاوت برآمدہ کرنے والوں میں ایک آپ بھی ہیں۔ میرے خیال میں حضرت علیؓ

سے حضرت عائشہؓ کی عقلی کے دو سبب اور ہیں، ایک تو وہ جس میں حضرت علیؓ کے اختیار کچھ دخل

نہ یہ شعر عرب کے مشہور شعری ماتم طائی کا ہے۔ مترجم

تحقیقی و استاذی

573





# في ظلال القرآن

الجزء الثامن والعشرون

بقلم  
سيد قطب

الطبعة السابعة

١٣٩١ هـ - ١٩٧١ م

مزيدة ومنقحة

والر

الحياة والتراب العربي

مبديوت - لبنان





## الجزء الثامن والعشرون

وهذا الحادث الذي نزل بشأنه صدر هذه السورة هو واحد من تلك الأمثلة التي كانت تقع في حياة الرسول - صلى الله عليه وسلم - وفي حياة أزواجه . وقد وردت بشأنه روايات متعددة ومختلفة تعرض لها عند استعراض النصوص القرآنية في السورة .

وعائدية هذا الحادث وما ورد فيه من نوحيات . وبخاصة دعوة الزوجتين المتأمرتين فيه إلى التوبة . أعقبه في السورة دعوة إلى التوبة وإلى قيام أصحاب البيوت على بيوتهم بالنزاهة ، ووقاية أنفسهم وأهليهم من النار . كما ورد مشهد للكافرين في هذه النار . واختتمت السورة بالحديث عن امرأة نوح وامرأة لوط كمثل لسانك في بيت مؤمن . وعن امرأة فرعون كمثل الإيمان في بيت كافر ، وكذلك عن مريم ابنة عمران التي تلاهبت فنبقت انفخة من روح الله وصدقت بكلمات ربها وكتبه وكانت من القانتين .

« يا أيها النبي لم يحرم ما أحل الله لك ، تمنع مراضة أزواجك ، والله غفور رحيم . قد فرض الله لكم تحلة إيمانكم والله مولاكم وهو العالم الحكيم .

« وإذا أسر النبي إلى بعض أزواجه حديثا فلما طابت به وأظهره الله عليه عرف بعضه وأعرض عن بعض ، فلما نبأها به قالت : من أنبأك هذا ؟ قال : نبأني العلم الخبير .

« إن تنوبا إلى الله فقد صغت قلوبكما وإن تظاهرا عليه فإن الله هو مولاه وجبريل وصالح المؤمنين والملائكة بعد ذلك ظهير . عسى ربه إن طلقكن أن يبدله أزواجا خيرا منكن مسلمات مؤمنات فائيات ثابيات عابدات سائحات ثيبات وأبكارا » .

وردت في سبب نزول هذه الآيات روايات متعددة منها ما رواه البخاري عند هذه الآية قال : حدثنا إبراهيم ابن موسى ، أخبرنا هشام ابن يوسف ، عن ابن جريج ، عن عطاء ، عن عبيد ابن عمير ، عن عائشة ، قالت : كان النبي - صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم - يشرب عسلا عند زينب بنت جحش ، وعكث عندها . فتواطأت أنا وحفصة على أن تدخل عليا فقلل له : أأكلت مغاير (١) . إني أجد منك ريح مغاير . قال : لا . ولكني كنت أشرب عسلا عند زينب بنت جحش فلن أعود له . وقد حلفت . لا تخبري بذلك أحدا . . فهذا هو ما حرمه على نفسه وهو حلال له : « لم تحرم ما أحل الله لك » .

(١) المغاير : صمغ حلو الذلم كريحه الرائحة .

١١ في تلال القرآن [جلد ٨]



# مكتبة

ابن أبي شيبه

الامام الحافظ ابى بكر بن عبد الله بن شيبه بن ابي شيبه العتبي  
المتوفى ٢٢٥ هـ

الشيخ مختار احمد الشدوي

جزء الخامس عشر

هذه الطبعة مكرمة على المصنف المرحوم في طبع الهند  
وهي أربع مائة وتسعون باباً

من مشكلات

ادارة القراء في العلوم الاسلامية

أشرف منزل د/٤٣٧، كاردن ايسٽ، كراچی، پاکستان



مصنف ابن أبي شيبة (كتاب الخيل) ج ١٥ :

لما بلغت عائشة بعض [مياه] بنى عامر ليلا نجت الكلاب عليها ، فقالت :  
 أى ماء هذا ؟ قالوا : ماء الحوآب ، فوقفت فقالت : ما أضنى إلا راجعة ،  
 فقال لها صلحة والزبير : مهلا رحلك الله ، بل تقدمين فبراك المسلوبون ،  
 فيصلح الله ذات بينهم ، قالت : ما أضنى إلا راجعة ، إني سمعت رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم قال لنا ذات يوم : كيف باحداكن تدج عليها كلاب  
 الحوآب .

[١٩٦١٨] حدثنا أبو أسامة قال حدثنا إسماعيل عن قيس قال :  
 قالت عائشة لما حضرته الوفاة : ادفوني مع أزواج النبي عليه السلام فإني  
 كنت أحدث بعدهم حدثا .

[١٩٦١٩] حدثنا غندر عن شعبة عن سعد بن إبراهيم قال :  
 سمعت أبي قال : بلغ علي بن أبي طالب أن طلحة يقول : إنما بايعت والتبع  
 علي قتلى ، قال : فأرسل ابن عباس فسألهم ، قال : فقال أسامة بن زيد

(١) زيد من م .

(٢) من م ، وفي الأصل : المسلمين .

(٣) في الأصل وم : كنا .

(٤) أخرجه الحاكم في المستدرک ١٢٠/٣ من طريق يعلى بن عبيد عن إسماعيل .

(٥) أخرجه ابن سعد في الطبقات ٥١/٨ من طريق حسن بن صالح عن إسماعيل .

(٦) معنى الحديث تحت رقم : (١٠٦٤٨) في كتاب الأمراء .

(٧) من كتاب الأمراء ، وفي الأصل وم : لما .

عن عائشة رضي الله عنها





مؤلفہ  
علامہ حافظ قاری سید ودودالحی ندوی مدظلہ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مبارک  
زندگی کے تقریباً تمام غدو خال مستند حوالہ جات کے ساتھ  
نہایت دلکش اور موثر انداز میں مردوں سے زیادہ عورتوں  
کے لئے مفید اور کارآمد

سید رکھپنی ادب منزل کراچی  
پاکستان چوک





## وفات حسرت آیات

سہ ماہ میں حضرت عائشہؓ کی عمر شریف ستر سال کی ہو چکی تھی، اسی سال ہی رمضان المبارک میں آپؓ بیمار ہو گئیں، چند روز تک علالت کا سلسلہ جاری رہا، زمانہ علالت میں جب کوئی مزاج بُری کرتا تو فرماتیں ”اچھی ہوں“ (ابن سعد)

جب لوگ عبادت کو آتے اور تسلی دیتے تو فرماتیں ”کاش میں پیچر کی ہوتی، جھگ کی بولی ہوتی“ آپؓ کی وصیت تھی کہ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اس حجرہ پاک میں دفن نہ کرنا، میں نے ایک جرم کیا ہے (یعنی جنگ جمل میں شرکت) مجھے دیگر ازواج کے ساتھ جنت البقیع میں دفن کرنا۔

فرمایا رات ہی کو دفن کر دی جاؤں صبح کا انتظار نہ کیا جائے (مظاہر عامہ)

تاریخ وفات | ۷ ارمضان المبارک سہ ماہ کی رات تھی کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم اور تمام مسلمانوں کی ماں عائشہؓ صدیقہ اپنے فرزندوں پر بے شمار احسانات کی بارشیں فرما کر ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

لوگوں کے رونے کی آواز سن کر انصار اپنے گھروں سے نکل آئے اور مدینہ میں یکایک ایک قیامت پھاگونی۔ (ابن سعد)

حضرت ام سلمہؓ دفن کرنے کی آواز سن کر بولیں، عائشہؓ کے لئے جنت واجب ہو گئی کیونکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ پیاری بیوی تھیں (مسند رکناک)

سب وصیت جنازہ رات ہی کو تیار ہو گیا، حضرت ابو ہریرہؓ نے نماز جنازہ پڑھائی، بھانجول اور بھتیجیوں نے قبر میں اتارا اور رات ہی کو آپؓ جنت البقیع میں دفن کر دی گئیں جنازہ میں اتنا ہجوم تھا کہ رات کے وقت اتنا بچ کبھی نہ دیکھا گیا۔

حضرت عائشہؓ ایک جرم کی وجہ سے نبی پاکؐ کے ساتھ دفن نہ ہوئیں





# كتاب النضر في الاعتبار السري

تأليف

الملك المؤيد عماد الدين اسماعيل

أبي الفداء

صاحب مقام

الجزء الثاني

اصدار

دار البحار

لصاحبها : اديب عارف الزين

سنة ١٩٥٦

دار النعكر

لصاحبها : ابراهيم كامل الزين

سنة ١٣٧٥

ن.ب ٣١٩٨ بيروت





## حضرت عائشہؓ نے امام حسنؑ کو روضہ رسولؐ میں دفن نہ ہونے دیا

ذکر خلفاء بنی امیہ

معاویہؓ ، وقیل بامر یزید بن معاویہؓ ، ووعدھا انه یتزوجھا ان فعلت ذلک ، فسقته السم وطالبت یزید ان یتزوجھا فابی ، وكان الحسن قد اوصی ان یدفن عند جدہ رسول اللہ (ص) ، فلمّا توفی ارادوا ذلک وكان علی المدینۃ مروان بن الحکم من قبل معاویہ فمنع من ذلک ، وكاد یقع بین بنی امیہ وبنی ہاشم سبب ذلک فتنہ ، فقالت عائشہ رضی اللہ عنہا البیت بیتی ولا آذن ان یدفن فیہ ، فدفن بالبقیع ، ولا یبلغ معاویہ موت الحسن سراً ، فقال بعض الشعراء :

اصبح الیوم ابن عند شامنا      طاهر النخوة اذ مات الحسن  
لیا بن عند ان تذق كأس الردی      نك في الدهر سكبي لم يكن  
است بالباقي فلا تشمت به      كل حي للمنايا مرون

ومن فضائل الحسن فی الصحیح قول النبی (ص) الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة ، وابوہما خیر منہما ، وروی انه قال عن الحسن ان ابی ہذا سید وسیدنا اللہ بے بین فتنین من السلیین ، وروی انه مر بالحسن والحسین ومما یلعنان فطأھا لهما عنقہ وساقھا ، وقال نعم المظیة مظینہما ونعم الراكبان ہما .

## ذکر خلفاء بنی امیہ

وم اربعة عشر خلیفہ ، اولہم معاویہ بن ابی سفیان ، وآخرہ مروان الجعفی ، وكلت مدۃ ملكہم نیفا وتسعین سنة ، ومی الف شہر تقریباً ، قال القاضي جمال الدین بن واصل رحمہ اللہ ، ان ابن الاثیر قال فی تاریخہ انه لما سار الحسن من الکوفۃ عرض لہ رجل فقال یا مسود وجوہ المؤمنین فقال لا تمذانی افان رسول اللہ (ص) اری فی منامہ ان بنی امیہ یتزرون علی منبرہ وجلا فرجلا ، فسأه ذلک فأنزل اللہ تعالیٰ : انا اعطیناک الکون ، وانا انزلناہ فی لیلة القدر لیلة القدر خیر من الف شہر . یتلکھا بعد بنو امیہ .





## الجزء الثاني

### احياء علوم الدين

تأليف

العلامة الامام حجة الاسلام

أبي حامد محمد بن محمد بن محمد الغزالي

قدس الله روحه ونور ضريحه آمين

ومعه كتاب في المعنى عن حمل الأسفار في الأسفار في تخرج  
ما في الاحياء من الاخبار في لحاظ الاسلام زين الدين أبي الفضل  
عبد الرحيم بن الحسين العراقي رحمه الله تعالى وتعبنا به وبعلمه آمين  
قد فصلنا على الاحياء فجعلنا بكل صحيفة فيها أحدث ما يتعلق  
بها من الغنى

في الحاشية وضعنا بالهامش ثلاثة كتب

الاول كتاب تعريف الاحياء بفضائل الاحياء للاستاذ الفاضل  
العلامة الشيخ عبد القادر بن شيخ بن عبد الله بن شيخ بن عبد الله  
العيدروس باعلوي قدس الله سره  
الثاني كتاب الاملاء عن إشكالات الاحياء تصانيف الامام الغزالي رد  
باعتراضات أوردها بعض المعاصرين له على بعض مواضع من الاحياء  
الثالث كتاب عوارف المعارف للمعارف بالله تعالى الامام السهروردي  
نفعنا الله بهم آمين

طبع على النسخة الاميرية المطبوعة سنة ١٢٨٩ هـ

الطبعة الأولى على نفقة

عثمان خليفة

بالمطبعة العثمانية المصرية بكفر الزغاري شارع المستعلي بالله

١٣٥٢

١٣٥٢

١٣٥٢

١٣٥٢

١٣٥٢

١٣٥٢





(٤٠)

أما فقال عليه السلام دعها فانهم يصنعون أكثر من ذلك<sup>(١)</sup> وجرى بينه وبين عائشة كلام حتى أدخل بينهما أبا بكر رضي الله عنه حكما واستشهد فقال لما رسول الله ﷺ تكلمين أو أنكم فقالت بل أنكم أنت ولا نقل إلا حقا فطمعها أبو بكر حتى دس قودها وقال يا عذبة نفسها أو يقول غير الحق فاستجارت برسول الله ﷺ وقعدت خلف ظهره فقال له النبي ﷺ لم تدع لي هذا ولا أردنا منك هذا<sup>(٢)</sup> وقالت له مرة في كلام غضبت عنده أنت الذي تزعم أنك حيي الله فبهم رسول الله ﷺ واحتمل ذلك حلفا وكرها وكان يقول لها<sup>(٣)</sup> اني لا أعرف غضبك من رضاك قالت وكيف تعرفه قال إذا غضبت قلت لا والله وإذا غضبت قلت لا والله إبراهيم قالت صدقت إنما أهدج اسمك<sup>(٤)</sup> وقال أن أول حب وقع في الإسلام حب النبي ﷺ لما شفه رضي الله عنها<sup>(٥)</sup> وكان يقول لها كنت لك كذا في زرع لأم زرع غير أني لا أملكك وكان يقول لئلا<sup>(٦)</sup> لا تؤذياني في عائشة فانه والله ما نزل على الوحي وأنا في لحاف امرأة منك غير ما قال أنس رضي الله عنه كان رسول الله ﷺ أرحم الناس بالنساء والصبان<sup>(٧)</sup> أن يزيد على احتمال الأذى بالمداعبة والمزاح والملاعبة التي تغليب قلوب النساء وقد كان رسول الله ﷺ يمزح معهن وينزل إلى درجات عقولهن في الأعمال والأخلاق حتى روى أنه ﷺ كان يساق عائشة في العرفه فبته يوما وسبها في بعض الأيام فقال عليه السلام هذه تلك وفي الخبر أنه كان ﷺ من أفكك الناس مع نساءه وقالت عائشة رضي الله عنها<sup>(٨)</sup> سمعت أصوات أناس من الحبشة وغيرهم يلعنون في يوم عاشوراء فقال لي رسول الله ﷺ أن تري ألعنهم قالت قلت نعم فإرسل إليهم فثأروا فقام رسول الله ﷺ بين اليدين فوضع كفه على الباب ومده يده ووضع ذقن على يده وجعلوا يلعنون وأنظروا جعل رسول الله ﷺ يقول حسبك وأقول اسكت مرتين أو ثلاثا ثم قال يا عائشة حسبك فقلت نعم فأشار إليهم فأنصرفوا فقال

بصنع أكثر من ذلك لم أقف له على أصل<sup>(٩)</sup> حديث جرى بينه وبين عائشة كلام حتى أدخل بينهما أبا بكر حكما الحديث الطبراني في الأوسط والخطيب في التاريخ من حديث عائشة بسند ضعيف<sup>(١٠)</sup> حديث قالت له عائشة مرة غضبت عنده وأنت الذي تزعم أنك حيي فبهم رسول الله ﷺ أبو يعلى في مسنده وأبو الشيخ في كتاب الأمثال من حديث عائشة وفيه ابن اسحق وقد عتقه<sup>(١١)</sup> حديث كان يقول لعائشة اني لا أعرف غضبك من رضاك الحديث متفق عليه في حديثها<sup>(١٢)</sup> حديث أول حب وقع في الإسلام حب النبي ﷺ عائشة الشيباني من حديث عمرو بن العاص أنه قال أي الناس أحب إليك يا رسول الله قال عائشة الحديث وأما كونه أول فرواه ابن الجوزي في الموضوعات من حديث أنس ولعله أراد بالمدينة كما في الحديث الآخر أن ابن الزبير أول مولود ولد في الإسلام يريد بالمدينة والإفحبة التي ﷺ لحدة نجة أمر معروف بشده الأناث الصحيحة<sup>(١٣)</sup> حديث كان يقول لعائشة كنت لك كذا في زرع لأم زرع غير أني لا أملكك متفق عليه من حديث عائشة دون الاستثناء ورواه هذه الزيادة الزبير بن بكار والخطيب<sup>(١٤)</sup> حديث لا تؤذي في عائشة فانه والله ما نزل على الوحي وأنا في لحاف امرأة منك غير ما البخاري من حديث عائشة<sup>(١٥)</sup> حديث أنس كان رسول الله ﷺ أرحم الناس بالنساء والصبان مسلم بالنظام رأيت أحدا كان أرحم بالعيال من رسول الله ﷺ زاد على بن عبد العزيز والبهوي والصبان<sup>(١٦)</sup> حديث مساقته ﷺ لعائشة فبته ثم سبقا وقال هذه تلك أوداود والنسائي من الكبري وابن ماجه في حديث عائشة بسند صحيح<sup>(١٧)</sup> حديث كان من أفكك الناس مع نساءه الحسن بن سفيان في مسنده من حديث أنس دون قوله مع نساءه ورواه الزاوي والطبراني في الصغير والأوسط فقالا مع صبي وفي استاده ابن أبي عمير<sup>(١٨)</sup> حديث عائشة سمعت أصوات أناس من الحبشة وغيرهم يلعنون في يوم عاشوراء فقال لي رسول الله ﷺ أن تحين أن تري لهم الحديث متفق عليه مع اختلاف دون ذكر يوم عاشوراء وإنما قال يوم عيد ودون قولها أسكت وفي

هزت عائشة رسول الله ﷺ

تحقيق رستائير

583



# حضرت امام الاحقر سیاسی زندگی

پالیس کردہ مسلمان عالم کی انفرادی، اجتماعی اور سیاسی زندگی میں امام اعظمؒ کے اعمال و افکار، عقائد، آداب و اہل کمال کا مقام رکھتے ہیں۔ یہ وہ سرچشمہ نور ہے جس کی کرنیں فروزا پھیل گئے ہیں۔ حکومت پر اور محاسن دستور ساز پر یکساں پڑتی ہیں۔ آج جب کہ ہم اپنی زندگی کو انفرادی اور اجتماعی دونوں پیشانیوں سے اسلامی سانچے میں ڈھالنا چاہتے ہیں، یہ روشنی ہر منزل پر ہماری رہنمائی کرے گی۔

از  
علامہ سید مناظر احسن گیلانی مرحوم  
مدظلہ العالی جامعہ عثمانیہ

نفیس کیڈمی

اسٹریٹ چین روڈ، کراچی پاکستان

حضرت امام ابوحنیفہؒ کی سیاسی زندگی

جی نہیں بنایا صرف احوال و رسوم ترکیز پر مرکوز کرتے رہے۔ وہ بھی اس مسئلہ کو چھوڑتے تھے جس میں انسانی، ترکستان کے پوختہ کہ یہی مساجد کے لئے ایک خادسہ کے طے کی ضرورت تھی مگر اس میں علاوہ اس ڈھائی سو درہم کے ایک تونل مسجد اور ایک تونل مسجد تھی لوگوں نے جانشین نام نہاد کے یہاں قضا کا نڈر داؤ لگایا اور مسلمانوں کی دانتے مار کے حوالہ فرمایا اور شاہد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے اس معاملہ کو مسلمانوں کے سپرد کر دیا میں بھی سپرد کر رہا ہوں امیر محمد کو قاعدہ حق کو خواہے کہ فرما کر دور رسکت نماز اس میں پڑھتے دین کو گواہ بناتے کہ میں نے لوگوں کے حقوق ان تک پہنچا دیئے اس باتوں سے حضرت کی سوانح عمریاں معدوم ہیں لیکن خاص بات جس پر آپ کا امیر اس حد تک پہنچ گیا کہ جسے بار بار اپنے فطیروں میں لوگوں کو جنگ پر آمادہ کرتے ہوئے دہراتے کہ چلو! ان لوگوں سے لڑنے کے اس بنیاد پر پڑ رہے ہیں تاکہ وہ جبار و کثیفی میں کر لوگوں کے رب جہاں اور اللہ کے بندوں کو اپنے ہاتھ کرنا نہیں اور مسلمانوں کے مال کو ایسا مورد قتل مال بنا دیں جو ان ہی کے خاندان میں گھومتا رہے ہے حضرت والا کہ ان مرنے والے انکار کو لیکر نوجوان دین بچھلے ہمارے انسان الہی و فطری و عقلی و عبادی خولا و ما لہم جلا و لک حلیفہ میں اور مسلمانوں میں امتیاز پیدا کرنا چاہتے تھے لیکن آپ اس اسلامی امتیاز کے مخالف تھے حضرت عمرؓ کے صاحبزادے عبید اللہؓ نے زہر تو مسلم ایران میر ہرمزاق کو ملا تھا آپ کرتھاس میں ان کے قتل پر اصرار تھا محض اس کے کفار و حق مقدم کے صاحبزادے ہی اسے قاتلان سے حضرت کا خیال تھا کہ وہ بیک نہیں سکتے اسی طرح حدیث عثمان کے قاتلوں کو محض اس کے قاتلوں نے قتل کر دیا ہے بغیر کسی تحقیق کے مطالبہ کرتے تھے کہ میں ہر وہ ملک کریں اور کہہ دیا جائے کہ آپ نے اس سے انکار کیا آپ کو اس قسم کی چھوٹی غیر اسلامی سیاست سے سخت نفرت تھی اس میں سازش جو توڑ جھوٹ پر کام لیا جاتا تھا مگر کالک کسی کو میں حیات جاگیر میں بعض اس پر راضی نہیں ہو سکتے تھے کہ وہ میرا صاحبزادے کا حضرت عائشہ صدیقہ بنتی اللہ تعالیٰ منہا کر مختلف مذاہم ہذا کے لوگوں نے اپنی مخالفت پر آمادہ کیا اور ان کے حرم زہر سے نشت اٹھانے کے سے بقول حضرت علیؓ: سران لوگوں نے اپنے ہی مصلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انصاف نہیں کیا کہ اپنی اپنی جگہ کو اپنے گھروں کا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی و مصلحت کو تلواریں کی جگہ میں لا کر کھڑا کر دیا لیکن اپنے افراس کی جگہ میں نے اسے بہت بڑی سیاسی چال قرار دی کہ اس مذہب کے انھوں نے خیال کیا کہ حضرت علیؓ کیسا وزن دار ہو گیا ہے کہ ان پر مجھ کو براہ راست نہیں کر سکتے لیکن مجھ پر ہی ہر جرح و جرح تپ رہا ہے یعنی عائشہ صدیقہ پہلے ہی راستے کی ٹھنڈی جب رافضی ہوئی تو صدیقہ سے حضرت علیؓ کو









# كتاب إعراب أحمد بن محمد بن علي الخطيب البغدادي

الثالث  
عشر

لما حفظ أبي بكر أحمد بن علي الخطيب البغدادي  
وصحبه في أزهي عصره من الأئمة منذ تأسيسه إلى وفاته عام ٤١٣ هـ

يشتمل على وفهمها وتخليطها وكانت تأليفه من المختارة والمدروسة من سائر كتب  
العلماء والملوك والأمرء والوزراء والأشراف من عتبة الزمان سائر أبحاث علمه  
النحاة والتفريعات والبيانين والقوانين والقراء والمفسرين والمجتهدين والمكتفين من سائر  
المنطقيين والأصوليين والمجتهدين والفقهاء والقضاة والفرائضيين من سائر المقاصد  
والزعماء والنسابة والمتنوعة والقصص والوقائع والزواجر من الحساب والحدود  
والفلكيين والمنجمين والموسميين والأطباء والعسكريين والبرانيين والحساب والحدود  
والتأديين والأخباريين والنسابة والمؤرخين والمترجمين والبشائر والفتن والرواة  
والفرسان وحقائق الصناعات من غير غنى أو قور عليها من غير إلهاء وتأني إلى علم من سائر العلوم والآداب  
بشهور وآثارهم وستحسن أخبارهم وتاريخ وفاتهم من سائر العلوم والآداب والفتن والرواة  
يأتي في ١٨٠٠ ص. مطبوعاً على ١٢٠ مجلد مع العناية بتجميعه في شكل  
القصيد. ووضع الفهارس الوافية على الطراز الحديث من طبع على شكل

الناشر دار الكتاب العربي  
بيروت - لبنان

تحقيق ودراسة

586



## ابلیس اور حضرت ابوبکرؓ کا ایمان برابر ہے (العیاذ باللہ)

— ۱۶۴ —

عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ السراج - بنیساہور - أخبرنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن عیسیٰ الخوافی حدثنا عثمان بن سعید الدارمی حدثنا محبوب بن موسیٰ الاقطاکی (۱) قال سمعت أبا اسحاق الفزازی يقول سمعت أبا حنیفة يقول: إيمان أبي بكر الصديق وإيمان أبيليس واحد، قال ابلیس یارب، وقاتل أبو بكر الصديق یارب. قال أبو اسحاق: ومن كان من المرجة ثم لم یقل هذا، انكسر عليه قوله. أخبرنا ابن الفضل أخبرنا عبد اللہ بن جعفر حدثنا یعقوب بن سہیان حدثنا أبو بكر الحمیدی عن أبي صالح الفراء عن الفزازی. قال قال أبو حنیفة: إيمان آدم وإيمان أبيليس واحد. قال ابلیس: (رب بما أخويتني) و قال: (رب انظرنی الى يوم یبعثون) و قال آدم: (ربنا ظلمنا أنفسنا) حدثنا أبو طالب یحییٰ بن علی بن الطیب المسکری - انطا بماران - أخبرنا أبو یعقوب یوسف بن ابراهیم ابن موسیٰ بن ابراهیم السہمی - بمریان - حدثنا أبو شامہ مہدی بن یحییٰ الروانی (۲) حدثنا احمد بن عشاء بن طویل قال سمعت القاسم بن عثمان يقول: مر أبو حنیفة بسکران یبول قائما، فقال أبو حنیفة: لو بليت جالسا، قال فنظر فی وجهه وقال: ألا تمريا مرجئی، قال له أبو حنیفة: هذا جزائی منك؟ صیرت إیمانك کایمان جبریل! أخبرنا ابن رزق أخبرنا احمد بن جعفر بن سلم حدثنا احمد بن علی الأبار حدثنا عبد الاعلی بن واصل حدثنا أبي حدثنا ابن فضیل عن القاسم بن حبیب (۳) قال وضعت نعلی فی الخصى ثم قلت لأبي حنیفة: أرايت رجلا صلی هذه النعل حتی مات، إلا أنه یعرف الله بقلبه؟ فقال: مؤمن، فقلت لا أکلم أبدا. أخبرنی اخلال حدثنا علی بن عمر بن محمد المشتري حدثنا محمد بن جعفر

۳۰ (۱) هو أبو صالح الفراء وکم له من حکایات ثانیة عن الفزازی وغیره قال أبو داود لا یثبت الی حکایاته إلا من کتاب. (۲) کذبہ أبو زرعة الکشی (۳) قال ابن معین لاشی حکاه ابن ابی حاتم.





# الادب المفرد

ترجمہ و تہذیب  
مولانا خلیل الرحمن نعانی (نظاری)

تالیف و تہذیب  
محدث الاسلام امام بخاری

پیش لفظ

مفتی محمد رفیع صاحب مسئلہ

دنیا نے اسلام کے پیچھے بڑے محدث امام بخاریؒ کی جن کروہ اُن اہل حدیث  
ہوئے اللہ علیہ وسلم و آثارہ علیہ السلام کا انمول ذخیرہ، جو تمام تر شخصی اختلاف  
فائدہ الی تعلقات نسائی و حقوق و معاشیہ اور قومی فرائض سے متعلق ہیں۔  
اس عظیم کتاب میں روزمرہ زندگی کے وہ قرین اصول درج ہیں، جو ہر انسان  
کیسے ہی سرچشمہ ہدایت ہیں۔

فاشر

دارالافتاء

مقابلہ مولوی مسافر خانہ ————— بکن درویش: کہا اچھی مل

تحقیقی دستاویز

588



249

۱۳۱ حضرت نذیر بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
راوی ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ  
دعا بھی عبارت ہے کہ قرآن شریف کی آیات  
تلاوت فرمائی اور دعا ہے استغفر اللہ یا  
ہم یا دعا مانگوں تمہاری دعا قبول کران کا  
اسلام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
عہا فرماتی ہیں کہ کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
و سلم سے دریافت کیا کہ کون سی عبارت افضل  
ہے آپ نے فرمایا کسی کا اپنے دل میں دعا کرنا  
اور حضرت عقیل بن ابیسا کہتے ہیں کہ میں بھیگتا  
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں  
سافر ہوا حضور نے فرمایا اے ابوبکر! شریک  
نہ کرگوں میں جیونہی کی چال سے بھی بہت بھاری  
خود پر بیٹھا ہے حضرت ابوبکر نے کہا شریک  
اللہ کیسے ہوگی کو معبود پھر اپنے ہی کا تو نام ہے  
حضرت نے فرمایا خدا کی قسم شریک کی چال جیونہی  
کی چال سے بھی خبیث تر ہے یہ سن کر وہ  
پڑ پڑاتا ہوا کہ جب تمام ان کو کہو گے تو شریک  
خود راہبریا بہت کم سے نکل جائیگا پھر ان  
لہجہ اسی جو ذباک ص ان اشارہ کرتا ہے

[illegible]

مردے اللہ میں کچھ سے پناہ مانگنا سونے کی زبان  
س کے لئے تجھ سے مغفرت کا مال ہے

2010

تحقیقی و استواری





# إزالة الخفا عن خلافة الخلفاء

حكيم الأُمّت شاه ولي اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ

المتوفى ۱۱۷۶ھ

مقصد اول

سید الکبریٰ طبریزی

۱۳۹۶ھ پاکستان ۱۹۷۶م



حضرت ابو بکر میں چومنی کی رفقا سے مخفی شرک تھا

[illegible]





### الجزء الرابع

من كتاب الدر المنثور في التفسير بالماثور لامام أهل التحقيق  
 ورئيس ذوي التدقيق عمدة الأئمة المتقدمين والمتأخرين  
 وخاتمة الحفاظ المحمدين الامام الكبير  
 والعلم الشهير جلال الدين عبدالرحمن  
 ابن أبي بكر السيوطي  
 رحمه الله تعالى  
 آمين

«ولتسام النفع قد وضع بهامش القرآن الشريف مع كتاب  
 تنوير المقباس تفسير حبر الامة سيدنا عبد الله بن عباس وقد  
 جعل القرآن الشريف بأعلى الصفحة وتفسير ابن عباس  
 رضى الله عنهما أسفلها مبرا بينهما جدول حلية من الطبع»

دار المعرفة

للطباعة والنشر  
 بيروت - لبنان



والأصل قال نزل المؤمن بسجد طوعا وكرها طاعة لله ونزل الكافر بسجد كرها وكرها طاعة لله. وأخرج ابن جرير  
وابن أبي حاتم وأبو الشيخ عن قتادة رضي الله عنه وثقه بسجد من في السموات والأرض طوعا وكرها قال أما المؤمن  
فيسجد طاعة وأما الكافر فيسجد كرها بسجد طاعة. وأخرج أبو الشيخ عن حماد بن عيسى رضي الله عنه في الآية قال  
المطاع المؤمن والسكاه نزل الكافر. وأخرج أبو الشيخ عن الحسن رضي الله عنه في الآية قال يسجد من في  
السموات طوعا ومن في الأرض طوعا وكرها. وأخرج ابن جرير عن ابن زيد رضي الله عنه في الآية قال من دخل  
طاعة هذا طوعا وكرها من لم يدخل في طاعة الله في السيف. وأخرج ابن جرير وابن أبي حاتم وأبو الشيخ عن منذر قال كان  
ربيع بن خثيم إذا سجد في سجدة قال بل طوعا وكرها. وأخرج ابن جرير وابن أبي حاتم عن ابن عباس  
رضي الله عنه في قوله وظلالهم بالغدق والآصال يعني حين نزل في ظل أسود ثم من عينة أو شمله. وأخرج  
ابن جرير وابن أبي حاتم عن ابن زيد رضي الله عنه في قوله وظلالهم بالغدق والآصال قال ذلك كركنا من خلال  
الآشياء كلها تسجد لله وفرا تسجد لله وهم دائرون قال لا الغلال تسجد لله. وأخرج ابن أبي حاتم وأبو الشيخ  
عن حماد رضي الله عنه في قوله وظلالهم بالغدق والآصال قال نزل الكافر يصلي وهو لا يصلي. وأخرج أبو  
الشيخ عن الضحاك رضي الله عنه في الآية قال إذا طلعت الشمس يسجد نخل كل شيء نحو المغرب فإذا زالت  
الشمس يسجد نخل كل شيء نحو المشرق يعني تيب. وأخرج أبو الشيخ عن الحسن رضي الله عنه أنه سئل عن قوله  
وظلالهم قال ألا ترى إلى الكافر فإن ظلالة جسده كله فطاعة لله طاعة غيره عليه. قوله تعالى (نزل من رب  
السموات والأرض قل الله). وأخرج ابن مردويه عن أنس رضي الله عنه قال قالوا يا رسول الله ناسكون عندك  
على حال فإذا طوعوا قال كذا على غير ما تخاف أن يكون ذلك إلا أن نزل على كيف أنتم وركبكم قالوا الله ونزل السر  
والعلائق قال كيف أنتم ونزل على السر والعلائق قال ليس ذاكم بالغدق. قوله تعالى (قل هل  
يستوي الأعمى والبصير) الآية. وأخرج أبو الشيخ عن ابن عباس رضي الله عنهما في قوله هل يستوي الأعمى  
والبصير قال المؤمن والكافر. وأخرج ابن جرير عن حماد رضي الله عنه قال هل يستوي الأعمى والبصير أم هل  
تستوي الغالب والمغلوب قال أما الأعمى والبصير فالكافر والمؤمن وأما الغالب والمغلوب فالله ورسوله والصلوات  
وأخرج ابن أبي شيبة وابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم وأبو الشيخ عن حماد رضي الله عنه في قوله أم جعلوا  
الله شركاء أم كانوا أم لا أم قال نعم قالوا أم جعلوا أم لا أم قال نعم قالوا أم لا أم قال نعم قالوا أم لا أم قال نعم  
ابن جرير عن حماد رضي الله عنه في قوله أم جعلوا أم لا أم قال نعم قالوا أم لا أم قال نعم قالوا أم لا أم قال نعم  
وابن أبي حاتم عن ابن جرير رضي الله عنه في قوله تعالى أم جعلوا أم لا أم قال نعم قالوا أم لا أم قال نعم  
سليم عن ابن محمد عن حذيفة بن اليمان عن أبي بكر أما حضر ذلك حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم مع أبي بكر  
وأما حذيفة أياه أبو بكر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الشرك فكم أنتم من ديب النمل قال أبو بكر يا رسول الله  
وهل الشرك إلا ما جحد من دون الله أو ما دعى مع الله قال فكانك أمك الشرك فكم أنتم من ديب النمل ألا تنهرك  
بقول يذهب صغاره وكباره أو قال لصغيره وكبيره قال بلى قال تقول كل يوم ثلاث مرات اللهم إني أهو ذاك أن  
أشرك بملك وأنا أعلم وأستغفر لك ما لا أعلم والشرك أن تقول أعطاني الله وفلان وأنتدان يقول الإنسان لو لا فلان  
فتأني فلان. وأخرج البخاري في الأدب المفرد عن معقل بن يسار رضي الله عنه قال أعطاني الله مع أبي بكر الصديق  
رضي الله عنه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا أبا بكر لا تشرك فكم أنتم من ديب النمل فقال أبو بكر رضي  
الله عنه وهل الشرك إلا من جعل مع الله الها أو قال النبي صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا تشرك فكم أنتم من  
ديب النمل ألا أدلك على شيء إذا قام فذهب قال له وكثيره من اللهم إني أهو ذاك أن أشرك بملك وأنا أعلم وأستغفر لك  
ما لا أعلم. قوله تعالى (أقرن السموات) الآية. وأخرج ابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم وأبو الشيخ  
عن ابن عباس رضي الله عنه في قوله أقرن السموات الآية قال غدا مثل من به الله تعالى احتلت عنه  
الغالب على قدر يقينها وشكها فاما الشك فبأنه مع العمل وأما اليقين فينفع الله به أهله وهو قوله فاما الزبد  
فبذهب بها وأما ما ينفع الناس فيكث في الأرض وهو اليقين كما يجعل الحلي في النار فيؤخذ خالصه ويترك

حضرت ابو بكر عجلت في رفاقتي

Jabir





# رسالة القزاز الحميم

للإمام الجليل، الحافظ عماد الدين، أبو الفداء  
إسماعيل بن كثير القرشي الدمشقي  
المتوفى ٧٧٤ هـ

الجزء الثاني

١٤٠٠ هـ - ١٩٨٠ م

دار المعرفة

للطباعة والنشر  
بيروت - لبنان



قال : انت اخوف ما اخاف عليكم الشرك الأصغر ، قالوا وما الشرك الأصغر يا رسول الله ؟ قال : الربا ، يقول الله تعالى يوم القيامة إذا جازى الناس بأعمالهم انهبوا الى الذين كنتم تراؤن في الدنيا فانظروا هل تجدون عندهم جزاء ؟ وقد رواه إسماعيل بن جعفر عن عمرو بن أبي عمرو مولى المطلب عن عاصم بن عمرو عن قتادة عن محمود بن لبيد ، وقال الإمام أحمد حدثنا حسن أنبأنا ابن لهيعة أنبأنا ابن هبيرة عن أبي عبد الرحمن الحلي عن عبد الله بن عمرو قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من رذته الطيرة عن حاجته فقد أشرك ، قالوا يا رسول الله ما كفارة ذلك ؟ قال : أن يقول : لا إله الا الله لا شريك الا لا شريك ، ولا طير الا طيرك ، ولا لاله غيرك ، وقال الإمام أحمد حدثنا عبد الله بن نمير حدثنا عبد الملك بن أبي سليمان الترمذي عن أبي علي رجل من بني كاهل قال : سخطنا أبو موسى الأشعري فقال : يا أيها الناس انتقوا هذا الشرك فإنه أخفى من ديب النمل . فقام عبد الله بن حرب وقيس بن المشاري فقالا والله لا نخرج مما قلت أو لناذين عمر ما أدونا لنا أو غير مأذون قال بل أخرج مما قلت خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فقال ويأيتها الناس انتقوا هذا الشرك فإنه أخفى من ديب النمل ، فقال له من شاء الله أو يقول فكيف تنقيه وهو أخفى من ديب النمل يا رسول الله ؟ قال قولوا : اللهم إنا نعوذ بك من أن نشرك بك شيئاً نعلمه ونستغفر لك لما لا نعلمه . وقد روى من وجه آخر وفيه أن السائل في ذلك هو الصديق كما رواه الحافظ أبو يعلى الموصلي من حديث عبد العزيز بن مسلم عن ليث بن أبي سليم عن أبي محمد عن معقل بن يسار قال شهدت النبي صلى الله عليه وسلم أوقال حدثني أبو بكر الصديق عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال : للشرك أخفى فيكم من ديب النمل ، فقال أبو بكر وهل الشرك إلا من دعا مع الله إلهاً آخر ؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لا ، ولكن أخفى من ديب النمل ، ثم قال : ألا أدلك على ما يذهب عنك حشيرة ذلك وكبيره ؟ قل اللهم إني أعوذ بك أن أشرك بك وأنا أعلم وأستغفر لك عما لا أعلم . وقد رواه الحافظ أبو القاسم البغوي عن شيخان بن فرج عن يحيى بن أبي كثير عن الثوري عن إسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي سازم عن أبي بكر الصديق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : للشرك أخفى في أمتي من ديب النمل على الصفا قال فقال أبو بكر يا رسول الله فكيف النجاة والمخرج من ذلك ؟ فقال : لا أخورك بشيء إذا فلك برئت من قلبه وكثيره وحشيره وكبيره ؟ قال بلى يا رسول الله قال قل : اللهم إني أعوذ بك أن أشرك بك وأنا أعلم وأستغفر لك لما لا أعلم ، قال الدارقطني يحيى بن أبي كثير هذا يقال له أبو التمر موقوف الحديث ، وقد روى الإمام أحمد وأبو داود والترمذي وصححه والنسائي من حديث يعلى بن عطاء سمعت عمرو بن عاصم سمعت أبا هريرة قال قال أبو بكر الصديق يا رسول الله علمني شيئاً أقول إذا أصبحت وإذا أمسيت وإذا أخذت مضجعي قال قل : اللهم فاطر السموات والأرض عالم الغيب والشهادة رب كل شيء ومليكه أشهد أن لا إله الا أنت أعوذ بك من شر نفسي ومن شر الشيطان وشركه ، رواه أبو داود والنسائي وصححه ، وزاد الإمام أحمد في رواية له من حديث ليث بن أبي سليم عن مجاهد عن أبي بكر الصديق قال : أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أقول : قد كر هذا الدعاء وزاد في آخره : - وأن أقترف على نفسي سوءاً أو أجره إلا مسلم . - وقوله ( أفأمنوا أن تأتيهم غاشية من عذاب الله ) الآية : أي أفأمن هؤلاء المشركون بالله أن يأتيهم العذاب من حيث لا يشعرون كقوله تعالى ( أفأمن الذين مكروا السيئات أن يخسف الله بهم الأرض أو يأتيهم العذاب من حيث لا يشعرون ) أو يأخذهم في غير ما هم يحتسبون ، أو يأخذهم على نفوذ فإن ربكم لرؤوف رحيم ) وقوله ( أفأمن أهل القرى أن يأتيهم بأسنا بآذانهم ناعون ؟ ) أو أمن أهل القرى أن يأتيهم بأسنا ضمي وهم ينادون : أفأمنوا مكر الله ؟ فلا يأمن مكر الله إلا القوم الخاسرون )

قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَغْضَائِهِ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَنَ اللَّهُ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٥﴾

حضرت ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار سے مخفی شرک تھا



شرح کتاب التوحید







وفي الحديث : أخوف ما أخاف عليكم الشرك الأصغر ، فسئل عنه ؟ فقال : الرياء .

قال إبراهيم التيمي : ومن يأمن البلاء بعد إبراهيم ؟ رواه ابن جرير وابن أبي حاتم .  
فلا يأمن الوقوع في الشرك إلا من هو جاهل به وبما يخلصه منه : من العلم بالله وبما  
بعث به رسوله من توحيده ، والنهي عن الشرك به .

قال المصنف : وفي الحديث « أخوف ما أخاف عليكم الشرك الأصغر ، فسئل عنه ؟  
فقال : الرياء » أورد المصنف هذا الحديث مختصراً غير معزواً . وقد رواه الإمام أحمد  
والطبراني والبيهقي ، وهذا لفظ أحمد : حدثنا يونس حدثنا ليث عن يزيد — يعني  
ابن الهيثم — عن عمرو عن محمود بن أبيد : أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : « إن أخوف  
ما أخاف عليكم الشرك الأصغر . قالوا : وما الشرك الأصغر يا رسول الله ؟ قال : الرياء .  
يقول الله تعالى يوم القيامة إذا جازى الناس بأعمالهم : اذهبوا إلى الذين كنتم تراءون في  
الدنيا ، فانظروا هل تجدون عندهم جزاء ؟ » .

قال المنذرى : ومحمود بن لييد رأى النبي صلى الله عليه وسلم ، ولم يصح له منه سماع فيما  
أرى . وذكر ابن أبي حاتم : أن البخاري قال : له صحبة ، ورجحه ابن عبد البر والحافظ .  
وقد رواه الطبراني بأسانيد جيدة عن محمود بن لييد عن رافع بن خديج . مات محمود سنة  
ست وتسعين . وقيل : سنة سبع وتسعين ، وله تسع وتسعون سنة .

قوله : « إن أخوف ما أخاف عليكم الشرك الأصغر » هذا من شفقتة صلى الله عليه  
وسلم بأمة ورحمته ورأفته بهم ، فلا خير إلا دلهم عليه وأمرهم به ، ولا شر إلا بيّنه لهم  
وأخبرهم به ونهاهم عنه ، كما قال صلى الله عليه وسلم فيما صح عنه : « ما بعث الله من نبي  
إلا كان حقاً عليه أن يدل أمة على خير ما يعلمه لهم — الحديث » فإذا كان الشرك  
الأصغر مخوفاً على أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مع كمال علمهم وقوة إيمانهم ، فكيف  
لا يخافه وما فوقه من هو دونهم في العلم والإيمان بمراتب ؟ خصوصاً إذا عرف أن أكثر

حضرت ابو بکر میں جو نبی کی رفتار سے مخفی شکر ہے





وعن ابن مسعود رضى الله عنه : ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :  
« مَنْ مات وهو يدعو من دون الله نداً دخل النار » رواه البخارى .

وسلم قال : « الشرك أخفى من ديب النمل . قال أبو بكر : يا رسول الله ، وهل الشرك إلا ما عبد من دون الله ، أو ما دعى مع الله ؟ قال : لا ، فقلت أملك ، الشرك فيكم أخفى من ديب النمل » الحديث . وفيه « أن تقول : أعطاني الله وفلان ، والند أن يقول الإنسان : لولا فلان لقتلني فلان » اهـ . من الامر .

قال المصنف : وعن ابن مسعود رضى الله عنه : أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :  
« مَنْ مات وهو يدعو من دون الله نداً دخل النار » رواه البخارى .

قال ابن القيم رحمه الله : الند : الشبيه ، يقال : فلان ند فلان ، وند يده ، أى مثله وشبيهه  
اهـ . قال تعالى : ( ٢٢ : ٢ ) فلا تجملوا لله أنداداً وأنتم تعلمون .

قوله : « مَنْ مات وهو يدعو من دون الله نداً » أى يعمل لله نداً فى العبادة ، يدعو  
ويسأله ويستغيث به دخل النار . قال العلامة ابن القيم رحمه الله :

والشرك فاحذره ، فشرک ظاهر ذا القسم ليس بقابل العفوان

وهو اتخاذ الند للرحمن أى كما كان ، من حجر ومن إنسان

يدعوه ، أو يرجوه ، ثم يخافه . ويحبه كحبة الديان

واعلم ان اتخاذ الند على قسمين :

الأول : أن يجعله الله شريكاً فى أنواع العبادة أو بعضها كما تقدم ، وهو شرك أكبر .

والثانى : ما كان من نوع الشرك الأصغر كقول الرجل : ما شاء الله وشئت ، ولولا الله

وأنت . وكيسير الرياء ؛ فقد ثبت أن النبي صلى الله عليه وسلم لما قال له رجل : « ما شاء الله

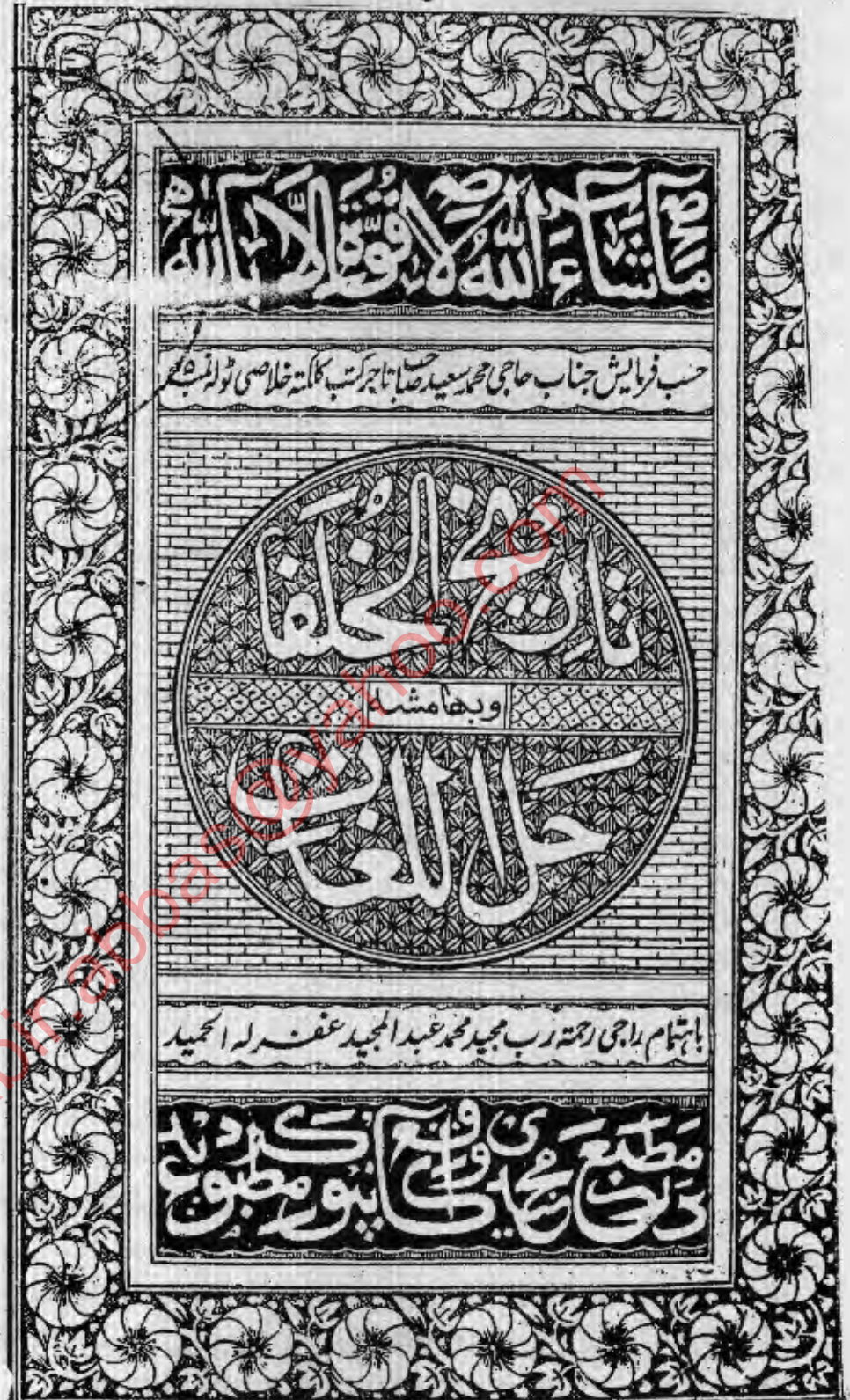
وشئت » قال : أجعلتنى لله نداً ؟ بل ما شاء الله وحده » رواه أحمد وابن أبى شيبه والبخارى

فى الأدب المفرد والنسائى وابن ماجه . وقد تقدم حكمه فى باب فضل التوحيد .

وفيه : بيان أن دعوة غير الله فيما لا يقدر عليه إلا الله شرك جلى ، كطلب الشفاعة

من الأموات ، فإنها ملك لله تعالى ويده ، ليس بيد غيره منها شيء ، وهو الذى يأذن









الیہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا رد هؤلاء توجہ هؤلاء الى  
الروم وقد اذنت العرب حول المدينة فقال والذي لا اله الا هو لو جرّس الكلاب  
بارجل ازواج النبي صلی اللہ علیہ وسلم ما رددت جيشا وجمہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم ولا حلفت لواء عقدہ فوجہ اسامة فجعل لا يمر بقبيل يريو، الا ردوا  
قالوا لولا ان هؤلاء قوة ما اخرج مثل هؤلاء من عندهم ولكن يدعونهم حتى يلقوا  
الروم فلقوهم فمزموهم قتلوهم ورجعوا سالمين فثبتوا على الاسلام واخرج عن عرفة  
قال جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول في مرضه انفذوا جيشا اسامة فساير  
حتى بلغ الجحفي فارسلت اليه امرأته فاطمة بنت قيس تقول لا تجعل فان رسول اللہ  
صلي اللہ علیہ وسلم ثقيل فلم يبرح حتى قبض رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم  
فما قبض رجع الى ابى بكر فقال ان رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم بعثني انا على  
غير ما لكم هذه وانا اتخوف ان تكفر العرب وان كفرتم كانوا اول من يقاتل  
وان لم تكف مضيت فان صحبتم انت الناس وخيارهم خطب ابو بكر الناس قال  
والله لئن تخلفني لطميت في الحطب ان ابى بكر ايشي قبل امر رسول اللہ صلي اللہ  
فبعثه قال الذي هبى لما اشهرت وفاة النبي صلي اللہ علیہ وسلم بالنواحي ارتد  
طوائف كثيرة من العرب عن الاسلام ومعو الزكوة فنهض ابو بكر الصديق  
لقتالهم فاشاد عليه عمر وغيره ان يهتروا عن قتالهم فقال والله لو منعوني عقالا  
او غنما فاكافوا ثودوها الى رسول الله صلي اللہ علیہ وسلم لقاتلتهم على منعها  
فقال عمر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلي اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل  
الناس حتى يقولوا لا اله الا الله وان محمد رسول الله ثم قالها عصم مني ماله  
ودمه الا بحقها وحسابه على الله فقال ابو بكر والله لا قاتلن من فرق بين الصلوة  
والزكوة فان الزكوة حق المال وقد قال لا يحقها قال عمر فوالله ما هو الا ان رأيت  
الله شمر صدره ابى بكر للقتال فعرفت ان الحق اخرجہ (البياض في الاصل)  
وعن عروة قال خرج ابو بكر في المهاجرين والانصار حتى بلغ نقيعاً حذاء  
أنجد وهربت الاعراب بذرايعهم فكلهم الناس ابابكر وقالوا ارجع الى المدينة  
لي الذرية النساء وأمر رجلاً على الجيش ولم ير الوابى حتى رجع وأمر خالد  
بن الوليد وقال لماذا اسلوا واعطوا الصدقة فمن شاء منكم فليرجع ورجع ابو بكر  
الى المدينة واخرج المارقين عن ابن عمر قال لما برز ابو بكر واشتق على راحلته اخذ

۱۵ مری جو افراد  
۱۶ مری سرت سرت  
۱۷ جمع الحجۃ صراح  
۱۸ عطفی شق  
۱۹ مری سرت سرت  
۲۰ کما جاء فی قوله تعالی  
۲۱ یکا والبرق یخطف  
۲۲ البصار هم البوطا  
۲۳ عجمی بزر  
۲۴ نورین بلند  
۲۵ نجار جمع و نجارین  
۲۶ بد العرب و بوطا  
۲۷ الغور و العور و تمارت  
۲۸ وکل ما وقع من تمارت  
۲۹ ای ارض العراق فرغی  
۳۰ مری البوطا جعفر

حضرت ابو بکر "توین امرات المؤمنین" کا الزام





# حياة الحيوان الكبرى

لكمال الدين محمد بن موسى الدميري

(٧٤٢ - ٨٠٨ هـ)

وبلغته :

عجائب المخلوقات وغرائب الموجودات

للمعلمة زكريا بن محمد بن محمود القزويني

(٦٠٠ - ٦٨٢ م)

الجزء الأول

مكتبة الطبع والنشر  
شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر  
محمد محمود الجبالي وشركاه - القاهرة

تحقيق ودراسة

601





في القتال فاختلّفوا عليه ، وقال له عمر رضي الله تعالى عنه : كيف تقايل الناس ، وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم « أمّرت أن أقايل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله ، فمن قالها فقد عصم مني دمه وماله إلا بحقه وحسابه على الله عز وجل » فقال الصديق رضي الله عنه : والله لأقاتلن من فرق بين الصلاة والزكاة ، فإن الزكاة حق المال ، والله لو منعوني عقالا كانوا يؤدونها رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعها . قال عمر رضي الله عنه : فوالله ما هو إلا أن قد شرح الله صدر أبي بكر للقتال ، فعرفت أنه الحق . وفي رواية : قال عمر رضي الله عنه : فقلت تألف الناس وأرفق بهم ، فقال لي : أجبّار في الجاهلية وخواري في الإسلام يا عمر ؟ إنه قد انقطع الوحي وتم الدين ، أينقص وأنا حي ؟ ثم خرج لقتالهم .

وذكر جماعة من المؤرخين وغيرهم : أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان قد وجه أسامة ابن زيد رضي الله عنهما في سبعمائة بطل إلى الشام ، فلما نزل بنى خشب قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم وأردت العرب ، فاجتمعت الصحابة رضي الله عنهم وقالوا للصديق رضي الله عنه : رد هؤلاء : أي أسامة ومن معه ، فقال : والله الذي لا إله إلا هو لو جرت الكلاب بأرجل أزواج النبي صلى الله عليه وسلم ماردت جيشا جهزته رسول الله صلى الله عليه وسلم ، ولا حلفت عقد لواء عقبيه فيشول الله صلى الله عليه وسلم . وفي رواية : أو علمت أن السباع تجر برجلي إن لم أرده ماردتني ، وأمر أسامة رضي الله عنه أن يفضي لوجهه وقال له : إن رأيت أن تأذن لعمر رضي الله عنه بالمقام عندي أستأنس به وأستعين برأيه ، فقال له أسامة رضي الله عنه : قد فعلت ، وسار أسامة رضي الله عنه فجعل لا يمر بقبيلة تريد الارتداد إلا قالوا : لولا أن هؤلاء قوة مانخرج مثل هذا الجيش من عندهم ، فلقوا الروم فقاتلهم وهزمهم وقتلهم ورجعوا سالمين .

وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت : خرج أبي يوم الردة شاهرا سيفه راكبا راحلته فجاء على رضي الله تعالى عنه حتى أخذ بزمام راحلته وقال : أقول لك ما قال لك رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم أحد : ثم سيفك لا تنفعنا بنفسك فوالله أن أصيبنا بك لا يكون للإسلام بعدك نظام أبدا . ومعنى ثم : أحمد .

وقال ابن قتيبة : أردت العرب إلا التبايل منهم ، فجاهدهم الصديق حتى استقاموا ، وفتح اليمامة ، وقتل مسيحة الكذاب بها والأسود العنسي الكذاب بصنعاء ، وبعث الجيوش إلى الشام والعراق .

وقال أبو رجاء العطاردي : دخلت المدينة فرأيت الناس مجتمعين ، ورأيت رجلا يقبل رأس رجل ويقول : أنا فداؤك والله لولا أنت لهلكنا . فقلت : من المقبل والمقبل ؟ فقالوا : عمر يقبل رأس أبي بكر رضي الله تعالى عنهما من أجل قتال أهل الردة .

وقالت عائشة رضي الله تعالى عنها : لما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم أردت العرب واشرب البقايا ، ونزل بأبي مالمو نزل على الجبال الراسيات لهاضها .



چھٹا باب

إزالة الخفا عن خلافة الخلفاء

حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مدظلہ

المسوق ٧٧٧

مقصد دوم

سید الکسٹیر لہور

۱۹۶۶ پاکستان

تختیاری و ستائیز



وہاں سے

منه

الحمد لله رب العالمين

حضرت ابو بکرؓ، "توہین امہات المؤمنینؓ" کا الزام





المملكة العربية السعودية  
إمارة المنطقة الشرقية  
كلية اللغة العربية  
الدورات التدريبية

مختصر

سيرة الرسول ﷺ

للإمام المجدد

محمد بن عبد الوهاب

المنوف عام ١٢٠٦ هـ

تحقيق

محمد بن عبد الفقي

١٣٧٥ هـ / ١٩٥٦ م

١٤١٠ هـ

تحقيق واستاذ

605





## حضرت ابوبکرؓ پر ”توہین اسماء المؤمنینؓ“ کا الزام

— ۱۹۴ —

حول المدینہ؟ فقال : والذي لا إله إلا هو ، لو جرّت الكلاب بأرجل أزواج رسول الله صلى الله عليه وسلم ، مارددت جيشاً وجهه رسول الله صلى الله عليه وسلم . ولا حلت لواء عقده . فوجه أسامة . فجعل لا يمر بقبائل يريدون الارتداد ، إلا قالوا : لولا أن هؤلاء قوة ، ما خرج مثل هؤلاء من عندهم . ولكن ندعهم حتى يلقوا الروم . فلقوا الروم . فهمزموهم . ورجعوا سائلين . فثبتوا على الإسلام . والله الحمد .

**فصل الردة أعاننا الله منها :**

قد تقدم من رسول الله صلى الله عليه وسلم إخباره بالفتن السائلة بعده ، وإنذاره عنها ، وإخباره خاصة عن الردة .

من ذلك : ما في الصحيح عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه : أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال « بينا أنا نائم رأيت في يدي سوارين من ذهب . فمكرتهما . ففطرتهما . ففطرا . ففطرتهما كذا بين يجر جان » .

وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم « ثلاث من نجا منهن فقد نجا : من موتى ، ومن قتل خليفة مصطبر بالحق معطيه ، ومن الدجال » .

وفي الصحيح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال « لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وكان أبو بكر ، وكفر من كفر من العرب ، قال عمر لأبي بكر : كيف تقابل الناس ، وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : أمرت أن أقاتل الناس ، حتى يقولوا : لا إله إلا الله . فإذا قالوها عصموا مني دماءهم وأموالهم ، إلا بمقتها ؟ فقال أبو بكر : فإن الزكاة من حقها . والله لأقاتلن من فرق بين الصلاة والزكاة ، والله لو منعوني عناقاً كانوا يؤدونها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعها . قال عمر : فإله إلا أن رأيت الله قد شرح صدر أبي بكر للقتال ، فعرفت أنه الحق . قال عمر : والله لرجح إيمان أبي بكر بإيمان هذه الأمة جميعاً في قتال أهل الردة » .





# الصواعق المحرقة في الرد على أهل البدع والزندقه وبابه كتاب

تطهير الجنان واللسان  
عن الظور والبقوة بطلب سيدنا معاذية به أبي شفيان  
كلما تأليف

المحدث أحمد بن حجر الهيتمي المكي

٨٩٩ - ٩٧٤ هـ

خرج أحاديث وعلق حواشيه وقدم له

عبد الوهاب عبد الطيف

الأستاذ المساعد بكلية أصول الدين بجامعة الأزهر

حق الطبع محفوظ للناس

مكتبة القاهرة

لصاحبها، على يوسف سليمان  
مادة الصناء قبة - ببيروت - مؤخر بمصر

شركة الطاعة الفنية المتحدة





الله عليه وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله فمن قالها عصم مني ماله ودمه إلا بحقها وحسابه على الله ، فقال أبو بكر والله لأقاتلن من فرق بين الصلاة والزكاة فإن الزكاة حق المال وقد قال لا بحقها ، قال عمر فوالله ما هو إلا أن رأيت الله شرح صدر أبي بكر للقتال فعرفت أنه الحق ، وفي رواية أنه لما خرج أبو بكر لقاتلهم وبلغ قريب نجد هربت الأعراب فكلّمه الناس يؤمر عليهم رجلاً ويرجع فأمر خالد ورجع - وأخرج - الدارقطني عن ابن عمر قال لما برز أبو بكر واستوى على راحلته أخذ على رزماها وقال إلى أين يا خليفة رسول الله أقول لك ما قال لك رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم أحد شمر سيفك ولا تضعنا بنفسك وارجع إلى المدينة فوالله لن نجعلنا بك لا يكون الإسلام نظام أبداً وبعث خالد إلى بني أسد وغطفان فقتل من قتل وأسر من أسروا ورجع الباقر إلى الإسلام ثم إلى الجاهلية إلى قتال مسيلمة الكذاب فالتقى الجمعان ودام الحصار أياماً ثم قتل الكذاب إلى لعنة الله قتله وحشي قاتل حمزة (١) . وفي السنة الثانية من خلافته بعث العلاء الحضرمي إلى البحرين وكانوا قد ارتدوا فالتقوا بجوانا فنصر المسلمون . وبعث عكرمة بن أبي جهل إلى عمان وكانوا قد ارتدوا وبعث المهاجر بن أمية إلى طائفة من المرتدين وزيد بن لبيد الانصاري إلى طائفة أخرى . ومن ثم أخرج النبي وابن عساكر عن أبي هريرة رضي الله عنه قال والله الذي لا إله إلا هو لو لأن أبا بكر استخلف ما عبد الله ثم قال الثانية ثم قال الثالثة فقبل له به يا أبا هريرة فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم وجه أسامة بن زيد في سبعمائة إلى الشام فلما نزل بذي خشب قضى النبي صلى الله عليه وسلم وارتدت العرب حول المدينة واجتمع إليه أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا رد هؤلاء توجه هؤلاء إلى الروم وقد ارتدت العرب حول المدينة فقال والذي لا إله إلا هو لو جرت الكلاب بأرجل أزواج النبي صلى الله عليه وسلم ماردت جيشاً وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا حلفت لواء عقده فوجه أسامة لآخر بقبيل يريدون الارتداد إلا قالوا لولا أن هؤلاء قوة ما خرج مثل هؤلاء من عندهم ولكن تدعمهم حتى يلقوا الروم فلقوهم فهزموهم وقتلوهم ورجعوا سالمين فثبتوا على الإسلام . قال النووي في تهذيبه واستدل أصحابنا على عظم علم الصديق بقوله في الحديث السابق في الصحيحين والله لأقاتلن من فرق بين الصلاة والزكاة والله لو منعوني عقالاً كانوا يؤدونه إلى النبي صلى الله عليه وسلم لقاتلهم على منعه . واستدل - الشيخ أبو إسحاق بهذا وغيره في طبقاته على أن أبا بكر أعلم الصحابة لأنهم كلهم وقفوا على فهم الحكم في المسألة إلا هو ثم ظهر لهم بمباحثته أنهم أن قوله هو الصواب

(١) استشهد في هذه الواقعة من الصحابة عكاشة بن محصن وثابت بن أقرم .

(٢) استشهد بهذه الواقعة جماعة من الصحابة يلقون السبعين منهم سالم مولى أبي حذيفة

وزيد بن الخطاب وثابت بن قيس وأبو دجانة سماك بن حرب وأبو حذيفة بن عتبة .

( ٢ - الصواعق )





# حَيَاة الصَّاحِبَةِ

لِلْعَلَامَةِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ يُوسُفِ الْكَانْدَهْلَوِيِّ

حَقَّقَهُ وَصَيَّطَهُ وَعَمَلَقَ عَلَيْهِ وَقَدَّمَ لَهُ  
لِحَقِّهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْبَاحِثِينَ بِإِشْرَافِ

الجزء الثاني

الناشر  
دار الكتاب العربي





## حضرت ابو بکرؓ پر "توبین امہات المؤمنینؓ" کا الزام

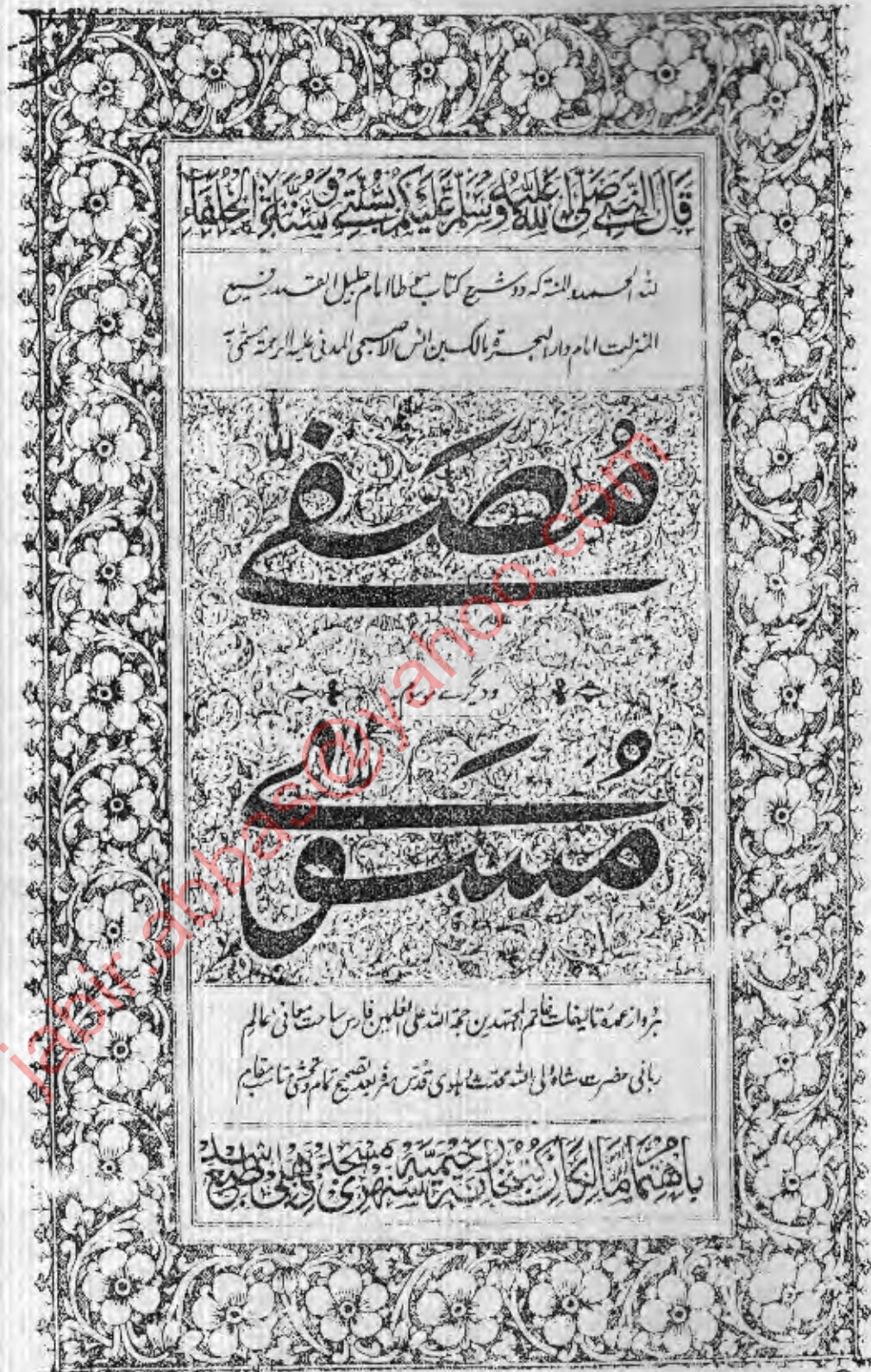
لَبِثَ بَعَثَ أَسَامَةَ، وَقَدْ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ إِمَّا عَامَةً وَإِمَّا خَاصَّةً فِي كُلِّ قَبِيلَةٍ، وَنَجِمَ<sup>(١)</sup> التَّفَاقُ وَأَشْرَابُ<sup>(٢)</sup> الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ، وَالْمُسْلِمُونَ كَالْغَنَمِ الْمَطِيرَةِ فِي الْبَيْلَةِ الشَّائِبَةِ لَفَقَدَ نَبِيَّهُمْ ﷺ وَفَلَّهَمَ وَكَثُرَ عَدُوَّهُمْ. فَقَالَ لَهُ النَّاسُ: إِنْ هَؤُلَاءِ حَلَّ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَرَبُ عَلَى مَا نَرَى قَدْ انْتَقَضَتْ بِكَ، وَلَيْسَ بِشَيْءٍ لَكَ أَنْ تَفَرِّقَ عَنْكَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ. فَقَالَ: (وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي بَكْرٍ بِيَدِهِ، لَوْ ظَنَنْتُ أَنَّ السَّبْعَ نَحْطُفَنِي لَأَنْقَضْتُ بَعَثَ أَسَامَةَ كَمَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَلَوْ لَمْ يَنْقُ فِي الْقُرَى غَيْرِي لَأَنْقَضْتُهُ!!) قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. وَمِنْ حَدِيثِ الْقَاسِمِ وَعُمَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ قَاطِبَةً<sup>(٣)</sup> وَأَشْرَابُ<sup>(٤)</sup> الْإِسْلَامِ، وَاللَّهُ لَقَدْ نَزَلَ بِأَبِي مَا لَوْ نَزَلَ بِالنَّبِيِّ الْإِسْلَامِ<sup>(٥)</sup> لَهَاضِهَا<sup>(٦)</sup>، وَصَارَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ كَأَنَّهُمْ مَعْزَى مَطِيرَةٍ فِي حَشٍّ<sup>(٧)</sup> فِي بَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ بِأَرْضٍ مُسْبِغَةٍ<sup>(٨)</sup>، فَوَاللَّهِ مَا اخْتَلَفُوا فِي نَقْطَةٍ إِلَّا طَارَ أَبِي بِخَطْلِهَا<sup>(٩)</sup> وَعَنَّاهَا وَفَضَّلَهَا. انْتَهَى. وَقَدْ أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - بِنَحْوِهِ. قَالَ الْمِثْمِيُّ (٥٠/٩) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ طَرَفٍ، وَرَجَالُ أَحَدِهَا ثِقَاتٌ.

وَأَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَوْلَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَحْلَفَ مَا عُبِدَ اللَّهُ!! ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَالَ الثَّلَاثَةَ. فَقِيلَ لَهُ: مَهْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ. فَقَالَ: إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَّهَ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فِي سَبْعِ مَائَةٍ إِلَى الشَّامِ. فَلَمَّا نَزَلَ بِئِذٍ خُشِبَ قَبْضُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ. فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا أَبَا بَكْرٍ رُدَّ هَؤُلَاءِ، تَوَجَّهْ هَؤُلَاءِ إِلَى الرُّومِ. وَقَدْ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ!! فَقَالَ: وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَوْ حَبَرْتُ الْكَلَابَ<sup>(١٠)</sup> بِأَرْجُلِ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا رَدُّوْتُ حَيْشًا وَجَّهَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا حَالَتْ لَوَاءُ عَقْدِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَوَجَّهَ أَسَامَةَ، فَجَعَلَ لَا يَمُرُّ بِقَبِيلٍ يَرِيدُونَ الْإِسْكَادَ إِلَّا قَالُوا: لَوْلَا أَنَّ

(٦) حَشٍّ: سَتَاكٌ وَمُتَمَعٌ لَحْلٌ  
(٧) أَرْضٌ مُسْبِغَةٌ: مَكْرُ فِيهَا السَّجَاعُ  
(٨) يَفْتَحُ الْخَاءُ وَالطَّاءُ: الْكَلَامُ الْقَاسِدُ  
(٩) وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ عَسَاكِرَ ثَلَاثَةُ أَلْفٍ، وَهُوَ الْأَشْهُرُ.

(١١) نَجِمَ: "هَرَجَ"  
(٢) أَشْرَابُ: تَلْشِيءٌ وَإِلَيْهِ: مَدَّ عَقْفَهُ لِيَطْلُقَهُ  
(٣) كَذَا وَرَدَّ فِي الْأَصْلِ  
(٤) الرَّاسِبَاتُ: الثَّوَاتُ الرَّوَاسِخُ  
(٥) لَهَاضِهَا: الْكِبَرُهَا.







پیغمبر اسلامؐ نے ایمان ابوبکرؓ کی گواہی نہ دی

خبر است گمان می شود که در خراسان حضرت هارث بن عیسی بن سعید از عایشه زوج النبی صلی الله علیه وسلم را یافت ثلثه او را سقطن فی حجری قصصت روای علی ابی بکر الصدیق قالت لما فوئی رسول الله صلی الله علیه وسلم دفن فی بیتها قال لها ابوبکر هذا احقر اعداءک وهو نایبها گفت حضرت عایشه خواب دیدم که تفرود آمدند و بخود من پس و کر کردم خواب نور امیش ابوبکر الصدیق پس بتکیه منوی شد آنحضرت صلی الله علیه وسلم دفن کردند در خانه حضرت عایشه گفت اورا ابوبکر انیت یک از دشمنان او و او بهترین مهربان است هارث بن عیسی بن سعید انکه قال بلغنی ان ابابکر الصدیق قال لعایشه زدهو فی کفر کفن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت فی ثلثه اثواب بیض سحوتیه فقال ابوبکر الصدیق خذوا هذا الثوب لنبی الله علیه قد اصاب شیت او زعفران فامسحوا به کفونی مع ثوبین اخرین فقالت عایشه و ما هذا فقال ابوبکر الصدیق الحی احریم الی الحدید من المیتات و اما هذا المذبح العظیم ابوبکر الصدیق گفت حضرت عایشه را سال آنکه او را عرض بود و رتبه جامه کفن کردند آنحضرت صلی الله علیه وسلم پس گفت حضرت عایشه و رتبه جامه سفید نوب بقریه بچول پس گفت حضرت ابوبکر صلیکیر ازین جا در اشاره کرد بجای که بر سر او ریخته بود و آن را شق یز عفران پس بشکری در البازان و کفن کنی و او را در باده و جامه دیگر پس گفت حضرت عایشه و صیبت ازین جامه کهنه را چرا در کفن بیاور پس فرمود حضرت ابوبکر که زنده محتاج تراست لبوس جامه نازم و در کفن برایت ریخته و نون است مالک عن ابی النضر مولی عمر بن عبد الله انه بلغه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لشهداء واحد هؤلاء الشهداء هم فقال ابوبکر الصدیق یا رسول الله الشهداء باخوانهم اسلمنا كما اسلموا و جاهدنا كما جاهدوا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یسئ بسئ و لیکن لا ادری ما عند ثون بعدی قال فیک ابوبکر فیک ثم قال انما لکم ثوب زعفران رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود و حق شهداء اند ایشانند که گواهی





# العبرة مما جاري في الغزو والشهادة والهجرة

بسم الله الرحمن الرحيم  
بمَنْ النظام

أبي الطيب صديق بن حسن بن علي الحسيني القنوجي البخاري

محقق  
خادم السنة الطاهرة  
أبو هارم محمد السعيد بن الحسيني نخلول

دار الكتب العلمية

تحقيق رستافير

613



## پیغمبر اسلامؐ نے ایمان ابو بکرؓ کی گواہی نہ دی

ثم يتصفح القبائل يعرض نفسه عليهم يقول : من أكفبه أكنفه (۱) .  
كذا وكذا إلا فهو الأجير إلى آخر قطرة من دمه (۲) . أخرجه أبو داود .  
وعن أبي قتادة رضي الله عنه قال : قال رجل : يا رسول الله !  
أريت إن قتلت في سبيل الله أنكفر عني خصايائي ؟ فقال ﷺ : « نعم  
إن قتلت وأنت صابر محتسب مقبل غير مدبر » ثم قال : كيف قلت ؟ فأعاد  
عليه فقال : « نعم إلا الدين فإن جبريل أخبرني بذلك » (۳) . أخرجه مسلم  
ومالك والترمذي والنسائي .

وفي أخرى لمسلم عن ابن عمرو بن العاص رضي الله عنهما أنه ﷺ  
قال : « يغفر للشهيد كل ذنب إلا الدين » (۴) .

وعن أبي النصر قال : مرّ النبي ﷺ بشهداء أحد فقال : « هؤلاء  
أشهد عليهم » . فقال أبو بكر : ألسنا بإخوانهم يا رسول الله . ألسنا كما  
أسلموا وجاهدنا كما جاهدوا . فقال ﷺ : « بلى ولكن لا أدري  
ما تحدثون بعدي فبکی أبو بکر . ثم بکی . ثم قال : وإننا لکائنون  
بعذك » (۵) . أخرجه مالك .

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ  
« الجهاد واجب عليكم مع كل أمير بر أو فاجر . والصلاة واجب على  
خلف كل مسلم بر أو فاجر وإن عمل الكبائر . والصلاة واجبة على  
مسلم بر أو فاجر وإن عمل الكبائر » (۶) . أخرجه أبو داود .

وعن أنس قال : قال رسول الله ﷺ : « جاهدوا المشركين بأموالكم  
وأنفسكم وألسنتكم » (۷) . أخرجه أبو داود والنسائي والترمذي وصححه

(۱) الطرغوث المنیر ۲۰۰/۷ .

(۲) أبو داود الجهاد باب ۳۰ .

(۳) مسلم صفحہ ۱۵۰۱ .

(۴) مسلم الإمامة ۱۱۹ .

(۵) موطأ الإمام مالك صفحہ ۹۲ .

(۶) أبو داود الجهاد باب ۳۵ ، التہقیق ۱۲۱/۳ و ۱۸۵/۸ ، الفاروقی ۵۶/۲ .

(۷) النسائي الجهاد باب ۵۵ . أبو داود الجهاد باب ۱۸ ، الفاروقی ۲۱۳/۲ ، البيهقي

۲۰/۹ ، موارد الطمان ۱۶۱۸ . مسند أحمد ۱۲۴/۳ و ۱۵۳ .





# الإمامة والسياسة

مؤلف

الإمام الفقيه أبي محمد عبد الله بن مسلم  
ابن قتيبة الدينوري

المؤاود سنة ٢١٣ والمتوفى سنة ٢٧٦ هـ رحمه الله

وهو المعروف بتأريخ الخلفاء

الجزء الأول

الطبعة الثالثة

١٣٨٢ هـ = ١٩٦٣ م

ملزم الطبع والنشر

شركة مطبعة النابلي للطبع والنشر  
مخزن مصر والمطبعة وشركة - خلفاء

تحقيق واستاير

615





- ۱۴ -

والله إن قرابة رسول الله أحب إلي من قرابتي ، وإنك لأحب إلي من عائشة ابنتي ، ولوددت يوم مات أبوك أني مت ، ولا أبقي بعده ، أفتراني أعرفك وأعرف فضلك وشرفك وأمنعتك حقت وميراثك من رسول الله إلا أني سمعت أباك رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : لا نورث ، ما تركنا فهو صدقة ، فقالت : أرايتكما إن حدثكما حديثا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم تعرفانه وتفعلا به ؟ قالا : نعم . فقالت : نشدتكما الله ألم تسمعا رسول الله يقول : رضا فاطمة من رضاي ، وسخط فاطمة من بسخطي ، فمن أحب فاطمة ابنتي فقد أحبني ، ومن أرفض فاطمة فقد أرفضني ، ومن أسخط فاطمة فقد أسخطني ؟ قالا : نعم سمعناه من رسول الله صلى الله عليه وسلم ، قالت : فإني أشهد الله وملائكته أنكما أسخطتماني وما أرضيتاني ، رائن لقيت النبي لأشكونكما إليه ، فقال أبو بكر أنا عائشة بالله تعالى من سخطه وسخطك يا فاطمة ، ثم انتحب أبو بكر يبكي ، حتى كادت نفسه أن ترمي ، وهي تقول : والله لأدبرن الله عليك في كل صلاة أصابها ، ثم خرج باكيا . فاستمع إليه الناس ، فقال لهم : يبيت كل رجل منكم معانقا حليته ، مسرورا بأهلك ، وتركتموني وما أنا فيه ، لا حاجة لي ببيعكم ، أقولوني بيعتي . قالوا : يا حليمة رسول الله ، إن هذا الأمر لا يستقيم ، وأنت أعلمنا بذلك ، إنه إن كان هذا لم يقم الله دين ، فقال : والله لولا ذلك وما أخافه من رخاوة هذه الحروة مايت ليلة ولي في عتي مسلم بيعة ، بعد ما سمعت ورأيت من فاطمة . قال : فلم يبايع علي كرم الله وجهه حتى ماتت فاطمة رضي الله عنهما ، ولم تمكث بعد أبيها إلا خمسا وسبعين ليلة . قال : فلما توفيت أرسل علي إلى أبي بكر : أن أقبّل إيلينا ، فأقبّل أبو بكر حتى دخل علي علي وعنده بنو هاشم فحمد الله وأثنى عليه ، ثم قال : أما بعد يا أبا بكر : فإنه لم يمنعنا أن نبايعك إنكار لفضيلتك ، ولا نفاسة عليك ، ولكننا كنا نرى أن لنا في هذا الأمر حقا ، فاستبددت علينا ، ثم ذكر علي قرابته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فلم يزل يذكّر ذلك حتى بكى أبو بكر . فقال أبو بكر رضي الله عنه : لقرابة رسول الله أحب إلي أن أصل من قرابتي ، وإني والله لا أدع أمرا رأيت رسول

فاطمہ زہرا ہر نماز کے بعد حضرت ابو بکر کے لئے بدعا مکتبی تھیں

تحقیقی دستاویز

616





الجزء الثامن من مفاتيح الغيب المشتهر بالتفسير  
الكبير للإمام محمد فخر الدين الرازي  
ابن العلامة ضياء الدين عمر  
المشتهر بخطيب الري  
تفع الله به المسلمين  
آمين

\* (و بها مشه تفسير العلامة أبي السعود) \*







حضرت ابوبکرؓ نے غارتوں جنت کے دعویٰ پر یقین کرنے سے انکار کر دیا

منہما ما كان موضع القتال (المسئلة السادسة) روى ان رجلين كاتبين شطعان احدهما  
النجوة والاخر المون فسال مارسل الله صلى الله عليه وسلم قتال هذا تركها رسول الله  
وقال هذا فعلتها خيلا للكفار فاستدوا به على جواز الاجتهاد وعلى جوازه بحضرة  
الرسول ﷺ قوله تعالى (ما افاء الله على رسوله منهم فافوا حقه من خيل ولا ركاب  
ولكن الله يسلط رسله على من يشاء والله على كل شئ قدير) قال البرد يقال فافوا بنى اذا  
رجع و افاء الله اذ اردده وقال الازهرى الفاء ما رده الله على اهل دينه من اموال من  
خالف اهل دينه بلا قتال اما بان يجاو عن اولئانهم ويخلوها للمسلمين او يصالحوا على  
جزية يؤدونها عن رؤسهم او من غير الجزية يفتدون به من سفك دماهم كافله بنو النضير  
حين صالحوا رسول الله صلى الله عليه وسلم على ان لكل ثلاثة منهم رجل يعير ماشاء اسوى  
السلاح ويتركوا الباقي فهذا المال هو الفاء وهو ما افاء الله على المسلمين اى رده من  
الكفار الى المسلمين وقوله منهم اى من يهود بنى النضير فافوا بحقه يقال وجفت الفرس والبعير  
يجف وجفا ووجيفا وهو سرعة السير واوجفه صاحبه اذا حمله على السير السريع  
وقوله عليداى على ما افاء الله وقوله تعالى من خيل ولا ركاب ما يركب من الابل  
واحدتها راحلة ولا واحد لها من لفظها والعرب لا يملقون لفظا ركاب الا على راكب  
البعير ويسمون راكب الفرس فارسا ومعنى الايدان التجابة طلبوا من الرسول عليه  
السلام والسلام ان يقسم الفاء بينهم كاقسم الغنيمة بينهم فذكر الله الفرق بين الامرين  
وهو ان الغنيمة ما اتعنت انفسكم في تحصيلها واوجفتم عليها الخيل والركاب بخلاف  
الفاء فانكم ما تعنتم في تحصيله تعباً فكان الامر فيه مفوضا الى الرسول يضعه حيث  
يشاء (تم هذه اسوال) وهوان اموال بنى النضير اخذت بعد القتال لانهم حوصروا اياما  
وقالوا وقتلوا ثم صالحوا على الجلاء فوجب ان تكون تلك الاموال من جلة الغنيمة  
لان جلة الفاء ولاجل هذا السؤال ذكر المفسرون هذا وجوب (الاول) ان هذه الآية  
ما نزلت في قري بنى النضير لانهم اوجفوا عليهم بالخيل والركاب وحاصروهم رسول الله صلى  
الله عليه وسلم والمسلمون بل هو في ذلك وذلك لان اهل ذلك انجاءوا عنه فصارت تلك القرى  
والاموال في يد الرسول عليه السلام من غير حرب فكان عليه الصلاة والسلام بالانذار  
غلة فذلك تفقده وتفقد من امواله ويجعل الباقى في السلاح والكراع فلما مات ادعت  
فاطمة عليها السلام ان كان نعمها فافدا كما قال ابوبكر انت اعز الناس على فقرا واحبهم  
الى غنى لكن لا اعرف صحة قوله ولا يجوز ان احكم بذلك فشهد لها ام ايمن ودهول  
لرسول عليه السلام فطلب منها ابوبكر الشاهد الذى يجوز قبول شهادته في التمرع  
فلم يكن فاجرى ابوبكر ذلك على ما كان يريد الرسول صلى الله عليه وسلم شق منه على من  
كان يثق عليه الرسول ويثقل ما يثق في السلاح والكراع وكذلك عمر حملة في يد على  
ليجريه على هذا الجرى ورد ذلك في آخر عهد عمر الى عمر وقال ان بنا غنى وبالمسلمين حاجة





# تَارِيخُ الْخُلَفَاءِ

ثَلَاثُونَ

الإمام الحافظ جلال الدين عبدالرحمن بن أبي بكر السيوطي  
المتوفى في عام ٩١١ من الهجرة

[ وبهامشه حل اللغات ]

الناشر

فوز محمد - اصح المطابع - كاتخايم تجارت كمين

آزادرباغ - فريز رودي - جكر ايجي

تحقيقى دستاوير

619



حضرت ابو بکر جنگ احد میں بھاگ گئے تھے

۱- قولاً اخفنت بحیث یعنی ترش در لب بارگ آں معنی اللہ تعالیٰ عنہ (من الصراح ۵)۔ ۲- قولاً مخففاً یعنی معلوم من الخفی یا الخفاً المعجمه خبر کردن۔ ۳- قولاً خام۔ رجب۔ ۴- الخ یعنی الاولین و تشبیهاً بالثانیین معلوم من الخارج معناه در جماعت اصرار نمودن و حاجت کردن۔ ۵- قولاً غیره مردمان خامتان۔ ۶- قولاً ثانیاً یعنی معلوم من ثبوت معناه نیزه کشیدن۔ ۷- بحسب قولنا انعم مال قدام الاولاد فی کلامه صلی اللہ علیہ وسلم نافیۃ واثباتی فی موصوفه امر موصوفه و محتمل ان یكون بمعرفة





مؤلف

# إزالة الخفا عن خلافة الخلفاء

حكيم الأمت شاه ولي اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ

المؤلف ۱۱۷۶ھ

مقصد دوم

سید الکسیر لہوری

۱۳۹۶ھ پاکستان ۱۹۷۶م

تحقیقی دستاویز

621





۱۴

اور لا شد بجنہ جنت کیے آگئے تھے آنحضرتؐ بود و در پیش درگاہ آنکہ البہام علیہ السلام از جانب حبیب قبول نمود و آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نصیب آن فرمودند عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یومہ بدر اللہم اسے اللہ کہ عبدک و دو خداک اللہم  
 ان شئت لم یبق فائدہ ابو بکریدہ فقال حبیبہ فرج و یقول حبیبہم الجمع یقولون اللہ را خبرہ البخاری و معنی ابن کلامیک  
 فقیر است کہ ابو بکر صدیق علیہ السلام بائکہ دعا باجابت مقرون گشت و اینصورت از جملہ آن دعا تھا است کہ البہام صحابہ سبقت نمود  
 در ان روحی انکاد و حی حبیب البہام ایشان فرود آمد بلکہ بحقیقت بہین البہام و حی است کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم با نوحہ کہ چون  
 ایشان لمہم شدند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماست سادہ و خالص دریافت کہ این خاطر از جانب غیر جسمات و ارض است و  
 این فرماست و حی المٹی است چنانکہ در فضلہ اذان روا بہ عبد اللہ بن زید و قیاس فاروق را نصیب فرمود و در لیلۃ القدر بر رویا  
 یعنی از صحابہ اعتقاد نمود اسے غیر ذلک من الوفایع و دیگر آنکہ چون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از غزایش آمدہ سوجہ کاہنہ را شد  
 بیست و یک صدیق دادند و یکاکیل ہزارہ او بود و سیرہ و شکر کفرت مرضی ابی بکر صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ قال منانا  
 من قلبہ مدیرا و جات و ریح شدیدہ کہ از شلبا مطہر و جیت ثم جات و ریح شدیدہ کہ از شلبا مطہر الا انی کانت قبلہا  
 و کانت الریح الا و سہل نزل فی الین من اللکۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کانت الریح الا انی کانت قبلہا نزل  
 الین من اللکۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کانت الریح الا انی کانت قبلہا نزل الین من اللکۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اللکۃ عن نبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ان فی البسرۃ فلا ترم اللہ تعالیٰ اعداہ حلفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی  
 قبرہ فحزرت بی تو کشت علی قبضہ غوث اللہ عزوجل فاشکونی فلا استوی علیہا فکنت بدی بدہ فی القوم حتی انقضت ہر انی  
 و آوا اشار اسے رابطہ اخریہ الحاکم و دیگر آنکہ چون سیران برد آمدند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشاورہ کردند با صحابہ و مشورت  
 حضرت صدیق را اختیار فرمود و اورا با حضرت عیسیٰ شیبہ و ابو جہدہ و آفرہ فضیلت حضرت فاروق غالب تر آمد عن عبد اللہ  
 بن مسعود قال لما کان یومہ بدر قال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تقولون نے ہوا لا الاسازی فقال عبد اللہ بن رواحہ  
 انت فی و اکثر العطب یا قریظم یا قریظم فیما فقال العباس بن عبد المطلب اللہ عنہ قطع اللہ رکب فقال عمر رضی اللہ عنہ فاذہر ثم  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تقولون کہ کذبہ فاقربہ فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ شیک و فوک ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فقال ما تقولون فی ہولاء ان مثل ہولاء کثل اخویہ لہم کافوا من قبلہم قال توخ ربک لا تدر علی الارض من الکافرین یا اراہ قال  
 موسیٰ ربنا اظہر علی اقرانہم و اللہ و علی قلوبہم الایہ و قال ابراہیم من یبغی کافہ منی و من یبغی فاکت قلوبہم و قال  
 عیسیٰ ان تعذبہم فاعذبہم عذابا و ان تغفرہم فاعف عافیت انک انت الغفر الذلیلیم و انتم قوم کم عقلہ فلا یطعن احدکم الا بغدایہ  
 او لضرۃ یحقن اخریہ الحاکم و انما جملہ آنست کہ چون غزوہ امد واقع شد نصیب حضرت صدیق در ان شہدہ فقال علیہ کشت بچند  
 جہت کی آنکہ حضرت صدیق بنیات مسی و در کشتن ہلاسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بجا آورد و قال ابن اسحق فلا عرفوا المسلمون رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنحو ابہ و بعض مہم نحو الشعب معہ ابو بکر الصدیق و عمر بن الخطاب و علی بن ابی طالب و طلحہ بن عبیدہ  
 و الزبیر بن العوام و المحدث بن البتہ رضوان اللہ علیہم و ربہم من المسلمین عن عائشہ قالت قال ابو بکر الصدیق لما جال  
 الناس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومہ احد کنت اول من قاتل فیہ فصرخ بہ من قیدہ فاذا انا برجل قد اعتقی من غلغلی

از حدیث ابو بکر صدیق  
 و ابو بکر صدیق  
 و ابو بکر صدیق

حضرت ابو بکر صدیق احد میل بھاگ گئے تھے





# تَارِيخُ الْخَمِيْسِ

فِي

## أَحْوَالِ أَنْفُسِ نَفِيْسٍ

تأليف

الإمام الشيخ حسين بن محمد بن الحسن الزيار بكري

مترجم ٩٦٦ هـ بمجمع المؤلفين

الجزء الأول

مؤسسة شعبات

للنشر والتوزيع

بيروت







\*(٤٣١)\*

وروى ابن الجوزي عن محمد بن يوسف الغراني قال بلغني ان الذين كسروا رباعية النبي صلى الله عليه وسلم لم يولد لهم صبي فثبتت له رباعية \* وفي الاكفاء \* وكان سعد بن أبي وقاص يقول والله ما حرصت على قتل رجل قط حرصي على قتل عتبة بن أبي وقاص وهو أخوه وان كان ما علمت لسيئ الخلق منغصا في قومه واقد كفا في منه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم استند غضب الله على من أدمى وجه رسول الله \* وفي مستدرک الحاكم لما فعل عتبة ما فعل جاء حاطب بن أبي بلتعة فقال يا رسول الله من فعل هذا إليك فأشار الى عتبة فتبعه حاطب حتى قتله وجاء بفرسه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل قد اختلف في اسلامه والصحيح انه لم يسلم \* وفي المتقى في الذي كسر رباعية وكله في وجهه قولان \* أحدهما انه عتبة بن أبي وقاص كما سبق والثاني انه ابن عتبة فانه علة رسول الله بالسيف فضر به على العين فأتاه طحمة بن زيد وردت سيفه عنه فقتله ويشت وأصابت خنصره حين رمى مالك بن زهير الجهمي رسول الله بسهم وكان لا يخطئ سهمه فجعل طحمة يده وقاية له فأصاب خنصره وضرب رجل من المشركين على رأس طحمة بالسيف فزق الدم على وجهه فزق مغشيا عليه \* وروى عن أبي بكر الصديق أنه قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم أحد بالماء فقال اذهب به الى طحمة فذهبت به اليه فمرأته قد وقع سر بها وبزق الدم من جراحاته فزشت عليه من الماء حتى حصل له بعض الافاقه فقال ما فعل رسول الله قلت هو بالعافية وهو أرسلي إليك قال الحمد لله فكل دصية بعده هين \* وفي الصفوة عن أبي بكر الصديق قال كنت أول من جاء يوم أحد فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا بني عبيدة بن الجراح عليك به يريده طحمة وقد زق دمه يعني رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصلحناس شأنه ثم أتينا طحمة فوجدناه في بعض تلك الحنار فاذا به يضع وسبعون أو اذن أو أكثر من بين طعنة وضربة ورمية فاذا قطعت أصبعه فأصلحناس شأنه \* وأخرج أبو حاتم معناه ولفظه قال قال أبو بكر لما صرف الناس يوم أحد عن رسول الله كنت أول من جاء النبي صلى الله عليه وسلم فجعلت انظر الى رجل خلفي بين يديه ما اتل عنه فوجدته جعلت أقول كن طحمة فذاك أبي وأمي مرتين قال ونظرت الى رجل خلفي كأنه طائر فلم أنشب ان أدركني فاذا هو أبو عبيدة بن الجراح فأنفذنا الى النبي فاذا طحمة بين يديه صريعا فقال النبي صلى الله عليه وسلم دونكم أناكم قد أتوا بجال قال وقد رمى في وجه رسول الله ووجهه فأهويت الى السهم لا تزع فقال أبو عبيدة نشدت بالله يا أبا بكر الا تر كني قال قتر كنه فأخذ أبو عبيدة السهم بفيه فجعل يخنضه ويكره أن يؤذي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم استنله بفيه ثم أهويت الى السهم الذي في وجهه لا تزع فقال أبو عبيدة نشدت بالله يا أبا بكر الا تر كني فأخذ السهم بفيه وجعل يخنضه ويكره أن يؤذي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم أتته وكان طحمة أشد كنه من رسول الله وكان رسول الله أشد كنه منه وكان قد أصاب طحمة بضعة وثلاثون مائة طعنة وضربة ورمية \* قوله يخنضه بالصاد والصاد يتركه \* قوله أشد كنه أي جراحة وجهه وأما وكان أبو عبيدة أثم الثنتين من انتزاع السهمين \* وروى ان المنتزع حلقني الدرع أبو بكر ويجوز أن يكون السهمان أثما حلقني الدرع فانتزع الجميع فسقطا لذلك \* وعن أبي هريرة ان طحمة لما جرح يوم أحد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على جسده وقال اللهم اشفه وقوة قام صيحما ورجع الى مبارزة العدو وأخرجه الملا ذكرك ذلك كله في الرياض النضرة \* وعن قيس قال رأيت طحمة يده שלא \* وفي بهار رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم أحد انفرده البخاري \* وفي

دفعت أبو بكر بك أحد من بهاك كنه تحق

تحقيق و استاير

624





# تاريخ الأمم والملوك

للإمام أبي جعفر محمد بن حنبل الطبري

لجميع النسخ

[ فوكلت هذه الطبعة على النسخة المطبوعة ]

[ طبعة « بريل » بمدينة ليدن في سنة ١٨٧٩ م ]

راجعه وصححه وخطه

نخبه من العلماء الأجلاء

يطلب من المكتبة التجارية الكبرى بأول شارع محمد علي بمصر

إصاحبه : مصطفى محمد

مطبعة الاستقامة بالقاهرة

شارع زبدات ١٢

١٣٥٧ - ١٩٣٩







## سیدہ فاطمہ زہرا کا دروازہ اور قبہ اسلمی کو آگ سے جلانے پر حضرت ابو بکر کا اظہارِ ندامت

۶۱۹

من تاریخ الامم والملوک

سنہ ۱۳

و قال أراك خفت أن يختلف الناس إن أفتلت نفسي في غشيتي قال نعم قال جزاك الله خيرا عن الإسلام وأهله وأقرها أبو بكر رضي الله تعالى عنه من هذا الموضع عنه حدثنا يونس بن عبد الأعلى قال حدثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال حدثنا الميث بن سعد قال حدثنا علوان عن صالح بن كيسان عن عمر بن عبد الرحمن ابن عوف عن أبيه أنه دخل على أبي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه في مرضه الذي توفي فيه فأصابه مهتما فقال له عبد الرحمن أصبحت والحد لله بارئاً فقال أبو بكر رضي الله تعالى عنه أترأه قال نعم قال إني وليت أمركم خيركم في نفسي فكلكم ورتب أنفه من ذلك يريد أن يكون الأمر له دونه ورأيت الدنيا قد أقبلت ولما تقبلت وهي مقبلة حتى تتخذوا سطور الحرير ونضائد الدياج وتألموا الاضطجاع على الصوف الأذري كما يأم أحدكم أن ينام على حبه والله لأن يقدم أحدكم فتضرب عنقه في غير حجة خير له من أن يخوض في غمرة الدنيا وأنتم أول ضال بالناس عدا فتصدونهم عن الطريق يمينا وشمالا يا هادي الطريق إنما هو الفجر أو البحر فقلت له خفف عنك رحك الله فإن هذا يبيضك في أمرك إنما الناس في أمرك بين رجلين إما رجل رأى ما رأيت فهو معك وإما رجل خالفك فهو مشير عليك وصاحبك كما تحب ولا نعلبك أردت إلا خيرا ولم تزل صاحباً مسلخاً وأنت لا تأسي على شيء من الدنيا قال أبو بكر رضي الله تعالى عنه أجل إني لا آسي على شيء من الدنيا إلا على ثلاث فعلتهن وددت أني تركتهن وثلاث تركتهن وددت أني فعلتهن وثلاث وددت أني سألت عنهن رسول الله صلى الله عليه وسلم فأما الثلاث الثلاث وددت أني تركتهن فوددت أني لم أكشف بيت فاطمة عن شيء وإن كانوا قد غلقوه على الحرب ووددت أني لم أكن حرقبت الفجأة السلمي وأنني كنت قتلته سريحا أو خيلته نجيجا ووددت أني يوم سقيفة بني ساعدة كنت قد دفعت الأمر في عنق أحد الرجلين يريد عمر وأبا عبيدة فكان أحدهما أميرا وكنت وزيرا وأما الثلاث تركتهن فوددت أني يوم أتيت بالاشعث ابن قيس أميرا كنت ضربت عنقه فانه تخيل إلى أنه لا يرى شرا إلا أعان عليه ووددت





الْحَقُّ الْمَعْلُومُ

رَبِّهِمْ بِمَا هُمْ خَائِدُونَ  
الْمَعْرُوفُ بِمَا هُمْ خَائِدُونَ

## الجزء الثالث

\*\*\*\*\*353\*\*\*\*\*

طَبِيعُ الْخَلْقِ كَمَا هُوَ

بِشَاءِ رَبِّهِمْ كَمَا هُوَ

﴿ عَلَى نَفَقَةِ أَهْلِهَا ﴾

وَرَبُّهُ الْمُرِيدُ فَضْلُهُ كَمَا هُوَ

( الطبعة الثانية سنة ١٣٤٦ هـ - ١٩٢٨ م )





الطريق انما هو الذبح أو الذبح قال فقلت له خفف عليك برحمتك الله فان هذا به يمشى على ما بك انما الناس في أمرك بين رجلين اما رجل رأى ما رأيت فهو معك واما رجل خالفك فهو يمشى عليك برأيه وصاحبك كما تحب ولا تعلمك أردت الا الخير ولم تنزل صاحبك بمصاحبة مع انك لا تأسي على شيء من الدنيا . فقال أجل اني لا آسي على شيء من الدنيا الا على ثلاث فعلتني ووددت اني تركتني وثلاث تركتني ووددت اني فعلتني وثلاث ووددت اني تركتني فقلت رسول الله صلى الله عليه وسلم عنهن . فاما الثلاث التي فعلتني ووددت اني تركتني فسوددت اني لم أكشف بيت فاطمة عن شيء وان كانوا اغلقوه على الحرب ووددت اني لم أكن حرقت النخام السلمي واني قتلت شديدا وخليتته نجيبا ووددت اني يوم سقيفة بنى ساعدة قدمت الامر في عنق أحد الرجلين فكان أحدهما أميراً او كنت له وزيراً يعني بالرجلين عمر بن الخطاب وابعبيدة بن الجراح . وأما الثلاث التي تركتني ووددت اني فعلتني فوددت اني يوم أتيت بالاشعث بن قيس اسيراً ضربت عنقه فانه يخيل اني انما لا يرى شراً الا أعان عليه ووددت اني يوم سيرت خالد بن الوليد اني اذل الردة اقم بذي النضرة فان ظفر المسلمون ظفروا وان انهزموا كنت بصدر لقاء او مدد ووددت اني وجهت خالد بن الوليد في الشام ووجهت عمر بن الخطاب الى العراق فاكون قد بسطت يدي كليهما في سبيل الله . وأما الثلاث التي ووددت اني اسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عنهن فاني ووددت اني سألته عن هذا الامر من بعده فلا يثأرعه احد واني سألته هل للانصار في هذا الامر نصيب فلا يقلعوا نصيبهم منه ووددت اني سألته عن بذت الاخ والعمة فان في نفسي منهما شياً

٥ — نسب عمر بن الخطاب وصفته — أبو الحسن علي بن محمد قال هو عمر بن الخطاب بن قيس بن عبد العزي بن رباح بن عبد الله بن قريظ بن رزاح بن عدي ابن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك . وامه حنتمة بنت هاشم بن المغيرة ابن عبد الله بن عمرو بن مخزوم وهاشم هو ذو الرمحين . قال أبو الحسن . كان عمر رجلاً آدم مشرباً بحمرة طويلاً اصنع له حفاقان حسن الخدين والانف والعين غليظ القدمين والكفين مجدول اللحم حسن الخلق ضخم الكراديس اعسر الاسنان مشى كأنه راكب . ولي الخلافة يوم الثلاثاء لثمان تين من جمادى الآخرة سنة ثلاث عشرة من التاريخ وطلعن ثلاث بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين من التاريخ

سيرة فاطمة زهرا كادروا به لور في السلي في كل سنة جلالة حضرت ابو بكر الصديق





# كتاب المختصر في الاعتبار الميسر

تأليف

الملايكة المؤيد عماد الدين اسماعيل

أبي الفداء

صاحب حماء

الجزء الثاني

اصدار

دار البحار  
لصاحبها: ادب عارف الزين  
سنة ١٩٥٦

دار النكر  
لصاحبها: ابراهيم كامل الزين  
سنة ١٣٧٥

س.ب ٣١٩٨ بيروت

تحقيق واستاير

629





## خاندان بنو ہاشم اور متعدد صحابہؓ نے ابو بکرؓ کی خلافت تسلیم نہ کی

ذکر خبر الاسود العنسی - ذکر اخبار ابی بکر الصديق وخلافته

سبب کذاب ، و کتب اصحاب النبي (ص) بذلك فسورد الخبر من السماء الى النبي (ص) واعلم اصحابه بقتل الاسود المذكور ، ووصل الكتاب بقتل الاسود في خلافة أبي بكر رضي الله عنه ، وكان كما أخبر به رسول الله (ص) ، وروى عبدالله بن أبي بكر ان رسول الله (ص) قال أيضا الناس اني قد رأيت ليلة القدر ثم انتزعت مني ورأيت في يدي سوارين من ذهب فكرهتهما فنفضتهما فطارا فأولتهما هذين الكذابين ، صاحب اليمامة وصاحب صنعاء ، ولئن تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون رجلا كل منهم يزعم انه نبي ، وكان قتل الاسود المذكور قبل وفاة رسول الله (ص) بيوم ليلة ، وكان من أول خروج الاسود الى ان قتل أربعة أشهر (وأما صاحب اليمامة) فهو هيلم الكذاب ، وسند خبره ومقتله في خلافة أبي بكر رضي الله عنه .

## ذکر اخبار ابی بکر الصديق وخلافته

رضي الله عنه

لما قبض الله عليه قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه من قال ان رسول الله (ص) مات علوت رأسه بسيفي هذا وانما ارفع الى السماء فقرأ أبو بكر ، وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل أفان ما أو قتل انقلبتم على اعقابكم ، فرجع القوم الى قوله وبادروا صدقة بني ساعدة ، فبايع عمر ابا بكر رضي الله عنها واثال الناس عليه بباعونه في العشر الاوسط من ربيع الاول سنة إحدى عشرة ، خلا جماعة من بني هاشم والزبير وعتبة بن أبي لهب وخالد بن سعيد بن العاص والمقداد بن عمرو وسلمان الفارسي وأبي ذر وعبار بن باسر والبراء بن عازب وأبي بن كعب ، وما لولا مع عبي بن ابي طالب وقال في ذلك عتبة بن أبي لهب :

ما كنت أحسب ان الامر منحرف	عن هاشم ثم منهم عن أبي حسن
عن أول الناس ايمانا وسابقة	وأعلم الناس بالقرآن والسنة
وأخر الناس عهدا بالنبي ومن	جبريل عون له في الغل والكفن
من فيه ما فيهم لا يسترون به	وليس في القوم ما فيه من احسن





# الكامِل في التَّالِج

للإمام العلامة عمدة المؤرخين أبي الحسن علي بن أبي الكرم  
محمد بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الواحد الشيباني  
المعروف بابن الأثير الجزري الملقب بغير الدين  
المتوفى سنة ٦٣٠ هـ

من سنة ١ لغاية سنة ٢٩ للهجرة

تحقيق

أبي الفداء عبد الله القاسبي

المجلد الثاني

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان







## بعض صحابہ کرامؓ اور جناب ابوسفیانؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کو تسلیم نہ کیا

۱۸۹

سنہ ۱۱

### حدیث السقیفة وخلافة أبي بكر رضي الله عنه وأرضاه

لما توفي رسول الله ﷺ اجتمع الأنصار في سقيفة بني ساعدة ليبيعوا سعد بن عبادَةَ: فبلغ ذلك أبا بكر فأتاهم ومعه عمر. وأبو عبيدة بن الجراح فقال: ما هذا؟ فقالوا: مبتأمر ومنكم أمير، فقال أبو بكر: منا الأمراء ومنكم الوزراء. ثم قال أبو بكر: قد رضى لكم أحد هذين الرجلين عمر وأبو عبيدة أمين هذه الأمة. فقال عمر: أياكم يطيب نفساً أن يخلف قدمين قدّمهما النبي ﷺ فبايعه عمر وبايعه الناس. فقالت الأنصار أو بعض الأنصار: لا نبايع إلا علياً. قال: وتختلف علي، وبنو هاشم، والزبير، وطلحة عن البيعة وقال الزبير: لا أعمد سيفاً حتى يبايع علي. فقال عمر: خذوا سيفه واضربوا به الحجر، ثم أتاهم عمر فأخذهم للبيعة، وقيل: لما سمع عليُّ بيعة أبي بكر خرج في قميص ما عليه إزار ولا رداء فجعل حتى بايعه ثم استدعى إزاره ورداءه فتجلله. والصحيح أن أمير المؤمنين ما بايع إلا بعد ستة أشهر، والله أعلم. وقيل: لما اجتمع الناس على بيعة أبي بكر أقبل أبوسفیان وهو يقول: إني لأرى عجاجة لا يطفئها إلا دم يا آل عبد مناف: فيم أبو بكر من أمورك؟ أين السبطان؟ أين الأذنان؟ علي والعباس؟ ما بال هذا الأمر في أقلّ حيٍّ من قريش؟ ثم قال لعلي: اسط يدك أبايعك، فوالله لئن شئت لأملأنها عليه خيلاً ورجلاً فأبى علي عليه السلام عليه فتشال بشعر المتلمس:

ولن يقيم علي خسف يراد به إلا الأذنان غير الحبي والوند  
هذا على الخسف مربوط برمته وإذا يشج فلا يبكي له أحد

فزجره علي وقال: والله إنك ما أردت بهذا إلا الفتنة وإنك والله ضالما بغيت  
للاسلام شراً لا حاجة لنا في نصيحتك.

وقال ابن عباس: كنت أقرئ عبد الرحمن بن عوف القرآن فحج عمر وحججنا





كِتَابُ  
الْحَقِّدِ الْفَرْدِي

تَأْلِيفُ  
أَبِي عَمْرٍو أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْأَنْدَلُسِيِّ

مُتَرْجِمُهُ وَضَبَطَهُ وَعَمَّنُونُ مَوْضُوعَاتِهِ  
أَحْمَدُ أَمِينٌ ، أَحْمَدُ الزَّيْنُ ، إِبْرَاهِيمُ الْبَيَّارِيُّ

الجزء الثالث

دار الأندلس  
للطباعة والنشر والتوزيع





## جہانگیر ہوسفیان نے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کو تسلیم نہ کیا

حياة الصحابة (۲)

۲۰

عمر بن الخطاب رضي الله عنه، وأن محمد بن مسلمة كسر سيف الزبير رضي الله عنه، ثم قام أبو بكر رضي الله عنه فخطب الناس واعتذر إليهم وقال: والله ما كنت حريصاً على الإمارة يوماً ولا ليلة قط، ولا كنت فيها راغباً، ولا سألتها الله في سر ولا علانية، ولكنني أشفقت<sup>(۱)</sup> من الفتنة، ومالي في الإمارة من راحة؛ ولكنني قلدتُ أمراً عظيماً ما لي به طاقة ولا يد إلا بتقوية الله عز وجل، ولوددتُ أن أقوى الناس عليها مكاني اليوم. فقبل المهاجرون منه ما قال وما اعتذر به. وقال علي والزبير - رضي الله عنهما -: وما غضبنا إلا لأننا أخربنا عن المشاورة، وإنا نرى أبا بكر أحق الناس بها بعد رسول الله ﷺ؛ إنه لصاحب الغار، وثاني اثنين، وإنا لنعرف شرفه وكبره<sup>(۲)</sup>، ولقد أمره رسول الله ﷺ بالصلاة بالناس وهو حي.

﴿حديث ابن عساكر فيما وقع بين علي وأبي سفيان في شأن خلافة الصديق﴾  
وأخرج ابن عساكر عن محمد بن غفلة قال: دخل أبو سفيان على علي والعباس - رضي الله عنهما - فقال: يا علي وأنت باعباس، ما بال هذا الأمر في أذل قبيلة من قريش وأقلها، والله لئن شئت لاملأها عليه<sup>(۳)</sup> خيلاً ورجالاً. فقال له علي: لا والله ما أريد أن تملأها عليه خيلاً ورجالاً، ولولا أنا رأينا أبا بكر لذلك أهلاً ما خلبناه وإياها. يا أبا سفيان إن المؤمنين قوم نصح<sup>(۴)</sup> بعضهم لبعض، متوآدون وإن بعدت ديارهم وأبداهم. وإن المنافقين قوم غش<sup>(۵)</sup> بعضهم لبعض. كذا في الكثر (۱۴۱/۳). وهكذا أخرج أبو أحمد الذهقان بمعناه وزاد في المنافقين: وإن قربت ديارهم وأبداهم قوم غش بعضهم لبعض، وإنا قد بايعنا أبا بكر وكان لذلك أهلاً. كذا في الكثر (۱۴۰/۳).

(۱) أشفقت: خفت.

(۲) كبره: كبره.

(۳) عليه: أي على أبي بكر رضي الله عنه.

(۴) نصحة: جمع ناصح.

(۵) غش: جمع غاش وهو الذي يغش الناس.





# شرح ملا علی القاری

المتوفى سنة ١٠١٤ هـ

علی

## الفقیہ الأكبر

للإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان بن ثابت الكوفي  
(٨٠ - ١٥٠ هـ)

تمتاز هذه الطبعة بوضع الفقه الأكبر بأعلى الصفحات مضبوطاً بالشكل



الناشر

قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

تحقیقی رستائیز

637





- ٧١ -

وَلَا تَذْكُرُ الصَّحَابَةَ . وَلَا تُكْفِّرُ مُسْلِمًا بِذَنْبٍ مِنَ الذُّنُوبِ وَإِنْ كَانَتْ  
كَبِيرَةً إِذَا لَمْ يَسْتَحِلِّهَا ، وَلَا تُزِيلُ عَنْهُ اسْمَ الْإِيمَانِ

كفر بخلاف إنكار حجة غيره لورود النص في حقه حيث قال الله تعالى «إلا تنصروه فقد نصره الله» إذ أخرجه الذين كفروا ثلثي اثنين إذ هما في الفار إذ يقول لصاحبه لا تحزن إن الله معنا «فاتفق المفسرون على أن المراد بصاحبه هو أبو بكر الصديق رضي الله عنه . وفيه إيحاء إلى أنه الفرد الأكل من أصحابه حيث يحمل الإطلاق على بابيه (ولا تذكر الصحابة) أي ستمين ومثرفدين . وفي نسخة : ولا تذكر أحدا من أصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم إلا بخير ، يعنى وإن صدر من بعضهم بعض ما هو في الصورة شر ، فإنه إما كان عن اجتهاد ولم يكن على وجه فساد من إصرار وعناد : بل كان رجوعهم عنه إلى خير ميعاد بناء على حسن الظن بهم : ولقوله عليه الصلاة والسلام «خير القرون قرني» ولقوله عليه الصلاة والسلام «إذا ذكر أصحابي فأمسكوا» ولذلك ذهب جمهور العلماء إلى أن الصحابة رضي الله عنهم كلهم عدول قبل فتنه عثمان وعلى وكلنا بعدها ، ولقوله عليه الصلاة والسلام «أصحابي كالنجوم بأيهم اقتديتم اهتديتم» رواه البخاري وابن عدي وغيرهما . وقال ابن دقيق العيد في عقيدته : وما نقل فيها شجر بينهم واختلقوا فيه فتنه ما هو باطل وكذب فلا يلتفت إليه ، وما كان صحيحا أثر لناه تأويلا حسنا ، لأن الثناء عليهم من الله سابق ، وما نقل من الكلام اللاحق بمثل التأويل ، والمشكوك والموهوم لا يبطل المحقق والمعلوم . هذا ، وقال الشافعي رحمه الله : تلك دماء طهر الله أيدينا منها فلم تلوث ألسنتنا ؛ وسئل أحمد عن أمر علي وعائشة رضي الله عنهما فقال : «تلك أمة قد دخلت لها ما كسبت ولكم ما كسبتم ولا تسئرون عما كانوا يعملون» . وقال أبو حنيفة رضي الله عنه : لولا علي لم تعرف السيرة في الخوارج (ولا تكفر) بضم اللام وكسر القاء أو مشددا : أي لانسب إلى الكفر (مسلمًا بذنب من الذنوب) أي بارتكاب معصية (وإن كانت كبيرة) أي كما يكفر الخوارج مرتكب الكبيرة (إذا لم يستحلها) أي لكن إذا لم يكن يعتقد حلها . لأن من استحل معصية قد ثبتت حرمتها بدليل قطعي فهو كافر (ولا تزيل عنه اسم الإيمان) أي ولا تنقطع عن المسلم بحسب ارتكاب كبيرة وصف الإيمان ، كما يقوله المغيرة حيث ذهبوا إلى أن مرتكب الكبيرة يخرج عن الإيمان ولا يدخل في الكفر ، فيثبتون المنزلة بين الكفر والإيمان مع اتفاقهم على أن صاحب الكبيرة مخلد في النار . وأما ما روى عن أبي حنيفة رحمه الله أنه قال بلهم : أخرج عني يا كافر ، فمحمول على التشبيه . ثم في بسط الإمام الكلام على نفي تكفير أرباب الآثام من أهل القبلة ولو من أهل البدعة ، دلالة على أن سب الشيخين ليس بكفر كما صححه أبو الشكور الساملي في تمهيده ، وذلك لعدم ثبوت مناه وعدم تحقق معناه ، فإن سب المسلم فسق كما في حديث ثابت : وحينئذ يستوى الشيخان

- ٧٢ -

وغيرهما في هذا الحكم ، ولأنه لو فرض أن أحدا قتل الشيخين بل والختين بوصف الجمع لا يخرج عن كونه مسلما عند أهل السنة والجماعة ؛ ومن المعلوم أن السب دون القتل نعم

حضرت أبو بكر وعمر و علي و عثمان كفرة نہیں ہے

تحقیق و استاذ

638



# صحیح مسلم

بشرح النوویؒ

المجلد الثاني عشر



وَسَلَّمَ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصَّصْ بِهَا أَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى  
فَلِلَّهِ وَالرَّسُولِ مَا أُدْرِى هَلْ قَرَأَ الْآيَةَ الَّتِي قَبْلَهَا أَمْ لَا ، تَالِ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ فَوَاللَّهِ مَا اسْتَأْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَا أَخَذَهَا دُونَكُمْ حَتَّى بَقِيَ هَذَا  
الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ مِنْهُ نَفَقَةً سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ أُسْوَةً  
لِلنَّاسِ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بَادَنَهُ تَقْوَمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ  
عَبَّاسًا وَعَلِيًّا مِثْلَ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمَ أَتَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَلَسَا تُوْفِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ ﷻ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَقِّمَا تَطْلُبُ مِيرَاثًا ، مِنْ  
ابْنِ أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ أَمْرَائِهِ مِنْ أَبِيهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً فَرَأَيْتُمَا كَذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللَّهِ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ  
رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تُوْفِي أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِيُّ ابْنِ بَكْرٍ  
فَرَأَيْتُمَا كَذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِنِّي لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ فَوَلِيَّتُهُمَا ثُمَّ جِئْتَنِي أَنْتَ  
وَهَذَا وَآتَانِي بِمِيعٍ وَأَمْرُكَمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمَا ادْفَعْنَاهُمَا إِلَيْنَا فَقُلْتُمَا إِن شِئْتُمْ دَفَعْنَاهُمَا إِلَيْكَمَا عَلَى أَنْ  
عَلَيْكُمْ عَهْدُ اللَّهِ أَنْ تَعْمَلَا فِيهَا بِالَّذِي كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذْتُمَاَهَا  
بِذَلِكَ قَالَ أَكُنْكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جِئْتُمَا لِأَقْضَى بَيْنَكُمْ وَلَا وَاللَّهِ لَا أُخِي بَيْنَكُمْ

قوله ﴿إِنْ كَانَ اللَّهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصَّصْ بِهَا أَحَدًا غَيْرَهُ﴾ قَالَ  
اللَّهُ تَعَالَى مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ الْآيَةَ ﴿ذِكْرُ الْقَاضِي فِي مَعْنَى هَذَا احْتِمَالَيْنِ أَحَدُهُمَا تَحْلِيلُ الْغَنِيمَةِ  
لَهُ وَلِأَمَنَتِهِ وَالثَّانِي تَخْصِيصُهُ بِالنَّبِيِّ إِمَّا كُلَّهُ أَوْ بَعْضَهُ كَمَا سَبَقَ مِنْ اخْتِلَافِ الْعُلَمَاءِ قَالَ وَهَذَا الثَّانِي

حضرت علی وعباس دونوں حضرت ابوبکر و عمر کو کلاب خان سمجھتے تھے





# مُسْتَدَار الْأَمَلِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

وَبِهَذَا مَشِيهِ  
مَنْخَبُ كَنْزِ الْعَمَالِ فِي سُنَنِ الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ

المجلد الثالث

دارصادر  
بيروت

تحقيق وستانيز

641



تحقیقی و استواری





## مسند أبي عوانة

الإمام الحافظ الثقة الكبير يعقوب بن إسحاق الإسفراييني

المتوفى سنة ٨٣٦هـ = ٩٢٨م

(الجزء الرابع)

طبع تحت برنامج مطبوعات دائرة المعارف العثمانية

تحت مراقبة

الدكتور محمد عبد المعيد خان مدير دائرة المعارف العثمانية



الطبعة الأولى

بمطبعة دار الكتب والمخطوطات بمكة المكرمة

١٣٨٥هـ = ١٩٦٥م





## حضرت علیؓ و عباسؓ دونوں حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو کذب خان سمجھتے تھے

ج - ۴

مسند ابی عوانہ

من ابن أخيك وطلب هذا ميراث امرأته من أبيها، قال أبو بكر: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تورث، ما تركنا صدقة، فرأيتما كاذبا غادرا آثما خائنا، والله يعلم أنه صادق بار راشد تابع للحق، فوليتما أبو بكر، فلما توفي قلت: أنا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم وولي أبي بكر رضي الله عنه فرأيتاني كاذبا آثما غادرا خائنا، والله يعلم أبي صادق بار راشد تابع للحق، فوليتما، ثم جئني أنت وهذا وأتما جميع وأمركما واحداً فمسألتمايها فقلت: إن شئكما أن أدفعها إليكما على أن عليكم عهد الله أن يلباه، بالذي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلباه، فأخذتماها، "منى على ذلك"، ثم جئاني لأقضي بينكما "بغير ذلك"،

(۱) فی روایہ مسلم «فقال» (۱۲) هكذا ثبت فی نسخة من الصحيح لمسلم، وفي مثله «ما» (۳-۳) فی روایہ مسلم «آتما غادرا» (۴) ليس فی روایہ مسلم، ووقع فی الأصل «فوليه» غير منقوط الياء (۵-۵) هكذا ثبت فی روایہ مسلم، وفي روایہ البخاری «جئاني وکلکتما واحدة وأمركما جميع» (۶) فی روایہ مسلم «فقلتم ادفعها إلينا» وفي نسخة من صحيحه «فقلتما» وفي روایہ البخاری «جئني تسألني نصيبك من ابن أخيك وإن هذا يسألني نصيب امرأته من أبيها» (۷-۷) فی روایہ مسلم «شئتم دفعتهما إليكم» وفي نسخة من صحيحه «إليكما» (۸) فی روایہ مسلم «تعملا فيها» (۹) زاد مسلم بعده «يعمل» (۱۰) ليس فی روایہ مسلم. (۱۱-۱۱) فی روایہ مسلم «بذلك» و زاد بعده «قال أ كذلك قالوا نعم قال» (۱۲-۱۲) ليس فی روایہ مسلم (۱۳) زاد مسلم «ولا».

۱۳۷

تحقیقی دستاویز

944





# نَيْلُ الْإِسْلَامِ

## شرح

### منتقى الأخبار

#### سيرة أئمة سيدينا

تأليف

شيخ الإمام المجتهد قاضي قضاة القطر البعاني  
محمد بن علي بن محمد الشوكاني

الجزء السادس

الطبعة الأخيرة

مكتبة المطبع والنشر  
شركة مطبعة ومطبعة ومطبعة ومطبعة ومطبعة  
محمود ومشار ومشار ومشار ومشار ومشار







## حضرت علیؓ و عباسؓ دونوں حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو کذب، خائن سمجھتے تھے

— ۸۸ —

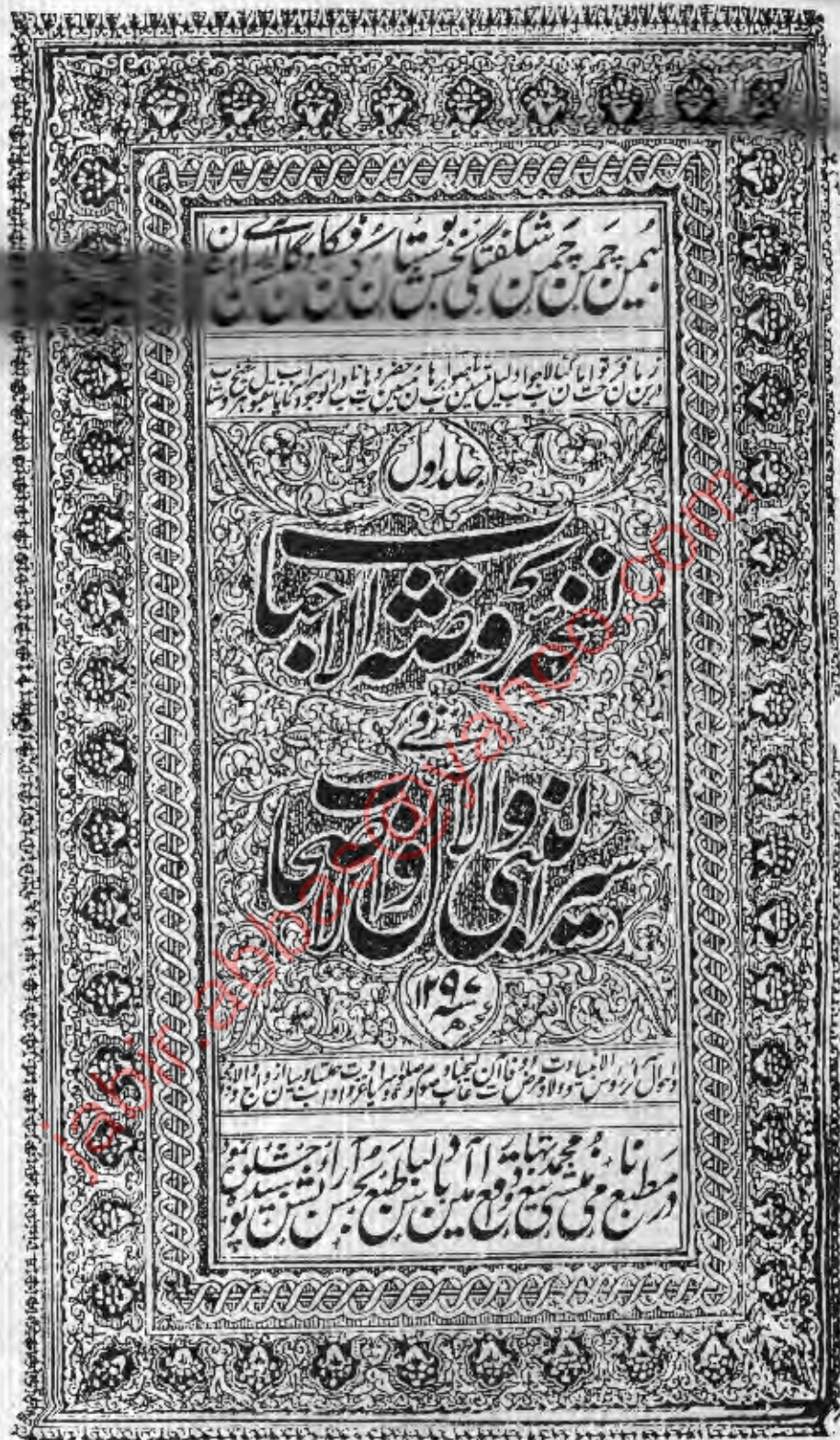
العلم بذلك فكيف بطلانه بعد ذلك من عمر . واجب بحمل ذلك على أنهما اعتدوا أن عمر  
« لا نورث » مخصوص ببعض ما يخلقه دون بعض ، ولذلك نسب عمر إلى علي وعاصي  
أنهما كانا بعضشان ظلم من خالفهما كما وقع في صحيح البخاري وغيره : وأما خاصتهما  
بعد ذلك عند عمر ، فقال إسماعيل القاضي فبارواه الدارقطني من طريقه : لم يكن في الميراث  
إنما تنازعا في ولاية الصدقة وفي صرفها كيف تصرف كذا قال ، لكن في رواية اللسان  
وعمر بن شبة من طريق أبي البختري ما يدل على أنهما أرادا أن يقسم بينهما على سبيل  
الميراث ، ولفظه في آخره « ثم جئنا الآن لختصمان بقول هذا أريد نصيب من ابن أخي »  
ويقول هذا أريد نصيب من امرأتي ، والله لأقضي بينكما إلا بذلك « أي إلا بما تقدم من  
تساويهما لهما على سبيل الولاية . وكذا وقع عند النسائي من طريق عكرمة بن خالد عن مالك  
ابن أوس ، ونحوه في السنن لأبي داود وغيره أراد أن عمر يقسمها بينهما لينفرد كل منهما  
بنظر ما يتولاه ، فامتنع عمر من ذلك وأراد أن لا يقع عليهما اسم القسمة ، ولذلك أفسم  
على ذلك ، وعلى هذا اقتصر أكثر شراح الحديث واستحسنوه ، وفيه من النظر ما تقدم ،  
وأعجب من ذلك جزم ابن الجوزي ثم الشيخ محيي الدين بأن عليا وعباسا لم يطلبا من عمر  
إلا ذلك ، مع أن السياق في صحيح البخاري صريح في أنهما جاءا مرتين في طلب شيء واحد  
لكن العذر لابن الجوزي والنووي أنهما شرحا اللفظ الوارد في مسلم دون اللفظ الوارد  
في البخاري . وأما ما ثبت في الصحيح من قول عمر « جئنا يا عباس نسألك نصيبك من  
ابن أخيك » فإما عبر بذلك لبيان قسمة الميراث كيف يقسم بينهم لو كان هناك ميراث ،  
لأنه أراد الغرض منهما بهذا الكلام . وزاد الإمامي عن ابن شهاب عند عمر بن شبة ما لفظه  
« فأصلحا أمركما وإلا لم يرجع والله إليكما » ( قوله ولكن أعول من كان رسول الله صلى الله  
عليه وآله وسلم يعول النخ ) فيه دليل على أنه يتوجه على الخليفة القائم بعد رسول الله صلى الله  
عليه وآله وسلم أن يعول من كان الرسول صلوات الله عليه وآله وسلم يعول ، وينتفع  
على ما كان الرسول ينتفع عليه .

### كتاب العتق

#### باب الحث عليه

۱ - ( عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ  
أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَصَا مِنْهُ عَصَا مِنْ النَّارِ حَتَّى فَرَجَهُ  
بِفَرَجِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ) .











# الفاروق

سوانح عمری حضرت عفرُوق رضی اللہ عنہ

شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ



مکتبہ رحمانیہ • اردو بازار لاہور





حضرت شیخین نبی کریم کی تجنیرو تکفین پھوڑ کر چلے گئے

۷۹

## سفیفہ بنی ساعدہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت اور حضرت عمرؓ کا اختلاف

یہ واقعہ بظاہر تعجب سے خالی نہیں کہ جب حضرت نے انتقال فرمایا تو فورا اختلاف کی نزاع پیدا ہوئی اور اس بات کا بھی انتظار نہ کیا گیا کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجنیرو تکفین سے فرقت حاصل کر لی جائے کہ اس کے قیاس میں آسکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جن لوگوں کو ان کے عشق و محبت کا دعویٰ ہوا وہ ان کو بے گور و کفن چھوڑ کر چلے جائیں اور اس بندوبست میں مہرہ ہوں کہ مسند حکومت اور ول کے منصب میں نہ آجائے۔

تعجب پر تعجب یہ ہے کہ جن لوگوں سے (حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ) سرزد ہوا جو آسمان اسلام کے مہر و ماہ تسلیم کئے جاتے ہیں اس فعل کی ناکاہت و غلطی نہ تھی نہ فتنہ اور زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے جب دیکھا جاتا ہے کہ جن لوگوں کو حضرت سے فطری تعلق تھا یعنی حضرت علیؓ و زیدؓ و خاندان نبیؐ یا شتم ان پر فطری تعلق کا پورا پورا اثر ہوا اور اس وجہ سے آنحضرتؐ کے در و درم اور تجنیرو تکفین سے ان باتوں کی طرف متوجہ ہونے کی فرست نہ تھی۔

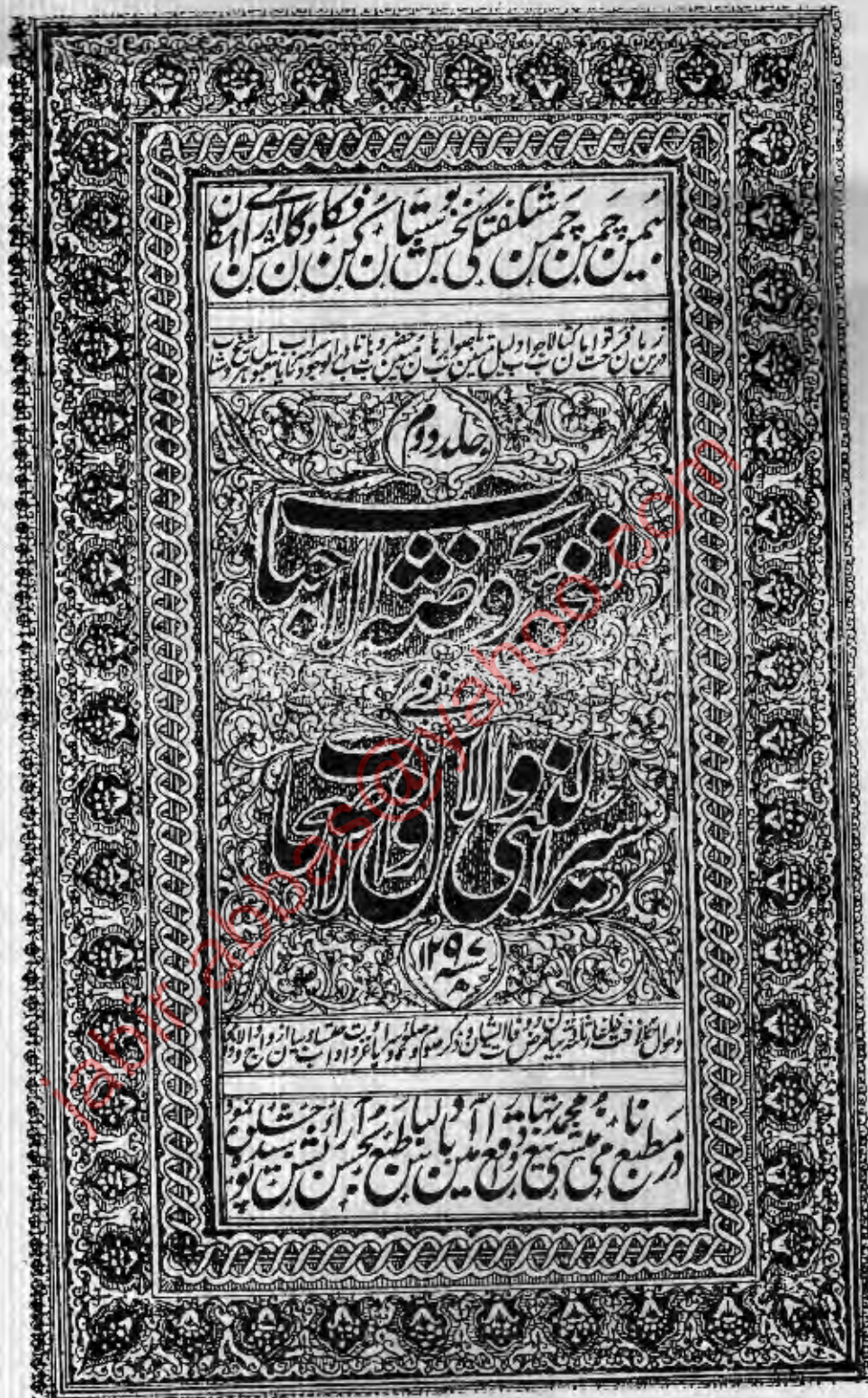
ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ کتب حدیث و سیر سے بظاہر اسی حکم کا بیان پیدا ہوتا ہے لیکن حقیقت ایسا نہیں ہے یہ سچ ہے کہ حضرت عمرؓ و زیدؓ و زبیرؓ و ابوبکرؓ کی تجنیرو تکفین چھوڑ کر سفیفہ بنی ساعدہ کو چھلے گئے یہ بھی سچ ہے کہ انہوں نے سفیفہ بنی ساعدہ میں پہنچ کر خلافت کے باب میں انصاف سے معرکہ لڑی اور اس طرح ان کو سنشروں میں مصروف ہے کہ گویا ان پر کوئی غلط پیش ہی نہیں آیا تھا۔ یہ بھی سچ ہے کہ انہوں نے اپنی خلافت کو نہ صرف انصار بلکہ بنو ہاشم اور حضرت علیؓ سے زور دینا چاہا۔ گویا ہاشم نے آسانی سے ان کی خلافت تسلیم نہیں کی لیکن اس میں غر مطلب جو باتیں ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ کیا خلافت کا سوال حضرت عمرؓ وغیرہ نے پیش کیا تھا؟

تحقیقی دستاویز

650









## حضرت شیخین نبی کریم کی تجنیز و تکفین چھوڑ کر چلے گئے

جلد دوم

۳۰

روضۃ الانبیاء

ایضا حالہ نمود تا بحمدی کہ عرب از حالت اعراب و کفار و کفر و ظلم و کفیان بر پنج سہ سہادت  
و صل و ایمان و عرفان آمدند و توبہ و شمشیر شام قباہل عرب ہوغا و کر با مقتاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم گشتند و وی از نیارفت و حال انکار شماراضی بود و در یابیدین امر را پیش از انکہ مردم در مد  
آن در آید انصار در جواب او گفتند شکیوگیلی ما ترا بخلانت و امانت بر میداریم و ہمہ تجراضی ایم و  
با یکدیگر مطارصہ نمودند کہ اگر مہاجران قریش در امر خلافت مضائقہ کنند و تفصیل قدمست خدمت  
حضرت و سہن سلام و محبت و کرامت قرابت قریبہ بآنند و رسک جویند جواب چو گویم طایفہ گفتند  
گویم از نامیدی و از شامیہ و ہر گنجیہ این امر اضی نخواہیم شد سہ گفت بذا اول ابوہم و ہر کس را  
بناطرش میرسد بیگفتند وی از انصار خبر جماع ایشان را بعم خطاب در رسانید و بآنکہ مکر و زبانیہ  
ایشان را پیش از انکہ اصدات امری نمایند کہ مستحق قتال و تحلیف قامت مال با شد مصرع  
صلح واقع پیش از وقوع باید کردہ فی الحال حضرت عمرؓ بنی ہاشمہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم و ابو بکرؓ  
آنجا بود و از ان امر از ان نمود و ویر بر رفتن بقیقہ بنی ساعدہ کہ مجمع انصار بود و تحریص نمود ابو عبیدہ  
و جمعی دیگر از مہاجران با ایشان اتفاق نمودہ بقیقہ بنی ساعدہ روان شدند و علی ابن ابیطالب رضو  
بنو ہاشم و قریبہ ہاشمی دیگر انصایہ بعبت شغل تجنیز و تکفین و غسل و دفن حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم  
تکلف نمودند و در راہ دوم و از انصار جویم بن ساعدہ و معن بن عدی البصیق و فاروق پیوستند  
و ایشان را دلاری دادند چون بقیقہ بنی ساعدہ رسیدند دیدند کہ مردے بر سر یکدیگر کمرہ  
و انصار گردوی برآمدہ و فضایل خود را بیشترند و احریر خلافت دارند و ہر سید کہ این مرد  
ہمین میر کہ سبت گفتند سعد بن عبادہ است از عمر منقلاست کہ گفت کہ من در نفس خویش مقالہ  
ترتیب کردہ بودم جوستم کہ از اہر مردم گویم ابو بکر مرا منع فرمود و خود آغاز سخن کرد و بعد از سگند کہ  
انچہ من با خود ترتیب و تخمیر کردہ بودم ابو بکرؓ در بدنیہ بہتر زن ادا کرد و در بعضی از روایات وارد  
شدہ کہ ابو بکرؓ بعد از حمد و ثنای باری تعالی بود و در محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر  
مفضل مہاجرین و سابقہ ایشان در سلام و مواسات نمودن انطا ایضہ با حضرت بجان و مال و  
صبر و شدت ایند کفار قریش و بعد از ان کہ فضایل انصار و اہمالت ایشان فرمود و انتہا  
کرد کہ مہاجرین بواسطہ قرابت قریبہ کہ با پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم دارند بہترین عرب ماند

تحقیقی و ستائشی

652





# الإمامة والسياسة

مؤلف

الإمام الفقيه أبي محمد عبد الله بن مسلم  
ابن قتيبة الدينوري

المؤاود سنة ٢١٣ والمتوفى سنة ٢٧٦ هـ رحمه الله

وهو المعروف بتأريخ الخلفاء

الجزء الأول

الطبعة الثالثة

١٣٨٢ هـ = ١٩٦٣ م

ملزم الطبع والنشر

شركة كبرى للطباعة والنشر  
مقرها في القاهرة - خلفاء

تحقيق واستاير

615





## حضرت ابوبکر و عمرؓ نے جنازہ رسولؐ میں شمولیت نہ کی

- ۱۳ -

القرآن ، فوقفت فاطمة رضى الله عنها على بابها ، فقالت : لاعهد لى بقوم حضروا أسوأ محضر منكم ، تركتم رسول الله صلى الله عليه وسلم جنازة بين أيدينا ، وقطعتم أمرهم بينكم ، لم تستأمرونا ، ولم تردوا لنا حقا . فأتى عمر أبابكر ، فقال له : ألا تأخذ هذا المتخلف عنك بالبيعة ؟ فقال أبو بكر لقتند وهو مول له : اذهب فادع لى عليا ، قال فذهب إلى علي فقال له : ما حاجتك ؟ فقال يدعوك خليفة رسول الله ، فقال علي : لسريع ما كذبتم على رسول الله . فرجع فأبلغ الرسالة ، قال : فبكى أبو بكر طويلا . فقال عمر الثانية : لا تمهل هذا المتخلف عنك بالبيعة ، فقال أبو بكر رضى الله عنه لقتند : عد إليه ، فقل له : خليفة رسول الله يدعوك لتبايع ، فجاءه قنفذ ، فأدى ما أمر به ، فرفع على صوته فقال سبحان الله ؟ لقد ادعى ما ليس له ، فرجع قنفذ ، فأبلغ الرسالة ، فبكى أبو بكر طويلا ، ثم قام عمر ، فمشى معه جماعة ، حتى أتوا باب فاطمة ، فدقوا الباب ، فلما سمعت أصواتهم نادى بأعلى صوتها : يا أبت يا رسول الله ، ماذا لنا بعدك من ابن الخطاب وابن أمي ؟ فلما سمع القوم صوتها وبكاءها ، انصرفوا باكين ، وكادت قلوبهم تنفطر ، وأكبادهم تنفطر ، وبكى عمر ومعه قوم ، فأخرجوا عليا ، فضوا به إلى أبي بكر ، فقالوا له : يا بئع ، فقال : إن أنا لم أفعل فم ؟ قالوا : إذا والله الذى لا إله إلا هو نضرب عنقك ، قال : إذا نزلون عبد الله وأخا رسوله ، قال عمر : أما عبدالله فنعم ، وأما أخو رسوله فلا . وأبو بكر ساكت لا يتكلم ، فقال له عمر : ألا تأمر فيه بأمرك ؟ فقال : لا أكرهه على شيء ما كنت فاطمة إلى جنبه ، فلحق علي بقبر رسول الله صلى الله عليه وسلم يصيح ويبكى ، وينادى : يا ابن أم ! إن القوم استضعفوني وكادوا يقتلوني . فقال عمر لأبي بكر ، رضى الله عنهما : انطلق بنا إلى فاطمة ، فإننا قد أغضبناهما ، فانطلقا جميعا ، فاستأذنا على فاطمة ، فلم تأذن لهما ، فأتيا عليا فكلماهما ، فأدخلهما عليهما ، فلما قعدا عندها ، حوَّلت وجهها إلى الحائط ، فسلما عليهما ، فلم ترد عليهما السلام ، فتكلم أبو بكر فقال : يا حبيبة رسول الله !

(۱) ویروی یاحیبة رسول الله أغضبتك في ميراثك منه وفي زوجك ، فقالت : ما بالك برك أمك ولا نرت محمدا ؟ فقال : والله إن قرابة الخ .





# حَيَاة الصَّاحِبَةِ

لِلْعَلَامَةِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ يُوسُفِ الْكَانْدَهْلَوِيِّ

حَقَّقَهُ وَصَيَّطَهُ وَعَلَّقَ عَلَيْهِ وَقَدَّمَ لَهُ  
لِحَقِّقِ الْمَعْلَمَاءِ وَالْبَاحِثِينَ بِإِشْرَافِ

الجزء الثاني

الناشر  
دار الكتاب العربي



بکر: لو اختطفنتی الکلاب والذئاب لم أرد قضاء قضاء رسول الله ﷺ. قال: فإن الأنصار أمروني أن أبلغك أنهم يطلبون إليك أن تؤتي أمرهم رجلاً أقدم سناً من أسامة، فوثب أبو بكر - وكان جالساً - فأخذ بلحية عمر وقال: نكلتك أمك وعندك أمك يا ابن الخطاب! استعمله رسول الله ﷺ وتأمرني أن أنزعاه؟ فخرج عمر إلى الناس فقالوا له: ما صنعت؟ فقال: امضوا نكلتكم أمهاتكم، ما لقيت في سببكم اليوم من خليفة رسول الله!!

مشايعة<sup>(۱)</sup> أبي بکر جیش أسامة

ثم خرج أبو بكر حتى أتاهم فأشجعهم وشيعةهم، وهو ماش وأسامه راكب، وعبد الرحمن بن عوف يقود دابة أبي بكر رضي الله عنهم، فقال له أسامة: يا خليفة رسول الله، لتوكن أو لا تنزل، فقال: والله لا تنزل، والله لا أركب؛ وما علي أن أغبر؟ قدمي مساعدي في سبيل الله، فإن للغازي بكل خطوة يخطوها سبع مائة حسنة تكتب له، وسبع مائة درجة ترفع له، وتحمي عنه سبع مائة خطيئة حتى إذا انتهى قال له: إن رأيت أن تعينني بعمرين الخطاب فافعل، فأذن له. كذا في مختصر ابن عساکر (۱۱۷/۱)، وكنز العمال (۳۱۴/۵). وذكره في البداية (۳۰۵/۶) عن سيف عن الحسن مختصراً.

إنكار أبي بکر علی المهاجرین والأنصار

إذ كلموه في إمساك جيش أسامة

وأخرج ابن عساکر أيضاً عن عروة قال: لما فرغوا من البيعة واطمأن الناس، قال أبو بكر لأسامة: (امض لوجهك الذي بعثك له رسول الله ﷺ). فكلّمه رجال من المهاجرين والأنصار وقالوا: أمسك أسامة وبعثه، فإننا نخشى أن تميل علينا العرب إذا سمعوا بوفاء رسول الله ﷺ. فقال أبو بكر - وكان أحزمهم أمراً -: أنا أحبس جيشاً بعثه رسول الله ﷺ؟ لقد اجترأت على أمر عظيم!! والذي نفسي بيده، لأن تميل علي العرب أحب إلي من أن أحبس جيشاً بعثه رسول الله ﷺ!! امض يا أسامة

(۱) مشايعة: توديع (ج).

(۲) أي تغشاه الغبار (ج).





# سِرِّ الْعَالَمِيْنَ

## كشف ما في الدُّرِّ بِسْمِ الْمَكْنُونِ

لِلْإِمَامِ أَبِي حَامِدٍ مُحَمَّدٍ الْقَزَّوِينِيِّ  
عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ

محل مبيع هذا الكتاب في بند بومبي ويطلب من جناب الأجل  
ميرزا أحمد ملك الكتاب







## البیِّنَاتُ الْمَقَالَةُ الْعِلْمِيَّةُ

9

جمله ما يتعلق به الغائبون بالنصوص ثم تأملوا وقالوا لو كان على من  
أول الخلفاء لا سحب عليهم ذيل لفناء ولم يبقوا بفتح ولا مناقب لا  
يفتح في كونه ذابعا للخلفاء كما يفتح في نبوة رسول الله صلى الله عليه  
والمراد أن ابنه والذين عدلوا عن هذه الطريقة وعملوا هذا  
تعلق ما يدعى جاء على نعيمكم وأموالكم فقد وقع ميراث في الخلافة  
والاحكام مثل اودوسيلمانم ذكرنا ويحكي ما قالوا كان لا زواجه من الخلفاء  
في هذا تعلقوا وهذا ما طرأ لوكان ميراثا لكان العباس ولي لكن  
انصرفت حجة وجهها واجتمع الحجة هير على متن الحديث عن نصيبه يوم غد  
نعم باتفاق الجميع وهو يقول من كنت مولاه فعلي مولاه فقال عمر  
يحيى لك يا أبا الحسن لقد أصبحت مولاي ومولا كل مؤمن ومؤمنة  
هذا تسليم ورضى وتحكيم ثم بعد هذا غلب الهوى بحب الزبائير  
فحل عمود الخلافة وعقود النبوة وخفقتان الهوى في فحقة الزبائير و  
استبناك ازدحام الجحول ففتح الامطار سقايم كاسل الهوى فعادوا الى  
الخلافة لا قول فنبذوه وراء ظهورهم واشترابهم ثمنا قليلا فبئس ما  
يشترون ولنا مات رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قبل وفاته ايتوني يدوايت و  
بئس لا ذبل عنكم اشكال الامر اذكر لكم من المستحق لها بعد فقال  
عمر وعوا الرجل فانه ليحجر قيل عيذ واذ ابطال تعلقكم بتأويل النصوص  
فعدتم الى الاجتماع وهذا منقوض ايضا فان العباس اولاده وعلياء و  
زوجته واولاده لم يحضر وحلفه البيعة وخالفكم اصحاب الحقيقة في  
مبايعة الخريجي ودخل محمد بن ابي بكر على ابيه في مرض موته فقال يا ابي  
يعلمك عمرا وصلى له بالخلافة فقال يا ابي كنت على حق وباطل فقال  
على حق فقال اوص بها ولا يدك ان كان حقا اولى فقد مكسها بك  
لسواك ثم خرج الى علي عليه السلام وجرى ما جرى وقولهم على مشير

رسول الله

هذه هي الطريقة التي سلكها رسول الله في بيعة

تحقيق واستاذ

658





# المَغْنَمُ

للموفق الدين أبي محمد عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدام  
المقدس الجماعيلي الشافعي الصالح الحنبلي  
٥٤١-٦٢٠ هـ

تحقيق

الدكتور

عبد الفتاح محمد راحلو

الدكتور

عبد بن عبد المحسن التركي

الجزء العاشر

هجر

للطبعة والنشر والنور المعروف

٣٤٥٦٩٦٣ - ص ٦٤ - ط ١

القاهرة

تحقيق واستاذ

659





مستند علم سنہ ۱۴۲۸ھ

## حضرت عمرؓ نے رسول اللہؐ کی حلال کی ہوئی چیز کو حرام قرار دیا

۱۱۷۶ - مسأله : قال : ( ولا يجوز نكاح المتعة )

معنى نكاح المتعة أن يتزوج المرأة مدة ، مثل أن يقول : زوّجتك ابنتي شهرا ، أو سنة ، أو إلى انقضاء الموسم ، أو قدوم الحاج . وشبهه ، سواء كانت المدة معلومة أو مجهولة . فهذا نكاح باطل . نص عليه أحمد ، فقال : نكاح المتعة حرام . وقال أبو بكر : فيها رواية أخرى ، أنها مكروهة غير حرام ؛ لأن ابن منصور سأل أحمد عنها ، فقال : ينجسها أحب إلى . قال : فظاهر هذا <sup>(۱)</sup> الكراهة دون التحريم . وغير أبي بكر من أصحابنا يمنع هذا ، ويقول : في <sup>(۲)</sup> المسألة رواية واحدة في تحريمها . وهذا <sup>(۳)</sup> قول عامة الصحابة والفقهاء . ومن زوى عنه تحريمها عمر ، وعلي ، وابن عمر ، وابن مسعود ، وابن الزبير . قال ابن عبد البر : وعلى تحريم المتعة مالك ، وأهل المدينة ، وأبو حنيفة في أهل العراق <sup>(۴)</sup> ، والأوزاعي في أهل الشام ، والليث في أهل مصر ، والشافعي ، وسائر أصحاب الآثار . وقال زفر : يصح النكاح ، ويطل / الشرط . وحكى عن ابن عباس ، أنها جائزة . وعليه أكثر أصحاب <sup>(۵)</sup> عطاء وطلوس . وبه قال ابن جريج . وحكى ذلك عن أبي سعيد الخدري ، وجابر . واليه ذهب الشيعة ؛ لأنه قد ثبت أن النبي ﷺ أذن فيها . وزوى أن عمر قال : مُتْعَانِ كَانَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، <sup>(۶)</sup> أنسا أنهى <sup>(۷)</sup> عنهما ، وأعاقب عليهما ؛ متعة النساء ، ومتعة الحج <sup>(۸)</sup> . ولأنه عقد على متعة ، فيكون <sup>(۹)</sup> موقفا ، كالإجارة . ولنا ، ما زوى الربيع بن سبرة ، أنه قال : أشهد على

(۱) ق ب : هذه .

(۲) سقط من : الأصل .

(۳) ق ب : وهو .

(۴) ق ا ، ب ، م : الكوفة .

(۵) ق ا ، ب ، م : أصحابه .

(۶-۷) ق م : أفانئ .

(۷) أخرجه البيهقي ، ق : باب نكاح المتعة ، من كتاب النكاح . العن الكبري ۷ / ۲۰۶ .

(۸) ق الأصل ، ب : فكان .





تَرْكُ الْمَعَادَى فِي تَهْدِي خَيْر الْعَمَلِ  
مَجْلَدٌ  
خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَآمِلُ الْمُرْسَلِينَ

لِلْإِمَامِ أَبِي قَتَيْبٍ الْجَوْزِيِّ

الجزء الثاني

حقوق الطبع والنقل محفوظة







## حضرت عمرؓ نے رسول اللہ کی طہال کی ہوئی چیز کو حرام قرار دیا

۱۸۴

اباحۃ متعۃ النساء ثم تحریمها

۱۸۴

قال علی هذا اکثر الناس انتهى فتوهم بعض الرواة أن يوم خيبر ظرف لتحریم من فرواه حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم المتعة زمن خيبر والآخر الأهلية واقتصر بعضهم على رواية بعض الحديث فقال حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم المتعة زمن خيبر بخلاف الغلط البين فان قيل فأى فائدة في الجمع بين التحريمين إذا لم يكونا قد وقعوا في وقت واحد وأين المتعة من تحریم هذا الحديث رواه علي بن أبي طالب رضي الله عنه محتجا به على ابن عمه عبدالله ابن عباس في المسائلين فانه كان يبيح المتعة ولحوم الآخر فافطره علي بن أبي طالب في المسائلين وروى له التحريمين وقيد تحریم الحر بمن خيبر وأطلق تحریم المتعة وقال أنك امرؤ ناه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حرم المتعة وحرم لحوم الآخر الأهلية يوم خيبر كقوله سفيان بن عيينة وعليه أكثر الناس فروى الأمرين محتجا بهما لامتقيد الأمرين يوم خيبر والله الموفق ولكن ههنا نظر آخر وهو أنه هل حرمها تحریم الفواحش التي لا تباح بحال أو حرمها عند الاستغناء عنها وأباحها للبضطر هذا هو الذي نظر فيه ابن عباس وقال أنا أبحتنا للبضطر كالميتة والدم فلما توسع فيها من توسع ولم يقف عند الضرورة أمسك ابن عباس عن الإفراط بمحلهما ورجع عنه وقد كان ابن مسعود يرى إباحتها وقرأ يا أيها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما أحل الله لكم في الصحيحين عنه قال كنا نغزو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس لنا نسائ فقلنا ألا نختصي فنهانا ثم رخص لنا أن نتكح المرأة بالتوب إلى أجل ثم قرأ عبدالله يا أيها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما أحل الله لكم ولا تعتدوا وإن الله لا يحب المعتدين وقرأ عبدالله هذه الآية عقيب هذا الحديث تحتل أمرين أحدهما الرد على من يحرّمها وانها لو لم تكن من الطيبات لما أباحها رسول الله صلى الله عليه وسلم والثاني أن يكون أراد آخر هذه الآية وهو الرد على من أباحها مطلقا وأنه معتد فان رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما رخص فيها للحضر مع كثرة النساء وامكان التكاح المعتاد فقد اعتدى والله لا يحب المعتدين فان قيل فكيف تصنعون بما روى مسلم في صحيحه من حديث جابر وسليمة بن الأكوع قال اخرج علينا منادى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أذن لكم أن تستمتعوا يعني متعة النساء قيل هذا كان زمن الفتح قبل التحريم ثم حرمها بعد ذلك بدليل ما رواه مسلم في صحيحه عن سليمة بن الأكوع قال رخص لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم عام أو طاس في المتعة ثلاثا ثم نهى عنها وعام أو طاس هو عام الفتح لأن غزاة أو طاس متصلة بفتح مكة فان قيل فما تصنعون بما رواه مسلم في صحيحه عن جابر بن عبدالله قال كنا نستمع بالقبضة من الفم والذوق الايام على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر حتى نهى عنها عمر في شأن عمرو بن حريث وفيما ثبت عن عمر أنه قال متعتان كانتا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أنهي عنهما متعة النساء ومتعة الحج قيل الناس في هذا طائفتان طائفة تقول ان عمر هو الذي حرّمها ونهى عنها وقد أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم باتباع ماسنہ الخلفاء الراشدون ولم تر هذه الطائفة تصحيح حديث سيرة بن معبد في تحریم المتعة عام الفتح فانه من رواية عبد الملك بن الربيع بن سيرة عن أبيه عن جده وقد تكلم فيه ابن معين ولم ير البخاري إخراج حديثه في صحيحه مع شدة الحاجة اليه وكونه أصلا من أصول الاسلام ولو صح عنده لم يصبر عن إخراجها والاحتجاج به قالوا ولو صح حديث سيرة لم يخف على ابن مسعود حتى يروى انهم فعلوها ويحتج بالآية وأيضاً ولو صح لم يقل عمر أنها كانت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أنهي عنها وأعاقب عليها بل كان يقول انه صلى الله عليه وسلم حرمها ونهى عنها قالوا

تحقيق و استاذ

662





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مَجْلَدُ

خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَأُمَمِ الْمُرْسَلِينَ

لِلْإِمَامِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَوَازِيَّةِ

الجزء الأول

حقوق الطبع والنشر محفوظة



تأسست عام ١٩٢٤  
سوق الأوراق المالية، طهران، إيران  
تاريخ: ٩٠٠٥٢٨ - ٩٠١٤٤٦







## حضرت عمرؓ نے رسول اللہؐ کی حلال کی ہوئی چیز کو حرام قرار دیا

۲۱۳

ما جاء في المتعة من الخلاف

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال أبو بكر وعمر وقال عبد الرزاق حدثنا معمر عن أيوب قال قال عروة لابن عباس ألا تتقي الله ترخص في المتعة فقال ابن عباس سل أمك يا عروة فقال عروة أما أبو بكر وعمر فلم يفعلوا فقال ابن عباس والله ما أراكم متبينين حتى يعذبكم الله أحدثكم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وتحدثونا عن أبي بكر وعمر فقال عروة انهما أعلم بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وأتبع لما منك وفي صحيح مسلم عن ابن أبي مليكة عن عروة ابن الزبير قال لرجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم تأمر الناس بالعمرة في هؤلاء العشر وليس فيها عمرة قال ألا تسأل أمك عن ذلك قال عروة فإن أبا بكر وعمر لم يفعلوا ذلك قال الرجل من ههنا هل كنتم ما أرى الله عن وجلي الأسعذبكم أني أحدثكم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وتخبروني بأبي بكر وعمر قال عروة انهما والله كانا أعلم بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم منك فسكت الرجل ثم أجاب أبو محمد بن حزم عروة عن قوله هذا بحجاب ذكره ونذكر جواباً أحسن منه لشيخنا قال أبو محمد ونحن نقول لعروة: ابن عباس أعلم بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر منك وخير منك وأولى بهم ثلاثهم منك لا يشك في ذلك مسلم وعائشة أم المؤمنين أعلم وأصدق منك ثم ساق من طريق الثوري عن أبي إسحق السبيعي عن عبد الله قال قالت عائشة من استعمل على الموسم قالوا ابن عباس قالت هو أعلم الناس بالحج قال أبو محمد مع أنه قد روى عنها خلاف ما قاله عروة ومن هو خير من عروة وأفضل وأعلم وأصدق وأوثق ثم ساق من طريق البراء عن الأشج عن عبد الله بن إدريس الاودي عن ليث عن عطاء وطاوس عن ابن عباس تمتع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وأبو بكر وعمر وأول من نبى عنه معاوية ومن طريق عبد الرزاق عن الثوري عن ليث عن طاوس عن ابن عباس تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر حتى مات وعمر وعثمان كذلك وأول من نبى عنها معاوية قالت حديث ابن عباس هذا رواه الامام أحمد في المسند والترمذي وقال حديث حسن وذكر عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن ابن طاوس عن أبيه قال قال أبي بن كعب وأبو موسى لعمر بن الخطاب ألا تقوم فتبين للناس أمر هذه المتعة فقال عمر وهل بقي أحد الا وقد علمها أما أنا فأفعلها وذكر علي بن عبد العزيز البغوي حدثنا حجاج بن الميهال قال حدثنا حماد بن سلمة عن حماد بن أبي سليمان أو حميد عن الحسن ان عمر أراد أن يأخذ مال الكعبة وقال الكعبة غنية عن ذلك المال وأراد أن ينهي أهل اليمن أن يصنعوا بالبول وأراد أن ينهي عن متعة الحج فقال أبي بن كعب قد رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه هذا المال وبه وأصحابه الحاجة اليه فلم يأخذه وأنت فلا تأخذه وقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه يلبسون الثياب اليمانية فلم ينه عنها وقد علم أنها تصبغ بالبول وقد تمتعنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لم ينه عنها ولم ينزل الله تعالى فيها نهيًا وقد تقدم قول عمر لو اعتمرت في وسط السنة ثم حججت لمتعت ولو حججت حين حججت لمتعت في حجة عمره والثوري عن سلمة بن قيس عن طاوس عن ابن عباس عنه لو اعتمرت في سنة مرتين ثم حججت لمتعت في حجة عمره والثوري عن سلمة بن كهيل عن طاوس عن ابن عباس عنه لو اعتمرت ثم اعتمرت ثم حججت لمتعت وابن عينة عن هشام بن محمد وليث عن عطاء عن طاوس عن ابن عباس قال هذا الذي يزعمون أنه نهي عن المتعة يعني عمر سمعته يقول لو اعتمرت ثم حججت لمتعت قال ابن عباس كذا وكذا مرة ما تمت حجة رجل قط لا بمتعة وأما الجواب الذي ذكره شيخنا فهو أن عمر رضي الله عنه لم ينه عن المتعة البتة وإنما قال إن أتم حجكم وعمرتكم أن تفصلوا بينهما فاختر عمر لهم أفضل الأمور وهو أقر لكل واحد منهما يسفر ينشئ له من بلده وهذا

تحقيق رستاق

664





## كتاب الأوائـل

لابي هلال الحسن بن عبد الله بن سهل العسكري

### الناشر

السيد أسعد طرازوني الحسيني  
مدير الجوازات والجنسية بالمدينة المنورة

### حققه وعلق عليه

محمد السيد الوكيل  
مدرس اللغة العربية  
بمعهد المعلمين بالمدينة المنورة





## حضرت عمرؓ نے رسول اللہؐ کی حلال کی ہوئی چیز کو حرام قرار دیا

اخبرنا ابو احمد عن الجوهری عن ابي زيد باسنادہ قال دخل ابو زينب وابو مروع على الوليد بن عقبه فوجداه سكرانا فاخذوا خاتمه ولحقا بعثمان فاخبراه فاشخصه (١) وشهدا عليه فامر عثمان عليا ان يجلده فقال للحسن قم فاجلده فقال: ول حارها من تولي فارها (٢) وامر عبد الله بن جعفر ان يحده فجعل يضربه وعلى رضى الله عنه يعد حتى بلغ اربعين فقال امسك جلد النبي صلى الله عليه وسلم اربعين وابو بكر اربعين وجلد عمر ثمانين وكل سنة وهذا احب الى فقال ابو زيد الطائي: وكان نصرانيا ينادم الوليد:

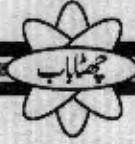
ولعمر الاله لو كان للسيف  
مصاب او للسنان مقال  
ما تناسيتك الصفاء ولا الود  
ولا حال دونك الاثقال  
ولحرمت لحمه المنفض صلبة  
فصل حلمهم فكيف اعتالوا (٣)  
من رجال تناولوا منككرات  
ليتالوا الذي ارادوا فنالوا

### اول من حرم المتعة (٤) عمر رضى الله عنه

اخبرنا ابو احمد عن الجوهری عن ابي زيد عن ابي خدّاش عن عيسى بن يونس عن الامّاح قال سمعت الزبير يقول: تمتع عمرو بن حريث من امرأة بالمدينة فحبلت فأتى بها عمر فاراد ان يضربها فقالت تمتع مني عمرو بن حريث فقال من شهد نكاحك؟ فقالت امي واختي فأرسل عمر الى عمرو فقدم فساله فقال صدقت فقال عمر للناس هذا نكاح فاسد وقد دخل فيه ما ترون وراى عمر ان يحرمه قال الزبير فقلت لجابر هل بينهما مبرات؟ فقال لا؟ وخطب

(١) المراد احضره امامه (٢) جاء في مجمع الامثال للميداني ص ٢٢١ الجزء الثاني ان قال هذا المثل عمر بن الخطاب قاله لعقبة بن غزوان او لابي مسعود الانصاري ومعناه احمل نقتك على من انتفع بك. (٣) اسرعوا الى الشر (٤) المتعة هي النكاح المؤقت بأمد معلوم او مجهول وغايته الى خمسة واربعين يوما «سبل السلام للصنعاني ج ٢ ص ١٠٠»





# التفسير الكبير للإمام

## الفخر الرازي

الجزء الثاني

الطبعة الأولى

تطبعه

مؤسسة المنقولات الإسلامية

(مكتبة ومطبعة دار الحديث في القاهرة الكبرى - مكتبة الأئمة الإسلامية)

١٣ شارع الصناديقية، ميدان الجامع الأزهر

مستودع برية رقم ١٠٦ بالقاهرة

تحقيق د. ستاير

667



هل لها عدة؟ قال نعم عندنا حيضة، قلت: هل يتوارثان؟ قال لا.  
(والرواية الثانية عنه) أن الناس لما فكروا الأشعر في قتياب بن عباس في المنعة قال ابن عباس: كاتلم الله إني ما أنبت بإباحتها على الإطلاق، لكني قلت: إباحة تحمل المضطر كما تحمل الميتة والدم ولحم الخنزير له.

(والرواية الثالثة) كما أنه أقر بأنها صارت منسوخة، روى عطاء الخرساني عن ابن عباس في قوله (فما استمتعتم به منهن) قال صارت هذه الآية منسوخة بقوله تعالى (يا أيها النبي إذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن) وروى أيضاً أنه قال عند موته: اللهم إني أتوب إليك من قول في المنعة والصرف وأما عمران بن الحصين فإنه قال: نزلت آية المنعة في كتاب الله تعالى ولم ينزل بعدها آية تنسخها وأمرنا بها رسول الله صلى الله عليه وسلم وتمتعنا بها، ومات ولم ينهنا عنه، ثم قال رجل رأيته ماشاء، وأما أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه، فالحيضة يروون عنه إباحة المنعة، وروى محمد بن جرير الطبري في تفسيره عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أنه قال: لولا أن أمر نبي الناس عن المنعة لما زنى إلا شق، وروى محمد بن علي المشهور بمحمد بن الحنفية أن علياً رضي الله عنه سر باس عباس وهو يفتي بجواز المنعة، فقال أمير المؤمنين: لأنه صلى الله عليه وسلم نهى مما وعى لحم الخمر الإهلية، فهذا ما يتعلق بالروايات، واحتج الجمهور على حرمة المنعة بحججه:

(الأول) أن الوطء لا يحل إلا في الزوجة أو المملوكة لقوله تعالى (وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهَوْنَ) (الزمر: ٢٢) (والذين هم عن صلاتهم ساهون) وهذه الآية لا شك أنها أوصت بمملوك، وليس في أيضاً زوجة، وبدل عليه وجوه (أحدها) لو كانت زوجة لحصل التوراث بينهما لقوله تعالى (ولكنكم نصف ما ترك أزواجكم) وبالاتفاق لا تورث بينهما (وثانيها) وثبت النسب لقوله عليه الصلاة والسلام الولد لفرأش وبالاتفاق لا يثبت (وثالثها) ولو جبت العدة عليها، لقوله تعالى (والذين يتوفون منكم ويذرون أزواجاً يقربهن بأنفسهن أربعة أشهر وعشراً) واعلم أن هذه الحجج كلام حسن مقرر.

(الثاني) ما روى عن عمر رضي الله عنه أنه قال في خطبته: متعتان كانتا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا أنهي عنهما وأحاطب عليهما، ذكر هذا الكلام في مجمع الصحابة وما أنكر عليه أحد، فالحال هنا لا يحملوا إما أن يقال: إنهم كانوا طالين بحرمة المنعة فسكتوا، أو كانوا طالين بأنها مباحة ولكنهم سكتوا على سبيل المداهنة، أو ما عرفوا بإباحتها ولا حرمتها، فسكتوا لكونهم متوقعين في ذلك، والأول هو المطلوب، والثاني يوجب تكفير عمر، وتكفير الصحابة لأن من علم أن النبي صلى الله عليه وسلم حكم بإباحة المنعة، ثم قال: إنها محرمة محظورة من غير نسخ لها فهو كاذب بالحق، ومن صدقه عليه مع علمه بكونه مخطئاً كان كافراً أيضاً، وهذا يقتضي تكفير

حضرت علي بن أبي طالب رضي الله عنه في بيان حرمات قرآنية

تجويد





# صحیح البخاری

الإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم  
ابن المغيرة بن بردزبة البخاري الجعفي

طبعة بأمر من مؤسسة دار الفکر العامة للنشر والتوزيع

الجزء الخامس

حقوق الطبع محفوظة للناسخ

١٤٠١ هـ - ١٩٨١ م

دار الفكر  
للطباعة والنشر والتوزيع





حضرت عمرؓ نے رسول اللہ کی حلال کی ہوئی چیز کو حرام قرار دیا

الحسینؑ التَّمْلِکَةُ وَالْهَالِکُ وَاحِدٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا النَّصْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ وَانْقَبُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تَلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ  
إِلَى التَّمْلِکَةِ قَالَ تَزَلَّتْ فِي الثَّقَةِ ۝ فَن كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَدَى مِنْ رَأْسِهِ  
حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَغِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَتَبِ بْنِ عَجْرَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ يَتَنَبَّهُ مَسْجِدَ الْكُوفَةِ فَسَأَلْتُهُ  
عَنْ فِدْيَةِ مَنْ صِيَامَ فَقَالَ حُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمَلُ يَتَنَاوَرُ عَلَيَّ  
وَجَهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هَذَا أَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتَ لَا قَالَ  
صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مَسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ  
وَأَخْلُقْ رَأْسَكَ فَتَزَلَّتْ فِي حَاسَةٍ وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةٌ ۝ فَن تَمَعَ بِالْعَمْرِ إِلَى الْخَلِجِ  
حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَجَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَزَلَّتْ آيَةُ الْمَنَةِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزَلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهَا وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتَّى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ  
بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ قَالَ مُحَمَّدٌ يُقَالُ إِنَّهُ عُمَرُ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ  
رَبِّكُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ عَكَاطُ وَحِجَّةٌ وَذُو الْجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَأْتَمُّوا أَنْ يَجْرُوا  
فِي الْمَوَائِمِ فَتَزَلَّتْ أَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ ۝ فِي مَوَائِمِ الْخَلِجِ  
**بَابُ** ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ  
قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمَزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمِّنُونَ الْجَنَسَ وَكَانَ سَائِرُ  
العَرَبِ يَقِفُونَ بِهَرَفَاتٍ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ  
يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضُ مِنْهَا فَبَدَلَكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ









## دردے کی کھال

(۶۴) بروایت ابو بکر۔ امیر المومنین نے ایک صاحب کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں اور سر پر بوٹری کی کھال کی ٹپلی ہے۔ حضرت عمر نے یہ ٹپلی از خود اس کے سر سے اتار دی اور فرمایا، ”شاید اس کی دباغت نہیں ہوئی۔“  
شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت امام شافعی کی موافقت میں ہے کیونکہ ان کے نزدیک بال دباغت سے بھی پاک نہیں ہوتے۔

## مسائل تیمم

جنبی کے لیے تیمم روا نہیں  
(۶۵) بروایت ابو بکر۔ حضرت عمر نے فرمایا، ”جنبی کو اگر ایک ماہ تک پانی نہ ملے تب بھی اس کے لیے تیمم روا نہیں۔“  
شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے اس اجتہاد پر مندرجہ ذیل وجوہ سے کلام ہے۔

جیسا کہ نمبر (۱۲۹) میں آپ (امیر المومنین) سے بیان کیا گیا ہے اور خود صاحب وقوعہ حضرت عمار بن یاسرؓ نے آپ سے کہا کہ ”اے امیر المومنین! نلالاں موقعہ پر میں اور آپ دونوں اسی معاملے میں مبتلا ہو گئے تھے اور پانی کا کہیں پتہ نہ تھا۔ میں نے تو ایک طرف تنہائی میں اپنے پورے بدن کا اس طرح تیمم کر لیا جس سے جسم کے روئیں روئیں میں مٹی نے مس کیا لیکن آپ نے تیمم کی کوئی صورت گوارا نہ فرمائی۔ پھر جب میں اور آپ دونوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باریاب ہوئے تو میں نے اپنا واقعہ اور آپ نے اپنا ترک تیمم (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا اور دونوں کی گفتگو سن کر رسول اللہ نے فرمایا۔ ”اے عمار! تمہارے لیے تو وہی تیمم کافی تھا جو نماز میں کیا

حضرت عمرؓ کتاب و سنت کے مطابق عمل نہیں کرتے تھے





# هَذَا لِسَارِي

مُقَدِّمَةٌ

## فَتْحُ الْبَارِي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لِلْإِمَامِ الْخَافِظِ أَحْمَدَ بْنِ حَبِشَةَ الْعَسْقَلَانِيَّ

٧٧٣ — ٨٥٢

أَشْرَفَ عَلَى طَبْعِهِ

فَيْصَلُ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ الْخَطِيبِ

طَبْعُ الْخَرَابَةِ وَتَوَابَعُ تَحَارِيرِهِ

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَطِيبِ

الْمَكْتَبَةُ السَّالِفِيَّةُ

تَحْقِيقِي وَتَسَاوِيرُ

673



— १५ —

حرف الدين

674





هذا كتاب كشف الغممة عن جميع  
الامم للامام العلامة قطب  
دائرة المحققين الشيخ  
عبد الوهاب الشعراني

رحمه الله

رقعه ١٠٠

أمين

م





(۵۲)

وكان صلى الله عليه وسلم ينهى عن استقبال بيت المقدس بيول أو غائط \* وكان ابن عمر إذا أراد قضاء الحاجة يابح راحلته مستقبلاً القبلة ثم يجلس بيول اليه ويقول انما ينهى عن ذلك في القضاء من غير ستره فأما إذا كان يبول بين القبلة شيء يستتر به فلا بأس \* وكان جابر رضي الله عنه يقول رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل ان يقبض بعام بيول مستقبلاً القبلة \* وكان ابن عمر يقول ارتقيت فوق بيت حفصة لمحايتي فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقضي حاجته مستقبلاً الشام مستدبر الكعبة وفي رواية فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مستقبلاً بيت المقدس لمحايتة خالسا على لبنتين \* وكانت عائشة تقول لما بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم كراهة الناس لاستقبال القبلة بفروجهم قال او قد فعلوها حولوا بعمدة في نحو القبلة وذلك كاه خوفاً ان يضيق على أمته صلى الله عليه وسلم \* وكان الشعبي يقول انما ينهى عن ذلك بالقضاء لان الله تعالى ملائكة يصلون فلا يستقبلونهم أحد بيول ولا غائط وأما الكنف فانما هي بيت صغير لا قبلة فيه وسألت في باب الغسل انه لم يمنعنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم شيء في كراهة استقبال القبلة خال الجمع والله أعلم \* وكان صلى الله عليه وسلم يبول قائماً في بعض الأحيان وكذلك أصحابه ثم ينهى عن ذلك الا لغير حتى كانت عائشة تقول من حدثكم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يبول قائماً فلا تصدقوه ما كان يبول الا قاعداً \* وكان ابن عمر يقول ما كنت قائماً منذ اسلمت وفي رواية منذ نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم حين رأيت ابول قائماً فقال لي يا ابن عمر لا تبطل قائماً وكان ابن مسعود يقول ان من الجفا ان يبول وانت قائم \* وكان عمر يقول ابول قائماً احسن للدبر \* وكان صلى الله عليه وسلم إذا أراد البراز انطلق حتى لا يراه أحد من العدو وان كان قريباً منه أحد استتر عنهم حتى لا يرى من جسده شيء وكان أحب ما استتر به هدف أو حائش فحل \* وكان صلى الله عليه وسلم إذا بال قائماً يأمر صاحبه أن يولييه ظهراً قرياً منه \* وقال جابر بن الناعم رسول الله صلى الله عليه وسلم بغلاة من الارض فأراد أن يقضي حاجته فثني حتى لا يكاد أحد يراه وانامعه حامل الاداة فاذا شجرتان مفترقتان فقال لي انطلق فقل لهذه الشجرة يقول لك رسول الله صلى الله عليه وسلم الحق بصاحبك حتى

عن ابن عمر رضي الله عنهما





# حضرت عمر فاروقؓ کے سرکاری خطوط

ڈاکٹر خورشید احمد فاروق  
پروفیسر دہلی یونیورسٹی



إِذَارَةُ السَّلَامَةِ اِنَّا بَرَكَلْنَا لَكُمْ





میں وہ مشورہ کرنا یا مختلف نقطہ ہائے نظر مٹھوم کرنا ضروری سمجھتے تو بعد نماز صحابہ سے رجوع کر لیتے تھے، ان کا اجتہاد آزاد اور باجرات تھا، وہ اگر کسی بات کو درست سمجھتے یا خلافت کے مفاد میں تو اسے بے دھڑک اختیار کر لیتے تھے جیسا کہ ایسا کرنے میں سنت رسول اور عمل صدیق نہ کی مخالفت ہی کیوں نہ کرنی پڑتی، اگر حالات کا تقاضا ہوتا تو وہ قرآن کے ضابطوں کو بھی نظر انداز کر دیتے تھے مثلاً انہوں نے مفتوحہ علاقوں کو غازیوں میں باٹنے کی بجائے جیسا کہ قرآن میں حکم ہے وقف علی المسلمین کر دیا، میسوپوٹامیہ کے عیسائیوں سے دوسری زکوٰۃ وصول کی جبکہ زکوٰۃ بموجب قرآن صرف مسلمانوں پر واجب تھی، اور عجم کے مظلوم غلاموں کا چوری کی سزائیں ہاتھ نہیں کاٹا حالانکہ قرآن میں چور کی سزا مطلقاً قطع یہ مقرر کی گئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ اپنا جانشین مقرر کئے بغیر دنیا سے رخصت ہو گئے تھے لیکن ابوبکر صدیقؓ نے وفات سے پہلے اپنے محمد اور مشیر خاص عمر فاروقؓ کو خلافت کے لئے اپنا جانشین نامزد کر دیا تھا، سنت نبوی سے اس انحراف کی وجہ یہ تھی کہ ابوبکر صدیقؓ کے سامنے وہ پرافتخار ہنگامے تھے جو رسول اللہ کے انتقال پر انتخاب خلیفہ کے معاملہ میں صحابہ کے درمیان پیدا ہو گئے تھے اور جن کے نتیجہ میں صحابہ کے تعلقات کشیدہ ہو گئے تھے، مسلمانوں کی وفاداریاں بٹ گئی تھیں اور مدینہ میں کئی سیاسی پارٹیاں وجود میں آ گئی تھیں جو ایک دوسرے پر نقد کرتی تھیں، اور اپنے اپنے امیدواروں کو مسند خلافت پر متمکن دیکھنا چاہتی تھیں، ابوبکر صدیقؓ کو اندیشہ تھا کہ اگر انہوں نے اپنا جانشین مقرر نہیں کیا تو خلافت کے امیدوار اپنے حمایتیوں کا سپہا لے کر آپس میں لڑنے لگیں گے اور اسلام کے آئینہ میمن کو سخت نقصان پہنچے گا۔

ان کی آخری علالت کے دوران ایک متمول اور با رشوخ قریشی، مہاجر عبدالرحمن بن عوفؓ ابوبکر صدیقؓ کی سیادت کو آئے اور انہیں دیکھ کر بولے: اب تو آپؓ کی طبیعت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ ابوبکر صدیقؓ نے کہا: نہیں میری طبیعت بہت خراب ہے اور آپ لوگوں کا طرز عمل میرے لئے مرض سے زیادہ تکلیف دہ ہے، میری

حضرت عمرؓ رسولؐ کی مخالفت کرنے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے





قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم

كبر من أمره سبع مائة سنة كما سمعته قريب سبع أو نحوها من سبع  
أربع مائة سنة على الألف ثم كذب على نفسه ما يتصوره من النار

(الجزء الرابع)



الشيخ علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين المكي البرهان فودي الله ذرته حيث  
من من جملة الجوامع الفائقة السيوطي كانت كتاب أحاديثه على وفق  
من أساء فعمل الطرائق على الطالبين وصيرها مبرورة على يد من الفقهاء  
الرجال إليه وكان الشيخ أبو الحسن البكري يقول للسيوطي  
على العالمين والله في منة عليه وقد فرغ المؤلف من تأليفه  
سنة ٩٨٧ هـ سبع وخمسين وتسعمائة وقضى نفسه في الثاني  
من جمادى الأولى سنة ٩٨٨ هـ شهر ربيع  
وتسعمائة وتاريخ وفاته قضى نفسه

وأثره المعارف النادرة الواقعة في حياته أجاد كانت مبرورة إلى يوم النباد

الف وثلاثة وثلاثين مائة من الهجرة النبوية على صاحبها الصلوة والسلام

١٣١٢

تحقيق رستاق

679









# فتاویٰ حیات بعدیہ

الحمد لله الذي افاض علينا هذه النور سعادته خلاصه كتاب سنت یعنی

كتاب الحیات بعدیہ

وہو

امام محمد حسن

بصورت تمام و صفائی خط و حسن طبع باہتمام محمد تیغ بکھادر

مطبع انوار محمد طلوع





## حضرت عمرؓ نے ایک محفل میں شراب نوشی کی

کتاب الآثار

۱۴۷

للإمام محمد

نش  
ونهدا  
ناخذوه

نبذ

العتيق

عن عتبة عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه كان ربما طعم عنده ثم دعا بنبذ له تبيذ سيرة  
 ام ولد عبد الله فشرب وسقاني قال محمد وهذا قول ابى حنيفة محمد قال اخبرنا ابو حنيفة  
 قال حدثنا حماد بن زهير عن الضحاك بن مزاحم قال نطق ابو عبيدة قال لا جلا خضر لعبد الله بن  
 مسعود رضي الله عنه كان النبيذ له فيه قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابى حنيفة محمد قال اخبرنا ابو حنيفة  
 قال حدثنا ابو اسحاق التميمي عن عمرو بن ميمون الاودي عن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما قال ان للمسلمين  
 جزءا للطعام وهم وان العتق منها لال عمر انه لا يقطع لحم هذه الا بل في يطبخ بها الا النبيذ الشديد  
 قال محمد وهو قول ابى حنيفة محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم  
 ان عمر رضي الله عنه باع اربابا قد سكر بطلب له عذرا فلما اعياه الا ذهاب عقل قال احسبه فاذا  
 صحا فاجلدوه ودعا بفضلة فضلت في اداوته فتم اياها فابا يبين شديدا مستعذبا عما  
 فكسره وكان عمر رضي الله عنه يحب لشراب الشديدا فشرب وسقاني جلسا ووه ثم قال هذا الكسرة بالماء  
 اذا غلبكم شيطانكم قال محمد وهذا قول ابى حنيفة محمد باب نبذ البطيخ والعصير  
 محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا طبخ العصير فذهب ثلثاه وبقي  
 ثلثه قبل ان يغلي فلا بأس به قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابى حنيفة محمد قال اخبرنا  
 ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه كان يشرب الطلاء فذهب ثلثاه وبقي ثلثه ويجعل منه  
 نبذ فيتركه حتى اذا اشتد شربه ولم يربذ لك باسا قال محمد وهو قول ابى حنيفة محمد  
 قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا الوليد بن سريته مولى عمرو بن حريث عن انس بن مالك رضي  
 الله عنه كان يشرب الطلاء على النصف قال محمد ولستأ نأخذ بهذا ولا ينبغي له ان يشرب  
 من الطلاء الا ما ذهب ثلثاه وبقي ثلثه وهو قول ابى حنيفة محمد باب السكر  
 والمزج محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن الهيثم عن ابن مسعود رضي الله عنه انه اتاه رجل به صفر فساءله





# المستطرف

في

كل فن مستطرف

تأليف

الامام الاوحد العالم العلامة اللوذعي الفهامة الشيخ شهاب  
الدين أحمد الابشهي توفيقه الله بالرحمة والرضوان آمين

الجزء الثاني \*

طبع بمطبعة

دار الكتب العلمية

على نفقة أصحابها \*

(مصطفى البابي الحلبي وأخويه بكرى وعيسى)

(بمصر)





- ۳۴۰ -

یا شیخ یا شیخ من دلاک بالغزل \* قد كنت یا شیخ عن هذا معتزل  
رضت الصعاب فلم تحسن ریاضتها \* فاعمد لنفسك نحو القرع الذل  
والله سبحانه وتعالى أعلم ولى الله على سیدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم

الباب الرابع والسبعون فی تحریم الخمر وذوها والنهی عنها \*

قد أنزل الله تعالى فی الخمر ثلاث آیات الأولى قوله تعالى یسألونک عن الخمر والمیسر قل فیهما کثیر  
ومنافع للناس الآية فکان من المسلمین من شارب ومن نازک الی أن شرب رجل قد خل فی  
الصلاة فهاجر فنزل قوله تعالى یا ایها الذین آمنوا لاتقر بوا الصلاة وأتم سکاری حتی تعلموا  
ما تقولون فشر بها من شر بها من المسلمین وتركها من ترکها حتی شر بها عمر رضی الله تعالى عنه  
فأخذ بالحقی بمر وشج به رأس عبدالرحمن بن عوف ثم قعد بنوح علی قتلی بدر بشعر الاسودین  
يعفر بقول

وكانن بالقلوب قلیب بدر \* من الفتيان والعرب الکرام  
أبوعدي ابن كبشة ان منجیا \* وكيف حیاة اصدا وهام  
أبجيز أن یرد الصوت عني \* وينشرني اذا بايت عظامی  
ألا من مبلغ الرحمن عني \* باقی تارك شهر الصيام  
فقل لله بمنع عني \* وقل لله بمنعني طعامي

فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج مضطربا رجلا فرفع شیئا كان فی يده فضر به  
به وقال أعوذ بالله من غضبه وغضب رسوله فانزل الله تعالى انما یرید الشیطان أن یوقع بینکم  
العداوة والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر الله وعن الصلاة فهل أنتم منتهون فقال عمر  
رضی الله تعالى عنه انتهینا انتهینا \* ومن الاخبار المتفق علیها فی تحریمها قول سیدنا رسول  
الله صلى الله عليه وسلم لا یخل الجنة مدمن خمر وقوله صلى الله عليه وسلم أول ما نهانی ربی  
بعد عبادة الاثنان عن شرب الخمر وملاحة الرجال \* ومن ترکها فی الجاهلیة عبد الله بن  
دعان وكان جوادا ادا بقریش وذلك أنه شر مع أمیه بن أبی الصلت الثقفی فضر به  
فی عینه فأصبحت عینیه مخضرة یخاف علیها الذهاب فقال له عبد الله ما بال عینک فکت  
فأخبره فقال ألتستضی بالامس فقال أو بلغ منی الشراب ما أبغ معی الی هذا الاشر بها  
بعد الیوم ثم دفع له عشرة آلاف درهم وقال الخمر علی حرام لا أذوقها بعد الیوم أبدا \* ومن  
حرمها فی الجاهلیة ایضا قیس بن عاصم وذلك أنه سکر ذات لیلة فقام لابنته أو لاخته فهربت منه  
فسبح سأل عنها فقیل له أو ما علمت صنعت البارحة فاخبر بالقصة فحرم الخمر علی نفسه

حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه





# حضرت عمر فاروقؓ کے سرکاری خطوط

ڈاکٹر خورشید احمد فاروق  
پروفیسر دہلی یونیورسٹی

محمد علی  
کارخانہ اسلامی کتب خانہ محل ۱۱۵۱/۹  
دستیگیر کالونی کراچی ۳۸



پکا کر کھلاتے تھے اسے اپنے عہد خلافت میں ایک بارہک کی کسی جانی پہچانی وادی سے گزرے تو ساتھیوں سے اس وادی میں اونٹ چرانے کے ادنیٰ مشاغل کا موجود شاندار زندگی سے مقابلہ کر کے حیرت سے کہنے لگے: میں بالوں کی بندھی پہنے اس وادی میں خطاب (والد) کے اونٹ چراتا تھا، وہ سخت گیر آدمی تھے، میں کوئی کام کرنا تو میرا چھپا کرتے اور اگر مجھ سے کوئی کوتاہی ہوتی تو مارتے اور آج میرے عروج کا یہ حال ہے کہ خدا اور میرے درمیان کوئی حائل نہیں، اے حضرت عمر فاروقؓ کے والد خطاب بدکلام، بد مزاج اور تشدد پسند آدمی تھے۔ کان الخطاب وظا غلیظ، یہ صفات حضرت عمر فاروقؓ کی میرٹ میں بھی منتقل ہو گئے تھے اور ان کی پبلک نیز پرائیویٹ زندگی میں بہت نمایاں نظر آتے ہیں ان صفات کی وجہ سے خلافت سے پہلے ہر وقت ان کے ہاتھ میں تلوار ہا کرتی تھی اور خلافت کا عہدہ نبھانے کے بعد وہ مشہور درہ جس کے خیال سے لوگ کانپتے تھے اور جس سے وہ بھائی اور غیبر صحابی دونوں کی خبر لیتے تھے، ان کی بیویاں انہی صفات کا طعنے دے کر اپنا دل ہلکا کرتی تھیں۔ اور انہی صفات سے مخالفت ہو کر ان کی شادی کے پیغام روگردانی تھیں۔

قبول اسلام کے وقت حضرت عمر فاروقؓ کی عمر ۳۴ سال کی تھی۔ وہ کسی شادیاں کر چکے تھے اور اپنے قومی پیشہ تجارت میں مشغول تھے، درعب دایت، ہیرات اور کامیاب تجارت کے باعث معاشرہ میں انہیں وقار حاصل ہو گیا تھا، جس معاملہ سے انہیں دلچسپی ہو جاتی اس کی پورے جوش اور دنیا کی سنے وکالت کرتے اور کسی بات پر اڑ جاتے تو اسے پایہ تکمیل تک پہنچا کر سانس لیتے۔

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ نے جب چڑھ سے قد آور آدمی تھے، جوانی میں رنگت تھا پھر سانولا ہو گیا تھا، سر گنجا تھا، آنکھیں خوب لال، داڑھی لمبی لیکن موٹھیں بڑی اور خوب

نصف شمشق (ابن حبیب، حیدر آباد ہند) ص ۱۲۷ - ابن ابی العبدہ ۱۲۲/۳

۲۹/۵ - ۲۶۶/۳ - ۲۶۷/۳ - ۲۹/۵

حضرت عمرؓ کے والد بدکلام، بد مزاج اور تشدد پسند تھے یہی صفات حضرت عمرؓ میں بھی تھیں





مجلد الثانی فی الترمیم والنشر

کتاب

الحق في الفرق

مؤلف

أبي عمر أحمد بن محمد بن عبد ربه الأندلسي

ترجم و تنقيح و تصحيح و تدوين مؤلفاته  
ورق فهارسه

أحمد أمين ، أحمد الزين ، إبراهيم الديبالي

الجزء الأول

الطبعة الثالثة

القاهرة

مطبعة لجنة التأليف والترجمة والنشر

١٣٨٤ هـ - ١٩٦٥ م

تحقيق و استاذ

687





فَقُلْ سَمِعْتُ : اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِيْ بَدَنِيْ وَاَسَاَتِيْ ، فَوَقِّطْنِيْ يَدِيْ وَوَيْكُم لِسَانِيْ .

ولما عزل عمرُ أبا موسى الأشعريَّ عن البصرة وشاطره . ماله ، وعزل  
أبا هريرة عن البحرين وشاطره . ماله ، وعزل الحارث بن كعب بن وهب وشاطره  
ماله ، دعا أبا موسى فقال له : ما جاريان بلغني أنهما عندك ، أحدهما عقيلة ،  
والأخرى من بنات الملوك ؟ قال : أنا عقيلة فإنيها بجارية بيني وبين الناس ، وأما  
التي هي من بنات الملوك فإني أردتُ بها علاء الغداة . قال : فما جفوتان ثم لادن  
عندك ؟ قال : برزقتني شاة في كل يوم ، فيعمل نصفها غدوة ونصفها عشيّة . قال :  
فما يكمل لادن بلغني أنهما عندك ؟ قال : أما أحدهما فأوفيت به أهلي . والآخر  
فيتمامل الناس به . فقال : ادفع إلينا عقيلة ، والله إنك لمؤمن لا تذل<sup>(١)</sup> ، أو فاجر  
مُبا<sup>(٢)</sup> ، ارجع إلى عمك عاصم بقرنك ، مسكتيما بذنوك<sup>(٣)</sup> . والله إن بلغني  
عنتك أمر لم أعذك

١٩ ثم رعا الخيرية فقال له : يا اهل بيتي من حين اني استعملتكم على  
البخس و انت بلا ثقلين ، ثم قالني انك ابتعت افراسا بألف دينار ومائة  
دينار ؟ قال : كانت لافراس تناسجت ، وعطايها فلاحت . قال : قد حسبت لك  
رزقك ومواثيقك وهذا فضل فاداه . قال : اييس لك ذلك . قال : بلى والله  
واوسع ثمنك . ثم قام اليه بالدرة فضر به حتى ادماه ، ثم قال : ايست بها . قال :  
احسبها عند الله . قال : ذلك لو اخذتها من حلال واذايتها طامعا . احسبت من  
افصى حجر بالبخس يخشى الناس لك لا لله ولا للمسلمين ! ما رجعت <sup>(٤)</sup> بك آية

(١) كذا في أكثر الأصول . ولا تقتل : لا تخون . والتعدي : لا تقتل .  
 (٢) يربط بالليل ( ذبا ) : الغالب بجمعه . أم الميبي خيما : يقال : أبلى عليه ، إذا  
 ظلمه وأبلى ، إذا أعيا خيما .  
 (٣) عاصم بقرنك ، أي عاقدا إياه ، ولأوليا به . والتقرن : من الشعر معروف .  
 الاكتماع بالذنب في الخيل والكلاب ، هو أن تدخل أذناها بين أرجلها . ولعلها  
 كثر بهاقين المبارتين عن معنى الذئبة والمهافة .  
 (٤) ما رجعت بك ، أي ما ولدتك .

مشارقة  
لأبي حنيفة وأبي  
درويش وأخبار  
أبي حنيفة وأبي حنيفة

حضرت عمرؓ نے ابو حریرہؓ کو ملنے کی بخشش گالیاں دیں





إلا لرغبة المؤمن . وأميمة أم أبي هريرة .

وفي حديث أبي هريرة ، قال : لما عزاني محمد عن البخريين قال لي : يا عدو الله وعدو كتابه ، سرقت مال الله ؟ قال : فقلت : ما أنا عدو الله ولا عدو كتابه ، والسكنى عدو من عاداهما<sup>(١)</sup> ، ما سرقت مال الله . قال : فمن أين لك عشرة آلاف ؟ قالت : خيل فتاجت ، وعطابا تلاحقت ، وسهام فتاجت . قال : فقبحها<sup>(٢)</sup> . فلما صليت الصبح استغفرت لأبي المؤمنين . فقال لي بعد ذلك : ألا تعمل ؟ قلت : لا . قال : قد عمل من هو خير منك ، يوسف صلوات الله عليه . قلت : [ إن يوسف نبي ] وابن نبي<sup>(٣)</sup> وأنا ابن أميمة<sup>(٤)</sup> ، أخشى أن يشتتم عرضي ويضرب ظهري ويترفع مالي .

قال : ثم دعا الحارث بن [ كعب بن ] أوفى فقال : ما قبالص وأعبد بمتها<sup>(٥)</sup> بمائتي دينار ؟ قال : خرجت بنفقة مني فتجوزت فيها . فقال : أما والله ما يتنأكم لتتجزوا في أموال المسلمين أأدعا . فقال : أما والله لا عملت عملاً يمدحها أبدا . قال : انتظر حتى استملاك<sup>(٦)</sup> .

وكتب عمرو بن الخطاب [ رضى الله عنه ] إلى عمرو بن العاص ، وكان عاملاً على مصر : من عبد الله عمر بن الخطاب إلى عمرو بن العاص ، سلام عليك ، أما بعد يا ، فإنه بانني أنك فشت لك فاشية من خيل وإبل وعظم وبقر وعبد وعهدني بك قبل ذلك أن لا مال لك ، فاكسب إلى من أين أصل<sup>(٧)</sup> هذا المال ولا تسكنه .

يحيى عمر بن الخطاب وعمرو ابن العاص حين شاطره عمر .

- (١) كذا في عيون الأخبار . والذي في سائر الأصول : « عاداك » .  
 (٢) التكلة من عيون الأخبار ( ج ١ ص ٥٤ ) .  
 (٣) زيد في عيون الأخبار بد هذه الكلمة : « أغشى ثلاثا واثنين » . قال : فهلا قلت : خذا ؟ قلت : أغشى أن أقول كغير عام ، وأحكم بغير عام ، و « » .  
 (٤) يريد بهذه العبارة السخرية .  
 (٥) في أ : « اتعمل » .





حصہ یا نزہۃ

الحمد لله الذي جعلنا من عباده من قدامت كان له من كل شئ عمل بالحدود والحدود  
 ما دل الحديث على فضل احياء السنن النبوية  
 واعلاءها التي محبت بالجهل اذ الطغيان و كان من فتن هذا الزمان  
 سعي بعض المتشددين في محو السنن التي هي اصول لفرع الامام ابى حنيفة النعمان  
 فلتل في فضل اعلاء هذه السنن و اطفاها لفتن و دون في كل حكم الامامة بجد والملة يري و دلي  
 محمد اشرف على التهانوي قدس سره - هذا الكتاب الملقب ب

# اعلاء السنن

من الكتب الحديثية المقبولة مع تصحيحها او تحيينها على الاصول المستقاة بالقبول عند  
 علماء الرواية و مع تقرير استنباط ما يحتاج اليه بالقواعد المقررة عند علماء الدراية  
 (و هذا جزء خامس عشر من) ثم اخذ الحظ الاذ من طبعه بعض المخلصين من خدام حكم الامامة  
 المدوح قدس سره (و هو لا يرني ان يروح باسمه) و طبع باهتمام

المولوي محمد شبير علي التهانوي  
 في مطبعه سپرارت فرير و دكا في سنة ١٣١٦ هـ





علم الحقيقة انه اهدى اليه لوعاخذ ذلك منه فجعله في بيت المال لانه اهدى اليه لعله الذي قلده وقد كان هو نائباً  
في ذلك عن المسلمين فبذره اهداها حق المسلمين توصف في بيت مالهم فان علم انهم اهدوا اليه مكرهين فينبغي ان  
ياخذ فيرده على ابيه وان لم يقدر على ذلك عزله في بيت المال حتى ياتي ابيه بمنزلة اللقطة اه (ص ٢٢٤)  
قال المحقق في الفتح واستقل عمر رضي الله عنه ابا هريرة تقدم بمال فتال له من اين لك هذا قال تلاحت  
الهدايا فقال عمر رضي الله عنه اي عدد والله بالافقت في بيتك فانظر اهدى لك ام لا فاخذ ذلك منه و  
جعله في بيت المال اه (ص ٢٢٤) قلت لم اقف على نفع الهدايا في هذا الاثر والله اعلم من اين اخذ  
المحقق؟ والاثر اخرج ابو عبيد في الاموال حديثنا معاذ عن ابن عون عن ابن سيرين قال لما قدم ابو هريرة  
من البحرين قال له عمر يا عدو الله وعدو كتابه امرت مال الله؟ قال لست بعد والله ولا عدو كتابه ولكنني  
عدد من عاداهم ولم ارق مال الله قال فمن اين اجتمعت لك عشرة آلاف فقال خيلي تاملت وعطاني تلاحق  
وسهامي تلاحت فقصة منها منه قال ابو هريرة فلما اصبحت اصبحت استغفرت لامي المؤمنين (ص ٢٢٤) و  
اخرج عبد الرزاق في المصنف اخبرنا معمر بن ايوب عن ابن سيرين ان عمر اتبع ابا هريرة على البحرين  
فقدم بعشرة آلاف فقال له عمر استأثرت بهذه الاموال فمن اين لك قال خيل نتجت واعطيت تالحت  
وخرج رقيق لي فنظر فوجد بالما قال ثم دعاه ليستعلمه فابى كذا في الاصابة (ص ٢٢٤) وهذا صحيح من الاول  
مسند او المراد بالعطية ما كان له من العطاء في ديوان الخلافة ودون الهدايا بدليل ما في الاول من قوله و  
عطاني تلاحق فانهم واخبر الطبري في التاريخ عرشي عمر حدثنا علي بن محمد عن محمد بن مسلم عن عبد الملك

حضرت عمر بن الخطاب وكتب وملت كما مشي كما

قلت وبذره واقية الفتوى سلت عن سيف المدة بعشرة مائة مائة من المسلمين للمدة فاهدي اليه شيء  
فاجبت ان لم يكن له مدة عادة بالاداء الى هذا السفر قبل العمل فهو حق للمدة ليس للسفر منه شيء فاورد عليه بعض الناس ان قاسم  
على بايا الامراء باطل لان الامير والعامل يهدى اليه لامل الامارة والعمل والسفر لا يهدى اليه الا لعله او وعظه فاجبت  
ان العمل للمدة كما لامل بيت المال وقد جرد ما يهدى الى المصدق حق البيت المال فكذا اذا وايضا قد روي عن عمر رضي  
الله عنه ان امراته ام كلثوم بنت علي لما هدت الى امرأة ملك الروم فهدت اليها هدايا فاعطاها عمر من ذلك مثل هبتها  
واذا بقي من ذلك فجعله في بيت المال فكله في ذلك عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه فقال له عمر قل لصاحبك  
فتمهد اليها حتى تنظر تهدي اليها مثل هذا ام لا (شرح السير ٢٢٤) ولا يخفى ان امرأة الخليفة لم تكن حائلة على امرأة هرقل ولا لها  
عليها ولاية ولم يكن الا انها كانت منقطة في قلوب الناس لكونها امرأة امير المؤمنين فثبت ان العمل والولاية ليس بشرط  
رد الهدايا الى بيت المال يعني لذلك فعلى من يرسل اليه فانهم - ١٢٠





كتاب الشعب

# أسد الغاية

في معرفة الصحابة

لعز الدين بن الأثير

أبي الحسن علي بن محمد الجوزي

٥٥٥ - ٦٣٥ هـ

تحقيق وتعليق

مؤيد الدين  
مؤيد الدين

المجلد الخامس

الشعب





قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَسْلَمَ ، وَاسْتَعْمَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَعْضِ صِدَقَاتِ بَنِي تَيْمٍ . فَلَمَّا قُتِلَ النَّبِيُّ ﷺ وَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ ، وَظَهَرَتْ سَجَاحُ (١) وَادَّعَتْ النُّبُوَّةَ ، صَالِحُهَا إِلَّا أَنَّهُ لَمْ تَظْهَرِ مِنْهُ رِذَّةٌ ، وَأَقَامَ بِالْبُطَاحِ (٢) . فَلَمَّا فَرَّغَ خَالِدٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ وَغَطَفَانَ ، سَارَ إِلَى مَالِكٍ وَقَدِمَ الْبُطَاحَ ، لَمْ يَجِدْ بِهِ أَحَدًا ، كَانَ مَالِكٌ قَدْ فَرَّقَهُمْ وَنَهَاهُمْ عَنِ الْاجْتِمَاعِ . فَلَمَّا قَدِمَ خَالِدُ الْبُطَاحِ بَيْتَ سَرَايَاهُ ، قَتَلَ مَالِكَ بْنِ نُوَيْرَةَ وَنَفَرَ مِنْ قَوْمِهِ . فَاخْتَلَفَتِ السَّرِيَّةُ فِيهِمْ ، وَكَانَ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ ، وَكَانَ فِيهِمْ شَهِدُ أَنْهُمْ أَذْنَوْا وَأَقَامُوا وَصَلُّوا . فَجَبَسَهُمْ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ ، وَأَمَرَ خَالِدٌ فَنَادَى : أَذْفُتُوا أَسْرَاكُمُ - وَهِيَ فِي لُغَةِ كِنَانَةَ الْقَتْلُ - فَقَتَلُوهُمْ (٣) ، فَسَمِعَ خَالِدُ الْوَاعِيَةَ (٤) فَخَرَجَ وَقَدْ قَتَلُوا ، فَتَزَوَّجَ خَالِدٌ امْرَأَتَهُ ، فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ : سَيَفُتُ خَالِدٌ فِيهِ رَهَقٌ (٥) ! وَأَكْثَرَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : تَأْوَلْ فَأَعْطَا . وَلَا أُشِيمُ (٦) سَيَقُتِلُ اللَّهُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ . وَوَدَى مَالِكًا ، وَقَدِمَ خَالِدٌ عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ لَهُ عُمَرُ : يَا عَدُوَّ اللَّهِ ، قَتَلْتَ امْرَأَةً مُسْلِمًا ، ثُمَّ نَزَوْتَ عَلَى امْرَأَتِهِ ، لَأَرْجِمَنَّكَ .

وَقِيلَ : إِنْ الْمُسْلِمِينَ لَمَّا غَشَوْا مَالِكًا وَأَصْحَابِيهِ لَيْلًا ، أَخَذُوا السِّلَاحَ ، فَقَالُوا : نَحْنُ لِلْمُحْرَمِينَ . فَقَالَ أَصْحَابُ مَالِكٍ : وَنَحْنُ الْمُسْلِمُونَ . فَقَالُوا لَهُمْ : ضَعُوا السِّلَاحَ وَصَلُّوا . وَكَانَ خَالِدٌ يَحْتَدِرُ فِي قَتْلِهِ أَنَّ مَالِكًا قَالَ : مَا لِمُخَالَصَتِكُمْ إِلَّا قَالُوكُنَا . فَقَالَ : أَوْمَاتَعْدَهُ لَكَ صَاحِبًا ؟ فَقَتَلَهُ . فَتَقَدَّمَ مَتَحَمُّ عَلَى أَبِي بَكْرٍ يَطْلُبُ بِلَدِّ أَخِيهِ ، وَأَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ سَبِيَّهُمْ ، فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ بِرَدِّ السَّبْيِ ، وَوَدَى مَالِكًا مِنْ بَيْتِ الْمَالِ .

فَهَذَا جَمِيعُهُ ذَكَرَهُ الطَّبْرِيُّ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَثْمَةِ ، وَيَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَرْتَدِّ . وَقَدْ ذَكَرُوا فِي الصَّحَابَةِ لَيْدَ مِنْ هَذَا ، فَتَرَكَهُمْ هَذَا عَجَبٌ . وَقَدْ اخْتَلَفَ فِي رَدِّهِ ، وَعُمَرُ يَقُولُ لِمَخَالِدٍ : قَتَلْتَ امْرَأَةً مُسْلِمًا . وَأَبُو قَتَادَةَ يَشْهَدُ أَنْهُمْ أَذْنَوْا وَصَلُّوا ، وَأَبُو بَكْرٍ يَرُدُّ السَّبْيَ وَيُعْطِي دِيَّةَ مَالِكٍ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ . فَهَذَا جَمِيعُهُ يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ مُسْلِمٌ .

(١) كَانَتْ « سَجَاحٌ » تَحْمِيَّةٌ مِنْ بَنِي يَرْبُوعَ ، وَأَخْوَالُهَا مِنْ ثَغْلَبٍ بِالْعِرَاقِ ، وَقَدْ تَزَوَّجَتْ فِيهِمْ وَأَقَامَتْ بَيْنَهُمْ ، ثُمَّ تَنَصَّرَتْ مِنْ تَنْصَرُّهُمْ ، وَكَانَتْ تَدْعِي الْكُفَّاهَةَ ، وَتَعْرِفُ كَيْفَ تَقُودُ الرِّجَالَ . فَلَمَّا تَرَامَى إِلَيْهَا وَفَاتَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَدْعَتْ حَبِيَّةً ، وَنَفَسَتْ إِلَيْ قَوْمِهَا مِنْ تَيْمٍ ، فَرِيدَ أَنْ تَفْزُو الْمَدِينَةَ ، وَأَنْ تَقَاتِلَ أَبَا بَكْرٍ .

(٢) الْبُطَاحُ - بِضَمِّ الْبَاءِ - : مَاءٌ فِي دِيَارِ بَنِي أَسَدٍ مِنْ خَزِجَةَ .

(٣) فِي كِتَابِ أَيَّامِ الْعَرَبِ فِي الْإِسْلَامِ ١٥٦ : « وَكَانَ الْغُرَاسُ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ » .

(٤) الْوَاعِيَةُ : الصَّرَاخُ . وَفِي الْمَطْبُوعَةِ : الْوَاعِيَةُ . بِالْفَتْحِ ، وَهُوَ خَطَأٌ .

(٥) رَهَقٌ : السُّفْهُ وَالْخَفَّةُ وَالظُّلْمُ .

(٦) أُشِيمُ : أَعْمَدُ .

حضرت عمرؓ نے خالد بن ولید کو دشمن خدا کا کہہ کر تو نے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے





# حياة الصحابة

لِلْعَلَامَةِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ يُوْسُفَ الْكَانْدَهْلَوِيِّ

حَقَّقَهُ وَضَبَّطَهُ وَعَلَّقَ عَلَيْهِ وَقَدَّمَ لَهُ  
لَجْنَةُ أَعْلَمَاءِ وَبَاحِثِينَ

الجزء الأول

الناشر  
دار الكتاب العربي





### حضرت عمرؓ اور بزرگ اور بزرگ تھے

بالبینات من ربکم؟» فلهوا عن رسول الله ﷺ وأقبلوا على أبي بكر. قال شيخ: فرجع إلينا أبو بكر فجعل لا يمس شيئاً من غدائره إلا جاء معه وهو يقول: تباركت يا ذا الجلال والإكرام.

### تحمّل عمر بن الخطاب رضي الله عنه الشدائد

أخرج ابن إسحاق عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: لما أسلم عمر رضي الله عنه قال: أي قریش أنقل للحديث؟ فقيل له جميل بن معمر الجمحي، فغدا عليه. قال عبد الله: وغدوت أتبع أثره وأنظر ما يفعل وأنا غلام أعقل كل ما رأيت. حتى جاءه، فقال له: أعلمت يا جميل أبي أسلمت ودخلت في دين محمد ﷺ؟ قال: فوالله، ما راجعه حتى قام يحرق رداءه وأتبعه عمر وأتبعته أنا، حتى قام على باب المسجد صرخ بأعلى صوته: يا معشر قریش، - وهم في أنديتهم - حول الكعبة - ألا إن ابن الخطاب قد صبا. قال يقول عمر من خلفه: كذب، ولكني قد أسلمت وشهدت أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله. وثاروا إليه فما برح يقاتلهم ويقاتلونهم حتى قامت الشمس على رؤوسهم. قال: وطلح - فقعد، وقاموا على رأسه وهو يقول: افعلوا ما بدا لكم، فأحلف بالله، أن لو قد كنا ثلاث مائة رجل لقد تركناها لكم أو تركتموها لنا. قال: فبينما هم على ذلك إذ أقبل شيخ من قریش عليه حلة جبرة - وقميص موشى - حتى وقف عليهم فقال: ما شأنكم، فقالوا صبا عمر. قال: فمه! رجل اختار لنفسه أمراً فماذا تريدون، أترون بني عديّ يسلمون لكم صاحبهم هكذا؟ خلّوا عن الرجل. قال: فوالله لكأنما كانوا ثوباً كُشط<sup>(١)</sup> عنه. قال فقلت لأبي - بعد أن هاجر إلى المدينة - يا أبت، من الرجل الذي زجر القوم عنك بمكة يوم أسلمت وهم يقاتلونك؟ قال: ذاك - أي بني - العاص بن وائل السهمي. وهذا إسناد جيد قوي. كذا في البداية (٨٢/٣). وعند البخاري (٥٤٥/١) عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: بينما هو في الدار خائفاً إذ جاءه العاص بن وائل السهمي أبو عمرو - وعليه حلة جبرة وقميص





قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی

# ازالۃ الخنا

عَنْ خِلَافَةِ الْخُلَفَاءِ  
مَقْصِدِ اَوَّلِ

مصنفہ: سید الامام حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

ترجمہ: حضرت مولانا عبد الشکور صاحب

حضرت مولانا انشاء اللہ صاحب

تزیلین: مولانا حامد الرحمن صاحب کاندھلوی

محمد سعید دیند ستر تاجران

قرآن محل، مقابل مولوی مسافر خانہ، کراچی





نفسہ ابتداء مرصعات اللہ سے موصوف ہوں گے وہ اس کی خلافت سے انکار کریں گے مگر خلیفہ اور اس کے اتباع پر وہ اس انکار کو خیال میں نہ لادیں گے۔ اور جانبین سے جہاد و قتال ہوگا مگر چہ اکثر صورتوں میں اتباع ہو اور خواہش جانبین سے ظہور میں آئے گا۔

حضرت صدیق سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جس شخص کے قدم راہ خدا میں گروا اور وہوں اللہ تم اس پر دوزخ حرام کرنے گا۔ حضرت عثمان غنی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم فرمایا کرتے تھے کہ ایک رشا خدا کی راہ میں پیروہ دینا دس ہزار برس کے صوم و صلوات سے افضل ہے۔ حضرت صدیق سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ کسی قوم نے جہاد ترک نہیں کیا مگر یہ کہ اللہ نے اسے جنت لے ڈالا ہے۔

حضرت عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا اللہ حق کہنے سے نہیں شہ راتا تم لوگ عورتوں سے خلاف وضع فطری فعل کیا کرو۔ حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا میرا خاوند میرے پاس نہیں آتا ہے۔ آپ نے اس کے خاوند کو بلا کر دریافت کیا اس نے کہا اب میں مسن ہو گیا ہوں اور میری قوت کم ہو گئی ہے۔ آپ نے پوچھا پھر آخرا اس کے پاس آتے بھی ہو یا نہیں؟ اس نے کہا مہینہ میں صرف ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کے فرمایا بس اسی قدر کافی ہے۔ حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنی بیٹی حضرت حفصہؓ سے پوچھا کہ عورت مردوں کے کب تک صبر کر سکتی ہے؟ انہوں نے کہا جب ماد تک۔ آپ نے فرمایا بس سچہ ماہ سے زیادہ بشکر کو نہ روکا کروں گا۔ تیز روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عمرؓ فرمایا تھے تھے کہ میں جماع کرنا پسند نہیں کرتا اس لیے کہ جماع کرنے سے میرے جسم سے وہ قطرات نکل جائیں جو سبک کرتے ہیں۔ اشعث بن اسلم ابصری سے روایت کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر فاروقؓ نماز پڑھ رہے تھے۔

وہ یہودی آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے کہہ رہے تھے کیا یہی وہ شخص ہے جسے ہم اپنی کتاب میں قرآن صید پانے میں عطا کرے گا۔ جو خرقیل نے عھا کیا۔ اور یہ خدا کے وہ نبی تھے جنہوں نے باذن اللہ مرخص زندہ کیے حضرت عمرؓ نے فرمایا تم کتاب اللہ میں خرقیل کا ذکر نہیں پاتے اور نہ یہ کہ انہوں نے مردے زندہ کیے۔ پھر اس کے کہ حضرت عیسیٰؑ کی نسبت قرآن مجید میں مذکور ہے کہ انہوں نے مردے زندہ کیے۔ ان دونوں یہودیوں نے کہا کہ ہم کتاب اللہ میں یہ پاتے ہیں کہ اللہ تمہارے بہت سے نبیوں کا ذکر کیا ہے اور بہتوں کا نہیں حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا بیشک یہ ٹھیک ہے۔ اس کے بعد یہودیوں نے کہا کہ حضرت خرقیل کے مردوں کو زندہ کرنے کا

قصہ اس طرح ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک دفعہ دبا بھیلی، دو ڈر کے مارے گھروں سے نکل گئے جب وہ شہر سے ایک میل کے فاصلے پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی رو میں قبض کر لیں۔ بنی اسرائیل کی قوم نے ان کی لاشوں کو ایک احاطہ میں بند کر دیا۔ جب ان کی ہڈیاں گل سرگشتیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت خرقیل کو بھیجا اور اپنے انہیں باذن اللہ زندہ کیا۔ انہیں کی نسبت اللہ تمہارے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ اللہ عز و جل الذین خرجوا من ديارهم وهم اليك حذر لاسوت فقال لهم الله موتوا ثم احياهم ان الله لذو فضل على الناس ولكن اكثر الناس لا يشكرون۔ سورۃ بقرہ پارہ ۲۱ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت عمر فاروقؓ نے لوگوں سے روایت کیا کہ قرآن مجید میں ذی عظمت و عدل اور ذی خوف و رجا کون سی آیت ہے؟ لوگ خاموش رہے

حضرت عمرؓ کی نبی کے قطرات صبح کرتے ہیں



# الرياض النظرية في مناقب العترة

الاسم الشيخ مشايخ الفقه والحديث

أبي جعفر أحمد الشيرازي المحب الطبر

رحمة الله وطيب ثراه

أبو بكر الصديق

عمر بن الخطاب ه عثمان بن عفان

علي بن أبي طالب ه طاعة بن عبيد الله

الزبير بن العوام ه سعد بن أبي وقاص

سعيد بن زيد ه عبد الرحمن بن عوف

أبو عبيدة عامر بن الجراح

الجزء الأول

حققه وعن علي

فضيلة الشيخ محمد مصطفى أبو العلاء

امير السادة النعمان الاشرف واقامته بالأزهر الشريف

حقوق الطبع بهذا الوضع محفوظة

يطلب من

بميدان

سنة ١٤١٨ هـ

مكتبة البند

لسوق

أم الغلام





- ۲۰۵ -

أبو بكر تلك الأيام . وعن عبد الله بن زمعة قال لما استعز برسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا عنده في نفر من المسلمين دعاه بلال إلى الصلاة فقال مروا من يصلي فخرج عبد الله بن زمعة فإذا عمر في الناس وكان أبو بكر غائبا فقلت يا عمر قم فصل بالناس فتقدم وكبر ، فلما سمع النبي صلى الله عليه وسلم صوته قال فإين أبو بكر يأي الله ذلك والمسلمون فبعث إلى أبي بكر بعد أن صلى عمر تلك الصلاة فصل بالناس .

وفي رواية أن النبي صلى الله عليه وسلم لما سمع صوت عمر خرج حتى اطلع رأسه من حجرته ثم قال لا لا لا ليصل للناس ابن أبي قحافة - يقول ذلك مغضبا . أخرجهما أبو داود .

وخرج أحمد معناه وخرجه ابن اسحاق ولفظه : عن عبد الله بن زمعة قال لما استعز برسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا عنده في نفر من المسلمين قال دعاه بلال إلى الصلاة فقال مروا من يصلي بالناس قال فخرجت فإذا عمر في الناس وأبو بكر غائب فقلت قم يا عمر فصل بالناس قال فقام ، فلما كبر سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم صوته وكان عمر رجلا مجرأ قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإين أبو بكر ، يأي الله ذلك والمسلمون ، قال فبعث إلى أبي بكر فجاء بعد أن صلى عمر تلك الصلاة فصل بالناس ، قال عبد الله بن زمعة قال لي عمر : ويحك ماذا صنعت بي يا بن زمعة والله ما ظننت حين أمرتني إلا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرك بذلك ولولا ذلك

حضرت عمرؓ کا نام پڑھنا خدا اور مسلمانوں کو پائیندہ ہے





# إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء

حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ

المتوفى ۱۱۷۶ھ

مقتصد دوم

سید الکسیر لہوری

۱۳۹۶ھ پاکستان ۱۹۷۶م



حضرت عمرؓ کو یہ ہو کر پیشاب کرنے کے بعد پانی سے استنجائیں کرتے تھے

سنت عمر و احسان

[illegible]





# الدر المنثور في تفسير الإمام

للامام جلال الدين السيوطي  
رحمه الله تعالى  
وبهامشه القرآن الكريم  
مع تفسير ابن عباس رضي الله عنه

المجلد الثاني

دار المعرفة  
للطباعة والنشر  
بيروت - لبنان



ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والطبرانی والبیہقی والدلائل عن المسور بن مخرمة قال سألت عبد الرحمن بن عوف عن قول الله ثم أتزل عليكم من بعد الغم أمانة نعاسا قال أتلى علينا النوم يوم أحد \* وأخرج ابن أبي شيبة وعبد بن جید والبخاری والترمذی والنسائی وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن حبان والطبرانی وأبو الشیخ وابن مردويه وأبو نعیم والبیہقی كلاهما في الدلائل عن أنس ان أبا طلحة قال غشنا ونحن في مصافنا يوم أحد حدث انه كان من غشيه النعاس يومئذ قال فجعل سفي يسقط من يدي وأخذوه بسقطوا وأخذوه فذلك قوله ثم أتزل عليكم من بعد الغم أمانة نعاسا غشى طائفة منكم والطائفة الاخرى المناقون ليس لهم هم الا أنفسهم أجنب قوم وأرعبه وأخذله الحق بظنون بالله غير الحق ظن الجاهلية كذبهم انما هم أهل شلو وريفة في الله \* وأخرج ابن سعد وابن أبي شيبة وعبد بن حميد والترمذی وصححه والحاكم وصححه وابن مردويه وابن جریر والطبرانی وأبو نعیم والبیہقی في الدلائل عن الزبير بن العوام قال رفعت رأسي يوم أحد فبعت أنظر ومات منهم أحد الا وهو محمد بن جعفر من النعاس فذلك قوله ثم أتزل عليكم من بعد الغم أمانة نعاسا تلى هذه الآية ثم أتزل عليكم من بعد الغم أمانة نعاسا \* وأخرج الترمذی وصححه وابن جریر وأبو الشیخ والبیہقی في الدلائل عن الزبير بن العوام قال رفعت رأسي يوم أحد فبعت أنظر ومات منهم أحد الا وهو محمد بن جعفر من النعاس وتلى هذه الآية ثم أتزل عليكم من بعد الغم أمانة نعاسا الآية \* وأخرج ابن أبي حاتم وابن راهويه وعبد بن جید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والبیہقی في الدلائل عن الزبير قال لقد رأيتني مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حين اشتد الخوف علينا أرسل الله علينا النوم فامنا من رجل الاذنه في صدره فوالله اني لاسمع قول معتبين قبل مبدا اسمع الا كالحلم لو كان لنا من الامر شيء ما قبلناه هنا ففطن الله وفي ذلك أنزل الله ثم أتزل عليكم من بعد الغم أمانة نعاسا الى قوله ما قبلناه هنا لقول معتبين قشیر \* وأخرج عبد بن جید عن ابراهيم انه قرأ في آل عمران أمانة نعاسا غشى بالناس \* وأخرج عبد بن جید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والطبرانی عن ابن مسعود قال النعاس عند القتال أمانة من الله والنعاس في الصلوة من الشيطان \* وأخرج ابن جریر وابن المنذر عن ابن جریج قال ان المنافقين قالوا لعبد الله بن أبي وكان سيد المنافقين في أنفسهم قتل اليوم بنو الخزرج فقال وهل لنا من الامر شيء أمأ والله لننرجعنا الى المدينة ليجزينا الاعز منها الاذل وقال لو كنتم في بيوتكم لبر الذین كتب عليهم القتل \* وأخرج ابن جریر عن قتادة والربيع في قوله ظن الجاهلية قالوا ظن أهل الشرك \* وأخرج ابن أبي حاتم عن ابن عباس قال معتب الذي قال يوم أحد لو كان لنا من الامر شيء ما قبلناه هنا فطر الله في ذلك لنا من قولهم فطائفة قد أحسبهم أنفسهم بظنون بالله الى آخر القصص \* وأخرج ابن أبي حاتم عن الربيع في قوله يخفون في أنفسهم ما لا يبدون لان كان مما أنفروا في أنفسهم ان قالوا لو كان لنا من الامر شيء ما قبلناه هنا \* وأخرج ابن أبي حاتم عن الحسن انه سئل عن هذه الآية فقال لما قتل من قتل من أصحاب محمد أتوا عبد الله بن أبي فقالوا له ما ترى فقال انما والله ما نزالوا لو كان لنا من الامر شيء ما قبلناه هنا \* وأخرج ابن جریر عن الحسن انه سئل عن قوله فللو كنتم في بيوتكم لبر الذین كتب عليهم القتل الى مصافحهم قال كتب الله على المؤمنين ان يقاتلوا في سبيله وايس كل من يقاتل يقتل ولكن يقتل من كتب الله عليه القتل \* قوله تعالى (ان الذین تولوا منكم) الآية \* وأخرج ابن جریر عن كليب قال خطب عمر يوم الجمعة فقرأ آل عمران وكان يعجب اذا خطب ان يقرأها فلما انتهى الى قوله ان الذین تولوا منكم يوم التقي الجمع ان قال لما كان يوم أحد هزمناهم فمررت حتى صعدت الجبل فلقدرأ بنی أنور كائن أروى والناس يقولون قتل محمد فقات لا أحد أحد يقول قتل محمد الا فتنه حتى اجتمعنا على الجبل ففترأت ان الذین تولوا منكم يوم التقي الجمع ان الآية كلها \* وأخرج ابن المنذر وابن ابی حاتم عن عبد الرحمن بن عوف ان الذین تولوا منكم يوم التقي الجمع قال هم ثلاثة واحد من المهاجرين واثنان من الانصار \* وأخرج ابن منده في معرفة الصحابة عن ابن عباس في قوله ان الذین تولوا منكم يوم التقي الجمع الآية قال نزلت في عثمان ورافع بن المعلى

هذه من حديث ابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم والطبرانی والبیہقی والدلائل عن المسور بن مخرمة قال سألت عبد الرحمن بن عوف عن قول الله ثم أتزل عليكم من بعد الغم أمانة نعاسا قال أتلى علينا النوم يوم أحد \* وأخرج ابن أبي شيبة وعبد بن جید والبخاری والترمذی والنسائی وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن حبان والطبرانی وأبو الشیخ وابن مردويه وأبو نعیم والبیہقی كلاهما في الدلائل عن أنس ان أبا طلحة قال غشنا ونحن في مصافنا يوم أحد حدث انه كان من غشيه النعاس يومئذ قال فجعل سفي يسقط من يدي وأخذوه بسقطوا وأخذوه فذلك قوله ثم أتزل عليكم من بعد الغم أمانة نعاسا غشى طائفة منكم والطائفة الاخرى المناقون ليس لهم هم الا أنفسهم أجنب قوم وأرعبه وأخذله الحق بظنون بالله غير الحق ظن الجاهلية كذبهم انما هم أهل شلو وريفة في الله \* وأخرج ابن سعد وابن أبي شيبة وعبد بن حميد والترمذی وصححه والحاكم وصححه وابن مردويه وابن جریر والطبرانی وأبو نعیم والبیہقی في الدلائل عن الزبير بن العوام قال رفعت رأسي يوم أحد فبعت أنظر ومات منهم أحد الا وهو محمد بن جعفر من النعاس فذلك قوله ثم أتزل عليكم من بعد الغم أمانة نعاسا تلى هذه الآية ثم أتزل عليكم من بعد الغم أمانة نعاسا \* وأخرج الترمذی وصححه وابن جریر وأبو الشیخ والبیہقی في الدلائل عن الزبير بن العوام قال رفعت رأسي يوم أحد فبعت أنظر ومات منهم أحد الا وهو محمد بن جعفر من النعاس وتلى هذه الآية ثم أتزل عليكم من بعد الغم أمانة نعاسا الآية \* وأخرج ابن أبي حاتم وابن راهويه وعبد بن جید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والبیہقی في الدلائل عن الزبير قال لقد رأيتني مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حين اشتد الخوف علينا أرسل الله علينا النوم فامنا من رجل الاذنه في صدره فوالله اني لاسمع قول معتبين قبل مبدا اسمع الا كالحلم لو كان لنا من الامر شيء ما قبلناه هنا ففطن الله وفي ذلك أنزل الله ثم أتزل عليكم من بعد الغم أمانة نعاسا الى قوله ما قبلناه هنا لقول معتبين قشیر \* وأخرج عبد بن جید عن ابراهيم انه قرأ في آل عمران أمانة نعاسا غشى بالناس \* وأخرج عبد بن جید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والطبرانی عن ابن مسعود قال النعاس عند القتال أمانة من الله والنعاس في الصلوة من الشيطان \* وأخرج ابن جریر وابن المنذر عن ابن جریج قال ان المنافقين قالوا لعبد الله بن أبي وكان سيد المنافقين في أنفسهم قتل اليوم بنو الخزرج فقال وهل لنا من الامر شيء أمأ والله لننرجعنا الى المدينة ليجزينا الاعز منها الاذل وقال لو كنتم في بيوتكم لبر الذین كتب عليهم القتل \* وأخرج ابن جریر عن قتادة والربيع في قوله ظن الجاهلية قالوا ظن أهل الشرك \* وأخرج ابن أبي حاتم عن ابن عباس قال معتب الذي قال يوم أحد لو كان لنا من الامر شيء ما قبلناه هنا فطر الله في ذلك لنا من قولهم فطائفة قد أحسبهم أنفسهم بظنون بالله الى آخر القصص \* وأخرج ابن أبي حاتم عن الربيع في قوله يخفون في أنفسهم ما لا يبدون لان كان مما أنفروا في أنفسهم ان قالوا لو كان لنا من الامر شيء ما قبلناه هنا \* وأخرج ابن أبي حاتم عن الحسن انه سئل عن هذه الآية فقال لما قتل من قتل من أصحاب محمد أتوا عبد الله بن أبي فقالوا له ما ترى فقال انما والله ما نزالوا لو كان لنا من الامر شيء ما قبلناه هنا \* وأخرج ابن جریر عن الحسن انه سئل عن قوله فللو كنتم في بيوتكم لبر الذین كتب عليهم القتل الى مصافحهم قال كتب الله على المؤمنين ان يقاتلوا في سبيله وايس كل من يقاتل يقتل ولكن يقتل من كتب الله عليه القتل \* قوله تعالى (ان الذین تولوا منكم) الآية \* وأخرج ابن جریر عن كليب قال خطب عمر يوم الجمعة فقرأ آل عمران وكان يعجب اذا خطب ان يقرأها فلما انتهى الى قوله ان الذین تولوا منكم يوم التقي الجمع ان قال لما كان يوم أحد هزمناهم فمررت حتى صعدت الجبل فلقدرأ بنی أنور كائن أروى والناس يقولون قتل محمد فقات لا أحد أحد يقول قتل محمد الا فتنه حتى اجتمعنا على الجبل ففترأت ان الذین تولوا منكم يوم التقي الجمع ان الآية كلها \* وأخرج ابن المنذر وابن ابی حاتم عن عبد الرحمن بن عوف ان الذین تولوا منكم يوم التقي الجمع قال هم ثلاثة واحد من المهاجرين واثنان من الانصار \* وأخرج ابن منده في معرفة الصحابة عن ابن عباس في قوله ان الذین تولوا منكم يوم التقي الجمع الآية قال نزلت في عثمان ورافع بن المعلى





# إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء

حكيم الأمت شاه ولي الله محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ

المتوفى ۱۱۷۶ھ

مقدمہ دوم

سید الکسیر لکھنوی

۵۱۳۹۶ پاکستان ۲۱۹۴۶



حضرت عمرؓ زمانہ جاہلیت میں ظالم اور بعد از اسلام ذلیل تھے

[illegible]

وفاقیہ اسلامیہ

مکتبہ اسلامیہ  
لاہور

2014



## 49

[illegible]

۱۰۰

[illegible]





تحقیقی دستاویز





حضرت عمرؓ نے نبی اکرمؐ کی نبوت میں شک کیا

القسم

مَعَ الْفِتَنِ

۲۶

[illegible]

والذي هو  
الذي هو  
والذي هو  
والذي هو

تحقیقی و استواری

2708





# الدر المنثور في تفسير المأثور

للامام جلال الدين السيوطي  
رحمه الله تعالى

وبهامشه القرآن الكريم  
مع تفسير ابن عباس رضي الله عنه

الجزء السادس

الناشر  
دار المعرفة  
للطباعة والنشر  
بيروت - لبنان

تحقيق د. سائر

709





غدر اُلت اسمی فی غدوتک وكان المغيره عجب قومانی الجاهلیه فقتلهم وأخذ أموالهم ثم جاءه قال فقال النبي  
 صلى الله عليه وسلم أما الاسلام فاقبل وأما المال فاست منه في شيء ثم ان عمر وجعل يري أصحاب النبي صلى الله  
 عليه وسلم يقولون قال فوالله ما تخم رسول الله صلى الله عليه وسلم نخامة الا وقعت في كف واحد منهم فذلک باوجهه  
 وجلده واذا أمرهم ابعدوا أمره واذا قوضا كادوا يقتلون على وضوئه واذا تكلم خفضوا أصواتهم عنده وما  
 يحدون اليه النظر تعظيما له فرجع عمر وقالی أصحابه فقال أي قوم والله لقد وفدت على الملوك وفدت على قيسر  
 وأكسرى والعجاشي والله ان رأيت ملكا يعظمه أصحابه ما يعظم أصحاب محمد والله ان يتختم نخامة الا وقعت  
 في كف واحد منهم فذلک باوجهه وجلده واذا أمرهم ابعدوا أمره واذا قوضا كادوا يقتلون على وضوئه واذا  
 تكلم خفضوا أصواتهم عنده وما يحدون اليه النظر تعظيما له والله قد عرض عليكم خطا تشرفوا قبلوه فقال رجل  
 من بني كنانة دعوني آتة فقالوا ائتة فلما أشرف على النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه قال رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم هذا فلان وهو من قوم يعظمون البدن فابعثوا له فبعث له واستقبله القوم بلبون فلما رأى ذلك قال  
 سبحان الله ما ينبغي لهؤلاء ان يصعدوا من البيت فلما رجع الى أصحابه قال رأيت البدن قد قادت حراً ثم رتفا  
 أرى ان يصعدوا عن البيت فقام رجل بقوله له مكر زين حذص فقال دعوني آتة فقالوا ائتة فلما أشرف عليهم  
 قال النبي صلى الله عليه وسلم هذا مكر زوهو رجل فاجر ففعل بكلم النبي صلى الله عليه وسلم فبسطها هو بكلمه اذ جاء  
 سهيل بن عمرو فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد سهل لكم من أمركم فاعصوه قال هات اكتب بيننا وبينك  
 كتابا فعدا الكاتب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكتب بسم الله الرحمن الرحيم قال سهيل أما الرحمن فوالله  
 ما أدري ما هو ولكن اكتب باسمك اللهم فما كنت تكلم فقال المسامون والله انك بها الاسم الله الرحمن الرحيم  
 فقال النبي صلى الله عليه وسلم اكتب باسمك اللهم ثم قال هذا ما فاضى عليه محمد رسول الله فقال سهيل والله لو كنا نعلم  
 انك رسول الله ما سددناك عن البيت ولا فائنا لك ولكن اكتب محمد بن عبد الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم والله  
 اني لرسول الله وان كذبوني اكتب هذا ما فاضى عليه محمد بن عبد الله قال الزهري وذلك لقوله لا يسألوني خطا  
 يعنونه فيها حرمان الله الا اعطينهم اياه فقال النبي صلى الله عليه وسلم اني ان تغلوا بيننا وبين البيت فنعطو فيه  
 قال سهيل والله لا نتحدث العرب انما أخذنا خطا فماتوا لكن لا نعلم المقبل فكاتب فقال سهيل وعلى انه لا ياتك  
 منار جمل وان كان على دينك الارردية البناقة قال المسلمون سبحان الله كيف ير الى المشركين وقد جاء مسلما  
 فيستبهم كذلك اذ جاء أبو جندل بن سهيل بن عمرو برسوف في قيوده وقد خرج من أهل مكة حتى روى بنفسه  
 بين أظهر المسلمين فقال سهيل هذا يا محمد أول من أقاضك عليه ان ترد الى فقال النبي صلى الله عليه وسلم انما نقض  
 الكتاب بعدد قال فوالله لا يصلحك على شيء أبدا قال النبي صلى الله عليه وسلم فاحزوني قال ما آتاكم به قال بلى فأقول  
 قال ما آتاكم به فقال أبو جندل أي عشر المسلمين أردت الى المشركين وقد جئت مسلما لا ترون ما لعيت في الله  
 وكان قد قرب عذبا شديد في الله فقال عمر بن الخطاب والله ما شككت منذ املت الا يومئذ فأتى النبي صلى الله  
 عليه وسلم فقالت ألت نبى الله قال بلى فقلت ألت سنا على الحق وعدونا على الباطل قال بلى قلت فلم تعطى الدنيا في  
 دينا اذن قال انى رسول الله واستأعصه وهو ناصرى قلت أو ليس كنت تعد لنا ما سنا في البيت ونعطو فيه قال  
 بلى أفاخبرك انك تاتى العام قات لا قال فانك آتيمو معطوف به فأتيت أبا بكر فقلت يا أبا بكر اليس هذا نبى الله  
 حقا قال بلى قلت ألت سنا على الحق وعدونا على الباطل قال بلى قلت فلم تعطى الدنيا في دينا اذن قال أيج الرجل انه  
 رسول الله وليس بعصى ربه وهو ناصر فاستسك بغرزة فطر حتى عوف فوالله انه اعلى الحق قلت أو ليس كان  
 محمدنا انا سنا في البيت ونعطو فيه قال بلى أفاخبرك انك تاتى العام قات لا قال فانك آتيمو معطوف به قال عمر  
 قد مات لذلك اعمالا فلما فرغ من قضية الكتاب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صحابه قوموا فافزعوا ثم  
 اذبحوا فوالله ما قام رجل منهم حتى قال ذلك ثلاث مرات فلما لم يقم منهم أحد قام فدخل على أم سلمة فذكر لها





الجزء الثاني من تاريخ الخلفاء في أحوال  
أنفس نفيس تأليف الإمام العالم  
العلامة الشيخ محمد بن محمد  
ابن الحسن الديار بكرى  
نفعنا الله به وعالومه  
والمسلمين  
أجمعين  
آمين

مؤسسة شعبات  
للنشر والتوزيع  
بيروت







\*(۲۴)\*

تدخل عليه أسكته وأنه إذا كان عام قابل خرجنا عنها فدخلتها أنت وأصحابك فأبقت فيها ثلاثاً مع سلاح  
الراكب السيوف في القرب لا تدخلها بغيرها \* وفي رواية ولا تدخلها إلا بجلباب السلاح السيف  
والدوس ونحو ذلك كذا في المتقي \* وفي رواية يبلغ هذا الشرط أن من أتى محمد بن قيس رده عليهم  
وإن كان مسلماً ومن جاءه بغيره يشتمن مع محمد لم يردوه عليه تعجب المسلمون من هذا الشرط فقالوا  
سبحان الله كيف نرد من أنا مسلماً وقالوا يا رسول الله أن كتب هذا قال نعم أنه من ذهب منا إليهم  
فأعده الله ومن جاءنا منهم سيجعل الله له فرجاً ومخرجاً \* وفي رواية قال عمر عند ذلك أترضى بهذا الشرط  
يا رسول الله فتسبح النبي صلى الله عليه وسلم وقال من جاءنا منهم فردناه إليهم سيجعل الله له فرجاً  
ومخرجاً ومن أعرض عنا وذهب إليهم لسانه في شيء أوليس منا بل هو أولهم فبينما رسول الله صلى  
الله عليه وسلم يكتب الكتاب هو وسهيل بن عمرو إذ جاء أبو جندل بن سهيل بن عمرو ويرسف في يده  
وقد أتته إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وخرج من أسد مكة حتى رمى بنسبه بين أظهر المسلمين  
فقال سهيل يا محمد هذا أقول ما أقاضيك عليه إن تردته إلى فقال أألم تقض الكتاب بعد قال فوالله  
ما أصالحك على شيء أبداً قال النبي صلى الله عليه وسلم فأجره لي قال ما أأجرك لك قال بلى فأفعل قال  
ما أأفعل قال مكرز بلى قد أجرتك قال لا تعذبه وكان قد عذب في الله عذاباً شديداً فضمن له ذلك  
مكرز بن حفص فلما رأى سهيل أباجندل قام إليه وضرب وجهه وأخذ بلبديه وجرد ليرده إلى  
قريش فجعل أباجندل يصير يده على موهة ويقول يا معشر المسلمين أريد إلى المشركين يقتلوني في ديني فراد  
الناس ذلك إلى ما هم \* وفي رواية قام سهيل إلى سمرة وجرمها عصفاً وضرب به وجه أبي جندل ضرباً  
رق عليه المسلمون وبكوا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أباجندل اصبر واحتسب فإن الله  
جاء لك ولن يهلك من المسلمين فرجاً ومخرجاً إن شاء الله فعدوا بين القوم عقد أو صلحنا وأعطاهم  
على ذلك وأعطوا عهد الله وأباجندل ربهم فوثب عمر بن الخطاب عثي إلى جنب أبي جندل وسئل  
اصبر يا أباجندل فأنما هم المشركون وأنما أدم أحدهم كدم كلب وديني عمر وهو قائم السيف منه يقول  
رجوت أن يأخذ السيف فيضرب به أباه ففطن الرجل بآية \* وفي رواية قال أبو جندل يا عمر ما أنت  
بأخري بطاعة رسول الله صلى الله عليه وسلم مني \* وقد كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم  
خرجوا وهم لا يشكون في القتل وأباجندل وأباجندل وأباجندل وأباجندل وأباجندل وأباجندل وأباجندل  
والرجوع من غير فتح وما تحمل عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم في نفسه دخل الناس من ذلك أمر  
عظيم حتى كادوا يهلكون \* وروى عن عمر أنه قال والله ما شكت منذ أسلمت إلا يومئذ فأبقت النبي  
صلى الله عليه وسلم فقلت أأستحي الله حقاً قال بلى قلت أأستحي الحق وعدونا على الباطل قال بلى  
قلت أليس قتلنا في الجنة وقتلناهم في النار قال بلى قلت فلم تعطى الجنة في ديننا قال أفي رسول الله  
وأست أعصيه وهو ناصر قلبي قلت أولست كنت تحدثنا أناساً في البيت فنطوف به قال بلى فأخبرتك أنا  
نائبه العام قلت لا قال فأنك آتية وموطوف به قال فأبكت أبابكر فقلت يا أبابكر أليس هذا حي الله حقاً قال  
بلى قلت فلم تعطى الجنة في ديننا قال أيها الرجل أنه رسول الله ولن يعصيه فأبكت بغيره فوالله  
أنه لعلي الحق المبين فكان عمر رضي الله عنه يقول مزلت أنصدق وأسلم وأسلمي وأعق من الذي  
صنعت يومئذ مخافة كلامي الذي تكلمت به حين رجوت أن يكون خيراً كذا في الاكتفاء \* وفي غيره  
قال عمر جعلت كثيراً من الأعمال الصالحة من الصوم والصلاة والصدقة والاعتقاف كفارة لتلك

هفت مرتبه نام کرم کی نبوت میں ملک کیا

تحقیقی دستاویز

712





# صحيح البخاري

الإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم  
ابن المغيرة بن بردزبة البخاري الجعفي

طبعة باطونست من طبعة دار الطباعة العامة بدمشق

الجزء الخامس

حقوق الطبع محفوظة للناسخ

١٤٠ هـ - ١٩٨١ م

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

تحقيق رستاق

713



فَأَسْنَتُ بِهِ يَمْرُقًا فِي بَيْ سَلَمَةَ فَأَمَهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأْتِيهِ فِي الْإِسْلَامِ ۖ وَقَالَ لَأَيُّ  
 حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مُوَيْسَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا  
 قَتَادَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ نَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُ رَجُلًا مِنَ  
 الْمَشْرِكِينَ وَآخَرُ مِنَ الْمَشْرِكِينَ يُحْتَلِمُ مِنْ وَرَائِهِ إِهْلَةٌ فَاسْتَرَعْتُ إِلَى الَّذِي يُحْتَلِمُ  
 فَرَفَعَ يَدَهُ لِضَرْبِي وَأَضْرَبُ يَدَهُ فَهَلَسَتْهَا ثُمَّ اخَذَنِي فَصَمَنِي صَمًا شَدِيدًا حَتَّى  
 تَحَوَّطْتُ ثُمَّ تَرَكَ فَتَحَالَ وَدَفَعَنِي ثُمَّ قَتَلَنِي وَأَنْهَزَمَ الْمُسْلِمُونَ وَأَنْهَزَمْتُ مَعَهُمْ فَإِذَا  
 بِنُورٍ فِي الْخَطَابِ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ لَهُ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ ثُمَّ تَرَجَّعَ النَّاسُ  
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَامَ  
 يَدَيْهِ عَلَى قَبِيلٍ قَتَلَهُ فَإِنَّهُ سَلْبَةٌ فَقُمْتُ لَا تَمْسُ يَدَيَّ عَلَى قَبِيلٍ فَلَمْ أَرِ أَحَدًا يَشْهَدُنِي  
 فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَأَ فَنَزَّكَرْتُ أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ  
 مِنْ جُلَسَائِهِ سَلِّحْ هَذَا الْقَبِيلَ الَّذِي يَذْكُرُ غَدِي فَأُزِيهِ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا  
 لَا يُعْطِيهِ أَصِيبُغٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدْعُو اسْمًا مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنْ اللَّهِ وَرَسُولِهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَى فَاشْتَرَيْتُ  
 مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ أَوَّلُ مَالٍ تَأْتِيهِ فِي الْإِسْلَامِ بِالسَّبَبِ غُرَاقُ أَوْ طَارِسُ  
 حُرَيْثُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي  
 مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ  
 عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَارِسَ فَاتَى دُرَيْدَ بْنَ الصَّمَةِ فَقَبِلَ دُرَيْدٌ وَهَرَمَ اللَّهُ أَضْمَانَهُ قَالَ أَبُو  
 مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ فَرَمَى أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ خَشْمِي بِسَهْمٍ فَأَلْبَنَهُ  
 فِي رُكْبَتِهِ فَاسْتَبَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَأْتِمُ مِنْ رَهْكَ فَاسْتَأْذَنَ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ ذَلِكَ قَاتِلِي  
 الَّذِي رَمَانِي فَهَضَمْتُ لَهُ فُلْمُشَةً فَلَمَّا رَأَى وَلِي فَاسْتَبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَبِيحِي  
 الْأَنْبِيَاءَ فَكَفْتُ فَاحْتَدَانَا ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَنِي ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ قَتَلَ اللَّهُ  
 صَاحِبَكَ قَالَ فَاتْرَعْ هَذَا السَّهْمَ فَتَرَعْنَاهُ فَمَرَأُونَهُ الْمَاءُ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَتَرَى النَّبِيَّ

(۱)

(۲)

أَيُّ اسْمِهِ

حضرت عمر ابو قتاده انصاری اور دیگر صحابہ جنگ حنین میں جھاک کھڑے ہوئے





# تاريخ الأمم والملوك

للإمام أبي جعفر محمد بن جرير الطبري

للمجلد الثاني

[ قوبلت هذه الطبعة على النسخة المطبوعة ]

[ طبعة بريل « مدينة ليدن في سنة ١٨٧٩ م ]

راجعه وصححه وضبطه

نخبه من العلماء الأجلاء

يطلب من المكتبة التجارية الكبرى بأول شارع محمد علي بمصر

إصاحبتها : مصطفى محمد

مطبعة الأستقامة بالقاهرة

سنة ١٢٠٠





بین درّ عین فلما ذهب لینهض لم یستطع یجلس تحته طلحة بن عیید الله قمض حتی استوی علیها صلی اللہ علیہ وسلم حیدر قال حدثنا سلمة قال قال محمد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم كما حدثنا یحیی بن عباد بن عبد الله بن الزبیر عن أبیه عن عبد الله بن الزبیر عن الزبیر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یومئذ أوجب طلحة حین صنع بر رسول الله ما صنع (قال أبو جعفر) وقد کان الناس انهمزوا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی انتهی بعضهم إلى المتقی دون الأعوص و فر عثمان بن عفان وعقبة بن عثمان وسعد بن عثمان رجلاً من الأنصار حتی بلغوا الجبل حبلاً بنا حمة المدینة عما یلی الأعوص فأقاموا به ثلاثاً ثم رجعو إلى رسول الله صلی الله علیه وسلم فرغموا أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لهم لقد ذهبتم فیها عریضة (قال أبو جعفر) وقد کان حنظلة بن أبی عامر الغسیل التقی هو وأبو سفیان ابن حرب فلما استعلاه حنظلة رآه شداد بن الأسود وكان یقال له ابن شعوب قد علا أباً سفیان فضربه شداد فقتله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم إن صاحبکم یعنی حنظلة لتغسله الملائكة فسلوا أهله ما شأنه فستلت صاحبه فقالت خرج وهو جنب حین سمع الهائنة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لذلك غسلته الملائكة فقال شداد بن الأسود فی قتله حنظلة

لَأَحْمِيَنَّ صَاحِبِي وَنَفْسِي بِطَعْنَةٍ مِثْلِ شُعَاعِ الشَّمْسِ

وقل أبو سفیان بن حرب وهو یدکر صبره ذلك الیوم ومعاونته ابن شعوب شداد بن الأسود إیاه علی حنظلة

ولو شئتُ نجّنتُ کُمَیتُ طِمْرَةَ  
فما زال مَهْرِي مَرَجَزَ الْکَلْبِ مِنْهُمْ  
أَقَاتِلْهُمْ وَأَدْعِي يَا آلَ غَالِبٍ  
فَبَسْکِ وَلَا تَرْتَقِ مَقَالَهَ عَاذِلٍ  
أَبَاکِ وَإِخْوَانَا لَهُ قَدْ تَتَابَعُوا  
وَسَيَّ الَّذِي قَدْ كَانَ فِي النَّفْسِ إِنْسِي  
وَلَمْ أَحِلَّ النِّعْمَاءَ لِابْنِ شُعُوبٍ  
لَدَى غَدَوَةٍ حَتَّى دَنَتْ لِرُغُوبٍ  
وَأَدْفَعُهُمْ عَنِّي بِرُكْنِ صَلِيبٍ  
وَلَا تَسْأَلِي مِنْ عُبْرَةٍ وَنَحِيبٍ  
وَحَقٌّ لَهُمْ مِنْ عُبْرَةٍ بِنَصِيبٍ  
قَتَلْتُ مِنَ الْجَبَّارِ كُلِّ نَحِيبٍ

حضرت عثمان بن عفان جنگ سے جلا کے تھے اور ان کے بعد وہیں آئے





# التفسير الكبير

## مفتاح الخيب

للامام محمد بن عبد الله بن محمد بن الحسين  
بن علي السعدي الكاظمي النراقي الشافعي

١١١٠ هـ

المجلد الخامس

٩ - ١٠

محتوى الجزء التاسع: من الآية (١٣٠) من سورة آل عمران، إلى الآية (١٦) من سورة النساء  
محتوى الجزء العاشر: من الآية (١٧) من سورة النساء، إلى الآية (٩٣) منها

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

تحقيق وتاويل







**المسألة الأولى:** اختلفت الأخبار فيمن ثبت ذلك اليوم وفيمن تولى، فذكر محمد بن إسحاق أن ثلث الناس كانوا مجروحين، وثلثهم انهزموا، وثلثهم يتولوا، واختلفوا في المنهزمين، فقيل: إن بعضهم ورد المدينة وأخبر أن النبي ﷺ قتل، وهو سعد بن عثمان، ثم ورد بعده رجال دخلوا على نساءهم، وجعل النساء يقتلن: عن رسول الله ﷺ تفرون! وكان يحثن التراب في وجوههم ويقلن: هاك المغزل اغزل به، ومنهم من قال: إن المسلمين لم يعدوا الجبل، قال الففال: والذي تدل عليه الأخبار في الجملة أن نفراً منهم تولوا وأبعدوا، فمنهم من دخل المدينة، ومنهم من ذهب إلى سائر الجوانب، وأما الأكثرون فإنهم تولوا عند الجبل واجتمعوا هناك. ومن المنهزمين عمرو، إلا أنه لم يكن في أوائل المنهزمين ولم يبعد، بل ثبت على الجبل إلى أن صعد النبي ﷺ، ومنهم أيضاً عثمان انهزم مع رجلين من الأنصار يقال لهما سعد وعقبة، انهزموا حتى بلغوا موضعاً بعيداً ثم رجعوا بعد ثلاثة أيام، فقال لهم النبي ﷺ: لقد ذهبت فيها عريضة، وقالت فاطمة لعلي: ما فعل عثمان؟ فنصبه، فقال النبي ﷺ: يا علي أعياني أزواج الأخوات أن يتحايوا، وأما الذين ثبتوا مع الرسول ﷺ فكانوا أربعة عشر رجلاً، سبعة من المهاجرين، وسبعة من الأنصار، فمن المهاجرين أبو بكر، وعلي وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن أبي وقاص وطلحة بن عبيد الله وأبو عبيدة بن الجراح والزبير بن العوام، ومن الأنصار المنجاب بن السدر وأبو دجانة وعاصم بن ثابت بن أبي الأسيد بن حنيفة وأسد بن حضير وسعد بن معاذ، وذكر أن ثمانية من هؤلاء كانوا يابعوه يومئذ على الموت ثلاثة من المهاجرين: علي وطلحة والزبير، وخمسة من الأنصار: أبو دجانة، المحرث بن الصمة ونجيب بن المنذر وعاصم بن ثابت وسهل بن حنيف، ثم لم يقتل منهم أحد. وروى عن عبيدة أنه أصيب مع رسول الله ﷺ نحو من ثلاثين كلهم يحيى، ويعتجو بين يديه ويقول: وجهي لوجهك أساء، ونفسي لنفسك فداء، وعليك السلام غير مودع.

**المسألة الثانية:** قوله ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَمُتِ الْمَدِينُ﴾ هذا خطاب للمؤمنين خاصة يعني الذين انهزموا يوم أحد ﴿إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ﴾ أي حملهم على الزلة. وأزل واستزل بمعنى واحد، قال تعالى ﴿فَازِلْهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا﴾ [البقرة: ٣٦] وقال ابن قتبية: استزلهم طلب زلتهم، كما يقال استعجلته أي طلبت عجلته، واستعملته طلبت عمله.

**المسألة الثالثة:** قال الكعبي: الآية تدل على أن المعاصي لا تنسب إلى الله، فإنه تعالى نسبها في هذه الآية إلى الشيطان وهو كفراه تعالى عن موسى (ع) من عمل الشيطان) [القصص: ١٥] وكقول يوسف (من بعد أن نزع الشيطان بيني وبين اختوتي) [يوسف: ١٠٠] وكقول صاحب موسى (وما إنسانيه إلا الشيطان) [الكهف: ٦٣].

**المسألة الرابعة:** أنه تعالى لم يبين أن الشيطان في أي شيء استزلهم، وذلك لأن مع العفو لا حاجة إلى تعيين المعصية، لكن العلماء جوزوا أن يكون المراد بذلك تحولهم عن ذلك الموضع، بأن يكون رغبتهم في الغيبة، وأن يكون فشلهم في الجهاد وعدولهم عن الإخلاص، وأي ذلك كان، فقد صح أن الله تعالى

هذه الرواية تدل على أن من استزلهم الشيطان في يوم أحد، فإنه تعالى نسبها في هذه الآية إلى الشيطان وهو كفراه تعالى عن موسى (ع) من عمل الشيطان) [القصص: ١٥] وكقول يوسف (من بعد أن نزع الشيطان بيني وبين اختوتي) [يوسف: ١٠٠] وكقول صاحب موسى (وما إنسانيه إلا الشيطان) [الكهف: ٦٣].





# حضرت عثمان شہید

تالیف

محمد بن یحییٰ بن ابی بکر مہالکی

۶۴۲ - ۶۴۱ھ

تحقیق و ترتیب

ڈاکٹر محمود یوسف زاید

پروفیسر تاریخ عرب امریکن یونیورسٹی - بیروت (لبنان)

ترجمہ

کوکب شادانی

ناشر

نفیسہ اکیڈمی

اسٹریٹ روڈ - کراچی نمبر ۱

تحقیقی دستاویز

719





کہ وہ مظلوموں سے ظلم کا ازالہ کرے اور جو شکوک ہوں انہیں صاف کرے۔  
ابن عقیل کتاب الارشاد میں بیان کرتے ہیں کہ باغی وہی تھے جو عثمانؓ کے خون کے قصاص کا مطالبہ کر رہے تھے۔ ابن عقیل نے یہ قول امام احمدؒ سے لیا ہے جنہوں نے اپنے قول کے ساتھ کلام الہی سے آیات ذیل بھی نقل کی ہیں:  
۱۱) کہنے لگے اے آباؤ ہمیں اور کیا چاہیے؟ (۱۲: ۶۵) یعنی ہم اور کچھ نہیں مانگتے۔ اور حالت قتال میں مومنین سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد (۱۲) اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو۔ (۹: ۳۹) اور آخر میں یہ قول باری تعالیٰ: (۱۳) مسلمان تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو۔ (۱۰: ۴۹)۔

معاویہ اور ان کے اصحاب اور طلحہ و زبیرؓ و عائشہؓ بھی انہیں میں تھے جو عثمانؓ مظلوم کے خون کا قصاص چاہتے تھے۔ ان لوگوں نے علیؓ رضے سے کہا کہ عثمانؓ کے قاتل کو (گر قتال کر کے) ہمارے سپرد کیجیے۔ اور چونکہ قاتل کی معافیت ایک پوری بات ہے کہ وہی تھی تو وہ کسی فرد واحد کو کس طرح پکڑ لیتے۔ چنانچہ وہ ایسا نہیں کر سکے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ آپؐ کا اعتقاد یہ ہو کہ ایک شخص کے قتل کے جسم میں ایک جماعت کو قتل نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اس سلسلے میں یہ روایت پیش کی جائے کہ آپؐ نے عبد اللہ بن جنیف کے قتل کی سزا میں اہل تہران کو قتل کیا تھا تو یہ مسئلہ علماء کے نزدیک اختلافی ہے۔  
یہاں ہم نے عمارؓ کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ وہ عثمانؓ رضے سے منحرف ہو کر ان کے مخالفین سے مل گئے تھے جس کا ذکر ہم پہلے کرچکے ہیں۔

جاہل کا بیان ہے کہ عمارؓ نے مسجد نبویؐ کے وسط میں کھڑے ہو کر کہا: ہم نے عثمانؓ کو کافر کی حیثیت سے قتل کیا ہے اور وہ بھی عمارؓ ہی تھے جنہوں نے مسلمانوں کو اس سے روکا تھا کہ وہ عثمانؓ کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں یا ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ چنانچہ آپؐ کی لاش تین روز تک ایک مڑبڑ پرانیہ تہیز و تکفین کے پڑی رہی۔ بعد میں اسے ابن زبیرؓ نے خفیہ طور پر حش کو کب میں دفن کر دیا۔ محمد بن ابی بکر بنی قیس میں عمار بن یاسر کی اعانت کر رہے تھے۔

عمرو بن الحق خزاعی کا ذکر مقتل عثمان اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے معاہدے بیان کیا کرتا تھا۔ اس کا ارادہ یہ تھا کہ باہمی جھگڑے آل علیؓ کے مابین ختم ہوں۔ زیاد بن ابی سفیان ایک روز حجرہ کی نماز سے قبل خطبہ دے رہا تھا کہ

لے ملاحظہ ہو فقرہ نمبر ۳۵ (مرتب)

لے تلمیذ میں 'نقل' کی جگہ فیقول 'مروم' ہے (مرتب)

لے یہ روایت طبع ثانی سے کہ صفحات ۱۱۵ تا ۱۱۶ میں دیکھیے (مرتب)





كفاية الطالب البليغ في خصائص الجنين  
المعرف بـ

# الخصائص الكبرى

للشيخ الإمام العلامة حافظ عصره ووحيد دهره

أبي الفضل جلال الدين عبد الرحمن أبي بكر الشيوخي

الشافعي المتوفى سنة ٩١١ هـ رحمه الله

للمجلد الأول

الناشر

دار الكتاب العربي

تحقيق واستاذ

721





## حضرت عثمان رقیہ بنت رسول پر عاشق ہو گئے

۱۳۱

الحصان فی الصحیح

ج (۱)

باب ما وقع فی اسلام عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

أخرج ابن مسكويه عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قال كنت رجلاً مستهترا بالنساء (۱) فأتاني ذات ليلة رجل مكتمة فعد في رجلي رطلين من قريش إذا نزلت لثان محمد فقد أكلت عتبة بن أبي لهب من رقية ابنته وكانت رقية ذات حيل رافع قد خلصت الحسرة فلا تكون سبقت إلى ذلك فلم ألبث أن انصرفت إلى منزلي فاصت خالتي فاعدها وكانت قد تكلمت عند قومها فإذ رأيت قالت

أبسر وحيث ثلاثاً ثم ثلاثاً وثلاثاً أخرى

ثم أخرى في لثم عشرة • أياك خبر ووقت شرا

أكلت والله عصا نارها • وأنت بكر وتكرت بكر

والفينا بنت عظيم قد را

قال عثمان فحدثتني فوما قلت يا خالتي ما تقولين فقالت • عثمان لك الجلال ولك اللسان • هذا أبي معه البرهان • أرسله بعتك الله دين • وجاء • التزليل والفرقان • فأنبه لا تتألك الاوثان • قلت يا خالتي أياك لست أدكر بين شيئا ما وقع ذكره • بلد فاذيبه لي فقالت محمد بن عبد الله • رسول من عند الله • جاء بتزليل الله • يدعوه إلى الله • ثم قلت مصباحه مصباح • ودينه فلاح • وأمر • نجاح • وقرنه نطاح • ذلت له البطاح • ما ينفع الصياح • ووقع له رايح • وسلت الصفاح • ومدت الرياح • قال ثم انصرفت ووقع كلامي قلبي وجعلت أفكر فيه وكان لي مجلس عند فم بكر فأنبه فاحبر له بما سمعت من خالتي فقال • ويحك يا عثمان الله رجل حازم ما ينبغي عليك الخلق من الباطل ما هذا الاوثان بعد هاتو من أنيس من محارهم لا تسمع ولا تنصرو ولا تفر ولا تنفع قلت لي • وما أنا بكنتك فقلت • والله صدقتك • ذلك هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم محمد بن عبد الله قد بعته الله تعالى • راسه إلى خلقه فعل لك انت • أليه قسمت منه فقلت لي • فأنبه فقال يا عثمان احب الله إلى جنته فاني رسول الله اليك وإلى خلقه قال فوالله ما أنا لككت حين سمعت قوله ان اسلمت ثم لم ألبث ان تزوجت رقية

مكة بن حسن زوج رقية عثمان •

باب ما وقع في اسلام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ من الآيات

أخرج ابن مسكويه عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال خرج عمر من مكة بالليل فقيه رجل من بني زهرة فقال له ابن نعيم يا عمر قال أريد أن أقتل محمد قال وكيف تأمن من بني هاشم وبني زهرة فقال له عمر ما رأيك إلا قد صوبت وتركك دينك قال أفلا أدلك على العجب ان أهلك وختك قد صباوا تركك دينك فشي عمر ذمراي غفسان حتى تأمروا عداي خباب فاسمع خباب عمر توارى في البيت فدخل عليها فقال ما هذه الحبيبة التي قد سمعت عندكم وكمو يفرادون الله ففلا ما عند احد يشاهد شابه (۲) قال فلعلكم قد صباوا فقال له خننه يا عمر ان كان الخلق في غير

حضرت عثمان رقیہ بنت رسول پر عاشق ہو گئے (معاذ اللہ)





# الشيخ الشافعية طاقب العشرة

الامام شيخ مشايخ الفقه والحديث  
ابن جعفر احمد الشهير بالمحب الطبري  
رحمة الله عليه

ابن جعفر احمد

عسر بن الخطاب • عثمان بن عفان  
علي بن ابي طالب • طاعة بن عبيد الله  
النوير بن العسوم • سعد بن ابي وقاص  
مسدد بن زيد • عبد الرحمن بن عوف  
أرومية عامر بن الجراح

الجزء الثالث

حقيقه وعلاق عليه  
فضيلة الشيخ محمد مصطفى ابو العلاء  
المير السامر الشافعي الاثراني والفاخر بالادب الشريف  
حقيق الطبع بهذا الوضع المجلد

يطلب من

مكتبة البصرة

بسوق  
أم الغلام

بميدان  
ستينا احسين  
ت ٩٠١٥١٨

تحقيق رستاي

723





جناب رقیہ بنت رسولؐ خوبصورت تھیں حضرت عثمانؓ ان پر عاشق ہو گئے (العیاذ باللہ)

- ۹ -

عثمانؓ فدخلت عليه وإذا هو جالس مع رقية - مارأيت زوجا أحسن منهما - فجعلت مرة أنظر إلى عثمان ومرة أنظر إلى رقية فلما رجعت إلى رسول الله ﷺ قال : دخلت عليهما ؟ قلت نعم . قال : هل رأيت زوجاً أحسن منهما ؟ قلت لا . وقد جعلت مرة أنظر إلى رقية ومرة أنظر إلى عثمان - خرج به البغوى في معجمه والحافظ الدمشقي . الفصل الرابع في إسلامه

عن عمرو بن عثمان قال كان إسلام عثمان فيما حدثنا عن نفسه قال : كنت رجلاً مستهتراً بالنساء . ولانى ذات ليلة بفناء الكعبة قاعد فى رهط من قريش إذ أتينا فقيلاً لنا إن محمداً قد أنكح عتبة بن أبى لهب رقية . وكانت رقية ذات جمال رائع قال عثمان : فدخلتني الحسرة لم لا أكون أنا سبقت إلى ذلك ، فلم ألبث أن انصرفت إلى منزلى فأصبت خالة لى قاعدة وهى سعدى بنت كريب وكانت قد طرقت وتكلمت عند قومها فلما رأتى قالت :

أبشر وحييت ثلاثاً ترى أباك خير ووقيت شراً  
أنكحت والله حصاناً زهراً وأنت بكر ولقيت بكرأ  
وافيتها بنت عظيم قدراً بنت امرئ قد أشاد ذكرأ

قال عثمان فعجبت من قولها فقلت يا خالة ما تقولين ؟ فقالت : يا عثمان لك الجمال ولك اللسان ، هذا نبي معه البرهان أرسله بحقه





# الحسن والحسين

تصنيف: محمد رضا مصرى

ترجمہ: محمد وجیہ السماء عرفانی

مکتبہ پاکستان • چوک انارکلی لاہور

تحقیقی دستاویز

725



حضرت علیؑ نے حضرت ابوبکرؓ کو گالیاں دیں

۶۴

غالب آگئے ہیں تو مجھے آپ کی کمزوری کا گمان ہے۔ اب بتائیے کہ ان دونوں صورتوں میں سے آپ کو کونسی پسند ہے اور کونسی ناپسند؟ اگر مجھے ان سب لوگوں کے بیسیں موجود ہونے کا علم ہوتا تو میں بکشی بنی عبدالطلب سے اتنے ہی سا لھتی لے کر آتا لیکن میں نہ آپ سے خائف ہوں نہ ان سے۔ میرا جامی و مددگار اللہ تعالیٰ ہے اور وہ صالحین کی حمایت اور مدد کرتا ہے۔“

معاذ اللہ نے کہا جناب بات یہ ہے کہ میں تو آپ کو بڑا نا پسند چاہتا تھا لیکن ان سب نے میری ناپسندگی کے باوجود آپ کو بلائے کے لئے مجھے مجبور کیا اب آپ کے لئے ان کی اور میری طرف سے آدھا آدھا وقت ہے مجھ نے آپ کو صرف اس لئے بلایا ہے کہ آپ پر یہ بات واضح کر دیں کہ حضرت عثمانؓ مظالم قتل ہوئے اور یہ کہ ان کو آپ کے باپ نے قتل کیا ہے۔ سو آپ ان کی باتیں سن لیں پھر جواب دیں۔ یہ لوگ زیادہ ہیں اور آپ تنہا ہیں۔ اس کے باوجود آپ اپنی بات بے دھوک ٹوک پوری کی پوری کہیں۔

اس کے بعد سب سے پہلے عمر دین العاص بولے۔ اللہ کی حمد کی اور اس کے رسول پر درود بھیجا۔ پھر حضرت علیؑ کا ذکر کیا جو بھی عیب وہ بیان کر سکتے تھے کئے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت علیؑ نے حضرت ابوبکرؓ کو گالیاں دیں ان کی خلافت کو ناپسند کیا اور ان کی بیعت پہلے تو کی ہی نہیں۔ پھر جب کی تو بامر مجبوری اور دل میں برا مانتے ہوئے اور پھر وہ حضرت عمرؓ کے قتل میں شریک ہے۔ اور حضرت عثمانؓ کو ظلم سے قتل کیا اور خلافت کا وہ دعویٰ کیا جو ان کا حق نہیں تھا پھر اس پر





وَمَا أَمَّا إِلَهُكَ الرَّسُولُ فَخُذْهُ وَمَا نَكِبُكَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ هُوَ  
رَسُولُ اللَّهِ وَكَيْفَ تَمُوتُ دِينَ، اُس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

# حکیم بکری

## جلد دوم

۷۲۷۵ ، احادیث نبوی کا بیش بہا خزانہ  
جس کو ابو عبد اللہ امام بخاری نے جمع کر کے مسلمانان عالم پر احسان عظیم فرمایا ہے  
ترجمہ و فوائد اور ضروری تشریحات  
(اثر)

(۱) مولانا افتخار العلی صاحب (۲) مولانا ابوالفتح صاحب  
(۳) مولانا سبحان محمد صاحب (۴) مولانا قاری احمد صاحب

ناشر: محمد سعید اینڈ سنز تاجران قرآن محل مقابل مولوی مسافر کراچی  
فرغانہ





بَارِئُهَا الْمُشْرِكِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْإِيمَانِ  
 أَتَشْتَرُونَ بِذَلِكَ مِنْ ثَابِتِ بْنِ ثَابِتٍ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِ الْقُرْآنِ  
 قَالَتْ بُوَّةٌ بِلَيْسَانَ كُرَيْشٍ قَالَتْ نَزَلَ بِإِلَهِ سَائِدٍ  
 فَفَعَلْنَا أَحْسَنَ إِذَا تَسَخَّرَ اللَّهُ مِنْكَ فِي الْإِيمَانِ  
 رَدَّ عَنْهُمَا الصُّحُفَ إِلَى حَقِّهِمَا وَأَمْسَلَ لِي  
 كُلُّ أُفٍّ بِمُصْحَفٍ بِكَاسٍ وَأَمْسَلَ لِي  
 مِنَ الْقُرْآنِ فِيهِ عِلَالٌ صَنِيعَةٌ أَوْ مَعْرُوفَةٌ  
 أَنْ يُحَدِّثَ قَالَ إِنْ شَهِدْتَ وَأَنْتَ بَرٌّ  
 حَارِجَةٌ بِنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَ زَيْدُ بْنُ  
 ثَابِتٍ قَالَ فَكُنْتُ آيَةً مِنَ الْآيَاتِ  
 حِينَ تَسَخَّرْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ آيَةً  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَتْ سَمِعْنَا مَا قَوْلَ جَدِّهَا مَا مَشَرَّتْ بِهَا  
 ثَابِتٌ إِلَّا تَهَارَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَسَالِ  
 صَدَقُوا مَا مَاهَدُوا وَاللَّهُ عَلَيْهِ فَالِقُ الْهَامِ  
 فِي سُورَةِ قَمَارِ الْمُصْحَفِ

بَابُ ۸۹۱ كِتَابُ الْمَسِيحِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۹۶ - سَمِعْتُ أَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيمَ حَدَّثَنَا  
 اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ  
 الشَّيْبَانَ قَالَ إِنْ زَيْدٌ مَاتَ ثَابِتٌ قَالَ  
 أَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ  
 إِنَّكَ كُنْتَ نَكَبْتُ الْوَقْفَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبِعِ الْقُرْآنَ فَتَلَوْنَاهُ  
 حَتَّى وَجَدْنَا الْخَيْرَ سُورَةَ التَّوْبَةِ أَرَبَ ثَابِتٍ  
 مَعَ أَبِي حُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ أَرَبَ لَمْ يَجِدْ كَرَامَةً  
 مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَدْ جَاءَهُ كَرَامَةُ رَسُولِ اللَّهِ  
 أَنْفَعُ لَكُمْ مِنْ رُؤْيَاكُمْ مَا تَعْنِيهِمْ إِلَى آخِرِهِ

اسلام میں آکر۔ کہ قرآن کریم میں اس کے لئے ذکر  
 انہی کے بیان میں نقل ہوا ہے چنانچہ اس لوگوں نے اس  
 پر کوئی اعتراض نہ کیا کہ یہ ان شیخوں کو مباحث میں نقل کر  
 دیا گیا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ شیخ حضرت نصرہ کے  
 پاس بھیجا دیکھئے اور نقل شدہ مصاحف میں۔ سب ایک ایک  
 تمام لافوں میں بھیج دیا اور کہہ دیا کہ اس کے سوا  
 جو قرآن صحیح نہ ہو اس میں نہیں بھیجا دیا جائے اب اس نے یہاں  
 کا بیان کیا ہے کہ وہ سے خواجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ  
 زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نقل کیا کہ میں نے مصاحف کو نقل  
 کرتے وقت مصروف انساب کی ایک آیت نہ پائی، حالانکہ میں  
 نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت پڑھنے سے پہلے سنا تھا  
 میں نے اسے یاد نہیں کیا، آیت یہ ہے کہ یہ حضرت خزیمہ بن ثابت  
 رضی اللہ عنہ کے پاس تھی وہ آیت یہ ہے کہ اس آیت میں رجال ملأ  
 ماہم من الماء یعنی ایسے افرادوں۔ یہ وہی ہیں جنہوں۔ یہ  
 اصحاب کرام رضی اللہ عنہم ہیں کہ انہوں نے اس آیت کو اس سورت  
 میں شامل کر دیا۔

اس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے (سب اسے شہیدوں  
 میں سے ہیں)

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے یہ مصحف (عیدین  
 ثابت بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھا تھا کہ میں نے اسے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھیجا دیا تھا کہ میں  
 نے قرآن کریم کو پڑھا تھا میں نے نوٹ کیا یہاں تک  
 سورہ تہیٰ آخری دو آیتوں میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ  
 کے پاس ہیں جو ان کے سوا کسی کے پاس نہ تھے  
 میں نے وہ دو آیتیں اس وقت جہاد کو رسول من لکم  
 عز و کرم۔ یہ انہوں نے آخرت ہدایت رکھنے کے لئے

تک





# عادلانہ وقائع

اور

## علمائے اہل سنت

مرتبہ

جمیل احمد رانا

۱۔ رانا سلیکیشہ: میانوالی  
۲۔ مکتبہ "آئین" نسیم مارکیٹ

۲۱۔ ریوے روڈ۔ لاہور

تحقیقی دستاویز

729





حضرت عثمانؓ کتبہ پر در تھے

۱۵۵

۴۔ قریش اپنے نازدانی اعزاز کی وجہ سے اپنے کو عام عربوں سے بلند سمجھتے تھے انہیں بڑی بڑی جاگیریں ملی تھیں ان کے اس غرور و امتیاز کو وہ قومیں جن کی تلواریں ملکوں کو فتح کرنے میں برابر کی شریک تھیں ناپسند کرتی تھیں۔

۵۔ بنی ہاشم خلافت کو اپنا موروثی حق سمجھتے تھے ان میں اور بنی امیہ میں قدیم خشک تھی جو عہد نبوی میں اور خلافت فاروقی تک دلی ہی اس کے بعد پھر ابھری۔

۶۔ حضرت عثمانؓ بڑے نرم خو اور کتبہ پر در تھے اپنی جہت خاص سے بنی امیہ کی بڑی مدد کرتے تھے اسی کتبہ پر در کی میں اپنے بہت سے عزیزوں کو بھیجیں حکومت کی اہلیت نہ تھی یا تو آپ کو ان کا تجربہ نہ تھا حکومت کے ذمہ دار عہدوں پر مستان کر دیا جتنا ان کی بے عنوائیوں پر لوگوں کو نکتہ چینی کا موقعہ مل گیا۔

۷۔ اپنی فطری نرمی کی وجہ سے حضرت عثمانؓ معمولی بے عنوائیوں سے چشم پوشی کر جاتے تھے اس لئے نا تجربہ کار اموی عمال کی بے عنوائیاں برصغیر گئیں اور حضرت عثمانؓ کے مخالفوں کو اتراؤں کا موقع مل گیا اور ان کے ان زہراؤں نے جنہیں آپ سے

تحقیقی دستاویز

730





# الحمد لله الذي هدانا لهذا

بإسلامنا من الهدى والضلال  
المعروف ما بين بحب درة الأندلسي



## الجزء الثالث

\*\*\*\*\*

طبع في المطبعة الخيرية في مكة المكرمة

بشاعة رفعة الفصح في ٦ بحوالا لاهل الشرف بمصر

على نفقة اصحابها

ورثه المعروف فضيلة الشيخ محمد بن عبد الجبار المكي  
تأليفه - جليل محله بنو نمره ٩

( الطبعة الثانية سنة ١٣٤٦ هـ - ١٩٢٨ م )





## حضرت عثمانؓ نے محمد بن ابی بکرؓ کے قتل کا حکم دیا

۸۰

فكلم عثمان بكلام شديد وارسلت اليه عائشة قد تقدمت الي ان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وسالوك عزل هذا الرجل فابيت ان تعزله فهذا قد قتل منهم رجلا فانصفهم من عاملك ودخل عليه على وكان متكلم القوم . فقال انما سالوك رجلا مكان رجل وقد ادعوا قبله دما فاعزله عنهم واقض بينهم وان وجب عليه حق فانصفهم منه . فقال لهم فاختاروا رجلا اوله عليكم مكانه فاشار الناس عليهم بمحمد بن أبي بكر . فقالوا استعمل علينا محمد بن أبي بكر فكتب عنه وولاه ما اخرج معهم عدة من المهاجرين والانصار ينظرون فيما بين اهل مصر وابن أبي سرح فخرج محمد ومن معه . فلما كان على مسيرة ثلاثة ايام من المدينة اذا هم بغلام اسود على بعير يخط الارض خطا كأنه رجل يطلب أو يطلب فقال له أصحاب محمد ما قصتك وما شأنك كأنك هارب أو طالب . فقال أنا غلام أمير المؤمنين محمد بن أبي بكر فبعث في طلبه فاني به . فقال له غلام من أنت قال فاقبل مرة يقول غلام أمير المؤمنين ومرة غلام مروان حتى عرفه رجل منهم انه لعثمان . فقال له محمد الى من ارسلت قال الى عامل مصر قال بماذا قال برسالة قال معك كتاب قال لا ففتشوه فلم يوجد معه شيء الا اداة قد دبست فيم اشيء يتقلقل خركيه ليخرج فلم يخرج فشقوا الاداة فاذا فيها كتاب من عثمان الى ابن أبي سرح فجمع محمد من كان معه من المهاجرين والانصار وغيرهم . ثم فك الكتاب بمحضر منهم فاذا فيه اذا جاء محمد وفلان وفلان فاحتل لقتلهم وابطل كتابهم وقرع على عثمان حتى ياتيكم رأيي واحتبس من جاء يتظلم منك لياتيك في ذلك رأيي ان شاء الله . فلما قرأوا الكتاب فرعوا وعزموا على الرجوع الى المدينة وختم محمد الكتاب بخواتم القوم الذين ارسلوا معه ودفعوا الكتاب الى رجل منهم وقدموا المدينة فجمعوا عليها وطلحة والزبير وسعدا ومن كان من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم . ثم فكروا الكتاب بمحضر منهم وأخبرهم بقصة الغلام وأقرأهم الكتاب فلم يبق أحد في المدينة الا حنق على عثمان وازداد من كان منهم غاضبا لابن مسعود وابي ذر وعمار بن ياسر غضبا وحنقا وقام أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فاحرقوا منازلهم ما منهم أحد الا وهو مفتهم بما قرأوا في الكتاب وحاصر الناس عثمان وأجلب عليه محمد بن أبي بكر بنى تميم وغيرهم وأمانه طاحية بن عبيد الله على ذلك . وكانت عائشة تفرضه كثيرا . فلما رأى ذلك على بعث الى طلحة والزبير وسعد وعمار ونفر من أصحاب





# خلافہ و ملوکیت

ابوالاعلیٰ مودودی

اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ

۱۳-۱۱ شاہ عالم مارکٹ - لاہور

۱۶-بیت المکرم ریہی منزل، ڈھاکہ

تحقیقی دستاویز

733



## حضرت عثمانؓ نے اپنے نائل رشتہ داروں کو عہدے دیے

۱۰۶

عمرؓ کو اندیشہ تھا۔ اپنی وفات کے قریب زمانے میں سب سے بڑھ کر جس بات سے وہ ڈرتے تھے وہ یہ تھی کہ کہیں اُن کا جانشین اپنے قبیلے اور اپنے اقرباء کے معاملہ میں اُس پالیسی کو تبدیل دے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اُن کے زمانے تک چلی آ رہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پورے عہد حکومت میں حضرت علیؓ کے سوا بنی ہاشم میں سے کسی کو کوئی عہدہ نہ دیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں اپنے قبیلے اور خاندان کے کسی شخص کو سرے سے کسی منصب پر مامور نہ کیا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دس سال کے عہد میں بنی عدی کے صرف ایک شخص کو ایک چھوٹے سے عہدے پر مقرر کیا اور اس سے بھی ان کو بہت جلدی سبکدوش کر دیا۔ یہی وجہ تھی کہ اس زمانے میں قبائلی عصبیتوں کو مہم اٹھانے کا کوئی موقع نہ ملا۔ حضرت عمرؓ کو خوف تھا کہ یہ پالیسی اگر بدل دی گئی تو سخت فتنے کی موجب ہوگی۔ اسی لیے انہوں نے اپنے پیروں متوقع جانشینوں — حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ — کو الگ الگ بلا کر اُن کو وصیت کی تھی کہ اگر میرے بعد تم خلیفہ ہو تو اپنے قبیلے کے لوگوں کو مسلمانوں کی گردنوں پر مسلط نہ کر دینا۔

لیکن اُن کے بعد جب حضرت عثمانؓ جانشین ہوئے تو رفتہ رفتہ وہ اس پالیسی سے ہٹتے چلے گئے۔ انھوں نے پے در پے اپنے رشتہ داروں کو بڑے بڑے اہم عہدے عطا کیے اور ان کے ساتھ دوسری ایسی رعایات کیں جو عام طور پر لوگوں میں بدعت اعتراض بن کر رہیں۔

۱۔ حوالہ کے لیے ملاحظہ ہو اس کتاب کا صفحہ ۹۹۔

۲۔ مثال کے طور پر انہوں نے افریقہ کے مال غنیمت کا پورا خمس (۵ لاکھ دینار) مروان کو بخش دیا۔ اس واقعہ کے متعلق ابن الاثیر نے اپنی تحقیق اس طرح بیان کی ہے :

”عبداللہ بن سعد بن ابی مروح افریقہ کا خمس مدینہ لائے اور مروان بن الحکم نے اُسے ۵ لاکھ دینار میں خرید لیا، پھر حضرت عثمانؓ نے یہ قیمت اس کو معاف کر دی۔ یہ بھی اُن اُمُو میں سے ہے جن کی وجہ سے حضرت عثمانؓ پر اعتراض کیا جاتا تھا۔ افریقہ کے خمس کے معاملہ









قریش حضرت عمرؓ کی نسبت بھی اچھا سمجھتے تھے۔ کیونکہ حضرت عمرؓ کے مزاج میں شدت زیادہ تھی۔ لیکن پھر آپؓ نے بہت نرمی کرنی اور اپنے اعزاء و اقرباء کو عامل بنانا شروع کیا۔ اور مردان کو انفریقیہ کا فحش معاف کر دیا۔ اور اپنے اقرباء کو بہت سا مال دے ڈالا اور اس کی تاویل میں فرمایا کہ گو حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ نے نہیں کیا مگر میں حکیم خدا کے موافق صلہ رحمی کرتا ہوں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں میں آپؓ کے خلاف شورش پیدا ہو گئی۔ (ابن سعد)

در سالہ ندام الدین، لاہور۔ ۱۹ جولائی ۱۹۵۷ء

مولانا احمد علی لاہوریؒ حضرت عثمانؓ کی شہادت کا حسرت ناک واقعہ کے عنوان سے مزید فرماتے ہیں:

”ابن عساکر نے لکھا ہے کہ زہری کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے حضرت عثمانؓ کی شہادت کا حال پوچھا۔ آپؓ نے فرمایا، قصہ یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کی خلافت بعض صحابہ کو ناگوار ہوئی۔ کیونکہ یہ سب کو معلوم تھا کہ آپؓ اپنے اعزہ و اقرباء کی بہت رعایت کرتے ہیں۔ آپؓ بارہ برس خلیفہ رہے۔ اس وقت اس قسم کے کئی ایک بنو امیہ سے عامل تھے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نہ تھے۔ اور جن کو اصحاب رسولؐ اچھا نہ جانتے تھے۔ مگر آپؓ چھ برس برابر ان صحابہ کی تالیف قلوب کرتے رہے۔ جو آپؓ کے خلاف تھے۔ اور ان کو معزول نہ کیا۔ لیکن پچھلے چھ برسوں

حضرت عثمانؓ نے اپنے ناکل و نشہ داروں کو محدود کر دیا





۴۲

میں اپنے چچا کی اولاد پر مہربان ہوتے اور ان کو اور ان کے ہم خیال  
شُرکاء کو عامل کرتا شروع کر دیا۔ چنانچہ عبداللہ بن ابی سرح کو مصر کا  
حاکم مقرر کیا۔ اس کو وہاں دو برس ہی ہوئے تھے کہ اہل مصر ان کی  
شکایتِ ظلم کرنے کے لیے دار الخلافہ آئے۔ ”... الخ

(بخاری، الترمذی، ۱۹ جولائی، ۱۹۵۷ء)

معتزین رنجاری و عباسی ارشاد فرمائی کہ امام اہل سنت مولانا عبداللہ  
لکھنوی اور مولانا احمد علی لاہوری کے بارے میں ان کی کیا تحقیق ہے۔ نہیں  
اہل سنت میں شمار کیا جائے یا دشمنانِ صحابہ میں؟ ان حضرات کی یہ رائے کہ امام  
رحمت عثمانؓ نے اپنے چچا کی اولاد اور دیگر رشتہ داروں کو بڑے ہمدرد  
دیتے، کہاں تک درست ہے؟ سبائیوں کی بکواس، بغض کا بدترین مظاہرہ،  
اور گونہ شناسی مفصلات کا ہدف ان تحریروں کو بھی بنایا جائے گا یا یہاں  
فتویٰ تبدیلی ہو جائے گا؟ ذرا وضاحت سے ارشاد فرمائیں تاکہ عامۃ الناس  
بھی بات سمجھ سکیں۔





# الإمامة والسياسة

مؤلف

الإمام الفقيه أبي محمد عبد الله بن مسلم  
ابن قتيبة الدينوري

المواود سنة ٢١٣ والمتوفى سنة ٢٧٦ هـ رحمه الله

وهو المعروف بتاريخ الخلفاء

الجزء الأول

الطبعة الثالثة

١٣٨٢ هـ = ١٩٦٣ م

ماتزم الطبع والنشر

مكتبة دار الفقه والنشر  
مكتبة دار الفقه والنشر  
مكتبة دار الفقه والنشر

تحقيق واستاذ

738





- ۳۵ -

فإن كنت مأكولا فكن خيرا آكل وإلا فأدركني ولمّا أُمِرَق قال حويعطب بن عبد العزى : أرسل إلى عثمان حين اشتدّ حصاره ، فقال : قد بدا لي أن أتهم نفسي لهُؤلاء ، فأَت عليا وطلحة والزبير ، فقل لهم : هذا أمركم تولوه ، واصنعوا فيه ما شئتم ، فخرجت حتى جئت عليا ، فوجدت على بابهِ من الجبال من الناس ، والباب مغلق ، لا يدخل عليه أحد ، ثم انصرفت ، فأتيت الزبير ، فوجدته في منزله ليس ببابه أحد ، فأخبرته بما أرسلني به عثمان ، فقال : قد والله قضى ما عليه أمير المؤمنين ، هل جئت عليا؟ قلت : نعم ، فلم أخلص إليه ، فقمنا جميعا ، فأتينا طلحة بن عبيد الله فوجدناه في داره وعنده ابنه محمد ، فقصصنا عليه ما قال عثمان ، فقال : قد والله قضى ما عليه أمير المؤمنين ، هل جئتم عليا؟ قلنا نعم ، فلم نخلص إليه . فأرسل طلحة إلى الأشتر ، فأتاه فقال لي : أخبره ، فأخبرته بما قال عثمان ، فقال طلحة وقد دمعت عيناه : قد والله قضى ما عليه أمير المؤمنين ، فقام الأشتر فقال : تبعثون إلينا وجاءنا رسولكم بكتابكم ، وها هو ذا ، فأخرج كتابا فيه : بسم الله الرحمن الرحيم ، من المهاجرين الأولين وبقية الشورى ، إلى من بمصر من الصحابة والتابعين ، أما بعد ، أن تعالوا إلينا وتداركوا خلافة رسول الله قبل أن يسلبها أهلها ، فإن كتاب الله قد بدل ، وسنة رسوله قد غيرت ، وأحكام الخليفة قد بدلت ، فنشد الله من قرأ كتابنا من بقية أصحاب رسول الله والتابعين بإحسان ، إلا أقبل إلينا ، وأخذ الحق لنا ، وأعطاناه ، فأقبلوا إلينا إن كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر ، وأقيموا الحق على المنهاج الواضح الذي فارقم عليه نبيكم ، وفارقكم عليه الخلفاء ، غلبنا على حقنا واستولى على فينا ، وحيل بيننا وبين أمرنا ، وكانت الخلافة بعد نبينا خلافة نبوة ورحمة ، وهى اليوم ملك عضوض ، من غلب على شئء أكله . أليس هذا كتابكم إلينا؟ فبكى طلحة ، فقال الأشتر : لما حضرنا أقبلتم تعصرون أعينكم ، والله لا نفارقه حتى نقتله ، وانصرف . قال : ثم كتب عثمان كتابا بعثه مع نافع بن طريف إلى أهل مكة ومن حضر الموسم يستغيثهم فوافى به نافع يوم عرفة

عثمان بن عفان  
رضي الله عنه  
رسول الله صلى الله عليه وسلم

تحقیقی دستاویز

739





# حضرت عثمان

تاریخ اور سیاست کی روشنی میں

مضامین

مصر کے مشہور نقاد اور نامور محقق

ڈاکٹر طہ حسین

اردو ترجمہ

علامہ عبد الحمید نعمانی

نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

تحقیقی دستاویز

740





اور خیالات کو ان تمام عربی قبائل کے خاندانی اثرات اور خیالات سے جوڑ سکتے تھے۔ جن سے ان کی رشتہ داری تھی، لیکن ان تمام امکانات کے باوجود انھوں نے خلافت کی امیدواری نہیں کی اور امیدوار بنانے والوں کی ایک نہ نئی بلکہ فوراً میدان سے ہٹ گئے اور دو امیدواروں میں حکم بننا منظور کر لیا۔ دونوں امیدواروں نے آپ کے فیصلے پر رضامندی کا اظہار کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے اقرار کیا کہ وہ فیصلہ کرنے میں صرف حق ملحوظ رکھیں گے اور کسی قرابت اور رشتہ داری کا خیال نہیں کریں گے آپ نے بڑی خوشی سے اس کا اقرار کیا اور بات انجام تک پہنچی جس کا بیان ہم کر چکے ہیں، عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ خلافت کی ذمہ داری لینے سے زیادہ محبوب مجھے یہ بات ہے کہ کوئی میری گردن پر اس طرح خنجر رکھ دے کہ گلے سے پار ہو جائے۔

پس انھوں نے اپنی ذات کو حکومت اور اس سے لپٹے ہوئے شکوک و شبہات سے اونچا رکھا اپنے نفس کو ذمہ داریوں سے بچایا اور یہ گوارا کیا کہ ایک معمولی آدمی کی طرح اپنی دنیا اور اپنے دین تک اپنے کو محدود کر لیں۔ پھر جب آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو امیدوار بنایا اور شوری کے ممبروں سے ان کی بیعت لی اور لوگوں کو ان کی بیعت کے لیے آمادہ کیا تو طبعی امر تھا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بہت قریب سے نگہائی فرماتے۔

شروع شروع میں عبدالرحمن رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مخالف نہ تھے بلکہ ان کے مؤید اور نگران تھے پھر جب لوگوں میں چہ می گوئیاں ہونے لگیں تو متوجہ ہوئے اور نگرانی میں شدت کر دی، پھر وہ بھی دن آئے۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ دینی اور سیاسی معاملات میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مخالف ہو گئے۔ پھر نوبت مخالفت کی حد سے آگے بڑھی اور انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بائیکاٹ کر دیا، ان سے ملتے تھے نہ گفتگو کرتے تھے، بعض راویوں نے غلو سے کام لیتے ہوئے یہ خیال بھی ظاہر کیا ہے کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دینے پر نادم تھے اور ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انھوں نے کہا اگر ملے ہو تو تم اپنی تلوار لے لو اور میں اپنی، پھر چل کر نیٹ لیں، کہا جاتا ہے کہ مرنے سے پہلے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے کہا اس سے پہلے کہ عثمان رضی اللہ عنہ تم پر اور اپنی جان پر ظلم کریں، تم لوگوں کو مہلت نہ دو۔ لیکن اس قسم کی تمام باتوں میں قصص ہے، اور تکلف، ہاں اس قدر یقینی ہے کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے دین کی دو باتوں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی، ایک تو اس وقت جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز پوری ادا کی حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین رضی اللہ عنہما قصر کرتے تھے، دوسری اس وقت جب انھوں نے اپنے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سنت رسول کے خلاف قصر نماز کے بجائے پوری پڑھی





کے ساتھ شریک رہے، یا امر کے دن تو طراخونک مقابل کیا، اس دن مسلمانوں نے ان کو دیکھا کہ ایک چٹان پر چڑھ کر مسلمانوں کو لڑکار رہے ہیں کہ کیا تم جنت سے گریز کر رہے ہو۔ حضرت عمرؓ نے ان کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا اور ان کے ساتھ بیت المال پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا اور سواد پر حذیفہ ایمانؓ کا تقرر کیا تو ان کے لیے روزانہ ایک بکری کا راشن مقرر ہوا۔ نصف ان کے لیے اور نصف دونوں ساتھیوں کے لیے، حضرت عمرؓ نے ان کو معزول کر دیا تو ان سے دریافت کیا کہ میری معزولی تم کو ناگوار تو نہیں ہوئی آپ نے جواب دیا کہ جب آپ یہ کہہ رہے ہیں تو عرض ہے کہ اس وقت بھی میں خوش نہ تھا جب آپ نے میرا تقرر کیا تھا اور آج بھی خوش نہیں جب آپ نے معزول کر دیا ہے۔

حضرت عمارؓ نے بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح حضرت عثمانؓ کی بیعت کی تھی، لیکن بعد کے واقعات نے ان کو حضرت عثمانؓ کے شدید مخالف بنا دیا۔ ایک دن لوگوں میں چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں کہ حضرت عثمانؓ نے بیت المال کے جواہرات میں سے کچھ لے لیا ہے اور اپنے گھر کے لیے کسی کاغذ پر بنایا ہے لوگ اس بات سے ناراض ہوئے اور حضرت عثمانؓ پر اعتراضات کیے۔ حضرت عثمانؓ نے غصے میں اپنے اور خطیبہ دیتے ہوئے کہا: ”ہم اس خراج کے مال میں سے اپنی ضرورت کے مطابق ضرورت لیں گے، کچھ ملک ناراض ہوتے ہوں تو ہوں۔“ اس پر حضرت علیؓ نے کہا: ”آپ کو اس سے روکا جائے گا۔“ عمار بن یاسرؓ نے کہا: ”میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ سب سے پہلا ناراض میں ہوں،“ حضرت عثمانؓ نے کہا، بوڑھی کے بچے! تجھ پر تیری یہ جرأت پکڑ لو اس کو، جتنا بچہ وہ پکڑے گئے۔ اس کے بعد حضرت عثمانؓ نے ان کو اس قدر مارا کہ بیہوش ہو گئے۔ اہل ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے گھر اٹھا کر لائے گئے جہاں وہ پوچھے دن بیہوش رہے۔ اسی میں ظہر عصر اور مغرب کی نمازیں بھی جاتی رہیں۔ پھر جب بوش آیا تو وضو کیا اور نماز پڑھ کر فرمایا: ”اے خدا تیرا شکریہ اترے بارے میں اذیت پانے کا یہ پہلا ہی موقع نہیں ہے، کہا جاتا ہے کہ ام سلمہؓ اور عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال بکیر اور جوتا نکالا اور فرمایا، یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بال، ان کا کپڑا اور جوتا ہے، ابھی یہ پرانا نہیں ہوا اور تم ان کی سنت چھوڑ رہے ہو، لوگ پہلا اسٹے اور حضرت عثمانؓ نے آپ سے باہر ہو گئے ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کہیں؟“

ایک اور موقع پر حضرت عمارؓ نے صحابہؓ کی ایک جماعت کا ساتھ دیا جس نے حضرت عثمانؓ کے نام ایک خط لکھا تھا، خط میں حضرت عثمانؓ کے خلاف اعتراضات اور ان کے لیے نصیحتیں تھیں:

۱۔ انساب الاشراف بلاذری ص ۱۰۸ م مطبوعہ قس۔





# تَارِيخُ الْأُمَلِّ الْمُلُوكِ

لِلْإِمَامِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ حُسَيْنِ الطَّبْرِيِّ

الجزء الثالث

[ قوبلت هذه الطبعة على النسخة المطبوعة ]  
[ بمطبعة « بريل » بمدينة لندن سنة ١٨٧٩ م ]

راجعه وصححه وضبطه

نخبة من العلماء الأجلاء

نُطِّقَتْ مِنَ الْمَكْتَبَةِ الْخَطَّائِيَّةِ الْكُبْرَى بِأَوَّلِ شَارِعِ نَهْدَا عَلَى مِمَصَّر  
لَهَا بِمَنْحَا : د. طه نوري محمد

مطبعة الاستقامة بالقاهرة  
شارع نوبل بشارع ١٣

١٣٥٧ هـ - ١٩٣٩ م

تحقيق واستاذ

743





فأرموا بهما فجر بأرجلهما فرمى بهما على البلاط فأكلتهما الكلاب وكان العبدان اللذان قتلوا يوم الدار يقال لهما نجیح وصدیح فكان أسمهما الغالب على الرقیق بفضلتهما وبلاتهما ولم یحفظ الناس اسم الثالث ولم یغسل عثمان وكفن فی ثیابه ودماؤه ولا غسل غلاماه (وكتب إلى السری) عن شعیب عن سیف عن بحالد عن الشعبي قال دفن عثمان رضی الله عنه من اللیل وصلى علیه مروان بن الحکم وخرجت ابنته تبکی فی أثره ونائمة ابنة القرافصة رحمهم الله

ذكر الخبر عن الوقت الذي قتل فيه عثمان رضی الله عنه

اختلف فی ذلك بعد إجماع جمیعهم علی أنه قتل فی ذی الحجة فقال بعضهم قتل ثمان عشرة لیلة خلت من ذی الحجة سنة ۳۶ من الهجرة فقال الجمهور منهم قتل ثمان عشرة لیلة مضت من ذی الحجة سنة ۳۵

ذكر الرواية بذلك عن بعض من قال أنه قتل فی سنة ۳۶

حدثني الحارث بن محمد قال حدثنا ابن سعد قال أخبرنا محمد بن عمر قال حدثني أبو بكر بن إسماعیل بن محمد بن سعد بن أبي وقاص عن عثمان بن محمد الأحنسی قال الحارث وحدثنا ابن سعد قال أخبرنا محمد بن عمر قال حدثني أبو بكر بن عبد الله ابن أبي سبرة عن يعقوب بن زید عن أبيه قال قتل عثمان رضی الله عنه يوم الجمعة ثمان عشرة لیلة خلت من ذی الحجة سنة ۳۶ بعد العصر وكانت خلافته اثنتی عشرة سنة غیر اثنتی عشر یوما وهو ابن اثنتین وثمانین سنة وقال أبو بكر أخبر مصعب بن عبد الله قال قتل عثمان رضی الله عنه يوم الجمعة ثمانی عشرة لیلة خلت من ذی الحجة سنة ۳۶ بعد العصر (وقال) آخرون قتل فی ذی الحجة سنة ۳۵ ثمانی عشرة لیلة خلت منه

ذكر من قال ذلك

حدثني جعفر بن عبد الله قال حدثنا عمرو بن حماد وعلي قالوا حدثنا حسن عن أبيه عن المجالد بن سعید الهمدانی عن عامر الشعبي أنه قال حصر عثمان بن عفان رضی الله عنه فی الدار اثنتین وعشرين لیلة وقتل صبیحة ثمانی عشرة لیلة مضت

خبر عثمان کے دو غلاموں کی ٹانگیں کٹ کر پھینک کر دی گئیں





# جزء الثالث فتح الباري

بشرح صحيح الإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل  
البخاري شيخ الإسلام قاضي القضاة والحافظ  
أبو الفضل شهاب الدين أحمد بن علي بن  
محمد بن حجر العسقلاني الشافعي  
توفي بالقاهرة رحمه الله

الزائر عبد الرحمن محمد  
ميدان الجامع لأحمد بن نصر  
سنة هجرية

المطبعة الممثلة المصرية صاحبها عند الرجز محمد

الطبعة الرابعة ١٤٠٨ هـ ١٩٨٨ م

ورر

أحمد بن محمد بن علي

بروز





عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تَوَفَّيْتَا ابْنَتَ لَعْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمَّكَ وَحَسْبُ لَيْسَ هَذَا  
وَحَصْرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا أَوْ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ  
الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنبِي فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَعْمَانُ ابْنُ عُمَانَ الْأَنْثَى عَنِ الْبَيْكَا. فَإِنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِسُكَا أَهْلِهِ عَلَيْهِ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَ  
عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعْضُ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ قَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى  
إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرُكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ أَهْبْ فَأَنْظُرْ مَنْ هُوَ لِأَنَّ الرُّكْبَ قَالَ فَتَنَظَّرْتُ  
فَإِذَا صُوبِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَدْعُهُ لِي فَرَجَعْتُ إِلَى صُوبِي فَقُلْتُ ارْجِعْ لِي فَالْحَقُّ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ. فَلَمَّا  
أَصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُوبِي يَبْكِي يَقُولُ وَالْخَاءُ وَاصْحَابَهُ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا صُوبِي أَتَبْكِي  
عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ سُكَا أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا. فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمَا كُنْتُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَتْ رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ وَاللَّهِ  
مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ لَيُعَذَّبُ الْمُؤْمِنَ بِسُكَا أَهْلِهِ عَلَيْهِ.

الخاطر الشريف ويغاب عنه بأحمال أن يكون مرض المرأة طال واحتاج عثمان أني الوقاع ولم يظن عثمان أنها  
توت تلك الليلة وليس في الخبر ما يقتضي أنه واقع بعد موتها بل ولا حين احتضارها العلم عند الله تعالى  
وفي هذا الحديث جواز البكاء كما ترجم له وأدغم الرجال آثارة قهرها لكونهم أقوى على ذلك من النساء وإثارة  
البعد العهد عن الملاذ في موارات الميت ولو كان امرأة على الأب والزواج وقيل إنما آثره بذلك لأنها كانت  
صنعه وفيه نظر فإن ظاهر السياق أنه ﷺ اختاره لذلك لكونه لم يقع منه في تلك الليلة جماع وعلل ذلك  
بعضهم بأنه حيثئذ يأمن من أن يذكره الشيطان بما كان منه تلك الليلة وحكي عن ابن حبيب أن المرف في إثارة أبي طلحة على  
عثمان أن عثمان كان قد جامع بعض جواربه في تلك الليلة فتلطف ﷺ في منعه من النزول في قبر زوجته بغير تصريح  
ووقع في رواية حماد بن كورة فلم يدخل عثمان القبر وفيه جواز الجلوس على شفير القبر عند الدفن واستدل به على جواز  
البكاء بعد الموت وحكي ابن قدامة في المعني عن الشافعي أنه يكره لحديث جبر بن عتيك في الموطأ أن فيه فإذا وجب  
ولا تكفين بالكية يعني إذا مات وهو مشمول على الأولوية وإنزاد لرفع صوتها بالبكاء ويمكن أن يفرق بين الرجال والنساء  
في ذلك لأن النساء قد يفضي بهن البكاء إلى ما يحذر من التوح لقله دبرهن واستدل به بعضهم على جواز الجلوس عليه  
مطلقاً وفيه مظهر وسيأتي البحث فيه في باب مفرد إن شاء الله تعالى وفيه فضيلة لعثمان لا يثارة التصديق وإن كان عليه فيه  
غضاضة الحديث الثالث (قوله عبد الله) هو ابن المبارك (قوله بنت لعمان) هي أم أبان كاسياني من رواية أيوب  
(قوله وإني لجالس بينهم) أو قال جلست إلى أحدهما هذا شك من ابن جرير وإسلم من طريق أيوب عن ابن أبي مليكة قال  
كنت جالساً إلى جنب ابن عمر ونحن نتظر جنازة أم أبان بنت عثمان وعنده عمرو بن عثمان بن عباس يقوده قائده  
فأراه أخيره بمكان ابن عمر فجاء حتى جلس إلى جني فكنت بينهما فإذا صوت من الدار وفي رواية عمرو بن دينار  
عن ابن أبي مليكة عند الحميدي فيكي النساء فظهر السبب في قول ابن عمر لعمرو بن عثمان ما قاله والظاهر أن المكان الذي  
جلس فيه ابن عباس كان أوفق له من الجلوس بجنب ابن عمر أو اختار أن لا يقيم ابن أبي مليكة من مكانه ويجلس فيه  
للهم عن ذلك (قوله فلما أصيب عمر) يعني بالقتل وأفاد أيوب في روايته أن ذلك كان عقب الحجة المذكورة ولم يظه

حضرت عثمان نے اپنی مرضہ بیوی سے ناجائز حرکت کی





# تاريخ الإسلام

للامام أبي جعفر محمد بن جرير الطبري

الجزء الثالث

قوله في هذه الطائفة على النسخة المطبوعة  
بمكتبة دار الكتب - مدينة لندن في سنة ١٨٧٩ م

راجعه وحققه وضبطه

نخبة من العلماء الأجلاء

نظام من المكتبة الخيرية ببول شائع محد على بمصر  
رضا صفا - مطبعته

مطبعة الاستقامة بالقاهرة  
شعب فبراير سنة

١٩٣٩ - ١٣٥٧ هـ

تحقيق رستاق

747





## حضرت عائشہؓ نے حضرت عثمانؓ کو کافر اور یہودی کہہ کر واجب القتل قرار دیا

۴۷۷

من تاریخ الامم والملوک

سنہ ۳۶

المدينة بأمر اجتماع بذات يوم لا سور في خير فاجتمعوا على ان يردوا  
فقلت والله لست ان هذه انطقت على هذه ان تم الامر لصاحك ودوني ودوني  
فانصرفوا الى مكة وهي تقول قتل والله عثمان مظلوما والله لا طاب من دمه فقالوا  
ابن ام كلاب ولم يوافقوا ان اول من امال حرفة لانت ولقد كنت تقرين اقترا  
تغثلا فقد كفر قالت انهم استنابوه ثم قتلوه وقد قلت وقالوا وقرى الاخيم لخير  
عن قولى الاول فقال لها ابن ام كلاب :

مذك البدأ وبشك القير	وبشك الرياح وبشك النظر
وانت امرت بقتل الامام	وقلت لنا انه قد كفر
فقتلنا اصحابك في قتل	وقالت عندنا من امر
وم نكف السقف من قرقنا	وم ينكف الشمس والنصر
وقد بايعت الناس ذا ندر	يزيل شيبا ويضم النصر
ويؤنس للخطوب اثوابها	وما من وفي مثل ابن قندر

فانصرفوا الى مكة فزلت على باب المسجد فقصدت للحجر فسترت واحتج  
تيا الناس فقالت يا ايها الناس ان عثمان رضي الله عنه قتل مظلوما والله لا طاب  
بدمه (كتب الى السري) عن شبيب عن سيف عن محمد وطلحة قالوا كان على  
فيهم من توجه القوم لا يدري الى اين ياخذون وكان ان ياتوا البصرة احب اليه  
فلما تبين ان القوم يمارضون طريق البصرة سر بذلك وقدر الكوفة فيها رجال  
العرب ويؤنس فقال له ابن عباس ان الذي يسرك من ذلك ليس و ان الكوفة  
فصاها في اعلام من اعلام العرب ولا يحملها عدة القوم ولا يزل فيهم من  
ان امر لا يباله فاذا كان كذلك شبيب على الذي قد روى حتى يشهد فيفسد بهضمة عن  
بعض فقال عن ان الامر يشهد ما تقول ولكن لا ادرى لاهل الحقة وانك يا حبيب  
سابقة وقدمه فان استنابوا اغنياء واحترامهم فان اقمهم ذلك كان خيرا لهم  
وان لم يسمعهم كفونا اقامتهم وكان شرا على من هو شر له فقال ابن عباس ان  
ذلك لا امر لا يدرك لاهل القوم (كتب الى السري) عن شبيب عن سيف عن محمد





# مُسْتَدَرَكُ الْأَمَلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

وَبِهِمَا مَشِيهِ  
مَنْخَبُ كَنْزِ الْعَمَالِ فِي مَعْنَى الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ

الجزء الثاني

دار صادر  
بيروت

تحقيق رستاق

749



وقد حلف بالله لمن عداكم  
 ليعصوا عن عليكم البيت وأيم  
 الله ليعصين لما حلف عليه  
 فانصرفوا راشدين فرأوا  
 وأيمكم ولا ترجعوا إلى  
 فانصرفوا عنها ولم يرجعوا  
 المهاجتي يابعا لاني بكسر  
 (ش) عن عسرة أن أبا  
 بكر وعسرة لم يشهدوا دفن  
 الذي صلى الله عليه وسلم  
 وكانا في الانصار قد قبل  
 أن يرجعوا (س) عن علي  
 انه قال يوم الجمل ان رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم لم  
 يعهد بنا عهداً تأخذ به  
 في الامارة ولكنه شئ رأيناه  
 من قبل أنفسنا فان لم يصحوا  
 فمن الله ثم استخاف أبو بكر  
 ورجع الله على أبي بكر فأقام  
 واستقام ثم استخاف عمر  
 ورجع الله على عمر فأقام  
 واستقام حتى ضرب الدين  
 بجرانه (حم) ونعيم بن  
 سداد في الفتن وابن أبي  
 عامر (عق) والذالكافي  
 (هق) في الدلائل والدرر في  
 (ص) عن سعيد بن  
 المسيب قال خرج علي بن  
 أبي طالب لبيعة أبي بكر  
 فبايعه فسمع قالة الانصار  
 فقال علي بأيم الناس أيمكم  
 يؤخرون فقدم رسول الله  
 عليه وسلم قال سعيد بن

رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اضطلع للنوم يقول يا هلمك وبعت جني فغفر لي حتى حدثنا  
عبد الله حدثني ابي ثنا حسن ثنا ابن لهيعة حدثني يحيى بن عبد الله عن ابي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن  
عمر وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ممن كان يؤمن  
بالله واليوم الآخر فليحفظ جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا أو لا يضر حدثنا عبد الله  
حدثني ابي ثمامة بن داود وبنس بن محمد قال ثنا فاج بن سليمان عن هلال بن علي عن عطاء بن يسار قال  
لقبت عبد الله بن عمرو بن العاصي فقلت اخبرني عن صغير رسول الله صلى الله عليه وسلم في التوراة فقال اجل  
والله اني لو صوف في النوراة فبنت في القرآن يا ايم النبي انا ارسلك شاهد او مبشر او نذير او حذر الاذنين  
وانت عبد الله ورسول سميتك المتوكل استغنى ولا غلغا ولا غلب بالاسواق قال بنس ولا يحتاج في  
الاسواق ولا يدفع السيدة بالسيدة ولكن يغفو ويغفر ولئن يقبضه حتى يقبضه الله العو جابان يقولوا لا اله الا  
الله فيفقه ما اعني اعياوا واذناهم وقلوا يا غلغا قال عطاء لقبت كعبا فالتفتا استغنى في حرفي الا ان كعبا  
يقول بلغه اعني اعياوا واذناهم وقلوا يا غلغا في قال بنس غلغا حدثنا عبد الله حدثني ابي ثمامة حسن  
ثنا خلف يعني ابن خلف عن ابي حنبل عن ابيه عن عبد الله بن عمرو وقال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم  
وهو يتوضأ وضوءا ثم يكسها فرفع رأسه فغفر لي فقال ست فيك آية الائمة موت نبيك صلى الله عليه وسلم فكانت  
انزع عني من مكانه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم واحدة قال ويقض المسائل فيكم حتى انت الرجل ليهي  
عشرة آلاف فقال يتسخطا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لتنين قال وفتنة تدخل بيت كل رجل منكم قال  
رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث قال وموت كعبا الغنم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع وهدنة  
تكون بينكم وبين بني الاصر ليعمرون لكم تسعة اشهر كذا روى الرجل الائمة بكر كون اولي بالغدر منكم قال  
رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس قال وفتح مدينة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ست قلت يا رسول الله  
أي مدينة قال قسطنطينة حدثنا عبد الله حدثني ابي ثمامة اسحق بن عيسى ثنا ابي حنبل حدثني جوبة  
يعني ابن شريح عن ابن شفي الاصبغ عن ابيه عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
للقاري اخرجوا ليعمل اعمه وأجر الغاري حدثنا عبد الله حدثني ابي ثمامة اسحق بن عيسى ثنا ابي حنبل  
حدثني جوبة بن شريح عن ابن شفي الاصبغ عن ابيه عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه  
وسلم قلوا كغزوة حدثنا عبد الله حدثني ابي ثمامة موسى بن داود ثنا ابن لهيعة عن يحيى بن عبد الله عن  
ابي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمرو وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصيام والقرآن يشفعان  
للعبد يوم القيامة يقول الصيام أي رب منعتني الطعام والشهوة فشفعني فيه ويقول القرآن شفعتني  
النوم بالليل فشفعني فيه قال فيشذهان حدثنا عبد الله حدثني ابي ثمامة بن جعفر ثنا سعيد بن ابي  
عروبة عن حسين المعلم عن عمر بن شعيب عن ابيه عن جده قال الرايش رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى  
ينفصل عن عيشه وهي شهته صلى سائيا ومتعللا وأبته شرب قاءا وقاءا قال محمد يعني غندرا  
ابن ابيه الحسن بن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده حدثنا عبد الله حدثني ابي ثمامة بكر الحنفي ثنا  
الضحاك بن عثمان عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيعتين

**\$750**





كِتَابُ

# الْحَقِّدُ الْفَرْدِي

تَأَلِيفُ

أَبِي عَمْرٍو أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَمْدُ رَبِّهِ الْإِنْدَلِسِيُّ

شَرْحُهُ وَضَبَطُهُ وَعَمَّنُونَ مَوْضُوعَاتُهُ

أَحْمَدُ أَمِينٌ ، أَحْمَدُ الزَّيْنُ ، إِبْرَاهِيمُ الْبَيْهَارِيُّ

الجزء الثالث

دار الأنډلس

للطباعة والنشر والتوزيع

تحقيق واستاذ

751





### کتاب المسجدة الثانية

ومن كان معها فرجدوا عثمان مذبحاً، فأكبوا عليه فيكون. وبلغ الخبر علياً وطلحة والزبير وسعداً ومن كان بالمدينة، فخرجوا وقد ذهبت عقوبتهم حتى دخلوا على عثمان فرجدوه مقتولاً، فاسترجعوا. وقال علي لابنته: كيف قتل أمير المؤمنين وأنتما على الباب؟ ورفع يده فلطم الحسين، وضرب صدر الحسن، وشتم محمد بن طلحة، ولعن عبد الله بن الزبير. ثم خرج علي وهو غضبان يرى أن طلحة أعان عليه. فلقبه طلحة فقال: ما لك يا أبا الحسن ضربت الحسن والحسين؟ فقال: عليك وعليهما لعنة الله، يقتل أمير المؤمنين ورجل من أصحاب النبي ﷺ بذري، ولم تقم بيته ولا حجة! فقال طلحة: لو دفع مروان لم يقتل. فقال: لو دفع مروان قتل قبل أن تثبت عليه حجة. وخرج علي فأتى منزله. وجاءه القوم كلهم يهرعون إليه، أصحاب محمد وغيرهم، يقولون: أمير المؤمنين علي بن أبي طالب فقال: ليس ذلك إلا لأهل بدر فمن رضي به أهل بدر فهو خليفة، فلم يبق أحد من أهل بدر إلا أتى علياً، فقالوا: ما نرى أحداً أولى بها منك، فمد يده فبايعه. فقال: أين طلحة والزبير وسعد؟ فكان أول من بايعه طلحة بلسانه، وسعد بيده. فلما رأى ذلك علي خرج إلى المسجد، فصعد المنبر، فكان أول من صعد طلحة فبايعه بيده، وكانت إصبعة شلاء، فتطير منها علي، وقال: ما أخلفه أن ينكث. ثم بايعه الزبير وسعد وأصحاب النبي جميعاً. ثم نزل، ودعا الناس، وطلب مروان فهرب منه.

وخرجت عائشة باكية تقول: قتل عثمان مظلوماً! فقال لها عثمان: أنت بالأمس تحرضين عليه، واليوم تبكين عليه! وجاء علي إلى امرأة عثمان، فقال لها: من قتل عثمان؟ قالت: لا أدري، دخل رجلان لا أعرفهما إلا أن أرى وجوههما، وكان معها محمد بن أبي بكر، وأخبرته بما صنع محمد بن أبي بكر. فدعا علي بمحمد، فأناله عما ذكرت امرأة عثمان. فقال محمد: لم تكذب، وقد والله دخلت عليه وأنا أريد قتله، فذكر لي أبي، فقتل وأنا نائب، والله ما قتله ولا أمسكته. فقالت امرأة عثمان: صدق، ولكنه أدخلها.

المتعمر عن أبيه عن الحسن: إن محمد بن أبي بكر أخذ بلحية عثمان، فقال له: يا ابن أخي، لقد قعدت مني مقعداً ما كان أبوك ليقعده. وفي حديث آخر: إنه قال: يا ابن أخي، لو رأيك أبوك لساءه مكانك. فاسترخت يده، وخرج محمد. فدخل عليه رجل والنصح في حجره، فقال له: بيني وبينك كتاب الله، فأهوى إليه بالسيف، فأتقاه بيده، فقطعهما. فقال: أما إنها أول يد خبطت المفضل<sup>(١)</sup>.

(١) المفضل: القرآن. وكان عثمان من كتاب الوحي.





# إِنْسَانُ الْعِيُونِ

في

سيرة الأمين المأمون

الشمير بالسيرة الحلبية

تأليف

على بن برهان الدين الحلبي

( ٩٧٥ - ١٠٤٤ هـ )

المجلد الثالث

شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر  
مخود نصاً - إبي وشركاه - خلفاء

تحقيق رستايير

753





## حضرت عائشہؓ نے حضرت عثمانؓ کو کافر اور یہودی کہہ کر واجب القتل قرار دیا

— ۳۵۶ —

جاءه الخیر أن ستن ألف شیخ تبکی تحت قیض عثمان ، وهو منصوب علی منبر دمشق ومعلق فیہ أصابع زوجة عثمان ، فقال : أمتی یطلبون دم عثمان ؟  
ولما أراد الخروج جاءه عبد الله بن سلام رضی الله عنه ، فقال : یا أمیر المؤمنین لا تخرج منها : ای المدینة ، فوالله لئن خرجت منها لا یرجع إليها سلطان المسلمین فسبوه .  
وقالوا له : یا ابن الیهودیة مالک وهذا الأمر ؟ فقال لهم علی کرم الله وجهه : دعوا الرجل :  
فنعیم الرجل من أصحاب محمد صلی الله علیه وسلم .

ثم إن طلحة والزبیر وأم المؤمنین وصلوا إلى البصرة ووقع بینهم وبين أهل البصرة مقتلة کبيرة ، بعد أن افرقوا فرقتین إحداهما تقول صدقت وبرت ، یعنی عائشة وجاءت بالمعروف . وقالت الأخری کذبت . ثم انحازت الأخری إلى عسکر أم المؤمنین وقهروا أهل البصرة ، ونادی منادی الزبیر وطلحة : ألا من كان عندهم أحد ممن غزا المدینة فلیأت به ، فجئ بهم کما یجاء بالکلاب وكانوا سبائة فقتلوا فما أفلت منهم من أهل البصرة إلا حرقوا بن زهیر . وكتب طلحة والزبیر إلى أهل الشام : إنا خرجنا لوضع الحرب وإقامة کتاب الله ، فوافقنا خيار أهل البصرة وخالقنا شرارهم ، ولم یفلت من قتلة أمیر المؤمنین عثمان من أهل البصرة إلا حرقوا بن زهیر ، والله متبیده إن شاء الله . وكتبوا لأهل الکوفة بثلثه وكتبوا إلى أهل الیمامة بثلث ذلك ، وكتبوا إلى أهل المدینة بثلث ذلك .

ثم سار علی کرم الله وجهه إلى البصرة ، ثم أرسل إلى أهل الکوفة یستنصرهم إليه فنفروا إليه بعد أمور یطول ذکرها ، وكانوا سبعة آلاف . والتقی الجیشان جیش علی کرم الله وجهه وجیش عائشة أم المؤمنین رضی الله تعالی عنها ، بعد أن كتب لطلحة والزبیر : أما بعد ، فقد علمتا أني لم أورد الیبعة حتی أکرمت علیها ، وأنتا ممن رضی بیبعی وألزمی إياها ، فإن کنتما بإيعما طائعتین فتوبا إلى الله وأرجعا عما أنما علیه فانک باطلحة شیخ المهاجرین وأنت یازبیر فارس قریش ، لودعمتما هذا الأمر قبل أن تدخلای فیہ لکان أوسع لکما من خروجكما منه والسلام .

وكتب لعائشة رضی الله عنها : أما بعد ، فإنک قد خرجت من بیتک ترعین أنك تریدین الإصلاح بین المسلمین ، وطلبت بزعمک دم عثمان وأنت بالأمس تولین علیه فتقولین فی ملا من أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم اقتلوا نعتلا فقد کفر ، فله الله : والیوم نطلبین بثأره ، فاتی الله وأرجعی إلى بیتک وأسبلی علیک سترک قبل أن یفضحک الله ، ولا حول ولا قوة إلا بالله العلی العظیم . فلما قرءوا الکتابین عرفوا أنه علی الحق .





كتاب الشعب

# أسد الغابة

في معرفة الصحابة

لعز الدين بٹ الاثير

أبي الحسن علي بن محمد الجزي

٥٥٥ - ٦٣٠ هـ

تحقيق وتعليق

محمّد بن عبد الوهاب

محمد أحمد عاشور

نعمان إبراهيم البنا

المجلد الثالث

الشعب

تحقيق رستاز

755





## حضرت عثمانؓ حضرت عائشہؓ کے ایماء پر قتل ہوئے (العیاذ باللہ)

۲۴۸۹ - صخر بن قدامة

(ب د ع) صخر بن قدامة العنقلی. روى حَمَاد بن زید (۱)، عن أيوب، عن الحسن البصري عن صخر بن قدامة قال: قال رسول الله ﷺ: لا يولد بعد مائة سنة مولود لله فيه حاجة. قال أيوب: فلقيت صخر بن قدامة، فسألته عن الحديث، فلم يعرفه (۲).  
أخرجه الثلاثة

۲۴۹۰ - صخر بن القعقاع

(د ع) صخر بن القعقاع الباهلي، هو خال سويد بن حجير. روى قزعة بن سويد، عن أبيه سويد بن حجير، عن خاله صخر بن القعقاع، قال: لقيت رسول الله ﷺ بين عرفة والمزدلفة، فأخذت بخطام ناقته، فقلت: ما الذي يقربني من الجنة ويباعدني من النار؟ فقال: إن كنت أوجزت في المسألة فقد أعظمت ومأولت، أقم الصلاة المكتوبة، وأد الزكاة المفروضة، وحج البيت، وما أحببت أن يفعل بك الناس فافعله بهم وما كرهت أن يفعلك الناس بك فاجتنبه، خل سبيل الناقة. أخرجه ابن منده وأبو نعيم.

۲۴۹۱ - صخر بن قيس

(ب د ع) صخر بن قيس، وهو الأحنف، وقيل: اسمه الضحاك التميمي السعدي، تقدم ذكره في الأحنف (۳)، فإنه أشهر. يكنى أبا بحر. وكان حليماً كريماً ذا دين، وعقل كبير، وذكاء وفصاحة، وجاه عريض، ونزل البصرة، ولما قدمت عائشة رضي الله عنها إلى البصرة، أرسلت إليه تدعوه ليقاتل معها، فحضر، فقالت له: بم تعتذر إلى الله تعالى من جهاد قتلة عثمان أمير المؤمنين؟ فقال: يا أم المؤمنين، تقولين فيه وتناولين منه. قالت: ويحك يا أحنف! إنهم ماضوه مؤص (۴) الإناء، ثم قتلوه. قال: يا أم المؤمنين، إنني آخذ بقولك وأنت راضية، وأدعه وأنت ساخطة. ولما وصل علي إلى البصرة دعاه إلى القتال معه، فقال: إن شئت حضرت بنفسي، وإن شئت قعدت، وكففت عنك عشرة آلاف سيف؟ فقال: اقعد. فلم يشهد الجمل هو ولا أحد ممن أطاعه، وشهد صفين مع علي.

(۱) في المطبوعة: يزيد وهو خطأ. ينظر التذييل: ۱۰/۳.

(۲) أخرجه الحديث الطبراني وابن شاهين. وقال ابن شاهين: هذا حديث متكرر.





# لِسَانُ الْعَرَبِ

لِلْإِمَامِ الْعَلَمَةِ ابْنِ مِنْظُورٍ

٦٣٠ - ٧١١ هـ

المجلد الرابع عشر

نِسْفَةٌ وَعُلُقٌ عَلَيْهِ وَوَضَعَ قَهَارَتَهُ

مَحَلِّي سُرِّي

وَلِلْإِخْوَانِ الثَّوَلَةِ الْعَرَبِيِّ  
لِلطَّبَاعَةِ وَالنَّشْرِ وَالنَّوْزِيعِ

تحقيق رستاق

757



## حضرت عائشہؓ نے حضرت عثمانؓ کو کافر اور یہودی کہہ کر واجب القتل قرار دیا

وغرس من قبل - يفرق قوائمه فإذا وقعها فكأنما يترعها من  
وخل ينفق برأيه ولا تبعه رجلا.

نعج : النعجة : الأنثى من الضأن والغنم والبقر الوحشي  
والشاء الجبلي ، والجمع نعاج ونعجات ، وتعرّب نكبي  
بالدمعة والشاء عن المرأة ، ويسمون الثور الوحشي شاة ،  
قال أبو عبيد : ولا يقال لغير البقر من الوحش نعاج ، وفي  
التنزيل في قصة داود ، عليه الصلاة والسلام ، وقول أحد  
الملوك الذين استحكموا إليه : «إِنَّ هذا أخي له نَعَجٌ ونَعَمُونَ  
نَعَجَةٌ ولي نَعْجَةٌ واحدة» وقرأ الحسن : ولي نَعْجَةٌ واحدة ،  
ففسر أن يكون الكسر لغة ، ونعاج الرثيل : هي البقرة ،  
واحدتها نَعْجَةٌ ، قال الفارسي : العرب تجري الغنم مجرى  
المنعم ، والبقرة مجرى الضأن ، ويدل على ذلك قول أبي  
ذؤيب :

وعادبة تلقي الشياح كأنها  
يُوسُ ظيافٍ نخسها وانبارها  
فلو أجروا الظباء مجرى الضأن ، لقال : كباش ظباء ، ومما  
يدل على أنهم يجرون البقر مجرى الضأن قول ذي الرمة :  
إذا ما رآها راكب الضَّبب ، لم يزل  
يسرى نَعْجَةً في مَرْنَعٍ ، فيسرها  
تسولفة غنمها ليست بتنعجة ،  
يُذْئِرُ أضيافَ البنياء وقبرها  
فلم ينف الموصوف بذاته الذي هو النعجة ، ولكنه نفاه  
بالضرب ، وهو قوله :

يذمُّ أجواف المياه ويبرها  
يقول : هي نعجة وشيئة لا إنسيّة نالَتْ أجواف المياه  
أولادها ، وذلك نسبة الصائبة وحققها لأنها نالَتْ البنياء ،  
ولا يبيها وقد خصها بالزفير ، ولا يقع الزفير إلا على الغنم  
التي في السواد والحضر والأرياف .

وناقة ناعجة : يُصاد عليها نعاج الوحش ، قال ابن جني :  
وهي من القهريّة ، واستعاره نافع بن لقيط القفقيني للبقرة  
الأملية فقال :

كالشور يضرّب أن تصاف بعاجه ،  
ونبت البياض ، ضرّبت أو لم تضرب

غيره من حسه ، وهو مفعّل ، من النعت - يقال : نعت  
فانعت ، كما يقال : وصفته فانصفت ، ومنه قول أبي ذؤيب  
الإبادي :

حار كجار الحذافي الذي انصفا

قال ابن الأعرابي : انعت إذا حسن وجهه حتى ينعت . وفي  
صفته : يقول ناعته : لم أر قبله ولا بعده مثله . قال  
ابن الأثير : النعت وصف الشيء بما فيه من حسن ، ولا يقال  
في الفصح إلا أن يتكلف متكلفاً ، فيقول نعت نسوة ،  
والوصف يقال في الحسن والقيح .

وناعتون وناعتين ، جميعاً : موضع ، وقول الراعي :

خس السليار ، بهار أم شيسير ،

يتسوييتين ، فساطبي ، التفسير  
إما أراد ناعتين (١) ، انصفاً .

نعت : انعت في ماله : قدّم فيه ، وقيل : بذره .

نعتل : النعتل : الشيخ الأحمر . ويقال : فيه نعتلة أي  
حسن . والنعتل : الذبيح وهو الذكر من الضباع . ونعتل :  
خنع . والنعتلة : أن يمشي الرجل ممشياً ونعتل فذنبه كأنه  
يغرّف بهما ، وهو من التبختر . ونعتل : رجل من أهل مضر  
كان طويل اللحية ، قيل : إنه كان يشبه عثمان ، رضي الله  
عنه ، هذا قول أبي عبيد ، وشابئو عثمان ، رضي الله  
عنه ، يسمونه نعتلاً . وفي حديث عثمان : أنه كان يخطب

ذات يوم فقام رجل فقال له : فوذاه ابن سلام فأنذاه ، فقال  
له رجل : لا يمتنعك مكان ابن سلام أن تسب نعتلاً فإنه من  
شيعته ، وكان أهداه عثمان يسمونه نعتلاً تشبيهاً بالرجل  
المصري المذكور آنفاً . وفي حديث عائشة : أقتلوا نعتلاً

فقتل الله نعتلاً ! تعني عثمان ، وكان هذا منها لما غاصبته  
وذهبت إلى مكة ، وكان عثمان إذ يبل منه وعيب شبه بهذا  
الرجل المصري لطول لحته ولم يكونوا يجدون فيه عيباً غير  
هذا . والنعتلة مثل النعطة : وهي بشية الشيخ . ابن  
الأعرابي : نعتل القرس في جرمه إذا كان يقعد على رجله  
من شدة العجز وهو عيب ، وقال أبو النجم :

(١) قوله : إنما أراد ناعتين الخ ، كذا قال في المحكم . وجرى بالقوت  
في معجمه على أنه مثنى نوعة مصغراً : موضع بهيمة .





# الإمامة والسياسة

مؤلف

الإمام الفقيه أبي محمد عبد الله بن مسلم  
ابن قتيبة الدينوري

الموالود سنة ٢١٣ والمتوفى سنة ٢٧٦ هـ رحمه الله

وهو المعروف بتاريخ الخلفاء

الجزء الأول

الطبعة الثالثة

١٣٨٢ هـ = ١٩٦٣ م

ملتمزم الطبع والنشر

شركة مكتبة وادب في الرياض والعمارة  
مؤسسة دار الكتب وشركة خلافة

تحقيق وستانيز

759



— ۵۲ —

خلاف عائشة رضي الله عنها على

ومنك البداء ومنك الغير  
وأنت أمرت بقتل الإمام  
فهنأ أطعنأك فف قفله  
ومفك الرففك ومنك المفطر  
وقلف لئأ إفف قف فففر  
وقفلف عفلفف من أمر

تحقیقی و استواری





# أعلام النساء

في عالمي العرب والإسلام

الجزء الثالث

تأليف

عمر رضا آغا

الطبعة الثانية

الطبعة الهاشمية دمشق

١٣٧٨ هـ - ١٩٥٩ م

تحقيق وتعليق

761





عائشة بنت أبي بكر

۳۲

وإنه لقد حاث الإسلام وأكده وعضد الدين وأيده ولقد مدد الله به صياحي  
كفر وقطع به دابر المشركين ووفى به ركان الضلالة فله المصيبة به ما أفجعها  
والنجاسة به ما أوجعها صدح الله بمقتله صفاء الدين وأتمت مصيبته دروة الإسلام  
بعده وجعل الخير الأمة عبده .

فقال لها ابن أم كلاب ولم فوائده إن أول من أزال حرفه لأنت ولقد كنت  
تقولين اقتلوا نعلًا فقد كفر . قالت : إنهم استنابوه ثم قتلوه وقد قلت وقالوا  
وقولي الأخير خير من قولي الأول . فقال لها ابن أم كلاب .

منك البداء ومنك الغير ومنك الرياح ومنك المطر  
وأنت أمرت بقتل الإمام وقلت لنا إنه قد كفر  
فبينما أطعناك في قتله وقتله عندنا من أمر  
ولم يسقط السقف من فوقنا ولم ينكسف شمسنا والقمر  
وقد بايع الناس ذا تدراء نزل الشهاب وقيم الصعر  
ويابس للحرب ثوابها وما من وفي مثل من قد غدر

وفي شرح نهج البلاغة لابن أبي الحديد أن عائشة كانت من أشد الناس على  
عثمان حتى أنها أخرجت ثوباً من ثياب رسول الله ﷺ فنصبته في منزلها وكانت  
تقول للداخلين إليهم : هذا توب رسول الله ﷺ لم يبل وعثمان قد أبلى سنته .  
وقولوا : أول من سمى عثمان نعلًا عائشة والنعل الكثير شعر اللحية والجسد  
وكانت تقول : اقتلوا نعلًا قتل الله نعلًا .

وفي رواية لابن أبي الحديد أن عائشة بلغها قتل عثمان فقالت أبعد الله قتله

حضرت عائشة نے حضرت عثمان کو کافر اور یہودی کہہ کر واجب القتل قرار دیا

تحقیقی دستاویز

762





# الكامل في التلخيص

للإمام العلامة غداة المؤرخين أبو الحسن علي بن أبي الكرم  
محمد بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الواحد الشيباني  
المعروف بابن الأثير الجزري الملقب بغير الدين  
للسنة ٦٣٠ هـ

من سنة ٣٠ لغاية سنة ٦٤ للهجرة

تحقيق  
أبي الفداء عبد الله القاسبي

المجلد الثالث

دار الكتب العلمية  
بيروت - لبنان

تحقيق رستاق

763





## حضرت عائشہؓ نے حضرت عثمانؓ کو کافر اور یهودی کہہ کر واجب القتل قرار دیا

سنہ ۳۶

۱۰۰

فخرج من تحت ليلته وأخبر أم كلثوم ابنة علي وهي زوجة عمر بالذي سمع وأنه يخرج معتمراً مقيماً على طاعة علي ما خلا النهوض، فأصبح علي فليل له: حدث الليلة حدث هو أشد من طلحة، والزبير، وعائشة، ومعاوية.

قال: وما ذاك؟ قالوا: خرج ابن عمر إلى الشام. فأتى السوق وأعد الظهر، والرجال، وأخذ نكل طريق طلاباً، وماج الناس، فسمعت أم كلثوم فأتت علياً فأخبرته الخبر فطابت نفسه وقال: «أنصرفوا والله ما كذبت ولا كذب. والله إنه عندي ثقة». فأنصرفوا.

وكان سبب اجتماعهم بمكة أن عائشة كانت خرجت إليها. وعثمان محصور، ثم خرجت من مكة تريد المدينة فلما كانت بسرف<sup>(۱)</sup> لقيها رجل من أحوالها من بني ليث يقال له عبيد بن أبي سلمة وهو ابن أم كلاب فقالت له: مهيم؟

قال: قُتِل عثمان ويقوا ثمانياً. قالت: ثم صنعوا ماذا؟ قال: اجتمعوا على بيعة علي. فقالت: ليت هذه انطبقت على هذه إن تم الأمر لصاحبك. ردوني ردوني. فأنصرفت إلى مكة وهي تقول: «قُتِل والله عثمان مظلوماً، والله لأطلبن بدمه». فقال لها: ولم؟ والله إن أول من أمار حرفة لأنت، ولقد كنت تقولين: اقتلوا نعتلاً فقد كفر. قالت: إنهم استتابوه ثم قتلوه وقد قلت وقالوا وقولي الأخير خير من قولي الأول. فقال لها ابن أم كلاب:

فَمِنْكَ الْبَدَاءُ وَمِنْكَ الْغَيْرُ	وَمِنْكَ الرِّبَاخُ وَمِنْكَ الْمَطَرُ
وَأَنْتِ أَمَرْتِ بِقَتْلِ الْإِمَامِ	وَقُلْتَ لَنَا إِنَّهُ قَدْ كَفَرَ
فَهَبْنَا أَطْعَمَكَ فِي قَتْلِهِ	وَقَاتِلُهُ عِنْدَنَا مِنْ أَمْرِ
وَلَمْ يَسْقُطِ السَّقْفُ مِنْ فَوْقَنَا	وَلَمْ يَنْكَفِ ثَمُنَا وَالْقَمَرُ
وَقَدْ بَايَعَ النَّاسُ ذَا تُدْرَأَ	يُزِيلُ الشُّبَا وَيَقِيمُ الصَّفَرُ
وَلَيْسَ لِلْحَرْبِ أَثْوَابُهَا	وَمَا مِنْ وَفَى مِثْل مَنْ قَدْ غَدَرَ

فأنصرفت إلى مكة فقصدت الججر فسترث فيه، فأجتمع الناس حولها فقالت:





شيخ المصيرة

# أبو هريرة

« أول راوية اتهم في الإسلام »  
ابن قتيبة

تأليف

محمود أبو زينة

الطبعة الثالثة : مريدة ومعدنة

- في النسخ محفوظة

دار المعارف بمصر



765





## حضرت عائشہؓ نے حضرت عثمانؓ کو کافر اور یہودی کہہ کر واجب القتل قرار دیا

کانت مؤامرة مدبرة !!

قبل أن نفرغ من هذا الفصل نتحدث في سطور قليلة عن تلك المؤامرة التي دبروها ضد علي رضي الله عنه لكي يقضوا عليه . وينقلوا الأمر إلى حكم أموي .

ذلك أنهم - لكي يسوغوا خروجهم على علي رضي الله عنه - ادعوا أنه قد غرض طرفه عن قتل عثمان فلم يقتص منهم ! وكانت عائشة ( أم المؤمنين ) أشد الناس عداوة له وأقواهم تحريضا عليه - وكان منها ما كان مما بيناه من قبل - على حين أنها كانت تقول في وجه عثمان . عند ما وقع منه ما وقع مما أغضب المسلمين . « اقتلوا نعثلا فقد كفر » . وكانت تخرج قميص النبي ( ص ) وتشره بين يديها وتقول : « إن دينه قد بلى ولم يبل قميصه » !! كما بينا ذلك آنفاً .

ولكن ما كاد علي يفارق هذه الحياة . حتى تولاه الصمت وسكنت عن الطلب بدم عثمان - وقد كان عليها إذا كانت صادقة في دعواها . أن لا نفر عن مطلبها حتى يتحقق . ولكنها لم تطالب معاوية بما كانت تطالب به علياً . وسكنت راضية . وكذلك سكنت معاوية بعد أن استوى على عرش الملك . وأصبح قادراً على أن يقتص ممن اعتدوا على عثمان . وهو الذي أثار الحرب في صفين وغيرها من أجل ثأر عثمان ! وانصرف إلى سياسة ملكه باليمن والمداينة حتى لا يشور الناس أو يخرجوا عليه .

وكان آل عثمان خاصة يستيقنون أنه لا بد أحد خفيهم !! ولكن ضاع بهم فئاتهم وحزنوا .

وإذ كان أمر هذه المؤامرة لا يبقى عن الناس كافة . فإن معاوية قد فوجئها للسادات . وهذا ما أفشى به عائشة بين عثمان بن عفان سيرة علي بن أبي طالب . فادعوا الضميمة وفيها قالوا ( لا تعزبوا سيد الأئمة ) .

فدع معاوية المدينة ودخل دار عثمان فبانت عائشة ابنة عثمان





# الرياض النخلة في مناقب العشرة

لامام شيخ مشايخ الفقه والحديث  
أبي جعفر أحمد الشهير بالمحب الطبري  
رحمة الله وطيب ثراه

أبو بكر الصديق

عمر بن الخطاب

علي بن أبي طالب

الزبير بن العوام

سعيد بن زيد

أبو عبيدة عامر بن الجراح

أبو جابر الثالث

حققه وعلق عليه  
فضيلة الشيخ محمد مصطفى أبو العلاء  
المدير العام للتعليم الإشرافي والعام بالزهر الشريف  
حقوق الطبع بهذا الوضع بمنفعة

يطلب من

مكتبة البصرة

بسوق  
أم الغلام

بميدان  
سينا  
ت ٩٠٥١٨

تحقيق ودراسة

767





حضرت عثمانؓ کی خلافت صحابہ کرامؓ کو ناگوار گذری کہ وہ کتبہ پر در تھے

— ۰۷ —

وفی رواية — أنهم حصروه أربعين ليلة وطلحة يصلي بالناس

وفی رواية أن عاباً صلى بهم أكثر تلك الأيام .

وروی أن الجهماء الغفاری قال له — بعد أن حصوه ونزل من

المنبر — والله لتغربنك إلى جبل الرمال ، وأخذ عصا النبي صلى الله عليه وسلم وكسرها بركبته فوقعت الأكلة في ركبته .

طریق آخر فی مقتله وفیه بیان الأسباب

التي وقعت عليه على سبيل الإجمال

عن ابن شہاب قال : قلت لسعيد بن المسيب هل أنت مخبري  
كيف كان قتل عثمان؟ وما كان شأن الناس وشأنه؟ ولم خذله أصحاب  
محمد صلى الله عليه وسلم؟ قال : قتل عثمان مظلوما ، ومن قتله كان  
ظالما ، ومن خذله كان معذرا ، فقالت : وكيف كان ذلك؟ قال : (لما  
ولى كره ولايته نفر من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ،  
لأن عثمان كان يحب قومه فولى اثنتي عشرة حجة ، وكان كثيراً  
ما يولى بني أمية ممن لم يكن له مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ،  
وكان يحب من أمرائه ما يكره أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم  
صنعة ، وكان يستغاث عليهم فلا يغيثهم ، فلما كان في السنة الحبيجة  
الآواخر استأثر بنو عمه فولام وأمرهم بى وولى عبد الله بن سعد بن  
أبي سرح مصر فشكاه منه أهل مصر ، وكان من قبل ذلك من عثمان  
هناك إلى عبد الله بن مسعود وأبي ذر وعمار بن ياسر ، وكانت هزيلة





عادلانہ وقائع

اور

علمائے اسلامیت

مستند

جمیل احمد رائے



لئے کاپتہ :- ۱۔ رائے پبلیکیشنز، میانوالی

۲۔ مکتبہ "آئین" نسیم مارکیٹ

۲۱۔ ریوے روڈ، لاہور۔

تحقیقی دستاویز

769

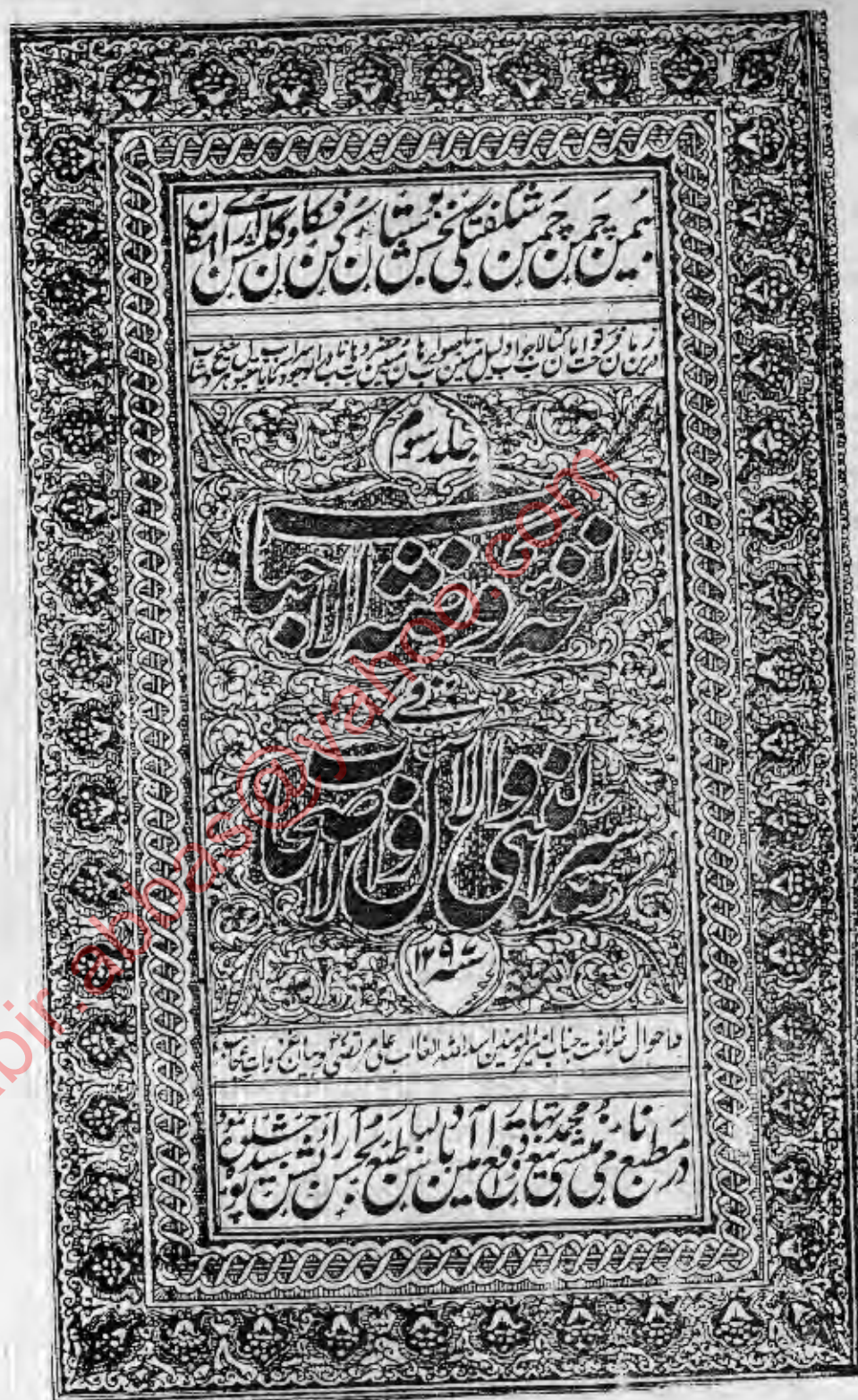




بن مہیوب سے حضرت عثمانؓ کی شہادت کا حال پوچھا۔ آپ نے فرمایا قصہ یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کی خلافت بعض صحابہ کو ناگوار ہوئی۔ کیونکہ یہ سب کو معلوم تھا کہ آپ اپنے استغوا و اقربا کی بہت رعایت کرتے ہیں۔ آپ بارہ برس خلیفہ رہے اس وقت اس قسم کے کسی ایک بنو امیہ سے عامل تھے جو کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نہ تھے اور جن کو اصحاب رسولؐ سمجھا نہ جانتے تھے۔ مگر آپ چھ برس برابر ان صحابہ کی تالیفِ قلوب کرتے رہے جو آپ کے خلاف تھے اور ان کو معزول نہ کیا۔ یہ کمزور پہلے چھ برس رسولؐ میں اپنے چچا کی اولاد پر مہربان ہونے اور ان کو معاذ کے ہم خیال بن کر ان کے عامل کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ عبداللہ بن سرح کو مصر کا حاکم مقرر کیا۔ اس کو وہاں دو مہینے برسر ہوئے تھے کہ اہل مصر ان کی شکایت ظلم کرنے کے لئے دار الخلافہ آئے۔ اس سے پہلے عبداللہ بن مسعودؓ ابو ذرؓ اور عمارؓ بن یاسر کے معاملات میں بنو ہذیل، بنو ثمرہ کے دلوں میں اور ابن معکود کے معاملہ کی نسبت بنو غفار اور اس کے خلاف کو حضرت عثمانؓ سے شکایت پہنچا۔ یہ سب کی تھی اہل مصر کی شکایت نے اور بھی بارود کا کام دیا۔ جس نے اپنی ذر کے دل میں بہت

حضرت عثمانؓ کی خلافت صحابہ کرام کو ناگوار گزری کہ وہ کہہ رہے تھے





jabir









# الْمُهَيِّدُ وَالْبَيْدُ فِي مَقَاتِلِ

## السَّيِّدِ عَمَّاسٍ

تأليف

محمد بن يحيى بن أبي بكر  
الأشعري المشايخي الأندلسي

٦٧٤ - ٧٤١ هـ

محققه

الدكتور محمود يوسف زايد

نشر وتوزيع

دار الثقافة

بيروت - لبنان





## حضرت عثمانؓ کو کافر قرار دے کر قتل کیا گیا

وانما ذكرنا عمارا مهنا ، لأنه كان منحرفاً عن عثمان (رض) ، وخلعه  
وألّب الناس عليه كما ذكرنا<sup>(١)</sup>

وقد ذكر الجاحظ أن عماراً قام وسط مسجد المدينة فقال<sup>(٢)</sup> : نحن  
قتلنا عثمان كافرين . وكان يمنع أن يدفن في مقابر المسلمين وأن يُصلى عليه في  
مُصلّا<sup>(٣)</sup> هم ، حتى ترك على مزبلة ثلاثة أيام لم يُدفن . فدفعه ابن الزبير في خفية  
في بئر في حش كوكب ، ومحمد بن أبي بكر في بني تميم يعاونون عماراً .

### ٨١- ذكر مقتل عمرو بن الحمق الخزاعي

كان عمرو بن الحمق الخزاعي من أصحاب حجر بن عدي الكندي .  
وكان حجر بن عدي عثمان ومعاوية (رض) عنهما ، ويؤمن أن هذا الأمر  
لا يصلح إلا في آل علي بن أبي طالب (رض) . وكان زياد<sup>(٤)</sup> بن أبي سفيان  
يوم جمعة يخطب ، فأطال الخطبة وأخّر الصلاة . فلما خشي حجر فوت  
الصلاة ، أخذ كفاً من حصي ورمى به زياداً وقام إلى الصلاة ، وقام الناس معه .  
فنزّل زياد وصلى بالناس ، وكتب إلى معاوية يخبره / ٢١٣ ، فكتب إليه  
معاوية : أن ابعث به إلى . فشده في الحديد ، وحمله إلى معاوية . فلما دخل  
عليه ، قال : السلام عليك يا أمير المؤمنين ، فقال معاوية : أنا أمير المؤمنين؟  
أنا والله لا أقبلك ولا أستقبلك ؛ ثم أمر به فضربت عنقه . وكان قتله سياسة  
لافتتاته على الامام ، ويجوز للامام قتل بعض رعيته لصالح الباقي .

ولما قبض زياد<sup>(٥)</sup> على حجر بن عدي طلب أصحابه . فخرج عمرو بن  
الحمق فأتى الموصل ومعه رفاعه بن شداد ، فاختموا بجبيل هناك . فرفع

(١) انظر الفقرة ٣٥ .

(٢) في ص : فيقول .

(٣) انظر الرواية في ط ١١٥/٢ - ١١٦ .

(٤) انظر خبر مقتل عمرو بن الحمق في ابن الاثير ١٨٧/٣ .





# الإمامة والسياسة

مؤلف

الإمام الفقيه أبي محمد عبد الله بن مسلم  
ابن قتيبة الدينوري

المؤاود سنة ٢١٣ والمتوفى سنة ٢٧٦ هـ رحمه الله

وهو المعروف بتاريخ الخلفاء

الجزء الأول

الطبعة الثالثة

١٣٨٢ هـ = ١٩٦٣ م

مطبع الطبع والنشر

مكتبة دار الكتب والخطوط  
مكتبة دار الكتب والخطوط  
مكتبة دار الكتب والخطوط

تحقيق رستايير







## حضرت عثمانؓ کو ملو اور زہیر نے قتل کیا

- ۳۸ -

### حصار اہل مصر والکوفة عثمان رحمہ اللہ

قال : وذكروا أن أهل مصر أقبلوا إلى عليّ . فقالوا : ألم تر عدوّ الله ماذا كتب فينا ؟ قم معنا إليه . فقد أحلّ الله دمه . فقال عليّ : لا والله : لا أقوم معكم . قالوا : فلم كتبت إلينا ؟ قال عليّ : لا والله ما كتبت إليكم كتاباً قطّ . فنظر بعضهم إلى بعض . ثم أقبل الأشتر النخعي من الكوفة في ألف رجل . وأقبل ابن أبي حذيفة من مصر في أربع مئة رجل . فأقام أهل الكوفة وأهل مصر بباب عثمان ليلاً ونهاراً ، وطلحة يحترق الفريقين جميعاً على عثمان : ثم إن طلحة قال لهم : إن عثمان لا يبالي ما حصرتموه . وهو يدخل إليه الطعام والشراب فامنعوه الماء أن يدخل عليه .

### مخاطبة عثمان من أعلى القصر طلحة وأهل الكوفة وغيرهم

قال : وذكروا أن عثمان لما منع الماء صعد على القصر : واستوى في أعلاه ثم نادى : أين طلحة ؟ فأتاه ، فقال : يا طلحة : أما تعلم أن بئر رومة كانت للفلان اليهودي ، لا يسقى أحداً من الناس منها قطرة إلا يشتم : فاشتريتها بأربعين ألفاً . فجعلت رشائي فيها كرشاء رجل من المسلمين : لم أستاذر عليهم ؟ قال : نعم . قال : فهل تعلم أن أحداً يمنع أن يشرب منها اليوم غيري ؟ لم ذلك ؟ قال : لأنك بدلت وغيّرت . قال : فهل تعلم أن رسول الله قال : من اشترى هذا البيت وزاده في المسجد فله به الجنة ، فاشتريته بعشرين ألفاً : وأدخلته في المسجد ؟ قال طلحة : نعم . قال : فهل تعلم اليوم أحداً يمنع فيه من الصلاة غيري ؟ قال : لا . قال : لم ؟ قال : لأنك غيّرت وبدلت . ثم انصرف عثمان وبعث إلى عليّ يخبره أنه منع من الماء ، ويستغيث به ، فبعث إليه على ثلاث قرب مملوءة ماء ، فما كادت تصل إليه ، فقال طلحة : ما أنت وهذا ؟ وكان بينهما في ذلك كلام شديد . فبيناهم كذلك إذ أتاهم آت فقال لهم : إن معاوية قد بعث من الشام يزيد بن أسيد ممدداً لعثمان . في أربعة آلاف من خيل الشام ،









# الكتاب المسطور

فی جواب

## تسکین الصدقات

المعروف باب

### نذات حق

مصنفہ محمد حسین بن کوی سابق مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

حال صدر مدرس مدرسہ ضیاء العلوم سرگودھا

شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ ضیاء العلوم سرگودھا

دہلی (پیشہ لاہور)

قیمت

تحقیقی و ستائشی

778





## حضرت ابو ہریرہؓ غیر معروف الفقہ والعدالت تھے (نعوذ باللہ)

۱۳۵

دست فرین نے اتفاق کر لیا ہے کہ ہم اس حدیث کو اپنی کتاب میں مرکز درج نہیں کریں گے۔  
 پھر صحابہ کا قبلہ رخ ہو کر سہاگرا، اور ائمہ مجتہدین کا قبلہ رخ سلام کہنے کو مترشح دلیل ہے اس امر کی کہ صحابہ  
 ائمہ مجتہدین میں سے یعنی خیر القرون میں سے کوئی بھی سماع الہی عند قبرہ الشریف کا قائل نہیں بلکہ خیر القرون اور ان کے  
 کے بعد چار سو سال تک کوئی محدث مضبوط صحابی تابعی تبع تابعین امام سماع عند القبر کا معتقد نہ تھا اور سب کا اجماع تھا کہ  
 جب کہ باب اجماع دہندہ ہوگا اور جہاں دہندہ رہی ہے اگر زیادہ سے زیادہ اہل بیت و تابعین کا قول ہے تو اجماع اگر سیاق و سباق  
 بنی مسلم قبر شریف کے پاس بھی نہیں ملے گا جو جائیداد و دریاں درود و سلام حضرت کو پہنچ جاتا ہے جس میں سب ائمہ  
 متفق ہیں اور کتب صحاح میں اسکا ذکر بھی ہے مگر پھینچا اور سننا میں فرق ہے جس کی تفصیل پہلے گذر چکی ہے۔  
 پھر یہی کہ اس حدیث کو اپنی کتاب میں درج کرنا تھا اور محققین کا اس پر جرح کرنا بھی شروع ہو گیا۔  
 مگر اہل اہل بیت بھی مدت سے چلے آئے ہیں انہیں یہ حدیث دستیاب ہوئی تھی (بوسطہ یہی) انہوں نے اسے خوب ہوا  
 و ہوا انہوں نے اسے شہرت دینا شروع کی۔ جب ابن تیمیہ جیسے محقق نے اسے غریب کہا تو یار لوگوں! ابوالشیخ کی نادر  
 اور نادر زادی کتاب میں محمد بن مروان سندی کذاب کی جگہ سند میں ابو معاویہ شہرادی کا نام آجڑ دیا تاکہ حدیث غریب  
 کے وجہ سے نقل کر کے مزید کا درجہ حاصل کر لیں اور محمد بن مروان کا فقر و ختم ہو جائے مگر حسب مقولہ منہما  
 لیل فرعون مدینہ حضرت ابن عبد الباد نے پردہ چاک کر دیا اور فرما لکھا کہ محمد بن مروان سندی اس روایت  
 میں فرد ہے اس کا ساتھی امش سے روایت کرنے والا ایک بھی نہیں اور ابوالشیخ کی کتاب میں جو محمد بن مروان کو  
 جگہ ابو معاویہ لکھا گیا ہے وہ خطاف حسن ہے (الحدیث پر مکمل بحث اپنے مقام پر آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ اپنے غور و نظر سے)  
 پھر یہی کہ بھی صحت تمام لاکھ سے زائد صحابہ میں سے جنہیں معروف بالا پہلو و لفظ بھی تھے ایسی اہم اور ضروری  
 حدیث جس کا موجب فسق و ضلال ہے صرف ایک صحابی غیر معروف الفقہ والعدالت یعنی حضرت بنی بریرہ ہی سے روایت  
 ملی جس کی روایت عموم قرآنی اور عام قاعدہ کے خلاف ہو تو مسترد کر دی جاتی ہے جیسے ان کی مصافحہ والی روایت کو  
 اصناف نے رد فرمایا کہ خلاف قرآن ہے اور انہی کی روایت الوضوء مہست النار کو ابن عباس اور ائمہ مجتہدین نے  
 رد فرمایا اور ملی حدیث کہ حامل جنازہ پر غسل واجب ہے ابن عباس اور دیگر ائمہ مجتہدین نے رد فرمایا علیٰ ہذا القیاس۔  
 پھر یہی کہ ابو ہریرہ کا صرف قول ہی نقل کیا ہے اور صحابہ کا جس بات کو بیان فرماتے تھے آپ بھی ہمیں





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 جلد اول

# میزان شعرانی (اردو)

## المعروف به

# مواعظ جہانی

شیخ عبد الوہاب شعرانی کی شہرہ آفاق کتاب میزان انکیری (میزان شعرانی) کی ترمیم کیلئے امام کا نام کافی ہے، اصل کتاب عربی زبان میں تھی مگر دیر سے کم علم حضرات اس شہرہ آفاق کتاب کے قطعات سے بہرہ اندوز نہیں ہو سکتے تھے اس لئے اس کا نہایت سلیس و عام اردو ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے۔ چاروں اماموں کی عقائد کو یکجا کرنے والے بالمقصود حقیقت کے دلاوہ اور شریعت طریقت کی مینیت و اعتماد کا منظر دیکھنے والے حضرات کے لئے زیر نظر کتاب "میزان شعرانی" ایک نہایت ہی نایاب تحفہ ہے۔

(تالیف)

علامہ اشیر عبد الوہاب بن احمد الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ

(ترجمہ)

حضرت مولانا محمد حیات صاحب نیپھلی رحمۃ اللہ علیہ

(ناشر)

ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل کراچی  
 پاکستان چوک کراچی

تحقیقی دستاویز

780





امام ابو حنیفہؒ تین صحابہ انس بن مالکؓ ابو ہریرہؓ اور سمرہ بن جندبؓ کے قول کو ناقابل اعتبار سمجھتے تھے (معاذ اللہ)

جدول اول

۱۷۵

اور دوسری روایت

جو کہتا ہے کہ ہم نفس پر قیاس کو مقدم کرتے ہیں۔ حالانکہ نفس کے موجود ہوتے ہوئے قیاس کی حاجت ہی نہیں ہوتی +

اور امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نفس قیاس کرتے مگر سخت ضرورت کے وقت۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہم سب سے پہلے کسی مسئلہ کی دلیل قرآن کریم یا حدیث شریف یا صحابہ رضی اللہ عنہم کے فیصلوں میں دیکھتے ہیں۔ جب ان میں سے کوئی دلیل نہیں پاتے۔ تو مجبوراً مسکوت عنہ کو اس حکم پر قیاس کرتے ہیں۔ جس کی شریعت میں تصریح کی گئی ہو۔ بشرطیکہ کوئی علت مشترکہ دونوں میں پائی جاتی ہو۔ جس کو جامع سے تعبیر کرتے ہیں +

اور دوسری روایت میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ آپ فرماتے ہیں۔ ہم سب سے پہلے قرآن شریف کو پکڑتے ہیں۔ پھر حدیث شریف کو۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کے فیصلوں کو۔ اگر کسی حکم میں سب متفق ہوں۔ تو اس پر عمل کرنا لازمی اور ضروری جانتے ہیں اور اگر دلائل مذکورہ باہم کسی حکم میں مختلف ہوں تو اس وقت ایک حکم کو دوسرے حکم پر قیاس کرتے ہیں۔ بشرطیکہ دونوں مسئلوں میں کوئی علت مشترکہ جس کو جامع کہتے ہیں پائی جاتی ہو۔ تاکہ اختلاف سے جو ایہام آگیا تھا وہ دور ہو جائے۔ اور مطلب واضح ہو جائے +

اور ایک روایت میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس طرح منقول ہے کہ ہم سب سے پہلے کتاب اللہ پر عمل کرتے ہیں۔ اس کے بعد سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ پھر ابوبکرؓ اور عمرؓ اور علیؓ اور عثمان رضی اللہ عنہم کی احادیث پر +

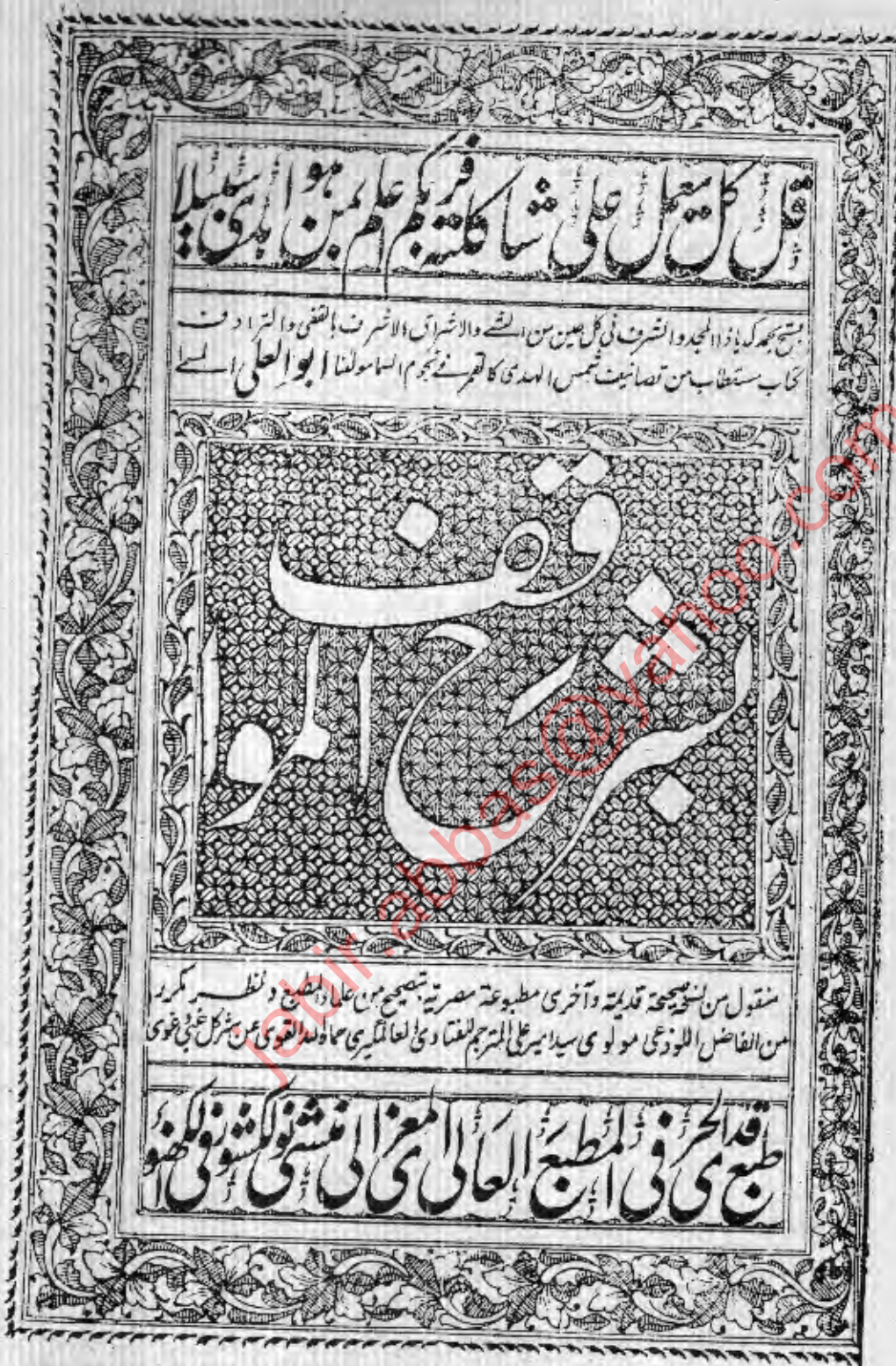
اور ایک روایت میں آپ کا یہ قول مروی ہے کہ جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم کو پہنچے وہ سارا اور آنکھوں پر ہے (ان پر میرے مال باپ بھائیوں) اور اس کی مخالفت ہم پر حرام ہے۔ اور جو کچھ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پہنچے۔ اس میں سے ہم پسند کر لیں گے۔ اور جو کچھ ان کے سوا اور دوسرے لوگوں سے ہم کو پہنچے۔ تو وہ جس طرح آدمی ہیں ویسے ہی ہم بھی ہیں +

ابو یوسفؒ یعنی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ آپ یہ تو بتائیں۔ کہ اگر کسی امر میں آپ کی ایک رائے ہو اور اسی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کچھ اور رائے ہو۔ تو کیا آپ اپنی رائے چھوڑ کر ان کی رائے کو اختیار کر لیں گے۔ یا نہیں۔ آپ نے فرمایا "ضرور" پھر میں نے کہا کہ اگر آپ کی رائے کے مقابلہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کچھ رائے ہو۔ تو اپنی رائے کو چھوڑ دو گے۔ آپ نے فرمایا ضرور چھوڑ دوں گا۔ علیؓ نیز القیاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سوائے انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے بالمقابل اپنی رائے کو ترک کر دوں گا (انتہی)

تحقیقی دستاویز

781







475

حضرت علویؑ کے ساتھ جنگ (جمل و صفین) کرنے والے فاسق تھے۔





# حضرت علی رضی اللہ عنہ

تاریخ اور سیاست کی روشنی میں

مصر کے مشہور نقاد اور نامور محقق

ڈاکٹر طہ حسین

کے تلم سے

اردو ترجمہ

علامہ عبد الحمید نعمانی

نفیس اکیسیمی  
اردو بازار، کراچی

تحقیقی دستاویز

784





## شام کی لڑائی

بصرہ کی لڑائی کا نام حضرت علیؓ نے غداروں کی لڑائی رکھا تھا اور شام کی لڑائی کو دہ گڑھوں کی لڑائی کہا کرتے تھے، اس لیے کہ بصرہ والوں نے بیعت توڑ دی تھی اور شام واپس واپس واپس سے نہایت تھے۔ غداروں کی لڑائی سے قدامت پڑتی ہے حضرت علیؓ نے گڑھوں سے متعلقہ کی تیاری شروع کر دی، اپنے آرام کا کچھ خیال کیا اور نہ ساتھیوں کے ساتھ کچھ رعایت روا رکھی۔ ماہِ ربیع کے اواخر میں آپ کو نہ پہنچے اور چار ماہ تک قیام کر کے جنگ کی تیاری کر لی، آپ کے ساتھیوں نے بھی اپنے آرام کا کچھ خیال نہیں کیا، ان کو بیچ کا بوش تھا اور چاہتے تھے، ایک فتح میں دوسری فتح کا انتہا نہ کریں اور بولائی میں شریک نہیں تھے وہ اپنی غیر ماضی کی تلافی کے لیے تیاب تھے، اور چاہتے تھے کہ آئیلوی جنگ میں سرزد ہوں اور ثابت قدمی سے حضرت علیؓ کو راضی کر لیں، آنے والی جنگ میں غیر معمولی قربانی اور زبردست پامردی کی ضرورت تھی، شام کا حریف بہت بڑا تھا، اس کے پاس فوج کی توقفاک اور مست قوت تھی اور اس کی قدرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ ابوسفیانؓ کا ہے، جس نے بد کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی، اس جنگ میں وہ زبردست آزمائش کے دورے گذرا اور جان بازی کا مظاہرہ بھی کیا۔ آخر میں حبیب اسلام کے بغیر چارہ نہ تھا، ایک طرف مورت تھی اور دوسری طرف اسلام، تب مسلمان ہوا۔

حضرت معاویہؓ کو وراثت میں باپ کی طہ کو اتائی تھی، ساتھ ہی تنگ دلی خیال کی، خیال بازی اور لچک بھی تھی، پھر ان کی ماں بھی اسلام اور مسلمانوں سے بغض اور عداوت رکھتی تھیں ان کے باپ سے کسی طرح کہہ نہیں سکتے، مسلمانوں نے معرکہ بدر میں ان کو ڈرا دیا دھمکیاں دی تھیں، مشرکوں نے اُحد کے معرکہ میں اس کا بدلہ لے لیا، یہی بھڑکی ان کے کہنے اور دشمنی کی، ایک فتح کہہ کر بھڑکتی رہی، ان کے بعد شہر کی طرح اسلام لانے پر مجبور ہوئیں۔

حضرت عمرؓ نے حضرت معاویہؓ کو شام کا وانی قیادہ دینا شروع کیا، حالانکہ دالیوں کو بیستہ رہنے کی ان کی بڑی خواہش تھی حضرت معاویہؓ نے شام اور شامی فوجی کے ساتھ بڑے معمول اختیار کیا اور زمین کے بالکل بل وراثت قدمی دکھائی، حضرت عمرؓ اس سے ہنسوتے تھے، حضرت معاویہؓ کو فتوت کا غیر معمولی عمل

جنگ حمل و صحن میں حضرت علیؓ سے لڑنے والے سب غدار اور کمرہ تھے



لَمَّا جَاءَ الدِّمْنُ جَاءَ بِأَيُّهَا الْعُلَمَاءُ

[illegible]

جاءت في نسخة النادرة المخطوطة المستندة  
الأكبر في اسم الرجل حسان المشكو

[illegible][illegible]









حضرت ابو ہریرہؓ حرام طریقے سے مل کھاتے تھے (نعوذ باللہ)

۱۰۹

ابو ذرؓ نے کہا: میں گورنر بن کر گیا کروں گا؟ مجھے ہر دن ایک گلاس رو رو  
یا پانی اور ہر ہفتہ چند ریہیں گہوں کافی ہیں۔  
دوسرا شخص بولا: ”کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ امیر المؤمنینؓ عمرؓ نے ابو ہریرہؓ کے  
ساتھ کیا کیا؟“

انھوں نے کہا: ”نہیں۔“  
اُس شخص نے کہا: ”حضرت عمرؓ نے ابو ہریرہؓ کی دولت کا حساب لگایا اور اُن سے  
کہا: ”میں نے تجھے بحرین کا گورنر بنایا تھا تو تیرے پاس جوتے تک نہ تھے اور اب تجھے  
معلوم ہوا ہے کہ تو نے ایک ہزار پچھ سو دینار میں گھوڑے خریدے ہیں۔“  
ابو ہریرہؓ بولے: میری گھوڑیوں نے پچھ دیے اور تجھے پے درپے عقیقات ملے۔  
حضرت عمرؓ نے کہا: میں نے تیرے روزیے اور اخراجات کا حساب لگایا ہے  
یہ سب مال زیادہ ہے، اسے دے دو۔ ابو ہریرہؓ بولے: یہ مال آپ کا تو نہیں ہے۔  
عمرؓ نے کہا: ”کیوں نہیں بخدا تیری کم توڑ دوں گا۔“ پھر دروازے کو کھٹکے اور اتنا مارا کہ  
وہ کہو نہاں ہو گئے، پھر اُن سے کہا:

”لا۔ ابو ہریرہؓ بولے: خدا واسطے چھوڑ دیجیے۔“ عمرؓ نے کہا: ”تو جب ہر گھنٹا  
خفا کر تو حلال طریقہ سے یہ مال حاصل کرتا اور فرماں برداری کے ساتھ پیش کر دیتا۔  
کیا بحرین والے تجھے نکس دیتے ہیں، اللہ اور مسلمانوں کو نہیں دیتے؟“ امیر دما در  
ابو ہریرہؓ تجھے سوا سے چرواہے کے اور کیا بناتی؟“  
ابو ذرؓ بولے: ”عمرؓ نے شیک کیا، اللہ اور رسولؐ کو مرضی کے مطابق کیا، حاکم کو  
چاہیے کہ رعیت کی بہتری کا خیال رکھے نہ کہ اپنی۔“





# سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٥٧٤٨ هـ - ١٣٧٤ م

الجزء الثاني

مققّم ضومّة ، رقرّج اماريّة ، رعلق عليه

شعيب الأرناؤوط

مؤسسة الرسالة







## صحابی حکم بن عاص خود منافق ہے اور ان کی تمام اولاد ملعون ہے

فإن صح هذا عنه ، فإنه يغبط بذلك . ولا ريب أن حديثه عن هرقل<sup>(۱)</sup>  
وكتاب النبي ﷺ يدل على إيمانه ، والله الحمد .  
وكان أسن من رسول الله ﷺ بعشر سنين . وعاش بعده عشرين سنة .  
وكان عمر يحترمه ؛ وذلك لانه كان كبير بني أمية .  
وكان حمو النبي ﷺ . وما مات حتى رأى ولديه : يزيد ، ثم معاوية ،  
أميرين على دمشق .  
وكان يحب الرياسة والذكر ، وكان له سورة<sup>(۲)</sup> كبيرة في خلافة ابن عمه  
عثمان .  
توفي بالمدينة سنة إحدى وثلاثين . وقيل : سنة اثنتين ، وقيل : سنة  
ثلاث أو أربع وثلاثين ، وله نحو التسعين

### ۱۴ - الحکم بن ابی العاص

ابن أمية الأموي ، ابن عم أبي سفيان . يكنى أبا مروان . من مُسلمة  
الفتح . وله أدنى نصيب من الصُحبة .

(۱) أخرجه البخاري في صحيحه ۱/ ۳۰ ، ۳۸ في بدء الوحي من طريق أبي اليمان . عن  
الحكم بن نافع ، عن شعيب ، عن الزهري ، عن عبد الله بن عبد الله بن عتب بن مسعود . أن  
عبد الله بن عباس أخبره أن أبا سفيان أخبره أن هرقل أرسل إليه في ركب من قريش . . . وهو حديث  
طويل ، وفيه أن أبا سفيان قال : فما زلت موقناً أنه ﷺ سيظهر حتى أدخل الله على الإسلام .

(۲) السورة : المنزلة ، قال النابغة :

ألم تر أن الله أعطاك سورة ترى كل ملك دونها يتذبذب  
وقد تحرفت في المطبوع إلى دسولة ؟

طبقات ابن سعد : ۵ / ۴۴۷ و ۵۰۹ ، التاريخ لابن معين : ۱۲۴ ، طبقات خليفة : ۱۹۷  
تاريخ خليفة : ۱۳۴ ، التاريخ الكبير : ۲ / ۳۳۱ ، المعارف : ۱۹۴ ، ۲۵۳ ، ۵۷۱ ، الجرح  
والتعديل : ۳ / ۱۲۰ ، الاستيعاب : ۱ / ۳۵۸ ، أسد الغابة : ۲ / ۳۷ ، تاريخ الإسلام : ۲ /  
۹۵ ، المعبر : ۱ / ۳۲ ، الإصابة : ۲ / ۲۷۱ ، شذرات الذهب : ۱ / ۴۸ .





قيل : نفاه النبي ﷺ إلى الطائف ، لكونه حكاة في مشيته وفي بعض حركاته ، فسبه وطرده . فنزل بوادي وج<sup>(١)</sup> . ونقم جماعة على أمير المؤمنين عثمان كونه عطف على عمه الحكم ، وآواه وأقدمه المدينة ، ووصله بمئة ألف .

ويروى في سبه أحاديث لم تصح<sup>(٢)</sup> .

وعن النبي ﷺ قال : مالي أريت بني الحكم ينزؤون على منبري تزو القردة<sup>(٣)</sup> !

رواه العلاء بن عبد الرحمن ، عن أبيه ، عن أبي هريرة .

وفي الباب أحاديث .

قال الشعبي : سمعت ابن الزبير يقول : رب هذه الكعبة ، إن الحكم ابن أبي العاص وولده ملعونون على لسان محمد ﷺ .

وقد كان للحكم عشرون ابناً وثمانية بنات .

وقيل : كان يقشي سر رسول الله ﷺ ، فأبعده لذلك .

مات سنة إحدى وثلاثين .

(١) هوادي الطائف

(٢) ذكر المؤلف طائفة منها في « تاريخه » ٩٥/٢ وانظر « أسد الغابة » ٣٧/٢ و « الإصابة » ٢٧١/٢ ، ٢٧٢ ، وفتح الباري ٩/١٣ ، و « مجمع الزوائد » ٢٤١/٥ .

(٣) ذكره الهيثمي في « المجمع » ٢٤٣/٥ ، ٢٤٤ ، وقال : رواه أبو يعلى ، ورجاله رجال الصحيح ، غير مصعب بن عبد الله بن الزبير ، وهو ثقة . وأورده ابن حجر في « المطالب العلية » ٣٣٢/٤ ، ونسبه إلى أبي يعلى ، ونقل المحقق عن البوصيري قوله : رواه ثقات .





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ترجمہ: ارشاد نبوی ہے کہ جو شخص میرے اصحاب کو برا کہے اس پر اللہ لعنت کرے اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ (طبرانی)

# تذویر الایمان

# تطویر الخیال

مصنف

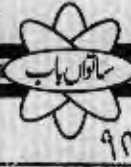
عَلَامَہ ابن حَاجَر مکی رَحْمَۃُ اللہ علیہ المتوفی ۹۹۵ھ

مترجم

عَلَامَہ محمد عبد الشکور فاروقی لکھنوی

المتوفی ۱۴ ذی قعدہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۶۷ء





۹۴

کہد یا کہ اگر آپ نہر شراون کو چھوڑ کر چلے جائیں گے تو پھر مدینہ میں لوٹ کر آنا نصیب نہوگا اور نیز یہ بھی کہد یا کہ جب جناب امیر ہجرت کے چالیسویں سال سے قبل شہید ہو جائیں گے تو قریب ہی اسکے ہمد صلح ہو جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خلافت سے کنارہ کش ہونے کے باعث حضرت حسن اور معاویہ رضی اللہ عنہما میں باہم صلح ہو گئی۔

اور ایک اور روایت میں مذکور ہے جس کے راوی ایک کے سوا سب صحیح احادیث کے راوی ہیں اگرچہ وہ بھی مختلف فیہ ہے مگر ذہبی نے اسکی بابت کہا ہے کہ یہ ثابت قدم لوگوں میں سے ہیں اور مجھے ان کے متعلق کوئی حرج معلوم نہیں۔

وہ روایت یہ ہے کہ حضرت عمرو بن عاص نے منبر پر چڑھ کر جناب امیرؓ کو کچھ اعتراض کیا پھر اسی طرح منیرہ بن شعبہؓ نے آپؓ پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ بھی منبر پر چڑھ کر دونوں کا جواب دیجئے۔ حضرت حسن نے فرمایا جب تک تم لوگ اس کا وعدہ نہ کر دو گا کہ میں حق کہوں تو میری تصدیق کرو گے اور ناحق کہوں تو میری تکذیب کرو گے اس وقت تک میں ہر گز ایسا نہ کروں گا آخر (بعد عہد و بیان) حضرت حسن منبر پر رونق افروز ہوئے اور بعد حمد و ثنا فرمایا اے عمرو اے منیرہ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سائق اور قائد پر لعنت فرمائی ہے جن میں ایک وہ فلاں شخص ہے دونوں نے کہا ہاں۔ پھر فرمایا اے معاویہ اے منیرہ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو پر تمامی ان جملوں کے ساتھ لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں لعنت فرمائی، انھوں نے کہا ہاں۔ پھر فرمایا اے عمرو اے معاویہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی قوم پر لعنت فرمائی ہے، دونوں نے اقرار کیا۔ اسکے بعد حضرت حسن نے فرمایا میں اس خدا کا شکر کرتا ہوں جس نے تمکو اس جماعت میں کیا جو علی سے بیزاری ظاہر کرنے والی ہے، حالانکہ علی ایسے شخص تھے جن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی برا نہیں کہا بلکہ ان کو غایت عظمت و جلال کے ساتھ یاد فرمایا ہے۔

اور ایک اور روایت ہے جس کے ایک راوی کے سوا جس کی نسبت حافظ ذہبی نے کہا ہے کہ میں اسکو نہیں جانتا اور سب راوی ثقہ ہیں کہ شاد بن ادس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

امیر معاویہؓ منیرہ بن شعبہؓ اور عمرو بن عاصؓ تینوں لعنتی ہیں

عہ نامینے کو پیچھے سے پکڑ کر لیجانا والا - نامینے کو آگے سے پکڑ کر لے جانے والا - اور

تحقیقی دستاویز

793





# المعارف

لابنت قتيبة الدينوري

المتوفى سنة ٢٧٦ هجرية

تمتدح وتعلق عليه وراجعته على نسخة جوتنجن ونسخة خطية أخرى  
في دار الكتب المصرية

محمداً عبد الله إصاوي

الطبعة الثانية

١٣٩٠ هـ - ١٩٧٠ م

ولز  
أحياء التراث العربي

بيروت - لبنان





۲۴۳

بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار. وكان صاحب لواء رسول الله صلى الله عليه وسلم جميع المسلمين يوم الحجة بالمدينة وكانوا في عشر رجلاً وذبح يومئذ شاة وروى أبو جلال عن أبي جعفر قال أول من أتيته بالبصرة يومئذ بالعلم عبيد الله ابن أبي بزة فقال انزل هذا الحظي فليط اسسه يعني يستحي بالماء وأول مولود ولد بالبصرة عبد الرحمن بن أبي بكر فمعه وأبو عبد جندب وأبو جندب فاطمهم أهل البصرة وكثروا (۱) وكانوا يومئذ قدر ثلاثة قس وأول مولود بالكوفة معاوية بن ثور من بني الكلام من بني عامر بن ربيعة وأول من رشا في الاسلام المغيرة بن شعبه وقال وشاء عرق الدرهم في يدي أرفقه ليرفأ ليعمل اذني علي عمر بن أول من أخذ الجارات وسماها علي بن جعفر وأول رامي في سبيل الله سعد بن أبي وقاص وقال:

وما يمتد رامي في عدو يسهم يا رسول الله فلي

وأول قاض قضى بالمدينة عبد الله بن نوفل بن الحرث بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف وكان يشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم فقال أبو هريرة هذا أول قاض رأته في الاسلام وأول قاض بالعراق عليان بن ربيعة بالمدينة وأول قاض قضى بالكوفة أبو قرة الكندي واسمه كنيته اختط الناس بالكوفة وأبو قرة قاضهم ثم استقضى عمر شريح بن الحرث الكندي بعده فقضى خمسا وسبعين سنة وأول قاض قضى على البصرة لعب بن سوار الأزدي استقضى عام وأول قرية بنيت على الأرض بعد الطوفان قرية بقردي تسمى سوق ثمانين ابتناها نوح عليه الصلاة والسلام وجعل لكل رجل آمن معه بيانا وكانوا ثمانين فهي الى الآن تسمى سوق ثمانين

### ذكر المساجد

(الكعبة) ذكر وهب بن منبه أن الله تبارك وتعالى لما أبطأ آدم إلى الأرض حزن واشتد نكاؤه على الجنة فعزاه الله نعمة من خيام الجنة فوضعها له بمكة في موضع الكعبة قبل أن تكون الكعبة وكانت الخيمة ياقوتة حمراء من ياقوت الجنة فيها قاذيل من ذهب من نهر الجنة ونزل معها لركن يومئذ هو ياقوتة يضاء وكان (۱) المكفكفت كمحسن من يلبس درعين بينهما ثوب . وخبر كفت بلا آدم .

اسلام میں رشوت کی بنیاد مخدوم بن شعبہ نے ڈالی

تحقیقی رستائیں

795





# كتاب المختصر في أخبار البشر

تأليف

الملك المؤيد عماد الدين اسماعيل

أبي الفداء

صاحب حماء

•

الجزء ١

•

إصدار

دار البحار  
لصاحبها : ادب عارف الزين

سنة ١٩٥٦

دار الفكر  
لصاحبها : ابراهيم كامل الزين

سنة ١٣٧٥

ص.ب ٣١٩٨ بيروت



796





## مغیرہ بن شعبہ نے ام جمیل نامی عورت سے زنا کیا

ذکر خلافة عمر بن الخطاب

أمرته ان ياطمك ، فقال جبلة كيف ذلك وأنا ملك وهو سوقة ؟ فقال عمر ان الاسلام جمعكما وسوى بين الملك والسوقة في الحد ! فقال جبلة كنت أظن اني بالاسلام أعز مني في الجاهلية ، فقال عمر دع عنك هذا ! فقال جبلة انتصر ، فقال عمر ان انتصرت ضربت عنقك ، فقال انظر في ليلتي هذه فانظره ، فلما جاء الليل سار جبلة بجبله ورجاله الى الشام ، ثم صار الى القسطنطينية وتبعه خمسمائة رجل من قومه فتنصروا عن آخرهم ، وفرح هرقل بهم وأكرمه ثم ندم جبلة على فعله ذلك وقال

انتصرت الاشراف من عار لطمة وما كان فيها لو صبرت لها ضرر  
تكفني فيها لجأج ونخوة وبعث لها العين الصحيحة بالعور  
فيا ليت أُمي لم تلدني وليتني رجعت الى القول الذي قاله عمر

وكان قد مضى رسول عمر الى هرقل وشاهد ما هو فيه جبلة من النعمة ، فأرسل جبلة خمسمائة دينار حسان بن ثابت وأوصلها عمر اليه ، ومدحه حسان بن ثابت بأبيات منها :

ان ابن جفنة من بقية معشر لم يعرفهم آبائهم باليوم  
لم ينسني بالشام اذ هو رهبا كلا ولا متنصرا بالروم  
يعطي الجزيل ولا يراه عنده ولا كعصى عطية المذموم

(ثم دخلت سنة سبع عشرة) فيها اختطت الكوفة ونحوها سعد اليها . (وفي هذه السنة) اعتمر عمر واقام بمكة عشرين ليلة ووسع في المسجد الحرام وهدم منازل قوم ابوا ان يبيعوها وجعل ائمتها في بيت المال ، وتزوج ام كلثوم بنت علي بن ابي طالب - وامها فاطمة رضي الله عنها ( وفي هذه السنة ) كانت واقعة المغيرة بن شعبه ، وهي ان المغيرة كان عمر قد ولاء البصرة ، وكان في قبالة العلية التي فيها المغيرة بن شعبه علية فيها اربعة : وهم ابوزكريمة مولى النبي (ص) ، واخوه لأمه زياد بن ابيه ، ونافع بن كلدة ، وشبل بن معبد ، فرفضت البرية الكوفة عن العلية فنظروا الى المغيرة وهو على ام جميل بنت الارقم بن عامر بن صعصعة





### تاريخ ابي الفداء

وكانت نفثى المغيرة ، فكتبوا الى عمر بذلك ، فعزل المغيرة واستقدمه مع الشهود وولى البصرة ابا موسى الاشعري ، فلما قدم الى عمر شهد ابو بكره ونافع وشبل على المغيرة بالزنا واما زياد بن ابيه فلم ينصح شهادة الزنا ، وكان عمر قد قال قبل ان يشهد اوى رجلاً أرجو ان لا يفضح الله به رجلاً من اصحاب رسول الله (ص) ، فقال زياد رأيت جالساً بين رجلى امرأة ورأيت رجلاً من فروعهم كاذباً حمار ونفساً يعلمو وأستأثمو عن ذكر ولا أعرف ما وراء ذلك ، فقال عمر هل رأيت الميل في المكحلة قال لا ، فقال هل تعرف المرأة قال لا ، ولكن أشبهها فامر عمر بالثلاثة الذين شهدوا بالزنا ان يحدوا حد القذف فحدوا ، وكان زياد أخا ابي بكره لأمه فلم يكلمه أبو بكره بعدها .

( وفيها ) فتح المسلمون الاهواز وكان قد استولى عليها الهرمزان وكان من عظماء الفرس ثم فتحوا رام هرمز ، وتستر ونحصن الهرمزان في القلعة وحاصروه ، فطلب الصلح على حكم عمر فانزل على ذلك ، وأرسلوا به الى عمر ومعه وفد منهم أنس بن مالك والاحنف بن قيس .

فلما وصلوا به الى المدينة البسوه كسوته من الديباج المذهب ووضعوا على رأسه تاجه وهو مكلل بالياقوت ليراه عمر والمسلمون ، فطلبوا عمر فلم يجدوه فسألوا عنه فقبل جالس في المسجد ، فأتوه وهو قائم فجلسوا دونه . فقال الهرمزان أين هو عمر ؟ قالوا هو ذا ! قال فأين حرسه وجبابره قالوا ليس له حارس ولا حاجب ! واستيقظ عمر جلبة الناس ، فنظر الى الهرمزان وقال الحمد لله الذي أذل بالاسلام هذا وأشبهه ، وأمر بنزع ما عليه فنزعوه والبسوه ثوباً صديقاً ، فقال له عمر كيف رأيت عاقبة الغدر وعاقبه أمر الله ؟ فقال الهرمزان نحن وأياكم في الجاهلية لما خلق الله بيننا وبينكم غلبناكم ولما كان الله الآن معكم غلبتمونا .

ودار بينهما الكلام ، وطلب الهرمزان ماء فأتى به ، فقال أخاف ان تقتلني وأنا أشرب ، فقال عمر لا بأس عليك حتى تشرب فومى بالاناء فانكسر ، فقصده عمر قتله ، فقالت الصحابة انك أمتته يقولك لا بأس عليك الى ان تشرب ولم يشرب ذلك الماء ، وآخر الامر ان الهرمزان أسلم وفرض له عمر ألفين .

ثم دخلت سنة ثاني عشرة فيها حصل في المدينة والحجاز قحط عظيم ، فكتب عمر الى سائر الامصار يستعينهم ، فكان من قدم عليه أبو عبيدة من الشام بأربعة آلاف راحلة من الزاد ، وقسم عمر ذلك على المسلمين حتى رخص الطعام بالمدينة . ولما اشتد القحط خرج عمر ومعه العباس وجمع الناس واستسقى متشفعاً بالعباس ، فراجع





# المُسْتَدْرَكُ

## عَلَى الصَّحِيحَيْنِ فِي الْحَدِيثِ

لِبَاحِثِ الْكِبَرِ إِيَّامَ الْقَدِيمِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَعْرُوفُ بِالْحَاكِمِ  
النِّسَابِيُّ الْخَطَّابُ الْمُرَوِّقِيُّ فِي شَرْحِ سِتِّ مَجْلُودَاتِ رِجَالِ رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ رَأْفَةٌ فِي عَدَدِ  
الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ نَحْوَ مِائَةِ أَلْفٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ أَرْبَعِ شُرُوطِ الشَّيْخَيْنِ وَفَقْدِ  
خُرَاجِ عِنْسٍ وَوَرْدٍ فِي بَعْضِ بَيْتِهِمْ أَوْ عَلَى شَرْطِ وَاحِدٍ  
مِنْهُمَا وَمَا إِذَا أُلْحِقَ بِإِدَاءِ الْتَصْحِيحِ  
وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَرْطِ وَاحِدٍ مِنْهُمَا

الجزء الثالث

وَفِي ذَيْلِهِ

تَلَخِيصُ الْمُسْتَدْرَكِ

لِلْإِمَامِ الْحَافِظِ الْحُجَّةِ شَيْخِ الدِّينِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدَ بْنَ أَحْمَدَ الدَّهْلِيِّ الْمُرَوِّقِيِّ سِتَّةَ  
شُعَانَ وَأَرْبَعِينَ وَشُعَانَ مِائَةً أَلْفٍ فِي عَدَدِ تِلْكَ مِائَةِ رِجَالِ رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا









و استدرك مع التلخيص ﴿ ٤٤٩ ﴾ و كتاب معرفة الصحابة ﴿ ج (٣) ﴾

قال للقوم قوموا معي فقاموا فبدأ أبو بكر فظفر فاسترجع ثم قال لآخيه انظر فظفر قال ما رأيت قال رأيت الزنا  
ثم قال ما رأيتك انظر فظفر قال ما رأيت قال رأيت الزنا محصنا قال شهد الله عليكم قالوا نعم قال فانصرف الى اهله  
وكتب الى عمر بن الخطاب بما رأى فأنام امر فطبع صاحب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فلم يلبث ان  
بعث ابا موسى الاشعري اميرا على البصرة فارسل ابو موسى الى المنيرة ان اقم ثلاثة ايام انت فيها امير نفسك  
فذا كان اليوم الرابع فارتحل انت وابو بكر وشهوده فيا طوي لك ان كان مكذوبا عليك وويل لك ان كان  
مصدوقا عليك فارتحل القوم ابو بكر وشهوده والمنيرة بن شعبة حتى قدموا المدينة على امير المؤمنين فقال هات  
ما عندك يا ابا بكر قال شهد اني رأيت الزنا محصنا ثم قدموا ابا عبد الله اخاه فشهد فقال شهد اني رأيت الزنا محصنا  
ثم قدموا شبل بن مبيد الجلي فسأله فشهد كذلك ثم قدموا زيدا فقال ما رأيت فقال رأيتها في لحاف وسمعت  
نفسا عاليا ولا ادرى ما وراء ذلك فكبر عمر وفرح اذنوا بالمنيرة وضرب القوم الا زيدا قال كان امير المؤمنين  
عمر بن الخطاب رضي الله عنه ولي عتبة بن غزوان البصرة فقد مهاجرة ست عشرة وكانت وقته في سنة تسع  
عشرة وكان عتبة يسكره ذلك ويدعو الله ان يخلعه منها سقط عن راحته في الطريق فأت رحمة الله ثم كان  
من امر المنيرة ما كان

﴿ حدثنا ﴾ احمد بن يعقوب النخعي ثنا محمد بن يحيى بن سالم ثنا احمد بن محمد بن ايوب ثنا ابراهيم بن سعد عن  
محمد بن اسحاق قال فحدثت مطرسة عشر بن وفيها كان فتم الترات عنوة وقيل اقتبها المنيرة بن شعبة وكان  
استخف عتبة بن غزوان وتوجه الى عمر وامر عمر بالمنيرة بن شعبة على البصرة وكتب اليه بعده فكان من  
امره وامر امير جيل القيسية ما كان

﴿ حدثني ﴾ الزبير بن عبد الله البغدادي ثنا محمد بن حماد ثنا محمد بن ابي السري ثنا هشام بن الكلبي حدثني  
عبد الرحمن بن سعيد الكندي قال شهدنا جنازة المنيرة بن شعبة فها دلي في حفرة وفق عليها رجل فقال من هذا المرموس  
فقال امير الكوفة المنيرة بن شعبة فوالله ما لبث ان قال

ارسم دياريا منيرة تعرف عليه رواي اليمن والانس تعرف  
وان كنت قد اقيت ها مان بعدا و فرعون فاعلم ان ذا العرش نصف

قال للقوم قوموا معي فقاموا فبدأ أبو بكر فظفر فاسترجع ثم قال لآخيه انظر فظفر قال ما رأيت قال رأيت الزنا  
ثم قال ما رأيتك انظر فظفر قال ما رأيت قال رأيت الزنا محصنا قال شهد الله عليكم قالوا نعم قال فانصرف الى اهله  
وكتب الى عمر بن الخطاب بما رأى فأنام امر فطبع صاحب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فلم يلبث ان  
بعث ابا موسى الاشعري اميرا على البصرة فارسل ابو موسى الى المنيرة ان اقم ثلاثة ايام انت فيها امير نفسك  
فذا كان اليوم الرابع فارتحل انت وابو بكر وشهوده فيا طوي لك ان كان مكذوبا عليك وويل لك ان كان  
مصدوقا عليك فارتحل القوم ابو بكر وشهوده والمنيرة بن شعبة حتى قدموا المدينة على امير المؤمنين فقال هات  
ما عندك يا ابا بكر قال شهد اني رأيت الزنا محصنا ثم قدموا ابا عبد الله اخاه فشهد فقال شهد اني رأيت الزنا محصنا  
ثم قدموا شبل بن مبيد الجلي فسأله فشهد كذلك ثم قدموا زيدا فقال ما رأيت فقال رأيتها في لحاف وسمعت  
نفسا عاليا ولا ادرى ما وراء ذلك فكبر عمر وفرح اذنوا بالمنيرة وضرب القوم الا زيدا قال كان امير المؤمنين  
عمر بن الخطاب رضي الله عنه ولي عتبة بن غزوان البصرة فقد مهاجرة ست عشرة وكانت وقته في سنة تسع  
عشرة وكان عتبة يسكره ذلك ويدعو الله ان يخلعه منها سقط عن راحته في الطريق فأت رحمة الله ثم كان  
من امر المنيرة ما كان





# الْبَيْزَانِيُّ وَالنَّبَايَةُ

في التاريخ

للامام الحافظ المفسر للمؤرخ عماد الدين أبي الفداء اسماعيل

ابن عمر بن كثير القرشي الدمشقي المتوفي سنة ٧٧٤ هـ

المصدر والنص

## الجزء السابع



منطبعة السخاذه بجوارح اقطه تبصر

تحقيق رستاز

802





(۱۷)

فما زاد على السنين ألفاً فلك ، ثم قوم أمواله وعروضه وأخذ منه عشرين ألفاً ثم قال : والله إنك على لكریم ، وإنا لك إلى خلیب ، وإن تعمل لي بعد اليوم على شيء .

وقال سيف عن عبد الله عن المستورد عن أبيه عن عدي بن سهل . قال : كتب عمر إلى الأمصار : إني لم أعزل خلافاً عن سخطه ولا خيانة ، ولكن الناس قنوا به فأحببت أن يعلموا أن الله هو الصانع . ثم رواه سيف عن مبشر عن سالم قال : لما قدم خالد على عمر فذكر مثله . قال الواقدي : وفي هذه السنة اعتمر عمر في رجب منها ، وعمر في المسجد الحرام وأمر بتجديد أنصاب الحرم ، أمر بذلك لخمرة بن نوفل ، وأزهر بن عبد عوف ، وحويل بن عبد العزى ، وسعيد بن ربوع . قال الواقدي : وجدتني كثير بن عبد الله للمري عن أبيه عن جده قال : قدم عمر مكة في عمرة سنة سبع عشرة ، فر في الطريق فكلما أهل المياد أن يبيتوا منازل بين مكة والمدينة - ولم يكن قبل ذلك بناء - فأذن لهم وشرط عليهم أن ابن السبيل أحق بالقل والماء .

قال الواقدي : وفيها تزوج عمر بأم كلثوم بنت علي بن أبي طالب ، من فاطمة بنت رسول الله ﷺ ، ودخل بها في ذي القعدة . وقد ذكرنا في سيرة عمر ومسنده صفة تزويجه بها وأنه أمرها أربعين ألفاً ، وقال إنما تزوجتها لقول رسول الله ﷺ « كل سبب ونسب فانه ينقطع يوم القيامة إلا سببي ونسبي » قال : وفي هذه السنة ولي عمر أبا موسى الأشعري البصرة ، وأمره أن يشخص إليه المغيرة بن شعبه في ربيع الأول ، فشهد عليه فيما حدثني معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب : أبو بكر ، وشبل بن معبد البجلي ، ونافع بن عبيد ، ورياح . ثم ذكر الواقدي وسيف هذه القصة ولمنخصها : أن امرأة كان يقال لها أم جميل بنت الاقتم ، من نساء بني عامر بن صعصعة ، ويقال من نساء بني هلال . وكان زوجها من ثقيف قد توفي عنها ، وكانت تغشى نساء الأمراء والأشراف ، وكانت تدخل على بيت المغيرة بن شعبه وهو أمير البصرة ، وكانت دار المغيرة تحيط دار أبي بكر ، وكان بينهما الطريق ، وفي دار أبي بكر كوة تشرف على كوة في دار المغيرة ، وكان لا يزال بين المغيرة وبين أبي بكر شأن . فبينما أبو بكر في داره وعنده جماعة يتحدثون في العلية ، إذ فتحت الريح باب الكوة ، فقام أبو بكر ليغلقها ، فإذا كوة المغيرة مفتوحة ، وإذا هو على صدر امرأة وبين رجلها ، وهو يجامعها ، فقال أبو بكر لأصحابه : تعالوا فانظروا إلى أميركم زنى بأم جميل . فقاموا فنظروا إليه وهو يجامع تلك المرأة ، فقالوا لأبي بكر : ومن أين قلت إنها أم جميل ؟ - وكان رأسها من الجانب الآخر . - فقال : انتظروا ، فلما فرغ قامت المرأة فقال أبو بكر : هذه أم جميل . فغرفوها فيما يظنون . فلما خرج المغيرة - وقد اغتسل - ليصلي بالناس منه أبو بكر أن يتقدم . وكتبوا إلى عمر في ذلك ، فولى عمر أبا موسى الأشعري أميراً على البصرة . وعزل المغيرة ، فصار إلى البصرة فنزل

مغيرة بن شعبه نے ام جميل علی عورت سے زنا کیا

( ۱۱ - البدایہ - سابع )

تحقیقی دستاویز

803





# تَارِيخُ الْأُمَلَاءِ الْمُلُوكِ

للإمام أبي جعفر محمد بن جرير الطبري

الجزء الثالث

[ قوبلت هذه الطبعة على النسخة المطبوعة ]  
[ بمطبعة « بريل » بمدينة ليدن في سنة ١٨٧٩ م ]

راجعه وضمه وضبطه  
نخبة من العلماء الأجلاء

بطلب من المكتبة الخازنية الكبرى بأول شارع محمد علي بمصر  
رضا صبحا : مطبع محمد

مطبعة الأستقامة بالقاهرة  
شارع زولماتا ١٢

١٣٥٧ هـ - ١٩٣٩ م





تاجر آ و لكنه جاء أميراً فانهم لني ذلك إذ جاء أبو موسى حتى دخل عليهم فدفع  
إليه أبو موسى كتاباً من عمر وإنه لا وجز كتاب كتب به أحد من الناس أربع كلم  
عزل فيها وعاتب واستحث وأمر أما بعد فانه بلغني نبأ عظيم فبعثت أبا موسى أميراً  
فلم ما في يدك والعجل وكتب إلى أهل البصرة أما بعد فاني قد بعثت أبا موسى  
أميراً عليكم ليأخذ لضعيفكم من قويمكم وليقاتل بكم عدوكم وليدفع عن ذمتكم  
وليحصي لكم فياً كم ثم ليقسمه بينكم لينقي لكم طرقكم وأهدى له المغيرة وليدة  
من مولدات الطائف تدعى عقيلة وقال إني قد رضيتها لك وكانت فارغة وارتحل  
المغيرة وأبو بكره ونافع بن كادة وزباد وشبل بن معبد البجلي حتى قدموا على عمر  
فجمع بينهم وبين المغيرة فقال المغيرة سل هؤلاء الأعبد كيف رأوني مستقبلهم  
أو مستدبرهم وكيف رأوا المرأة أو عرفوها فان كانوا مستقبلين فكيف ثم استتر  
أو مستدبري فبأى شيء استحلوا النظر إلى في منزلي على امرأتى والله ما أتيت إلا  
امرأتى وكانت شبهها فبدأ بأبي بكره فشهد عليه انه رآه بين رجلى أم جميل وهو  
يدخله ويخرجه كالميل في المسكحلة قال كيف رأيتهما قال مستدبرهما قال فكيف  
استثبت رأساها قال تحاملت ثم دعا بشبل بن معبد فشهد بمثل ذلك فقال استدبرتهما  
أو استقبلتهما قال استقبلتهما وشهد نافع بمثل شهادة أبي بكره ولم يشهد زياد بمثل  
شهادتهما قال رأيته جالسا بين رجلى امرأة فرأيت قدمين مخضوبتين تخفقان واستين  
مكشوفتين وسمعت حفزاناً شديداً قال هل رأييت كالميل في المسكحلة قال لا قال  
فهل تعرف المرأة قال لا ولكن أشبهها قال فتنح بأمر بثلاثة جلدرا الحد وقرأ  
«فاذلم يا نواب الشهداء فأولئك عند الله هم الكاذبون» فقال المغيرة اشفني من الأعبد  
فقال اسكت اسكت الله نأملك أما والله لو تمت الشهادة لرجعتك بأحجارك (وفي  
هذه السنة) أغنى سنة سبع عشرة فتحت سوق الأهاز ومناذر ونهر تيرى في  
قول بعضهم وفي قول آخرين كان ذلك في سنة ست عشرة من الهجرة

ذكر الخبر عن سبب فتح ذلك وعلى يدى من جرى

(كتب إلى السرى) يذكر أن شعيماً حدثه عن سيف بن عمر عن محمد وطاعة

ممنوع من شجره لى ام جميل نالى عورت سے زنا کیا





أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

# حُلِيِّ الْأَوْلِيَاءِ

وطبقات الأصفياء

للمحافظ أبي نعيم أحمد بن محمد بن عبد الله الأصبهاني الموفى سنة ٤٣٠

ذكر الحافظ الذي في ذكره  
الحفاظ : أن كتاب الحلية حل  
في حياة المصنف إلى نيسابور  
فأشرفه بأربعمائة دينار.

المجلد الأول

الناشر  
دار الكتاب العربي  
بيروت - لبنان

تحقيق رستاييز

806





— ۲۹۳ —

وقد قاتلناهم حتى كان الدين لله ، فأنتم تريدون أن تقاتلوا حتى يكون الدين لغير الله . رواه جعفر بن الحارث عن عبيد الله مثله .  
 قال الشيخ رحمه الله : لم نكتبه من حديث عبد الله بن بكر المزني إلا من القاضي عبد الله بن محمد بن عمر .

• حدثنا سليمان بن أحمد ثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل ثنا الحكم بن موسى ثنا اسماعيل بن عياش حدثني المطعم بن المقدم الصنعاني . قال : كتب الحجاج ابن يوسف إلى عبد الله بن عمر بلغني أنك طلبت الخلافة ، وإن الخلافة لا تصلح لبي ولا بنخل ولا غيور . فكتب إليه ابن عمر : أما ما ذكرت من الخلافة أني طلبتها فما طلبتها وما هي من بلي ، وأما ما ذكرت من العي والبخل والغيرة فإن من جمع كتاب الله فليس بعي ، ومن أدى زكاة ماله فليس ببخل . وأما ما ذكرت من الغيرة فإن أحق ما غرت فيه ولدي أن يشركني فيه غيره .  
 حدثنا أبو حامد بن جبلة ثنا محمد بن اسحاق ثنا عمر بن محمد بن الحسن الأسدي حدثني أبي ثنا سلام بن مسكين قال سمعت الحسن يقول : لما كان من أمر الناس ما كان من أمر الفتنة ، أتوا عبد الله بن عمر فقالوا أنت سيد الناس وابن سيدهم ، والناس بك راضون ، أخرج نبايعةك . فقال : لا والله لا يهراق في محجمة من دم ولا في سبي ما كان في الروح . قال ثم أتى نخوف . فقيل له لتخرجن أو لتقتلن على فراشك . فقال : مثل قوله الأول . قال الحسن فوالله ما استقلوا (۱) منه شيئاً حتى لحق بالله تعالى • حدثنا أحمد بن محمد بن سنان ثنا أبو العباس الثقفى ثنا عبد الله بن جرير بن جبلة ثنا سليمان بن حرب ثنا جرير عن يحيى عن نافع . قال : لما قدم أبو موسى وعمر بن العاص أيام حكا قال أبو موسى : لا أرى لهذا الأمر غير عبد الله بن عمر . فقال عمرو لان عمر : إنا نريد أن نبايعةك فهل لك أن تعطى مالا عظيماً على أن تدع هذا الأمر لمن هو أحرس عليه منك ؟ فغضب ابن عمر فقام ، فأخذ ابن الزبير بطرف ثوبه فقال : يا أبا عبد الرحمن إنما قال تعطى مالا على أن أبايعةك . فقال ابن عمر : (۱) ما استقلوا منه شيئاً ، أي ما بلغوا منه شيئاً . من النهاية .

عمر بن العاص نے ابن عمر کو رشوت دینے کی دھمکی دی





# الكامل في

## فوائد

للامام العلامة عمده المؤرخين أبي الحسن علي بن أبي الكرم  
محمد بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الواحد  
الشيباني المعروف بابن الاثير  
الجزري الملقب بعز الدين  
المتوفى سنة ٦٣٠ هـ

### الجزء الثالث

( عنيت بنشره لأول مرة سنة ١٣٥٦ هـ )

إدارة الطباعة المنيرية

إشرافاً من مديرها محمد منير الدشتي

صحيح أصوله وكناه ملاحظات مفيدة المؤرخ الكبير فضيلة الاستاذ  
الشيخ عبد الوهاب النجار المدرس بقسم التخصص في الازهر

حقوق الطبع محفوظة الى ادارة الطباعة المنيرية بدرب الاتراك رقم ١ مصر





عبدالرحمن بن أبي بكر إلى عمرو بن الناص وثان في جندة وقال: أقتل أخى صبيرا أبيت إلى ابن حديج فأنه عنه فبعث إليه يأمره أن يأتيه بمحمد فقال: قاتل كنانة بن بشر وأخلى أنا محمداً أكتفركم خير من أولادكم أم لكم برأة في الزبر حيهات هيأت فقال لهم محمد بن أبي بكر: اسقوني ماء فقال له معاوية بن حديج: لا سقاني الله إن سقيتك قطرة أبداً أنكم منعتم عثمان شرب الماء والله لا تلتك حتى يسقيك الله من الحميم والعساق فقال له محمد: يا ابن اليهودية النساجة ليس ذلك إليك إنما ذلك إلى الله يسقي أوليائه ويظلي أعداءه أنت وأهلك أما والله لو نارت سبقي بيدي ما بلغت مني هذا ثم قال له: أتدري ما صنعت بك؟ أدعك جرف حمار ثم أحرقه عليك بالنار فقال محمد: إن فعلت بي ذلك فاعلموا فبنتهم ذلك بأولياء الله وأني لأرجو أن يجعلها عايلك وعلى أوليائك ومعاوية وعمر بن الخطاب كلما خبت زادها الله سعيراً فغضب منه وقتله ثم القاه في جيفة حمار ثم أحرقه بالنار فلما بلغ ذلك عائشة جازعت عليه جزعاً شديداً وقتت في دبر الصلاة تدعو على معاوية وعمر بن الخطاب وأخذت عيال محمد إليها فكان القاءهم بن محمد بن أبي بكر في عيالهم ولم تأكل من ذلك الوقت شواً حتى توفيت وقد قيل: إن محمداً قاتل عمراً ومن معه قتلاً شديداً فقتل كنانة وأبزم محمد واختبأ عند جبلة بن سروق فقتل عليه معاوية بن حديج فاحاط به فخرج محمد فقاتل حتى قتل.

وأما على فلما جاءه كتاب محمد بن أبي بكر فأجابه عليه ووعده المدد وقام في الناس خطيباً وأخبرهم خبر مصر وقصد عمرو أياها وندبهم إلى أنجادهم وحشركم على ذلك وقال: أخرجوا بنا إلى الجردة وهي بين الكوفة والحيرة فلما كان الغد خرج إلى الجردة فزحلها بكر قواقام بها حتى انصف النهار فلما أتته أحد فرجع فلما كان الشئ استدعى اشراف الناس وهو كشيبة فقال: الحمد لله على ما قضى من أمره وقدر من فعله وأبطلني بكم أيتها القرية التي لا تطيع إذا أمرت ولا تنجيب إذا دعوت لا أبا أغيركم ما تنظرون بمصركم والجواهر على حقكم؟ فواته لن جاء الموت وليأتني ليقرقن بيني وبينكم وإيا الصبيحتكم قال وبكم غير كثير (١) للدائم (٢) بين محمدكم ولا حمية جمعكم إذا أنتم سمعتم بعدوكم ينقص بلادكم ويشن الفارة عليكم، أوليس بخيما أن معاوية يدعو الجنداء الطعام فيدعونته على غير عطاء ولا معونة في السنة المرة والمرة والثلاث إلى أي وجه شاء وأنا أدعوكم وأنتم أولوا النهي وبقية الناس على العطاء والمعونة فتفرقون عني تعصوني وتختلفون على فقام كعب بن مالك الأريحي وقال: يا أمير المؤمنين اتدب الناس لهذا اليوم كشد أذخر نفسي ثم قال: أيها الناس اتقوا الله واجيبوا أمراءكم وانصروا دعوتهم وقاتلوا عدوه وأنا أسير إليه فخرج معه القان فقال له: سر فوالله ما خلنك تدركهم حتى ينقضي أمرهم فسار بهم خسفاً ثم إن الحجاج بن غزية الأنصاري قدم من مصر فأخبره بقتل محمد بن أبي بكر وكان معه وقدم عليه عبدالرحمن بن شبيب الفزاري من الشام وكان عينه هناك فأخبره أن البشارة من عمرو وردت بقتل محمد وذلك مصر وسرور أهل الشام بقتله فقال على: أما إن حزنتنا عليه بقدر سرورهم به لأبل يزيد أضمافاً فمرسل على قاعد الجيش الذي نفذهم وقام في الناس خطيباً وقال: ألا إن مصر قد افتتحتها الفجرة أولو الجور والشدة الذين صدوا عن سبيل الله وبعثوا الإسلام عوجاً إلا وإن محمد بن أبي بكر استشهد فعند الله تحسبه والله إن كان كما علمت لمن ينتظر القضاء ويعمل للجزاء وينتظر شكل العاجر ويجب هدى المؤمن إلى والله

(١) في الطبري وبكم غير ضنين (٢) في الطبري الا - بدل - أما

حضرت عائشة نے معاویہ اور عمرو بن العاص پر لعنت کی





# تنبيه المختصر في أخبار البشر (تأريخ آبت الوردی)

للأستاذ العلامة الشيخ  
زين الدين عسمر بن الوردی

إشراف وتحقيق  
أحمد رفعت البدر أوي

المجلد الأول

الناشر  
دار المعرفة  
بيروت - لبنان





فاستقبلوا أمرکم وولوا علیکم من رأیتموه لهذا الأمر أهلاً. ثم تنحى وأقبل عمرو  
فقام مقامه فحمد الله وأثنى عليه ثم قال : ان هذا قد كان ما سمعتم وخلص  
صاحبه وأنا أخلص صاحبه كما خلعه وأثبت صاحبي فإنه ولي عثمان والطالب بدمه  
وأحق الناس بمقامه ، فقال له أبو موسى الأشعري : مالك لا وفكك الله غدرت  
وفجرت ، وركب أبو موسى ولحق بركة حياء ، وانصرف عمرو وأهل الشام  
إلى معاوية فسلموا عليه بالخلافة . ومنها أخذ أمر علي يضعف وأمر معاوية  
في القوة .

### فتنة الخوارج :

ولما اعتزلت الخوارج علياً رضي الله عنه دعاهم إلى الحق ، فامتنعوا وقتلوا  
رسله وكانوا أربعة آلاف ، ووعظهم ونهاهم عن القتال فتنفرت منهم جماعة  
وبقي مع عبدالله بن وهب جماعة على فلولهم ، وقتلوه فقتلوا عن آخرهم ،  
وقتل من أصحاب علي سبعة أوهم يزيد بن زبيرة شهد أحداً ، ورجع علي إلى  
الكوفة وحض الناس على قتال معاوية فتقاعدوا وقالوا : نستريح ونصلح  
عدتنا ، فدخل لذلك الكوفة .

### سنة ثمان وثلاثين :

وفيهما جهز معاوية عمراً بعسكر إلى مصر وكتب محمد بن أبي بكر يستنجد  
علياً ، فأرسل اليه الأشتر فسقي في القلزم عسلاً مسموماً فمات ، فقال معاوية :  
ان الله جنداً من عسل . ووصل عمرو مصر وقتله أصحاب محمد بن أبي بكر  
فهزمهم عمرو وتفرق عن محمد أصحابه فمضى محمد حتى انتهى إلى خربة فقبض  
عليه وأتوا به معاوية بن خديج فقتله في هذه السنة وألقاه في جيفة حمار وأحرقه  
بالنار ، ودخل عمرو مصر وباع أهلها لمعاوية . وقنت عائشة في دير كل صلاة  
تدعو على معاوية وعمرو بسبب قتل أخيها محمد ، ويجزع علي لمقتله وقال :  
عند الله تحسبه .





# حضرت عثمان شہید رضی

تالیف

محمد بن یحییٰ بن ابی بکر مالکی

۶۴۲ - ۶۴۱ھ

تحقیق و ترتیب

ڈاکٹر محمود یوسف زاید

پروفیسر تاریخ عرب امریکن یونیورسٹی - بیروت (لبنان)

ترجمہ

کوکب شادانی

ناشر

نفیسہ اکیڈمی

اسٹریچن روڈ - کراچی نمبر ۱

تحقیقی و استاذی

812





## حضرت عائشہ نے معلویہ اور عمرو بن العاص پر لعنت کی

حضرت عثمان شہیدؓ

۲۱۶

کہا جاتا ہے کہ کئی دنوں کے ساتھ عثمانؓ کے مکان میں ۱۰ گھنٹے اور آپ کے قتل میں شدت کی تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ آپ کے قتل کے دن ہی قتل ہوا تھا۔ ہمارے نزدیک پہلی روایت یعنی وہ عمرو بن عاص سے مقابلہ میں مارا گیا زیادہ صحیح ہے۔

بہت کئی دن بشر کے بارے جانے کی خبر محمد بن ابوبکر کے ساتھیوں تک پہنچی تو وہ ایک ایک کر کے ان کا ساتھ چھوڑ گئے اور جب وہ عمرو بن عاص سے مقابلہ کے لیے آگئے تو ان کے ساتھ فردا حد بھی نہ تھا۔ یہ دیکھ کر وہ تنہا مصر کے راستے پر پڑ گئے۔ جب انہیں راستے میں ایک ٹوٹی پھوٹی عمارت نظر آئی تو اس میں داخل ہو گئے۔ اور عمرو بن عاص نے فسطاط مصر پرچ کر خواہیہ بن حبرہ سکون کو ان کی تلاش میں روانہ کیا تھا۔ معاویہ بن حبرہ چلتے چلتے راہ گیروں سے پوچھتے جاتے تھے۔ کسی نے انہیں بتایا کہ وہ فسطاط ویران عمارت میں گیا تھا جہاں اس نے معاویہ بن حبرہ کے بتائے ہوئے جیلے کے آدمی کو بیٹھے دیکھا تھا معاویہ بن حبرہ بولے: وہی ہے وہی ہے۔ جب محمد بن ابوبکر کو اس خرابے سے نکالا گیا تو وہ شدت تشنگی سے مرنے کے قریب تھے۔

جب انہیں فسطاط کی طرف لے جایا گیا تو ان کے بھائی عمر الرحمن بن ابوبکر نے عمرو بن عاص سے کہا: کیا تم میرے بھائی کو راستے ہی میں قتل کرادو گے؟ انہیں یہاں آتے تو دو۔ چنانچہ جب معاویہ بن حبرہ انہیں لے کر عمرو بن عاص کے پاس پہنچے تو وہ بولے:

”تم نے کئی دن بشر کو قتل کر دیا ہے اور میں تمہارا گھبراہٹا ہوں! افسوس! افسوس! جب محمد بن ابوبکر نے پینے کے لیے پانی مانگا تو معاویہ بن حبرہ نے کہا: تم لوگوں نے عثمانؓ پر پانی بند کیا تھا۔ خدا کی قسم میں تجھے پیار ماقول کر دوں گا تاکہ تو نہ اگے ہاں جا کر حیم پیسے راہ را اس کی نفی کا مزہ چکھے“

یہ سن کر محمد بن ابوبکر نے اسے گائی دی اور اس نے غصہ میں آکر انہیں فوراً قتل کر دیا۔ پھر انہیں گڑھے کی کھال میں گھسیٹ کر مار دیا گیا۔ جب عثمانؓ رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے شدید غم و غریب کی اور ہر نماز کے بعد معاویہ بن حبرہ اور عمرو بن عاص کے لیے بددعا کرتی رہیں۔ جب محمد بن ابوبکر کے اہل و عیال آپ کے پاس لے جائے گئے تو اس کے بعد سے آپ ایک نوا لکھی نہ کھا سکیں حتیٰ کہ وفات پا گئیں۔

جب علیؓ کو محمد بن ابوبکر کے قتل اور اس بدسلوکی کی خبر ملی تو آپ کو بہت صدمہ ہوا اور آپ نے ان لوگوں کو جنہوں نے ان کا ساتھ چھوڑ کر ان کی امداد سے ہاتھ اٹھایا تھا کافی ملامت کی۔

محمد بن ابوبکر عثمانؓ رضی اللہ عنہ کے مخالفین میں سے تھے حتیٰ کہ انہوں نے آپ کے مکان میں داخل ہو کر آپ کی داڑھی پکڑ لی تھی مگر جب آپ نے خدا کی قسم دی تھی تو شہدہ کر اور آپ کو چھوڑ کر باہر چلے گئے تھے۔ یہ محمد بن ابوبکر ہی تھے جو قبۃ العائشہ اور خود عائشہؓ رضی اللہ عنہا کو برے الفاظ کے ساتھ یاد کرتے تھے جس کا نتیجہ انہیں دیا میں یہ ملا کہ قتل کر کے آگ میں جلائے گا۔





# تاریخِ ملت

تاریخِ عالم قبل از اسلام سے لے کر غلیہ سلطنت کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر تک ملتِ اسلامیہ کی تیرہ سو سالہ مکمل تاریخ، ڈھائی ہزار سے زائد صفحات پر افراد اور اقوام کے شیب و فراز اور عروج و زوال کی داستانوں پر مشتمل مفید علم کا تاب جہ تاریخی اسلام کی بے شمار کتب سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سلیس زبان عام فہم اور آسان طرز بیان۔ مدارس، سکولوں، کالجوں اور جامعات کے اساتذہ و طلباء کے لیے یکساں فائدہ مند۔ ایک ایسی منفرد تاریخ جس کا ہر اچھی لائبریری اور پڑھنے لکھنے والے میں ہونا ضروری ہے۔

تالیف

جناب مفتی زین العابدین سجاد میرٹھی ○ جناب مفتی انتظام اللہ شہابی اکبر آبادی

## جلدِ اول

- ① نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم
- ② خلافت راشدہ
- ③ خلافت بنی امیہ
- ④ خلافت بنی عباس
- ⑤ خلافت عباسیہ اول
- ⑥ خلافت عباسیہ دوم
- ⑦ تاریخ مسعودی مغرب اقصیٰ
- ⑧ خلافت عثمانیہ
- ⑨ تاریخ بطلین
- ⑩ سلطانین ہند: اول
- ⑪ سلطانین ہند: دوم

- ① نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم
- ② خلافت راشدہ
- ③ خلافت بنی امیہ
- ④ خلافت بنی عباس

اِخْرَاجُ اسْلَامِیَّاتٍ اَنْارِکَلِّیْ لَاجُورِ

تحقیقی دستاویز

814





کیا جائے۔ عمرو بن عاص نے معاویہ بن خدیج کے پاس پیغام بھیجا کہ محمد بن ابی بکر کو میرے پاس بھیج دو اور انہیں قتل نہ کرو۔ مگر معاویہ نے کہلا بھیجا کہ محمد قاتلین عثمان میں شامل ہیں۔ میں انہیں ہرگز نہ چھوڑوں گا۔ چنانچہ معاویہ نے محمد بن ابی بکر کو بڑی بے رحمی سے شہید کر دیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ کو اپنے بھائی محمد کی شہادت کی خبر پہنچی تو وہ بہت آزرده ہوئیں۔ انہوں نے عمرو بن عاص اور حضرت معاویہ کے حق میں بددعا کی اور اپنے بھائی کے بچوں کو اپنی تحویل میں لے لیا۔

اسی طرح شام میں مصر کا سرسبز شاداب ملک حضرت معاویہ کی حکومت میں شامل ہو گیا اور حضرت علی خواجه کی شورش اور اپنے رفقاء کی سردمہری کی وجہ سے کچھ نہ کر سکے۔ بڑی مشکل سے دوسرا کی ایک جمعیت انہوں نے مالک بن کعب کی سرداری میں مصر کی طرف روانہ کی مگر ابھی مالک راستہ ہی میں تھے کہ انہیں محمد بن ابی بکر کی شہادت کی خبر مل گئی اور وہ حضرت علی کی حسب ہدایت واپس چلے آئے۔

**نشور شام بصرہ** | مصر کی فتح کے بعد امیر معاویہ نے عبداللہ بن صفور کو بصرہ اپنے حق میں پروپیگنڈا کرنے کے لئے بھیجا۔

بصرہ میں جنگ جمل کے زمانہ سے ایک جماعت حضرت علی کے مخالفین کی موجود تھی جن کی گردنیں تو ذوالفقار حیدری کے سامنے خم ہو چکی تھیں مگر دل حضرت معاویہ کے ساتھ تھے۔ حضرت ابن عباس والی بصرہ حضرت علی کی خدمت میں کوفہ گئے تھے اور زیاد بن ابی سفیان اُن کا قائم مقام تھا۔ ابن صفور کے لئے یہ موقع ساز گاہ تھا۔ چنانچہ بصرہ پہنچ کر اُس نے بہت جلد قبیلہ بنو تمیم اور دوسرے امیاء معاویہ کو خون عثمان کے مطالبہ کے لئے

لے البیاری والنہایج ۷ صفحہ ۳۸۳

حضرت عائشہ نے معاویہ کو عمرو بن العاص پر لعنت کی





# كتاب المختصر في أخبار البشر

تأليف

الملك المؤيد عماد الدين اسماعيل

أبي الفداء

صاحب حماء

•

الجزء ١

•

اصدار

دار البحار

لصاحبها : اديب عارف الزين

سنة ١٩٥٦

دار الفكر

لصاحبها : ابراهيم كامل الزين

سنة ١٣٧٥

ص.ب ٣١٩٨ بيروت

تحقيق رنا عباس

816





## امیر معاویہ، عمرو بن العاص، مغیرہ بن شعبہ کی گواہی اسلام میں قتل قبول نہیں ہے

### تاریخ ابی النداء

تم دخلت سنة خمس وأربعين فيها قدم زياد إلى البصرة فسد أمر السلطنة وأكده الملك لمعاوية، وجرد السيف، وأخذ بالظنة، وعاقب على الشبهة، فظافه الناس خوفاً شديداً، وذكر أنه لم يخطب أحد بعد علي بن أبي طالب رضي الله عنه مثل زياد. ولما مات المغيرة سنة خمس وكان عاملاً لمعاوية على الكوفة، وفي معاوية الكوفة أيضاً زياد، فسار زياد اليها واستخلف على البصرة حمزة بن جندب، فحلبا حدود زياد في سفك الدماء، وكان زياد يقيم بالكوفة ستة أشهر، وفي البصرة مثلاً، وهو أول من سير بين يديه الخراب والعمد، وأخذ الخرس خمسمائة لا يفارفون مكانه (وكان) معاوية ومعاوية يدعون لعنان في الخطبة يوم الجمعة، ويسبون علياً ويقرعون فيه، ولما كانت المغيرة متولي الكوفة كان يفعل ذلك طاعة لمعاوية فكان يقوم بحجر وجماعة معه فيردون عليه سبه لعلي رضي الله عنه، وكان المغيرة يجاوز عنهم، فلما ولي زياد دعا لعنان وسب علياً، وما كانوا يدعرون علياً باسمه، وإنما كانوا يسبون به في صريخ، وكانت هذه الكنية أحب الكنى إلى علي، لأن رسول الله (ص) كناه بها، فقام سبهم وقال كما كان يقول من التناء على علي، فغضب زياد وأمسك، وأوقفه بالحدود وثلاثة عشر نفراً معه وأرسلهم إلى معاوية، فشنع في سنة منهم عشائهم، وبقي ثمانية منهم حجر فأسل معاوية من قتالهم بعللها وهي قرية بظاهر دمشق، رضي الله عنهم، وكان حجر من أعظم الناس ديناً وصلاحاً وأرسلت عشرة تشفع في حجر فلم يعمل رسولها إلا بعد قتله، قال القاضي جمال الدين بن واصل، وروى ابن الجوزي بإسناده عن الحسن البصري، أنه قال أربيع خصال كن في معاوية لو لم يكن فيه إلا واحدة لكانت عريضة، وهي اخذ الخلافة بالسيف من غير مشاورة، وفي الناس بقايا الصحابة وذوو الفضيلة، واستخلافه ابنه يزيد وكان سكيراً خبياً بليس الحريز ويضرب بالطنابير، وأدعاه زياداً وقد قال رسول الله (ص) الولد للغرأ وللعاقر الحجر، وقتله حجر بن عدي وأصحابه فيها ويلاً له من حجر وأصحاب حجر، وروى عن الشافعي رحمه الله عليه أنه أمر إلى الربيع أنه لا يقبل شهادة أربعة من الصحابة، وهم معاوية وعمرو بن العاص والمغيرة وزباد (وفيه) أعني سنة خمس وأربعين توفي عبد الرحمن بن خالد ابن الوليد، وكان أهل الشام قد ملوا إليه جداً، فذهب إليه معاوية سراً مع أنصاري يقال له أبل فاقطله به.

تم دخلت سنة ست وأربعين وستة سبع وأربعين فيها توفي قيس بن عاصم بن سنان بن خالد بن منقر، وأبوه ينسب فيقال المنقري، وقد على النبي (ص) في وفد بني تميم فاسم، وكان قيس المذكور موصوفاً بتكرام الاخلاق. ثم دخلت سنة ثمان وأربعين





من يزد الله به خيرا يفقهه في الدين

الجلد الثالث

من

قول الأكرار

فقه البهي المختار

لادراج البارع المحدث المتقيد المولوي وحيد الزمان المجيد رآبادي

باهتمام عند أسمى مهيد إلى القاسم البنا راسي الخ

في مطبع سعيد المطابع في بلقنبار

سنة ١٣٢٨ هـ  
١٩١٠

تحقيق وستانيز

818





لان العد التشرط في الديانات كالحيز من نجاسة الماء فيتم ولا يتوضأ  
 ان اخبر بها مسلم عدل ولو عبد الزمان في يتوضأ <sup>عنه</sup> في غير الفاسق  
 وخبر المستور شرعيل بنالب ظنه ولو اراق الماء فيتم فيما اذا  
 غلب على راسه صدقه او وضأ وتيمم فيما اذا غلب على راسه  
 صدقه كان احوط واما الكافر اذا غلب صدقه على كذبه فارقته  
 اصب ولو تيمم قبل اراقتة لم يجز تيممه بخلاف خبر القاسمي  
 لصلاحيته ملة ما في الجملة بخلاف الكافر ولو اخبر عدل بطلها رده  
 وعدل بنجاسته حكم بطهارته وبخلاف الذبيحة ولو دعي الى التوبة  
 وشبهه لعب او غناء فعد واكل فان قدر على المنع فعل وان  
 كان مقتدي ولم يقدر على المنع خرج ولم يقعد وان علم  
 اذنه باللعيب فلا يحضر اصلاً قلت عندنا لا بأس باللعيب واللعيب الغناء  
 في النكاح والمختان ومرا سمر الفرج فيجلس ويأكل ندم لو كان  
 هناك غناء محرم كغناء النساء الفواقر فلا يجلس ان كان على المائدة  
 وان كان في محل اخر فيأكل ويرجع ولا يجلس هناك ومن الملاهي  
 ضرب النوبة للنفاء نلو التنبيه فلا بأس كما اذا ضرب في ثلثة اوقات  
 لم تذكر ثلث نفحات الصور اي بعد العصر وبعد العشاء وبعد نصف الليل  
 قال في البزازية استماع صوت الملاهي حرام كضرب قصبة ونحوه قلت  
 اي دليل على حرمتها واليه الذي نقلها صاحب البزازية استماع  
 الملاهي موسيقى والجوس عليها فسق والاذن ذم الفراءم نخبه لمراد صلاً

لغوا معان جلاء كعبه  
 فسق بنبا فيتموا  
 نزلت في دبر بن عقيق  
 وكذا في قوله فمن  
 كان مومناً كان  
 فاسقاً منه يعلم ان  
 من الصوابين هو  
 فان كالأيد ومثله  
 يقال في حق معاذية  
 وعمر ومذوبة وسمر  
 ومعنى كون الصوابية  
 عدد كالمقصود  
 في الرواية لا انفص  
 معصون ۱۳ منه

امير معاوية عمر بن العاص مغيرة بن شعبه اور سرور بن جنداب جابر بن قاسم بن





نحمد الله على طبع هذا الكتاب في فقه أهل الحديث اعني  
المجلد الخامس  
من الهدية المسماة

# المشرب الوردي من الفقه المحمدي

للفاضل العلامة والعالم الفهامة المولوي  
وحيد الزمان الحيدر آبادي  
بمن اهتمام العساجز محمد الى القا سبهم بن المولوي محمد سعيد  
المرحوم البنا رسي

طبع سعيد المطابع الواقع في بلدة بنارس

سنة ١٣٢٩ هـ

تحقيق دستاوير

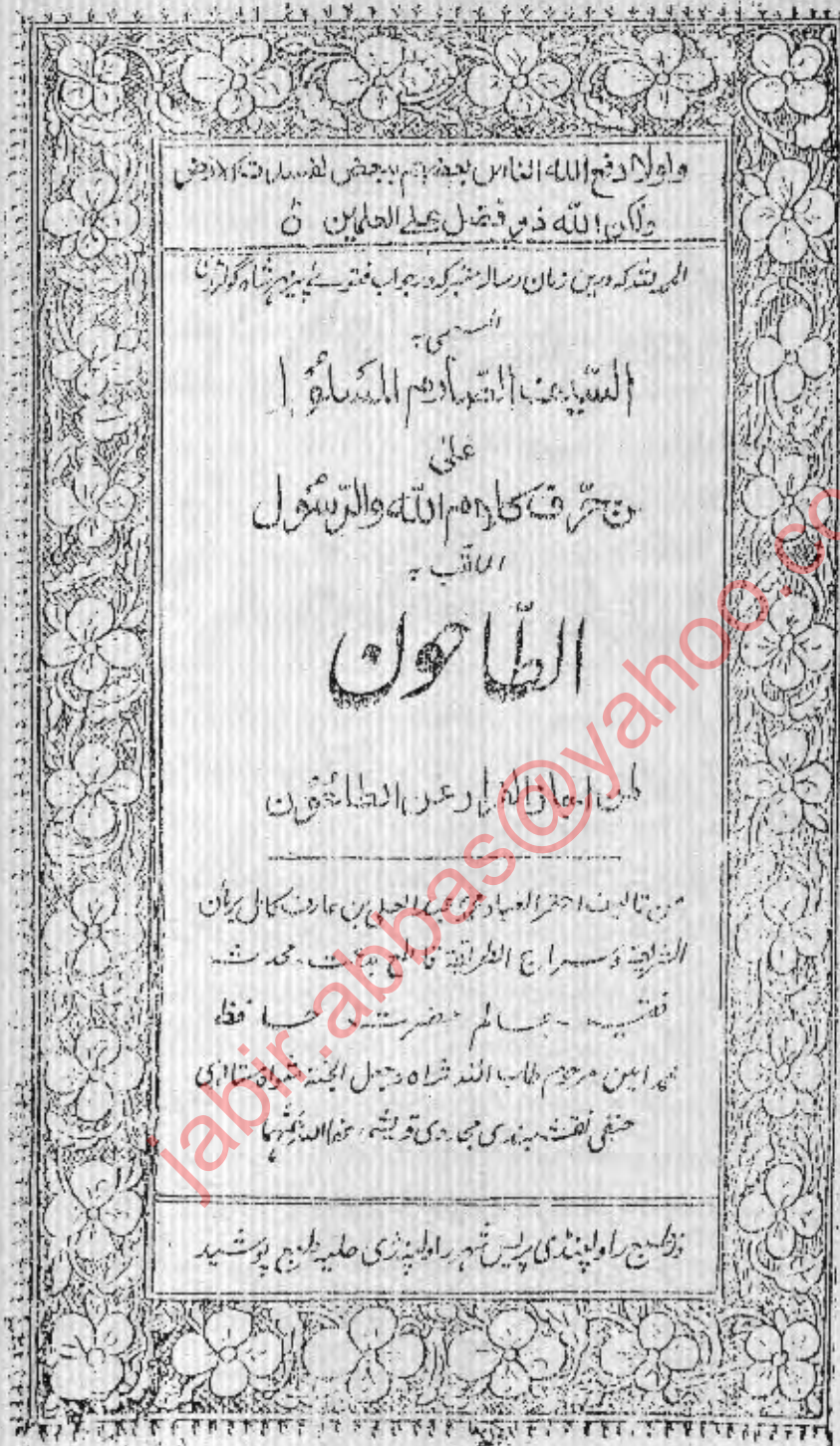
820



## YDI

ان اس شخص سے  
مقام عاقل  
نہ لے سکتا ہے  
اور وہ اس سے  
نہ لے سکتا ہے





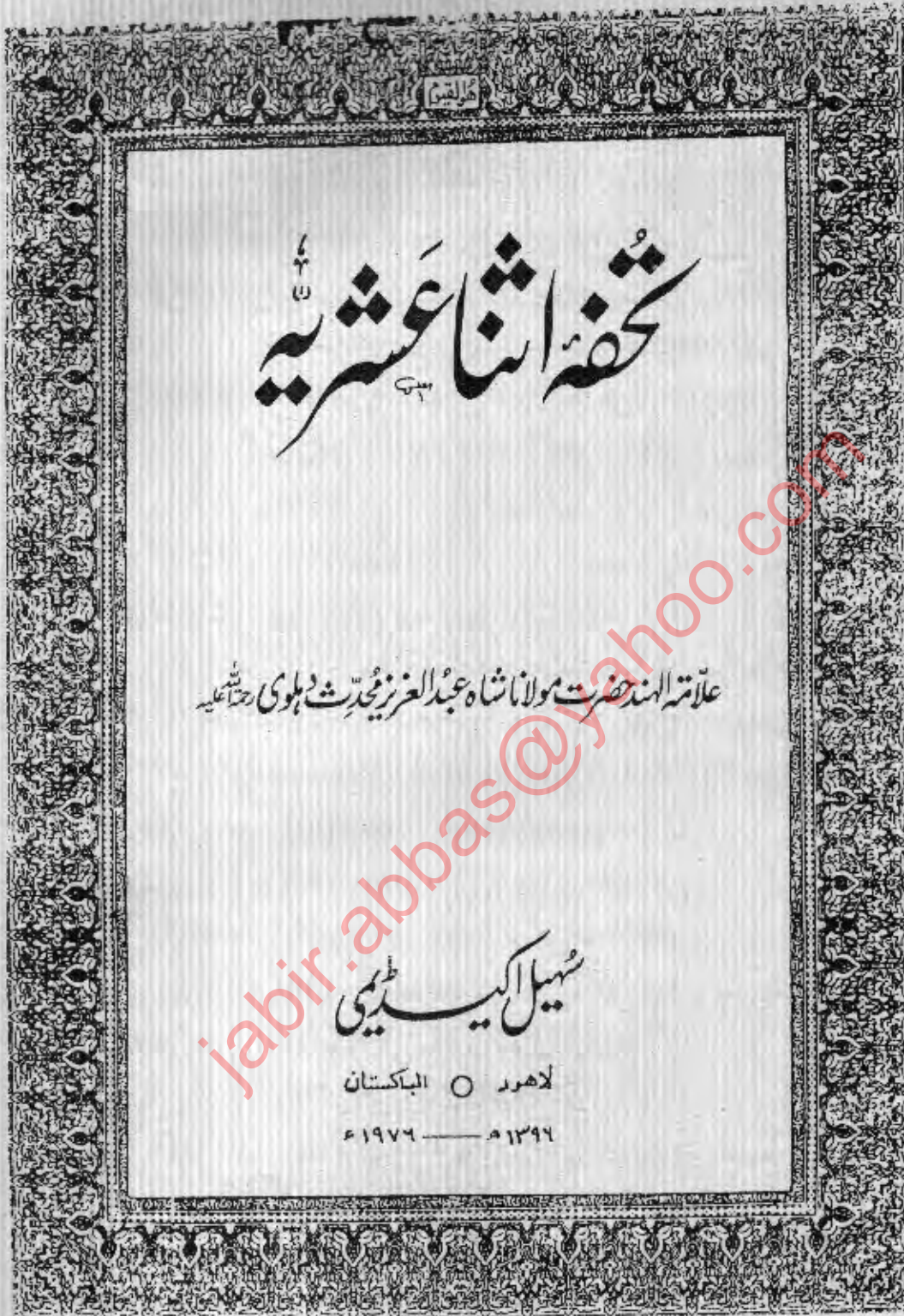




والضاحی بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بدرجہا افضل ہے عمرو وغیرہ کے ہم حقوق ودرج  
صحبت میں وہم علم وفضل وفضل فی الدین میں اس نے روکیا عمرو بن العاص پر چنانچہ  
معارف السنۃ میں ہے۔ عمرو بن العاص مردم راگفت متفرق شوید ازوے (طاعون اکو و  
در حکم آتش است گفت معاویہ بن جبل عجب گوی (راحق) بودہ تو و ہر آئینہ تو گمراہ تری  
از حمار اہل تو الخ اسی طرح شرح جبل بن حسنہ نے عمرو بن العاص کے قول پر روکیا  
چنانچہ وہ آثار پچہار اسناد سند امام احمد بن حنبل بیوۃ مصر جلد ۱۵ ص ۱۹۵ سے تا ص ۱۹۶  
تک مسطور ہے۔ اول میں عمرو اصل من ہمار اہلہ و ثانی میں عمرو اصل من ہمار  
اہلہ و ثالث میں عمرو اصل من جبل اہلہ واقع ہے۔ اور رابع میں فقط تردید ہی ہے۔  
والضاحی عمرو بن العاص نے شرح جبل بن حسنہ سے اپنے قول کی تردید سنا کر کہا کہ یہ  
سچ کہتا ہے۔ چنانچہ سند امام احمد بن حنبل میں ہے۔ حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی  
ثنا جہد ثنا شعبۃ عن یزید بن خمیر عن ثور بن جہیل بن شفعۃ قال وقع الطاعون  
فقال عمرو بن العاص انہ رجب فتفرقوا عنہ فبلغ ذلک ثور بن جہیل بن حسنہ فقال  
قد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعمر و اصل من ہمار اہلہ انہ دعوا  
نیکم ورحمۃ ربکم وموت الصالحین قبلکم فاجتمعوا لہ ولا تفرقوا عنہ فبلغ  
ذلک عمرو بن العاص فقال صدق انتہی اسی طرح دوسرے اسناد میں جو اس  
کے بعد ہے۔ اور معانی الآثار ص ۲۷ اور فتح الباری پارہ ۳ ص ۲۷۴ میں ہے۔ والیضا  
اقوال وافعال صحابہ کے اگر بدرجہ صحت پہنچیں۔ تب بھی معارفہ کلام ربانی و کلام  
محبوب سبحانی کا نہیں کر سکتے۔ لہذا صاحب نووی نے بعد نقل روایات ضعیفہ کے  
کہا، الصمیم ما قد ضاہ الخ و ایضا ایسی روایات ضعیفہ جنکو خود بخود اہل کتب رد  
کر رہے ہیں۔ اگر رد نہ کرتے تب بھی ان کے ساتھ عمل لنفسہ جائز نہیں فتوے تو  
درکار و تکبیر و المختار جلد ۱ ص ۱۷۱ و مطلب لا یجوز العمل بالضعیف حتی لنفسہ  
نے فاضل صاحب دل سے مرض و نریغ نکال کر سند امام احمد بن حنبل جلد ۵ ص ۲۷۴  
و ص ۲۷۵ و منتخب کفر العمال پر حاشیہ سند جلد ۳ ص ۱۵۵ و فتاویٰ حدیثیہ مطبوعہ مصر

عمرو بن العاص احق اور گمراہ کہہ دے سے بھی گمراہ نہ تھا









یہ مکندر وقت آفت طعن نجیبہم آنکہ ابو بکر صدیق عمر بن الخطاب را متولی جمع کار ہائے سلطین کردہ خلیفہ امت ساخت حالانکہ در وقت  
جناب سرور یک سال عمر بن الخطاب بر حدیث اخذ صدقات مامور شدہ بود باز معزول شد و معزول غیر منصوب ساختن مخالفت  
پیشہ کردن است جواب ازین طعن آنکہ عمر را معزول نمیدان کمال بجزہ سے است اگر شخصے را بر کار سے متولی کنند و آن کار باز دست  
او سرانجام یابد و تولیت او تمام گردد آن شخص را متولی آن گفت کہ از ان تولیت معزول شد و قطع تولیت عمر بن الخطاب نہ از ہمین دلیل  
بود کہ کار اخذ صدقات تمام شد تولیت او تیر تمام شد و اگر این را عزل گوئیم لازم آمد کہ ہر ذی بعد از موت معزول شود و ہر امام بعد از موت  
معزول شود جواب دیگر قبول کردیم کہ عمر را معزول پیشہ بود و مکن مثل حضرت ابروہن کہ بعد از مراجعت حضرت موسیٰ از طور از خلافت  
ایشان معزول شد لکن چون بالاستقلال بنیہ بود این عزل در لیاقت امامت او نقصان کرد و ہمچنین عمر بن الخطاب را کہ در حق او  
را لوکان بعید بنیہ مکان عمر ترجمہ اگر سے بود بعد از من پیغمبر سے ہر آئینہ سے بود عمر را ارشاد شد این عزل در لیاقت امامت نقصان  
نکرد جواب دیگر مخالفت پیغمبر آنست کہ از انچہ منع فرمودہ باشد از کتاب نمایند آنکہ معزول او را منصوب کنند پس اگر پیغمبر از منصب عمر را  
نہی سے فرمود و ابو بکر او را منصوب سے کرد البتہ مخالفت لازم سے آمد و چون این واقع شد مخالفت از کجا و اگر کردن انچہ آن حضرت  
نکرده باشد مخالفت آنحضرت بود لازم آید کہ حضرت امیر از جنگ کردن با عاملان نیز مخالفت آنجناب کرده باشد و معاذا اللہ من ذلک  
طعن ششم آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر را نہ و عمر را تعینات و تابع عمر بن العاص ساخت و او را برایشان امیر کرد و ہمچنین  
اسامہ را برایشان سردار کرد و اگر ایشان را ایاق ریاست می بود یا درین باب افضل و اول سے بود نہ چہ ایشان را رئیس نمے کرد  
دیگر از تابع ایشان می ساخت جواب ازین طعن بچہ و گفتہ اند اول آنکہ اگر امیر نکردن ایشان دلالت بر عدم لیاقت ایشان یا  
بر افضل نبودن ایشان کند لایہ امیر کردن بر لیاقت و بر فضیلت دلالت حوالہ کرد و اگر شکیہ مقتدر لیاقت امامت بر سے عمر بن العاص  
و اسامہ بن زید و طلہ با فضیلت ایشان باشند درین باب اہل سنت محتاج جواب نمایند و اولانہ دوم آنکہ در مقدمہ خاص اسیر  
کردن معزول بر افضل قباحت ندارد و این تائید خاص دلالت نمیکند بر افضلیت و لیاقت امامت کبر سے زیرا کہ در مقدمہ خاص رہا  
داون لبکہ تبار مصلحت جزئیہ خاصہ میباشد کہ آن مصلحت بدست یکے از معزولان و کثران سرانجام سے شوق بدست افضلان بہتران  
مثل انچہ در امارت عمر بن العاص واقع شد کہ او مرد دہی و صاحب کرد و حیلہ بود و منظور ہمین بود کہ جریان را بہر حیلہ تباہ سازد و  
یا از سکا جریان و داخل دمکان امن آندا و اقف بود و دیگر سے را این واقعیت نہ بشاہ آنکہ بر سے دزدگیر سے و صفیہ راہ شب گرو سے  
و فوجدار سے ہمین قسم اشخاص میدہند و از امر سے کہ بار ہر گز این خدمات مرا انجام نہ شہ و یاد در ریاست خاص سلیہ و فتنی خاطر نیست  
و ائم کشیدہ و ظلم رسیدہ منظور سے افت چنانچہ در حق اسامہ واقع شد کہ پدرش از دست فوج شام در دم شہید شدہ بود و اگر او را رئیس  
نمے کرد نہ بدست او انتقام پدرش می گرفتند و در قتل و تشفہ و نام و جاہ حاصل نمیکشت سوم آنکہ منظور جناب سرور صلی اللہ علیہ  
وسلم بود کہ ابو بکر را مطلع سازند بر معاملہ سے کہ تعینان و تابعین را با سردار در پیش سے آید و چہ قسم بعد حال تابعین و متعینان  
یابد نمود و این معنی بدون آنکہ یک دوبار ایشان را تابع کسے گردانند و تعینہ کسے نمایند بچہ یقین معلوم نمیتوانست شد پس گویا این تائید  
نمودن بنا بر ریاضت و تعلیم سلیقہ امارت و ریاست بود بہتر از آنکہ باو شایان او نور العزم تا و فیکما لہا ہا گری بامارت و امارت بوزارت  
دار و وزارت بہلغت رسیدہ اند این مرتبہ عطیے را کہ ما ہو حقما سرانجام ندادہ اند مثل محمود و نادر شاہ و امثال ذلک پس تربیت ایشان  
باین نوع صحیح دلالت دارد بر آنکہ در حق ایشان ریاست عمدہ منظور نظر کرامت اخرا پیغمبر و علیہ السلام و ہمین تربیت انہما کہ  
حق این دو کس باین نوع واقع میشد اینہما ہر دو در خلافت خود شکر بیان و امر ما ہو چہ میداشتند کہ اختلا می بہتر از ان تصور نیست

عمون العاص مکار و حیلہ باز جا



رَبِّهِمَا مِمَّا قَبْلُ الْفَاضِلُ شَرَابُ الْيَمِينِ مُحَمَّدٌ  
الْمَعْرُوفُ بِابْنِ عَبَّاسٍ دُرَّةُ الْأَنْدَلُسِيِّ

## الجزء الثالث

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ٦ بحور الأبرار الشرف بمصير

ورثة البروة فضيلة الشيخ محمد عبد الحاق المهرابي - جالي محله بسني نمره 9

( الطبعة الثانية سنة ١٣٤٦ هـ - ١٩٢٨ م )





## عمرو بن العاص نے جاگیر مصر لینے کے لالچ میں امیر معاویہ سے بیعت کر لی

۱۱۳

فان شهدت جل مقامی ومشهدی \* بصفتين يوم اشاب منها الذوائب  
عشية جاء أهل العراق كأنهم \* سحاب ربيع رقتهم الجنائب  
وجئناهم تترى كأن صفوفنا \* من البحر مد موجه متراكب  
إذا قلت قد ولوا سرا عادت لنا \* كتائب منهم فار جحنت كتاب  
فدارت رحانا واستدارت رحاهم \* سراة النهار ما تولى المناكب  
وقالوا لنا إنا نرى أن تباعدوا \* علينا فقلنا بل نرى أن نصارب  
وقال السيد الحسبي وهو رأس الشيعة وكانت الشيعة من تعظيمها له تلقى له  
وساداً بمسجد الكوفة :

إني أدبني بمادان الوصي به \* وشاركت كفه كني بصفتنا  
في سفك ماسفكت منها إذا احتضروا \* وأبرز الله للقسط الموازين  
تلك الدماء معاً يارب في عنتي \* ثم اسقني مثلها آمين آمين  
آمين من مثلهم في مثل حالهم \* في فتية هاجروا في الله شاربنا  
لبسوا يريدون غير الله ربهم \* نعم المراد توخاه المر يدونا  
وقال النجاشي يوم صفتين وكتب بها إلى معاوية :

يا أيها لتلك المبدى عدوانه \* أنظر لنفسك أي الأمر تاتر  
فإن نفس على الأقسام مجدهم \* فابسط يدك فإن الخير مبتدر  
واعلم بأن على الخير من نسر \* ثم العرائن لا يعاومهم بشر  
نعم الفتى هو إلا أن ينسك \* كما تفاضل ضوء الشمس والقمر  
وما أخالك إلا لست متنبها \* حتى ينالك من أظفاره ظفر

۱۳ - خير عمرو بن العاص مع معارضة سفيان بن عيينة. قال أخيراً أبو موسى الأشعري  
قال أخيراً الحسن قال : علم معاوية والله أن لم يبايعه عمرو ولم ينم له أمر . فقال  
له عمرو اتبعني قال لم أذا لأخرة فوالله ما معك آخره أم لا دنيا فوالله لا كان  
حتى أكون شريكك فيها قال فانت شريكي فيها قال فكتب لي مصر وكورها  
فكتب له مصر وكورها وكتب في آخر الكتاب وعلى عمرو السمع والطاعة قال  
عمرو وكتب أن السمع والطاعة لا ينقصان من شرطه شيئاً . قال معاوية لا ينظر  
فأس إلى هذا قال عمرو حتى تكتب قال فكتب والله ما يجد بئامن كتابها . ودخل عتبة

﴿ ۸ - عقد - ثالث ﴾





# فَيْضُ الْبَارِي

على صحيح البخاري

من أنالي الفقه المأثور لأستاذ الكبير  
إمام العصر الشيخ محمد أنور الكشميري ثم الديوبندي  
المتوفى ١٣٥٢ هـ

مع حاشية البدر الساري إلى فيض الباري  
من صاحب الفضيلة الأستاذ محمد بن عبد الله عالم الميزة  
من استاذ الحديث بالجامعة الإسلامية بمبيل

الجزء الثالث

طبع على نفقة

"جمعية علماء البنسفال جوهانسبرغ (جنوب إفريقيا)  
تحت إشراف المجلس العالمي بدلهين - سورب (الهند)

[ حقوق الطبع محفوظة للإدارة المذكورة ]

[ الطبعة الأولى ]

١٣٥٧ هـ — ١٩٣٨ م

من طبع دار المؤمن بشارع المذمار رقم ١

الجزء الثالث - مستحق بشارع المذمار رقم ١

تحقيق و استاذ

828





قبلها بعد التوبة ، ومن جعله استثناء من الفسق لم يقبلها ، وإن تاب فالأبد عندنا على معناه . بخلافه عند الشافعية ، وقد بحث في الأصول أن الاستثناء إذا وقع بعد عدة أمور ، هل يرجع إلى الأقرب ، أو إلى الجميع ، فليراجع .

قوله : [ وجلد عمر أبابكرة ، وشبل بن معبد ] الخ ، وقصته أن المغيرة بن شعبة كان والياً بالعراق ، وأبابكرة بالكوفة ، وكان المغيرة من دهاة العرب ، حتى قال الحسن البصري : أفد الناس اثنان : المغيرة ، وعمر بن العاص ، وإنما كان عمر ، ولده على العراق ، لأن أمور الولاية لا تنظم ، إلا من الفطن الذكي ، المقذف في الأمور ، فكان زهاد الصحابة عن سخطه منه : منهم أبو بكرة ، فاتفق يوماً أن المغيرة خرج من بيته بغلس ، فدخل بيت امرأة ، فلم يستطع أبو بكرة أن يصبر عليه ، فذهب ، وجاء بثلاثة شهداء ، فشهدوا به بجماعها ، فلما بلغ أمره إلى عمر ، دعا : اللهم أنفذ المغيرة من الحد ، فشهد منهم ثلاثة بالفظ صريح . أما الرابع فقال : إنه رأى حركة (١) رجله لاغير ، فدرأ عنه الحد ، وشكر الله تعالى ، وجلده هؤلاء حد القرية ؛ قلت : أما وجه دخول المغيرة في بيت امرأة ، فما علمت بعد تفحص بالغ أنه كان نكحها نكاح السر ، فكان يذهب إليها ويجمعا ، وإنما لم يعتذر به عند عمر ، لأنه كان نهي عنه ، وأعلن أنه لا يسمع بعد ذلك أحداً يفعله إلا تحل به العقوبة ، نفاق أن يبوء به .

قوله : [ من تاب قبلت شهادته ] ، وهذا بمحض من الصحابة ، فالريب في كونه قوياً ، وهو مذهب أكثر الصحابة ، ولعل ملحظ الإمام الأعظم أنه لا معنى للتوبة عنه ، إلا أن يكذب نفسه ،

ص ٣٨١-ج ٢ "بداية المجتهد" ونحوه ذكر العيني : ص ٣٣٩-ج ٦ ، وراجع من : ص ٢٤١ ، وص ٢٤٢-ج ٦ . قلت : ونقل المارديني عن "التقييد" أن من قال : إن الاستثناء يعود إلى الجملة الأخيرة الحكم ، ومعاوية ابن قرة ، وحامد بن أبي سليمان ، ومكحول ، وهو رواية عن ابن المسيب ، وعكرمة عن الزهري ، وإليه ذهب أكثر أهل العراق ، وفي "المحلى" لابن حزم عن ابن شهاب : شهادة القاذف لا تجوز ، وإن تاب ، وصح نحوه عن الشعبي في أحد قوله ، والذخعي ، وابن المسيب في أحد قوله ، والحسن البصري ، ومجاهد في أحد قوله ، وفيروق ، وعكرمة في أحد قوله ، وشرح : ثم قال المارديني : إن ابن المسيب الذي روى عن عمر قبول شهادته مخالفه في ذلك ، ثم أخرجه عن ابن أبي شعبة بسند على شرط مسلم ، وأخرج بسنده في حجاج مرفوعاً : المسلمون علول بعضهم على بعض ، إلا محدوداً في فريته ، اهـ . والحجاج أخرجه له مسلم مرفوعاً بآخر ، اهـ : ص ٢٤٥-ج ٢ مائلاً ؛ قلت : وقد حسن الترمذي حديث حجاج في نحو عشرين موضعاً . (١) أخرج العيني تلك القصة من وجوه متعددة ، ففي بعضها : رأيت منظراً قبيحاً ، وفي بعضها : سمعت نفساً عالياً ، ورأيتها في الحاف ، اهـ : ص ٣٤٠-ج ٦ .

عمر بن العاص وأبو بكرة وشبل بن معبد



صحاب

لَتَذَكَّرَ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولَى الْأَلْبَابِ

# تاریخ الخلفاء

تالیف

جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ

## میاں الامرا

مترجمہ

مولانا حکیم شبیر احمد صاحب انصاری

منہ پید - ننگ پھنی ۴۰ - اردو بازار \* لاہور

تحقیقی و ستائیز

830





سعد بن ابی وقاص۔ ابولیسر قثم بن العباس اور ان کے بھائی عبید اللہ۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین حضرت ابوہریرہ نے ۵۹ھ میں وفات پائی۔ آپ دعا کیا کرتے تھے۔ الہی میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے ۳۰ اور لونڈوں کی سلطنت سے محفوظ رکھئے۔ چنانچہ آپ کی دعا مقبول ہو گئی اور ان کے علاوہ بہت لوگ فوت ہوئے۔

## یزید بن معاویہ ابو خالہ الاموی

یزید بن معاویہ ابو خالہ الاموی۔ یہ ۲۵ھ یا ۲۶ھ میں پیدا ہوئے۔ بہت موٹے ناز سے آدمی تھے اور ان کے بدن پر بہت زیادہ بال تھے ان کی ماں کا نام یسوی بنت بحدل کلبیہ تھا۔ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اور ان سے ان کے بیٹے خالد اور عبد الملک بن مروان نے روایت کی ہے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ان کو ان کے والد نے اپنی زندگی میں ولیعہد مقرر کیا تھا اور لوگوں کو مجبور کر کے بیعت لی تھی۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے اندر دو شخصوں نے فساد بویا۔ اول تو عمرو بن عاص نے کہ انہوں نے جنگ صفین میں معاویہ کو اشارہ کر کے قرآن شریف اٹھایا (ابن قرا کہتے ہیں کہ انہوں نے غواہ کو حاکم بنایا جس کا وبال قیامت تک باقی رہیگا) دوسرے مغیرہ بن شعبہ نے کہ یہ حضرت معاویہ کی طرف سے حاکم کوفہ تھے ان کو معاویہ نے لکھا کہ جس وقت تم یہ خط پڑھو اپنے کو علیحدہ سمجھو اور فوراً میرے پاس پہنچو مگر مغیرہ بن شعبہ نے اس حکم کی پرواہ نہ کر کے عرصہ بعد حضرت معاویہ کے پاس گئے انہوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ میں ایک کام کی تیاری کر رہا تھا جس کی وجہ سے تاخیر ہو گئی۔ حضرت معاویہ نے پوچھا وہ کیا کام تھا انہوں نے

عمرو بن العاص اور مغیرہ بن شعبہ دونوں فساد اور فتنہ پرداز ہیں





# مومن کے ماہ و سال

اُردو ترجمہ مع عربی متن

مَا تَتَّبِعَ بِالسُّنَنِ فِي أَيَّامِ السَّنَةِ

\*

اُردو ترجمہ

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق دہلویؒ مولانا اقبال الدین احمد رضاؒ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لیے ہر سال کے اعمال و اشغال، نماز و روزہ، دُعا و استغفار کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچہ میں ڈھالنے کے لیے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے



دارالانشاعت \* مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

تحقیقی دستاویز

832





مومن کے ماہ و سال ۲۸ ماہ سنی ایام السنہ

رہے۔ اور امیر معاویہؓ مدینہ سے روانہ ہو کر مملکت شام واپس چلے گئے۔  
**دیکر آراء** حضرت حسنؓ بصری کا بیان ہے لوگوں میں فتنہ و فساد کی آگ سلگانے والے صرف دو آدمی ہیں جن میں سے ایک عمر بن عاص ہیں جنہوں نے امیر معاویہؓ کو نیزوں پر قرآن کریم اٹھانے کا مشورہ دیا اور قرآن کریم نیزوں پر اٹھائے گئے۔ اور ابن قراء کا قول ہے کہ خمار جیوں کو انہوں نے ہی ثالث بنا یا تھا اور یہ وہ ثالث تھے جن کا چرچا قیامت تک رہے گا۔

فسادیوں میں سے دوسرے شخص مغیرہ بن شعبہ ہیں جو کوفہ میں امیر معاویہؓ کے گورنر تھے جن کے نام امیر معاویہؓ کا یہ فرمان پہنچا تھا کہ اس کے حکم نامہ کی وصولیابی اور نتواندگی کے بعد تم خود کو معزول سمجھو اور کوفہ سے فوراً ہمارے دربار میں حاضری دو۔ لیکن مغیرہ نے تعمیل حکم میں تعویق کی اور بہ تعویق دربار میں پہنچنے پر امیر معاویہؓ نے تعویق کا سبب پوچھا تو جواب دیا ایک معاملہ پیش تھا جسے سلجھانے اور مفید طلب بنانے کی وجہ سے دیر ہو گئی۔ امیر معاویہؓ نے پوچھا کہ کیا معاملہ تھا بناؤ۔ مغیرہ نے جواب دیا آپ کے بعد نبرد کی بیعت کے لئے زمین ہموار کر دیا تھا۔ دریافت کیا کیا تم نے یہ پورا کر لیا؟ جواب دیا۔ جی ہاں۔ یہ سن کر امیر معاویہؓ نے کہا اچھا اپنی گورنری پر واپس جاؤ اور حسب سابق اپنے فرائض انجام دو۔ یہاں سے لوٹ کر مغیرہ جب اپنے احباب کے پاس پہنچا تو انہوں نے پوچھا۔ بناؤ کیسی رہی؟ مغیرہ نے کہا میں نے معاویہؓ کے پاؤں اس نادانہ حقیقت کے رکاب میں رکھ دیئے ہیں جس میں قیامت تک وہ گرفتار رہیں گے۔

ابن سیرین کا بیان ہے کہ عمر بن حزام نے بصورت فاسد و ستمائیدہ امیر معاویہؓ سے کہا۔ اللہ سے لو لگائے رہو تم امت محمدیہ پر کیسے شخص کو خلیفہ بنا رہے ہو؟ امیر معاویہؓ نے جواب دیا۔ آپ کی نصیحت سرائیوں پر البتہ میری ذاتی رائے

مومن العاص اور مغیرہ بن شعبہ دونوں مفید اور فتنہ پرداز ہیں

تحقیقی دستاویز

833





# امام عظیم

مصنفہ :- سید محمد رشید رضا مدیر المنار مصر  
مترجمہ :- مولانا ابوالفتح عزیزی

محمد سعید اینڈ سنز - ناشران و تاجران کتب  
قرآن محل - مقابل مولوی مسافر خانہ - کراچی





عمرو بن العاص اور مغیرہ بن شعبہ دونوں مفسد اور فتنہ پرداز ہیں

۱۰۱

میں نے اُسے آزمایا ہے اور مجھے اس کی خیر خواہی پر اعتماد ہے جب اہل حجاز اس کی مخالفت پر قائم رہے تو یزید نے مسلم بن عقبہ کو بلایا اور حجاز کی طرف اُسے روانہ کیا جس نے وہاں جا کر تین دن تک قتل عام کر دیا انہیں بیعت یزید کی دعوت دی۔ یہ لوگ طاعت آتھی اور معصیت میں گویا اس کے غلام و فرمان بردار تھے۔

ابو بکر بن خنیس نے بسند صحیح جوہر بن اسماء سے روایت کیا کہ میں نے مشائخ مدینہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو یزید کو یاس بلایا اور کہا کہ تجھ کو ایک دن برد آزما ہونا پڑے گا جب ایسی صورت پیش آئے تو مسلم بن عقبہ کو بھیجنا کہ میں اس کی خیر خواہی سے واقف ہوں، حافظ نے اسکو فتح میں ذکر کیا۔

مدینہ الرسول میں اس نے دشمنان خدا کو تین دن تک قتل عام کی اجازت دے دی، اس لئے وہ اور اس کی فوج لعنت عامہ کی مستحق ہو گئی۔ اور کیوں نہ وہ شخص لعنت کا مستحق ہو جس نے مسلمانوں کا قتل عام کیا ہو اور ان کے ناموس کو برباد کیا ہو جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو مکہ کی طرح محترم قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ جس نے اس شہر میں کوئی نئی چیز ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی۔ تو اس پر اللہ ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہ فرمائے گا (متفق علیہ)

حضرت امام حسن بصری رحمہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگوں کے امور کو

امامت عظمیٰ







و دانشخاص نے بہت زیادہ نقصان پہنچایا۔ ایک تو عمرو بن العاصؓ جنتوں نے حضرت معاویہ رضہ کو رفع مصاحف کا مشورہ دیا اور واقعہ تحکیم کی خبریاں لیں اور دوسرے مغیرہ رضہ بن شعبہ ہیں اور ان کا اس وقت کا واقعہ بیان کیا۔ جب ان کو معاویہ رضہ نے کوفہ کی ولایت سے معزول کیا تو یزید کی خلافت کے لئے راستہ ہموار کرنے کو انہوں نے معاویہ رضہ پیش کیا۔ چنانچہ پھر ان کو دہان کا والی مقرر کیا گیا۔ نیز حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ اپنے بیٹوں کے لئے بیعت کر لیتے ہیں اگر یہ صورت نہ ہوتی تو قیامت تک شوریٰ کا سلسلہ جاری رہتا۔ یہ تاریخ اٹھلکا کا خلاصہ ہے۔ جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔

ائمہ تابعین سے ہیں سے حضرت حسن بصریؒ کا یہ قول بعینہ اس قول کے مطابق ہے۔ جو ایک جرمنی عالم نے مشرعیۃ سے کہا تھا کہ اگر معاویہ رضہ نہ ہوتے تو اسلام کی حکومت اپنے اصل پر قائم رہتی۔ اور اسلام کی سرداری سارے یورپ پر ہوتی۔

بندگان ہوا رہیں اور اسلام کی حقیقت اور نشو و نما سے ناواقف لوگ مضطرب ہو گئے جنہیں صرف مورخین کے اخبار کا علم ہے حالانکہ ان میں رطب دیالیں کی آمیزش ہے کہ صحیح و ضعیف اور حق و باطل کا امتیاز نہیں ہو سکتا۔ بجز اس کے کہ حفاظ محدثین پر اعتماد کیا جائے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض تو منہارجہ یا نواسب کی طرف مائل ہوئے اور بعضوں نے غالی شیعوں کو ترجیح دی۔ استاد شیخ حسین البحرؒ یہ بشر امامت عظمیٰ





# الحسن والحسين

تصنيف: محمد رضا مصری

ترجمہ: محمد وجیہ السہاء عرفانی

مکتبہ پاکستان • چوک انارکلی لاہور

تحقیقی و سٹاؤنر

837





نے فرمایا (اس تافانہ کے) پیچھے چلنے والوں میں سے کسی کو لعنت نہیں پہنچے گی۔ البتہ اونٹوں کی باگ ڈور پکڑ کر چلنے والوں میں سے کوئی بھی نجات نہیں پائے گا چھٹا دن سرخ اونٹ واسے کا واقعہ ہے (اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے) اور ساتواں وہ دن ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بارہ آدمیوں پر لعنت کی جو حضور کی دشمنی گھیر کرے جانے کے لئے گھات میں پھپھے بیٹھے تھے۔ ان میں ابو سفیان لکھی تھا۔

یہ سب باتیں اسے معادیہ تیرے لئے ہیں اور تو اسے ابن العاصؓ تیرا ہاتھ لگی گھیسے والی ہے جتنے تیری ماں نے بدکاری اور برے فعل سے پیدا کیا کہ یہی پتر نہ تھا کہ تیرا حقیقی باپ کون ہے چنانچہ قریش میں سے چار آدمیوں نے تیرا باپ ہونے کا دعویٰ کیا ان میں سے ایک قصاب جتنے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ وہ ان چاروں میں حسب نسب کے لحاظ سے سب سے ذلیل اور مقام و مذہب کے اعتبار سے خبیث ترین تھا۔ پھر تیرا یہ باپ کھڑا ہوا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتر (جس کا کوئی وارث نہ ہو) کہا تو اللہ تعالیٰ نے اتارا جو اتارا۔ اور خود تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تمام جنگوں میں شرکت کی اور ان کی ہجو کی اور انہیں مکہ میں تکلیف اور اذیت پہنچاتا رہا۔ تو نے حضور کے ساتھ بہت دُشمنی کھیلے تو حضور سے سخت دشمنی رکھنے والا تھا۔

پھر تو اس دور میں شامل تھا جو حبشہ کے شاہ نجاشی کے پاس حضرت جعفر طحطاہی پر سورہ کوثر نازل ہوئی تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے حضور کو ہر غیر و رکت بے اندازہ اور بے بنیاد عطا فرمانے کی توثیق فرمائی اور آخر میں فرمایا کہ یا رسول اللہ بلاشبہ آپ کا دشمن ہی ابتر ہے۔

چار لایح عرب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہونے کے دعویدار تھے



1. 4. 4.

کتاب

المحاسن والاضداد

— تَأْلِيف —

عن أبي عثمان عمرو بن بحر الجاحظ البصري

(إمام أهل الأدب المتوفى سنة ٢٥٥ هـ)

(الطبعة الاولى)

1745

(ب) علی نفقہ (ب)

(أحمد ناجي الجمالي ومحمد أمين الخنازيري الكتبي وأخيه بمصر)

(۱۰) عنی بمصحیحہ محمد امین خانجی الہکشی (۱۰)

بقرائه على الاستاذ الشيخ أحمد بن الأمين الشنقيطي نزيل القاهرة

حالا حفظہ اللہ تعالیٰ

« طبع مطبعة السعادة جوار ديوان محافظة مصر - في دار الكتب المصرية »



وعیوب أمك وانی اذكر ذلك : ولدت من أمة سوداء مجنونة حتماء تبول من قيسامها وتعلوها المئام وإذا لامسها الفحل فكان تطفئها أنفد من نطقته ركبها في يوم واحد أربعون رجلاً وأما أنت فقد رأيتك غلوياً غير مرشد ومقسداً غير مصلح والله لقد رأيت خل زوجتك على فراشك فما عرت ولا أنكرت . وأما أنت يا معاوية فما كنت في خير ولا ريت في نعمة فمالك ولبي هاشم انساؤك كنسائهم أم أعطيت أمة في الجاهلية والاسلام ما أعطيت هاشم وكفى خيراً رسول الله صلى الله عليه وسلم . فقال معاوية : أيها الكبيرة أنا كاف عن بني هاشم ، قالت : فاني أكتب عليك كتاباً فقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعاؤه أن يستجيب لي خمس دعوات فاجعل تلك الدعوات كلها فيك ، تخاف معاوية تخلف أن لا يسب بني هاشم أبداً ، فهذا ما كان بين معاوية وبين بني هاشم من المفاخرة . قال وكان علي بن عبد الله بن عباس عند عبد الملك بن مروان فأخذ عبد الملك يذكر أيام بني أمة فيينا هو على ذلك إذ نادى المتنادي بالأذان فقال : أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمداً رسول الله ، فقال علي :

هذه المكارم لا فعيان من لبن شيبا بماء فعادا بعداً أبوالاً

فقال عبد الملك : الحق في هذا أين من أن يكابر . علي بن محمد النديم قال : دخلت على المتوكل وعنده الرضي فقال : يا علي من أشعر الناس في زماننا . قلت : البحرني . قل : وبعده . قلت : مروان بن أبي حفصة بعدك . فالتفت إلى الرضي فقال : يا ابن عم من أشعر الناس . قال : علي بن محمد العلوي . قال : وما تحفظ من شعره . قال : قوله

تقد فآخر تنام من فريش عصاية بخر خدود وامتداد أصابع

فلما تنازعنا القضاء قضى لنا عليهم بما نهوى نداء الصوامع

فقال المتوكل : ما معنى قوله - نداء الصوامع - قال : الشهادة . قال : وأبيك انه

أشعر الناس . . . وما قيل في هذا المعنى من الشعر قوله أيضاً

ياغنا السماء بأنسابنا ولولا السماء اجزنا السماء





كِتَابُ  
الْحَقِّ الْفَرِيدِ

تَأْلِيفُ  
أَبِي عَمْرٍاءَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْأَنْدَلُسِيِّ

شَرْحُهُ وَضَبَطُهُ وَعَلَنُونُ مَوْضُوعَاتِهِ  
أُحْمَدُ أَمِينٌ ، أُحْمَدُ الزَّيْنُ ، إِبْرَاهِيمُ الْأَبْيَارِيُّ

الجزء الثالث

دار الأندلس  
للطباعة والنشر والتوزيع







## ابو موسیٰ اشعریؓ اور عمرو بن العاصؓ نے ایک دوسرے کو فحش کالیاں دیں

### کتاب المعجزة الثانية

أَخْطَبُهُمْ. فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ! أَنَا أُنْقِذُكُمْ وَأَنْتَ شَيْخُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَاللَّهِ لَا فَعَلْتُ أَبَدًا! قَالَ: أَوْ عَسَىٰ فِي نَفْسِكَ أَمْرٌ؟ فزاده أَيْمَانًا وَتَوَكِيدًا. حَتَّى قَامَ الشَّيْخُ فَنَظَرَ النَّاسَ، فَحَمْدُ اللَّهِ وَأَثْنَىٰ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ اجْتَمَعْتُ أَنَا وَصَاحِبِي عَلَىٰ أَنْ أَخْلَعَ أَنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَيَعِزَّلَ هُوَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ، وَنَجْعَلَ هَذَا الْأَمْرَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ، فَإِنَّهُ لَمْ يُخْضَرْ فِي فِتْنَةٍ، وَلَمْ يَنْفَسْ يَدَهُ فِي دَمٍ أَمْرِيءَ مُسْلِمٍ. أَلَا وَإِنِّي قَدْ خَلَعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَمَا أَخْلَعْتُ سِيفِي هَذَا، ثُمَّ خَلَعَ سِيفَهُ مِنْ عَاتِقِهِ، وَجَلَسَ، وَقَالَ لِعَمْرٍو: قُمْ. فَقَامَ عَمْرٍو بْنُ الْعَاصِ فَحَمْدُ اللَّهِ وَأَثْنَىٰ عَلَيْهِ، وَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ كَانَ مِنْ رَأْيِي صَاحِبِي مَا قَدْ سَمِعْتُمْ، وَإِنَّهُ قَدْ أَشْهَدَكُمْ أَنَّهُ خَلَعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَمَا يَخْلَعُ سِيفَهُ، وَأَنَا أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَثْبَتْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ كَمَا أَثْبَتْتُ سِيفِي هَذَا، وَكَانَ قَدْ خَلَعَ سِيفَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ إِلَى الْخُطْبَةِ، فَأَعَادَهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ. فَاضْطَرَبَ النَّاسُ، وَخَرَجَتِ الْخَوَارِجُ. وَقَالَ أَبُو مُوسَىٰ لِعَمْرٍو: لَعَنَكَ اللَّهُ! فَإِنْ مِثْلَكَ كَمِثْلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلَ عَلَيْهِ يَلْهَثُ أَوْ تَتْرَكَ يَلْهَثُ. قَالَ عَمْرٍو: لَعَنَكَ اللَّهُ! فَإِنْ مِثْلَكَ كَمِثْلِ الْخَيْلِ إِذَا تَحْمِلَ اسْتَفَارَا.

وخرج أبو موسى من فوره ذلك إلى مكة مُسْتَعِذًا بِهَا مِنْ عَلِيٍّ، وَحَلَفَ أَنْ لَا يَكَلِّمَهُ أَبَدًا. فَأَقَامَ بِمَكَّةَ حَتَّى كَتَبَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ: سَلَامٌ عَلَيْكَ، أَمَا بَعْدُ، فَلَمَّا كَانَتِ النَّيَّةُ تَدْفَعُ الْخَطَا لِنَجَا الْمُجْتَهِدِ وَأَعْلَى الطَّالِبِ، وَالْحَقُّ لِمَنْ نَصَبَ لَهُ فَاصَابَهُ، وَلَيْسَ لِمَنْ غَرَضَ لَهُ فَأَخْطَا. وَقَدْ كَانَ الْحَكِيمَانِ إِذْ حَكَمَا عَلَى عَلِيٍّ لَمْ يَكُنْ لَهُ الْخِيَارُ عَلَيْهِمَا، وَقَدْ اخْتَارَهُ الْقَوْمُ عَلَيْكَ، فَكْرَهُ مِنْهُمْ مَا كَرِهُوا مِنْكَ، وَأَقْبَلَ إِلَى الشَّامِ فَإِنِّي خَيْرُكَ مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو مُوسَى: سَلَامٌ عَلَيْكَ، أَمَا بَعْدُ، فَإِنِّي لَمْ يَكُنْ مِنِّي فِي عَلِيٍّ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَمْرٍو فَيْكَ، غَيْرَ أَنِّي أُرَدْتُ بِمَا صَنَعْتُ مَا عِنْدَ اللَّهِ، وَأَرَادَ بِهِ عَمْرٍو مَا عِنْدَكَ. وَقَدْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شُرُوطٌ وَشُورَى عَنْ تَرَاضٍ، فَلَمَّا رَجَعَ عَمْرٍو رَجَعْتُ. أَمَا قَوْلُكَ: إِنَّ الْحَكَمَيْنِ إِذَا حَكَمَا عَلَى رَجُلٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ الْخِيَارُ عَلَيْهِمَا. فَإِنَّمَا ذَلِكَ فِي الشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَالذِّينَارِ وَالذَّرْهَمِ. فَأَمَّا أَمْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ، فَلَيْسَ لِأَحَدٍ فِيهَا يَكْرَهُ حُكْمَ، وَلَنْ يُذْهَبَ الْحَقُّ عَجْزٌ عَاجِزٌ وَلَا خُدْعَةٌ فَاجِرٌ. وَأَمَّا دَعَاؤُكَ إِنِّي إِلَى الشَّامِ، فَلَيْسَ لِي رَغْبَةٌ عَنْ حَرَمِ إِبْرَاهِيمَ.

فَبَلَغَ عَلِيًّا كِتَابَ مُعَاوِيَةَ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَكَتَبَ إِلَيْهِ: سَلَامٌ عَلَيْكَ، أَمَا بَعْدُ. فَإِنَّكَ أَمْرٌ ظَلَمْتَ أَهْلَهُ وَاسْتَدْرَجْتَ الْغُرُورَ، حَقَّقَ بِكَ حُسْنَ الظَّنِّ لِرُؤُوسِكَ بَيْتَ اللَّهِ الْحَرَامَ غَيْرَ حَاجٍ وَلَا قَاطِنٍ، فَاسْتَقْبَلِ اللَّهَ يُقَبِّلَكَ؛ فَإِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ وَلَا يَغْفِلُ،





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ دَعْوَةِ الْإِسْلَامِ عَلَى الْكَفَّارِ حَاطِبِينَ دُرَاهِمُ كَفَّارٍ يَنْتَوُونَ مِنْ دَرَاهِمِ الْفُتُوخِ

# خلفاء راشدين

حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذی النورین  
حضرت علی مرتضیٰ کے سوانح حیات، ملکی فتوحات، سیاسی، انتظامی  
مذہبی، اخلاق اور علمی کارناموں کی تفصیل اور خلافت راشدہ کے  
خصائص و حقائق پر سیر حاصل مقدمہ

ام

مولانا معین الدین احمد ندوی

سابق رفیق دارالمصنفین اعظم گڑھ

ادارہ نشریات اسلام

قذافی مارکیٹ اردو بازار لاہور

تحقیقی دستاویز

847





## عمر بن العاص غدار اور بے ایمان تھا

۲۴۲

خلفائے راشدین

شوری کو پھر سے اختیار دیں کہ جس کو چاہے منتخب کرے۔  
 عمر بن العاصؓ مجھے بھی اس سے اتفاق ہے۔

مذکورہ بالا قرار داد کے بعد جب دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو عبداللہ بن عباسؓ نے ابو موسیٰؓ کے پاس جا کر کہا: خدا کی قسم مجھے یقین ہے کہ عمرو نے آپ کو دھوکا دیا ہوگا، اگر کسی رائے پر اتفاق ہوا ہو تو آپ سرگز اعلان میں سبقت نہ کیجئے گا۔ وہ نہایت غدار ہے۔ کیا عجب ہے کہ آپ کے بیان کی مخالفت کر بیٹھے۔ ابو موسیٰؓ نے کہا کہ ہم لوگ ایسی رائے پر متحد ہوئے ہیں کہ اس میں اختلاف کی گنجائش ہی نہیں، غرض دوسرے روز مسجد میں مسلمانوں کا مجمع ہوا، حضرت ابو موسیٰؓ اشعری نے عمر بن العاصؓ سے فرمایا کہ وہ منبر پر چڑھ کر فیصلہ سنائیں، انھوں نے عرض کی: میں آپ پر سبقت نہیں کر سکتا، آپ فضل و منقبہ میں ہیں و سال میں، غرض ہر حیثیت سے ہم سے افضل اور ہمارے بزرگ ہیں۔

حضرت ابو موسیٰؓ پر عمر بن العاصؓ کا جاوہل چل گیا، چنانچہ آپ بغیر پس و پیش کے کھڑے ہو گئے اور حمد و ثناء کے بعد کہا: صاحبو! ہم نے علیؓ اور معاویہؓ دونوں کو معزور کیا، اور پھر نئے سرے سے مجلس شوریٰ کو انتخاب کا حق دیا۔ وہ جس کو چاہے اپنا امیر بنائے، ابو موسیٰؓ اپنا فیصلہ سن کر منبر پر سے اترا آئے، تو عمر بن العاصؓ نے کھڑے ہو کر کہا: صاحبو! علیؓ کو حبس کیا کہ ابو موسیٰؓ نے معزول کیا میں بھی معزول کرتا ہوں، لیکن معاویہؓ کو اس منصب پر قائم رکھتا ہوں، کیونکہ وہ امیر المؤمنین عثمانؓ کے ولی اور خلافت کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

حضرت ابو موسیٰؓ اشعری بہت نیک دل اور سادہ دل بزرگ تھے، اس خلاف جانی سے شدید گئے، چلا کر کہنے لگے، یہ کیا غدار ہے، یہ کیا بے ایمانی ہے، سچ یہ ہے کہ تمہاری سماعت بالکل اس کتے کی طرح ہے جس پر لا د جب بھی اپنا ہے اور چھوڑ دو تو بھی اپنا ہے۔ انصاف مثلاً کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلھث او تتركہ یلھث۔ عمر بن العاصؓ نے کہا اور آپ پر چار پائے بروکتا ہے چند کی مثل صادق آتی ہے۔ مثلاً کمثل الحماس یحمل اسفارا۔ عمر بن العاصؓ کے بیان سے مجمع میں سخت برہمی پیدا ہوئی۔ شریح بن ہانی نے عمر و ابن العاصؓ کو کوڑے سے مارنا





# فاتح اعظم

## حضرت عمر بن الخطاب

اس الواعزم اور بہادر سپہ سالار کی مفصل اور مکمل سوانح حیات جس نے صرف چار ہزار قلیل فوج کے ساتھ مصر جیسے عظیم ملک پر حملہ کر کے اسے فتح کیا اور پھر نہایت شان و شوکت کے ساتھ اس پر حکومت کی اور جو عرب کا بہترین مدبر، بہترین سیاست دان و بہترین جنرل تھا۔

مترجمہ  
شیخ محمد احمد پانی پتی

مؤلفہ  
محمد فرج مصری

نقیس اکیڈمی اردو بازار کراچی







## عمر بن العاص کی موجودگی میں ایک شخص ان کی بیوی سے ناجائز حرکات اور بوس و کنار کرتا رہا

نزع عظم عمر بن العاص

۵۲

عمر بن العاص شرادی شہوت مند تھے اور انہوں نے اپنی بیوی کو بھی سفر میں ہمراہ لے لیا تھا۔ عمارہ بہت ہی بدخلق اور بدظن لڑکی تھی۔ کشتی میں شراب بھی موجود تھی۔ عمارہ نے اتنی شراب پی کر وہ بالکل مدہوش ہو گیا۔ اسی مدہوشی کی حالت میں اس نے عمر بن العاص کی بیوی سے عشق و محبت کا اظہار کیا اور اس کے قریب ہونا شروع کیا۔ بلاخر اس نے یہ مطالبہ بھی کر دیا کہ وہ اسے بوسہ دے۔ یہ سب باتیں عمر بن العاص کے سامنے ہو رہی تھیں لیکن وہ خون کے گھونٹ پی کر خاموش ہو گئے۔ انہوں نے اس معاملے کو غفلت سے اور پروتھیاری سے سلجھنا چاہا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کوئی حرج نہیں۔ عمارہ تیار ہو چکا تھا اور بھائی ہے۔ تم اس کا بوسہ لے لو خاوند کے کہنے پر بیوی نے عمارہ کا بوسہ لے لیا۔ عمارہ کی عقل اور بھی بکری گئی اور اس نے خیال کیا کہ عمر بن العاص کی بیوی عمر بن العاص سے چاہتی ہے۔ اس پر اس نے محکم کھلا اس کے متعلق عاشقانہ جذبات کا اظہار شروع کر دیا۔ جب اس نے عورت کی بے رحمی دیکھی تو یہ سمجھا کہ وہ اپنے خاوند کے دُور سے ایسا کر رہی ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی راہ سے اس کا نئے کو بٹانے کا حکم ادا کر لیا۔ وہ براہِ نال میں رہا اور ایک دن موقع پا کر عمر بن العاص کو چپکے سے پانی میں ڈھکیل دیا۔ خوش قسمتی سے عمر بن العاص تیرنا جانتے تھے۔ وہ تیر کر کشتی میں چڑھ آئے بعض روایات میں ہے کہ انہوں نے سمندر میں گر کر جینا چھوڑنا شروع کر دیا اور ملاحوں نے انہیں کھینچ کر کشتی میں چڑھالیا، جب وہ دوبارہ کشتی میں پہنچے تو عمارہ نے اپنی بے وقوفی سے یہ فقرہ کہہ کر عمر بن العاص کو گرجھے معلوم ہوتا کہ تم تیرنا جانتے ہو تو میں تمہیں کبھی سمندر میں ڈھکا نہ دیتا۔ اس فقرہ سے عمر بن العاص کو عمارہ کی بیوی کا حال معلوم ہو گیا اور وہ اس سے انتقام لینے کے لیے کسی من سب موقع کی انتظار میں رہتے تھے۔

عمارہ بے حد خواہشات لڑکی تھی اور غیر میں ایک نظر دیکھ کر اس پر فریفتہ ہو جاتی تھیں۔ جب وہ سرزمینِ حبشہ میں پہنچے تو عمارہ نے اپنے حسن جہاں سوز سے نجاشی کی بیوی کو اپنے دام میں گرفتار کر لیا۔ اور وہ بلا روک ٹوک اس کے محل میں جانے لگا۔ عمارہ نے یہ تمام ناجائز عمر بن العاص سے بھی بیان کر دیا اور ایک دن شہر کے طور پر نجاشی کے تیل کی ایک کشتی بھی لاد لی۔ حبشی کو دیکھ کر عمر بن العاص نے اسے جھٹک لیا۔ یہ بات میں ہے کہ عمارہ کو عمر بن العاص نے بھلا چھوڑ کر نجاشی کی بیوی کے پاس بھیجا تھا۔

اس واقعے نے کھلبت کر عمر بن العاص نے عمارہ سے کہا تمہارا میر تو اس وقت تک تمہاری باتوں پر یقین نہیں کر سکتا جب تک تم مجھے نجاشی کے دو کپڑے نہ لادو۔ چنانچہ عمارہ نے اسے نجاشی کے دو کپڑے لاد دیے۔ وہ کپڑے عمر بن العاص نے حبشہ نجاشی کے سامنے پیش کر دیے (افغانی جلد ۵ صفحہ ۵۰)۔

تحقیقی دستاویز

850





الدینوری

# الانخبار الطوال

تصنیف : ابو حنیفہ احمد بن داؤد الدینوری  
ترجمہ : مرزا محمد منور  
۱۷ - ۱۸



مرکزی اردو بورڈ - لاہور

۳۶ - جی ، گلبرگ ، لاہور



851





عمرو بن العاص کی مثال کتے کی سی، جبکہ ابو موسیٰ اشعریؓ کی مثال گدھے کی سی ہے (العیاذ باللہ)

### الاخبار الطوال

۳۶۹

تمہاری مثال کتے کی سی ہے۔ اِنْ تَحْمِلْ عَتِشَ يَنْثَهَتْ  
اَوْتَشْرُ شَهْ يَنْثَهَتْ<sup>۱</sup> (کہ تو اس پر بار ڈالے وہ جب بھی  
ہائے، چھوڑ دے جب بھی ہائے) عمرو نے جواب دیا ”اور تمہاری  
مثال گدھے کی سی ہے جو کتابیں اٹھانے پھرتا ہو، كَمْثِلِ الْحِمَارِ  
بِحَمْلِ اَسْفَارِ<sup>۲</sup>۔“

شریح بن ہانی نے لٹھ اٹھایا اور عمرو پر برس پڑا، مگر لوگوں  
نے بچ بچاؤ کر دیا۔ شریح کہا کرتے تھے ”مجھے جس قدر اس بات پر  
ندامت ہوتی ہے اتنی کسی بھی اور بات پر نہیں ہوتی کہ میں نے عمرو  
پر لٹھی کے بجانے تلوار سے حملہ کیوں نہ کیا۔ اس کے بعد جو ہوتا  
سو ہوتا۔“ ابوموسیٰؓ کھسکے اور اپنے اونٹ پر سوار ہو کر یہ  
جا وہ جا، ناآنکھ مکے جا پہنچے۔ ابن عباسؓ کہا کرتے تھے ”خدا  
برا کرتے ابوموسیٰؓ ناموں میں سے ایسے زید اور ذی نہیں مگر وہ  
متنبہ نہ ہوا، یہ جو کچھ اُس کے ساتھ ہوا میں نے اسے بتا دیا تھا،  
مگر وہ ہوشیار نہ ہوا۔“ بعد ازاں خود ابوموسیٰؓ بھی بارہا کہا  
کرتے تھے کہ مجھے ابن عباسؓ نے عمروؓ کی خیانت ناری سے متنبہ کر  
دیا تھا مگر میں نے پھر بھی عمروؓ پر اعتقاد کیا۔ میں یہ گمان بھی نہ  
کر سکتا تھا کہ وہ مسلمانوں کی خیر خواہی پر کسی بھی اور شے کو ترجیح  
دے گا۔“

### امیر معاویہؓ کی بیعت

اب عمرو اور دیگر اہل شام امیر معاویہؓ کے پاس واپس پہنچ  
گئے اور جا کے آدابِ خلافت بجا لائے۔ ادھر ابن عباسؓ نے شریح  
بن ہانیؓ اور دیگر عراقی رفیقوں کے ہمراہ حضرت علیؓ کی محبت کوچ  
کیا اور حاضر ہو کر سارا ماجرا کہہ سنایا، اس پر سعد بن قیس ہمدانی  
نے اٹھ کر کہا ”خدا کی قسم اگر ہم راہِ ہدایت پر اکٹھے ہو جاتے

۱۔ سورۃ اعراف آیت ۱۷۵

۲۔ سورۃ جمعہ آیت ۵





# حضرت علی رضی اللہ عنہ

تاریخ اور سیاست کی روشنی میں

مصر کے مشہور نقاد اور نامور محقق

ڈاکٹر طہ حسین  
کے قلم سے

اردو ترجمہ

علامہ عبد الحمید نعمانی

نقیس اکیس  
اردو بازار، کراچی ٹرمی

تحقیقی دستاویز

853



لیکن ابو موسیٰ نے ابن عباسؓ کی بات نہیں سنی بلکہ کھڑے ہو گئے اور محمدؐ و ثناء کے بعد اعلان کیا کہ ہم دونوں مشترک علیؓ اور امیر معاویہؓ کو معزول کر دینے پر متفق ہیں اور خلافت مسلمانوں کے مشورے کے خوالہ کرتے ہیں، اس کے بعد لوگوں کو حکم دیا گیا کہ وہ معاملہ ہاتھ میں لیں اور خلافت کے لئے جیکو چاہیں انتخاب کریں۔ اس کے بعد عمرو بن العاصؓ کھڑے ہوئے اور محمدؐ و ثناء کے بعد کہا انھوں نے اپنے ساتھی حضرت علیؓ کو معزول کیا اور میں بھی ان کو معزول کرنا چاہوں اور اپنے ساتھی معاویہؓ کو برقرار رکھنا چاہوں، تب ابو موسیٰ نے کہا، یہ کیا، خدا ترانہ بھلا نہ کرے تو نے بد عہدی کی اور بھڑوٹ کیا، تیری مثال گتے کی ہے کہ اگر اس پر حملہ کرو تب بھی بھڑوٹا ہے اور درگتہ کر دیتا ہے۔ عمرو بن العاصؓ نے اس کے جواب میں کہا: آپ کی مثال گتے کی سی ہے جس پر کتاب میں لادی ہیں۔

اب قوم میں بڑا سہجائی پیدا ہوا، حضرت علیؓ کے حامیوں کے رئیس ابوذرؓ شریح ابن ہانیؓ نے عمرو بن العاصؓ پر اور عمرو بن العاصؓ کے لشکر محمدؐ نے شریح پر کوڑے برسائے، پھر لوگ دونوں کے درمیان حامل ہو گئے اور موسیٰؓ نکلے اور سواری پر چڑھ کر کھد کی طرٹ چل پڑے اور ثناءؓ معاویہؓ کے پاس خلافت کی مبارکباد دینے آئے۔ اگر مورخین کا یہ متفقہ بیان ٹھیک ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ عمرو بن العاصؓ نے کھلا سوا قریب کیا، اور موسیٰؓ کے ساتھ دونوں کو معزول کرنے پر اتفاق کیا اور اس کے بعد ایک ہی کو معزول کیا۔ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ انھوں نے قرارداد میں جو عہد و پیمان کیا تھا اس کی خلاف ورزی کی، پس ان کا اور ان کے ساتھی کا فیصلہ ساقط ہو گیا۔

قوم بلا کسی نتیجے پر پہنچے منتشر ہو گئی گویا وہ جمیع ہی نہیں مونی تھی اور معاویہؓ اس میں ہر طرح کا سیلاب رہے، ان کے ساتھیوں کے سر سے لڑائی کی مصیبت ٹپی، خود ان کو یہ موقع ملا کہ اپنے آدمیوں کو دم لینے کی اور اپنے محلے کے لئے بڑی خان و شوکت اور بڑی قوت کے ساتھ تیاری کریں، پھر یہ کہ حضرت علیؓ کے حامیوں کو بھڑوٹ اور باہمی اختلاف کا شکار بنا دیا، اور محبوب کر دیا کہ آپس میں لو کہ ایک دوسرے کے لئے خطرہ بن جائیں۔

بعض مورخین نے لکھا ہے کہ عمرو بن العاصؓ کی چال بازی نظری کی اس مد تک نہیں پہنچی تھی، انھوں نے ابو موسیٰؓ کی طرح دونوں کو معزول کرنے پر اکتفا کیا اور دونوں کو مساوی درجہ دیا اور یہ بھی بڑی کامیابی تھی۔

لیکن یہ شاید روایت صحیح نہیں، اگر عمرو بن العاصؓ وہی کہتے جو ابو موسیٰؓ نے کہا کہ دونوں کو معزول کر دے پس تو ثناءؓ امیر معاویہؓ کو مبارکباد کیوں دیتے، اور عمرو بن العاصؓ خود مبارکباد دینے والوں میں

عمرو بن العاصؓ بد عہد اور جھوٹا تھا





# حضرت علی بن ابی طالبؓ

تالیف

علامہ عباس محمود العقاد (مصری)

ترجمہ

مولانا اختر فتح پوری

## نفیس اکیڈمی

تیرتھ داس روڈ - اردو بازار - کراچی

تحقیقی دستاویز

855





جس طرح اس نے کیا ہے اور اپنے ساتھی حضرت معاویہؓ کو قائم کرتا ہوں، وہ حضرت عثمانؓ بن عفان کا دل ہے اور آپ کے خون کے بدلے کا مطالبہ کرنے والا اور سب لوگوں سے بڑھ کر ان کے مقام کا حق دار ہے۔“

پس حضرت ابو موسیٰ نے غصے میں آکر آواز دی :-

”تجھے کیا ہو اسے اللہ تیرا ساتھ نہ دے تو نے خیانت اور گناہ کیا ہے، تیری مثال اس کہتے کی سی ہے اگر تو اس پر حملہ کرے تب بھی وہ ہانتا ہے اور اگر اسے چھوڑے تب بھی ہانتا ہے۔“

عمر نے مسکرا کر کہا :-

”تیری مثال کتابیں اٹھانے والے گدھے کی سی ہے۔“

گئے اور گدھے نے جو فیصلہ کیا اس پر وہ خود ناراض تھے حالانکہ وہ تمام عالم کے لیے فیصلہ کر رہے تھے کہ وہ جو فیصلہ کریں اسے لوگ پسند کریں۔

یہ المیہ اس کو اس پر ختم ہو گیا یا یہ کو اس ایسے پر ختم ہو گئی اور یہ بات واضح ہو گئی کہ دونوں حکموں کی ملاقات، دونوں حکموں کے درمیان اتفاق تک نہیں پہنچی، پس اختلاف دوبارہ اپنی پہلی حالت پر آ گیا مگر حکمین کے واقعے کے بعد اس میں تیزی آ گئی، جس سے فتنہ خوارج کا اضافہ ہوا، جو تحکیم کے منکر تھے پس انہوں نے

کتے (ابو موسیٰ اشعری) اور گدھے (عمر بن العاص) نے جو فیصلہ کیا اس پر وہ خود ناراض تھے (امیاز بکند)





# البَيْدَالِيَّةُ وَالنَّهْائِيَّةُ

(في التاريخ)

الإمام الحافظ الميرزا الخوج آبادي عماد الدين أبي القداء إسماعيل  
ابن عمر بن كثير، القرنين، دمشق، النوف سنة ٧٧٤ هـ

(الطبعة الأولى سنة ١٣٥١ هـ - ١٩٣٢ م)

الجزء الثاني

مكتبة الطبع والنشر  
دار الفكر العربي







## سمرہ بن جندبؓ انسانوں کا قاتل اور جہنمی ہے (نعوذ باللہ)

( ۲۵۷ )

یقول : سئل عن مدراء من يذنب لله ثم وأهل السماء . وقال يعقوب بن سفيان : ثنا عمرو بن عاصم ، ثنا حماد بن سلمة عن علي بن زيد ، عن سعيد بن المسيب عن مروان بن الحكم قال : دخلت مع معاوية على أم المؤمنين عائشة رضي الله عنها ، فقالت : يا معاوية قتلت حجة وأصحابه ، وفلت الذي فلت ، أما شئت أن أجيئك رجلًا فبئس لك ؟ قال : لا إني في بيت أمان ، سمعت رسول الله ﷺ يقول : الإيمان قيد الفتك (۱) ، لا يهلك مؤمن بآم المؤمنين ، كيف أنا فبئس سوى ذلك من حجابك ؟ قالت : جالح ، قال : فدعني وخجرك حتى نأق عند ربنا عز وجل .

حديث آخر - قال يعقوب بن سفيان ، ثنا عبيد الله بن معاذ ، ثنا أبي ، ثنا شعبه عن أبي سلمة عن أبي نصر عن أبي هريرة ، أن رسول الله ﷺ قال : أشد من أصحابه : آخركم موتًا في النار ، فهم سمره بن جندب ، قال أبو نصر : فكان سمره آخرهم موتًا . قال البيهقي : رواه ثقافت إلا أن أنا سمره الذي لم يثبت له من أبي هريرة شيء والله أعلم . ثم روى من طريق إسماعيل بن حكيم ، عن يونس بن عبيد عن الحسن بن أسد بن حكيم قال : كنت أمر بالدينه فالتقي أبا هريرة فلا يبعثني حتى يسألني عن سمره ، فلو أخبرته بحبائه ورحمته فرح وقال : إنا كنا مشركين في بيت ، وإن رسول الله ﷺ قام علينا ونزل في وجوهنا وأخذ بيضاد في الباب وقال : آخركم موتًا في النار ، فقد ماتت من ثابته ولم يبق غيري وغيره ، فليس شيء أحب إلي من أن أكون قد ذقت الموت . وله شاهد من وجه آخر . وقال يعقوب بن سفيان : ثنا عجاج ابن ميمون ، ثنا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أنس بن خالد قال : كنت إذا قدمت على أبي هريرة سألتني عن سمره ، وإذا قدمت على أبي هريرة ، فقلت لأبي هريرة : مالك إذا قدمت عليك سألتني عن سمره ، وإذا قدمت على سمره سألتني عنك ؟ فقال : إني كنت أنا وسمره وأبو هريرة في بيت ، جاء النبي ﷺ فقال : آخركم موتًا في النار . قال : فأت أبو هريرة ، ثم مات أبو هريرة ، ثم مات سمره .

وقال عبد الرزاق : أنا معمر : سمعت ابن طاووس وغيره يقولون : قال النبي ﷺ لأبي هريرة وسمره بن جندب ولرجل آخر : آخركم موتًا في النار . فأت الرجل فمات ، وبني أبو هريرة وسمره ، فكان الرجل إذا أراد أن يخط أبا هريرة يقول : مات سمره ، فإذا سمعه غشي عليه وصدق ، ثم مات أبو هريرة قبل سمره ، وقتل سمره بشراً كغيرها . وقد ضعف البيهقي عامة هذه الروايات لانتفاء بعضها وإرساله ، ثم قال : وقد قال بعض أهل العلم : إن سمره مات في الحريق ، ثم قال : ويحتمل أن يورد النار بذنوبه ثم يخرج منها بلذاته فيخرج منها (۱) الفتك : أن يأتي الرجل صاحبه وهو غافل فيقتله أو يجرحه . والفتك الحري . والشاع وثاك به : أشهر منه عزة قتله وحرقه .

( ۱ ) - الدابة واليهام ج ( ۲ )





قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَعَمَ الرَّجُلُ الْفَقِيهُ فِي الدِّينِ

نَحْمَدُ اللَّهَ عَلَى طَبْعِ هَذَا الْكِتَابِ فِي فِقْهِ أَهْلِ الْحَدِيثِ أَعْنِي

الْمَجْلَدُ الْخَامِسُ

مِنَ الْهَدِيَةِ الْمُسَمَّيَةِ

الْمُتَشَرِّبُ الْوَرْدِي

مِنَ  
الْفَقْهِ الْمَحْمَدِيِّ

لِلْفَاضِلِ الْعَلَامَةِ وَالْعَالِمِ الْفَهَامَةِ الْمَوْلَى

وَحِيدِ الزَّمَانِ الْحَمِيدِ رَأَبَادِي

بِمَنْ اِهْتَمَّ الْعَاصِرُ مُحَمَّدُ ابْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْمَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ

الْمَرْحُومِ الْبَنَارِيِّ

طَبَعَ سَعِيدُ الْمَطْبَعِ الْوَاقِعُ فِي بَلَدِ الْبَنَارِ

سَنَةِ ١٣٢٩ هـ

تحقيق و استاذ

859



تحقیقی و استواری









محمد بن ابی بکرؓ گستاخ، عبدالرحمن بن عدیسؓ اور عمرو بن الحمقؓ دونوں بد معاش تھے (العیاذ باللہ)

۳۸۲

معلوم ہو کہ اکثر غشی سب قاتلوں کا لیڈر اور موقر کا گواہ تھا۔  
سودان بن حمران نے خود قتل عثمانؓ کا اقرار کیا۔ قد قتلنا ابن عفان۔ (طبری ص ۲۷۹)  
مناسب ہے کہ شہادت کا مادہ اور لوگوں کے امداد نہ کرنے کی وجہ پیش کی جائیں۔

## حضرت عثمانؓ ذوالنورین کی شہادت

تاریخ اسلام ندوی ص ۲۳۳۔ ص ۲۳۴ پر ہے:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق حضرت عثمانؓ کو اپنی شہادت کا پورا یقین تھا اور آپ صبر و استقامت کے ساتھ ہر وقت اس کے منتظر تھے۔ اس لیے باغیوں کی سرگرمی دیکھ کر آپ نے شہادت کی تیاری شروع کر دی۔ جمعہ کے دن سے روزہ رکھا۔ ایک پیالہ پانی پی لیا۔ جسے آپ نے پیے بھی نہ پینا تھا۔ زیب تن کیا۔ غلام آزاد کیے اور کلام اللہ کھول کر اس کی تلاوت میں مصروف ہو گئے۔ اس وقت تک قمر خلافت کے پناہ پر حضرت امام حسنؓ حسینؓ عبد اللہ بن زبیرؓ محمد بن عمرؓ محمد بن سہم رضی اللہ عنہم اور بہت سے صاحبزادے باغیوں کو روکے ہوئے تھے کچھ معمولی سا شہ دوخون بھی ہو واجب النعمان داخل ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو انھوں نے یہ خیال کیا کہ اگر مکاری اور کچھ وقت قمر خلافت کے متسلل دوسرے مکانوں کے ذریعے سے اوپر چڑھ کر اندر داخل ہو گئے جہاں حضرت آپؐ کی بیوی عائشہؓ تھیں اور آپ تلاوت قرآن کر رہے تھے۔“

پہلی گستاخی تو محمد بن ابی بکرؓ نے کی۔ مگر وہ باب کا حوالہ سن کر شرابیا اور پیچھے ہٹا۔ پھر چوتھوں کا ایک گروہ اندر آیا جن کا سرغنہ عبدالرحمن بن عدیسؓ، کنانہ بن بشیرؓ، عمرو بن حمقؓ، عیسیٰ بن خبابؓ، سودان بن حمرانؓ، غافق بن حربؓ تھے، غافق بڑھ کر حمد آور ہوا اور قرآن پاک کو پاؤں سے ٹھکرا کر پھینک دیا۔ کنانہ بن بشیرؓ نے آتے ہی حضرت عثمانؓ غنیؓ پر تلوار چڑائی۔ ان کی بیوی عائشہؓ نے فوراً آگے بڑھ کر تلوار کو ہاتھ سے روکا۔ ان کی انگلیاں کٹ کر الگ جا پڑیں۔ دوسرے وار سے حضرت عثمانؓ کی زبان سے بسم اللہ تو کھلتی تھی لیکن اور خون کا فوارہ کلام اللہ پر جاری ہو گیا۔ اس کے بعد ہی عمرو بن الحمقؓ نے سینہ پر چڑھ کر برہم سے ۹ وار لکھے۔ سودان بن





# كشف الظنون عن سائر الكد والفتون

للعلامة

المولف مصطفى بن عبد الله القسطنطيني الرومي الحنفي  
الشهير بالملاك كاتب الحاشي والمفروق جاحي خديفة  
١٠١٧ هـ - ١٠١٧ هـ

المجلد الثاني

الفيصل





## ابن تیمیہ حنبلی نے صحابی رسولؐ عبد اللہ بن عباسؓ کی تکفیر کی ہے (العیاذ باللہ)

سيرة القنوي

Keef - el - sunun

صد کلام

الصراط المستقیم والرد علی اهل الجعیم - لابن تیمیہ  
احمد الحنبلی فی اشیاء لا ینبغی ان يذكر کتفیر عبد الله بن عباس  
علی ما نقله الحنفی فی کتابہ الرد علیہ .

### علم الصرف

(هو علم يعرف منه انواع المفردات الموضوعه بالوضع الوحي  
ومدلولاتها والهيئات الاصليه العامة للمفردات والهيئات التثنيه  
وكيفية تغيراتها عن هيئاتها الاصليه علی الوجه الكلي بالمقاييس  
الكلمية . كذا فی الموضوعات .)

### - الكتب المصنفة فيه -

- ا - اساس الصرف
- ب - الباسط شرح التصريف .
- البيان في معرفة الاوزان
- ت - تصريف مازي
- تصريف ملوك
- تصريف افعال
- ج - جامع الصرف
- ش - الشافية
- ع - النزي
- عقود الزواهر
- عقود الجواهر
- ق - القصارى
- ل - لامية الاتصال
- م - المقصود
- مراج - الارواح -
- المضبوط
- المطلوب
- منازل الابنية
- ن - نزعة الطرف
- الجراح
- ه - الهارونية

صرف الهم - لابن الفرج قدامة بن جعفر الكاتب .

سيرة القنوي - قنفذ صادق محمد بن علي الساقري

انها سنة ١٠٥٩ تـع وخمين والف جمعها من كتب الفقه  
ذكر فيها المسائل الفقهية بتفصيلها .

صد كلام - من كلام الامام علي بن ابي طالب كرم الله وجهه  
وتشرحها جماعة بالنظم والنثر . والحق بها بعض العلماء كلام ابن  
بكر وعمر وعثمان رضي الله تعالى عنهم وتشرحها مما كالمولى  
مصطفى بن محمد المعروف بخواجي زاده المتوفى سنة ٩٩٨ وذلك بالتركي  
وترجمت - بالفارسية - للمولى الجاسمي [١] .

صدور القشا عن ورد المشا - دعاء الشيخ ابي العباس  
احمد بن يوسف الحرقى الشافعى المذنبى طريقة والزيرى [2]  
نساء المتوفى سنة ٨٦٢ .

صراح الكفة - لابن الفضل محمد بن عمر بن خالد القرشى  
المشهر بجمالى توفى سنة ... وهو ترجمة الصحاح بالفارسية وفرغ  
منها سنة ٦٨٩ .

الصراط المستقيم الى معاني بسم الله الرحمن الرحيم -  
للشيخ علاء الدين علي بن محمد بن عراق تزيل الحرم الشريف  
(المتوفى سنة ٩٦٣ ثلاث وستين وثمانمائة) نقله محمد بن بلال  
الأيدي [3] المتوفى سنة ... الى التركية لرسم بإشاه .

الصراط المستقيم في تبيان القرآن الكريم - للشيخ  
نور الدين احمد بن محمد بن خضر العمري الشافعى الكازرونى  
تزيل مكة المكرمة وهو قصير مختصر بمزج كالجلايلين . اوله التوبة  
وقصر الفاتحة اجمالاً ثم الدباجة ذكر فيها انه قصير وجيز وسيلط  
في التبيان بيسط في الفوائد متضمن لثراء عشرين الفا في (من) فرائد  
القوائد اعتمد فيه على حديث حسن او صحيح قال وسماه بعض  
الابرار بطالع الانوار .

الصراط المستقيم - المكشى بنحاة الطالبين فارسي  
ليد الوهاب الصابوني وامير حسين بن حسن عالم الحسينى  
المتوفى سنة ٧١٨ ، ذكره الواعظ في تحفة الصلوات .  
الصراط المستقيم في علم الروحانية وصناعة التمجيم -  
للشيخ عبد الرحيم الجويرى [4] .

[١] روى من احمد بن ابي طاهر صاحب مروى بن بحر الجاحظ انه  
كان لما حظ يقول لثلاثة طوبى ان لاميير المؤمنين علي بن ابي طالب رضى  
الله عنه من محاسن كلام العرب كل كلمة منها خير من ألف كلمة قال  
فكنت اسأله دهرأ ان يحبسها ويملأها علي وكان يمدني بها ويتعاقل منا  
فلا كان في آخر مره يخرج ذات يوم من مصنفاته وجمع منها تلك  
الكلمات ودفعها الي وقال احفظ بما يملك فوافقه ما منستك منها تلك  
المدقالاتنا ونور بون الحياة كتبها امين قال فدعوت له واخذت (منه) .  
الاعباس F: [3] . تصنيف C 4-101-10 الزيرى [2] F: [2]  
Du kirep F. yektur. [4] . تصنيف C 4-102-3

- ١٠٧٨ -

- ١٠٧٧ -

تحقيق رانا جابر عباس

864





# انسان العيون

في  
سيرة الأمين المأمون  
الشهير بالسيرة الحلبية

تأليف

علي بن برهان الدين الحلبي

( ٩٧٥ - ١٠٤٤ هـ )

الجزء الثالث

شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر  
محمود نصار الحلبي وشركاه - خلفاء







## حضرت طلحہ اور زبیرؓ نے مقام حواب پر جمہولی گواہی دی

- ۳۵۵ -

لما قتل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ كانت عائشة بمكة ، لأنها خرجت إلى مكة وهو محاصر وكلمها مروان بن الحكم في عدم الخروج ، وقال لها : لا تخرجي يا أماء ، فجاء إليها طلحة والزبير رضی اللہ عنہما بعد أن بايعا عليا على كره ، وامتنأذنا عليا كرم الله وجهه في العمرة فأذن لها فقدمتا مكة ، وخرجت بنو أمية من المدينة ولحقن بمكة قبل المبايعه لعلي ، فخرج مروان وغيره من أهل المدينة ، وجاء إلى عائشة رضی اللہ عنہا يعلي بن أمية رضی اللہ عنہ وكان عاملا لعثمان باليمن . فلما بلغه حصار عثمان قدم لنصرته فسقط من على بعيره في أثناء الطريق فكسر فخذه ، وبلغه قتل عثمان ، فلا زالوا بعائشة حتى وافقت على الخروج إلى العراق في طلب دم عثمان رضی اللہ عنہ ، ودفع لها ذلك الجمل يعلي بن أمية اشتراه بمائتي دينار ، وأعان الزبير بأربعمائة ألف دينار ، وصار يقول : من خرج في طلب دم عثمان فعلي جهازه ، فحمل سبعين رجلا من قريش ، وطلبت عائشة رضی اللہ عنہا عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما أن يكون معها . فقال : معاذ الله أن أدخل في الفتنة ، ويقال إن طلحة والزبير دعوا عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہ إلى الخروج معهم ، فقال لهم : أما تخافون الله أيها القوم ، وتدعوا هذا الأباطيل عنكم ؟ وكيف أضرب في وجه علي بن أبي طالب كرم الله وجهه بالسيف وقد عرفت فضله وسابقته ومكانته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وإنكما بايعتماه وسألناه القيام بهذا الأمر ثم نكنتما بعد أن جعل الله عليكما شهيدا ، وإنه مبادل ولا غير . والقائل لعثمان رضی اللہ عنہ تعالى عنه أخو زعيمكم ورئيسكم يعني عائشة وأخوها محمد بن أبي بكر رضی اللہ عنہم ، فإنه أخذ باحبيته فضر بها حتى ثقلت أضراسه وضربه بالمشقص ، فلما كانت عائشة رضی اللہ عنہا في أثناء الطريق سمعت كلابا تنبح ، فسألت عن ذلك الخمل ، فقيل لها : هذا الحوآب ، فأرادت الرجوع لما تذكرت ما قال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم . أي فلما صرخت وأناخت بعيرها ، وقالت : والله أنا صاحبة الحوآب ، ردوني ردوني ردوني . فعند ذلك يقال إن طلحة والزبير أحضرا خمسين رجلا شهدوا أن هذا ليس بماء الحوآب ، وأن الخببر لها كذاب

قال الشعبي : وهي أول شهادة زورت في الإسلام ، وقال لها الزبير رضی اللہ عنہ ولعل الله أن يصلح بك بين الناس ، فلما بلغ عليا كرم الله وجهه توجه عائشة ومن ذكرها إلى العراق توجه إلى العراق بعد أن كان أراد الذهاب إلى الشام وقام في الناس ، وقال : لا إن طلحة والزبير وأم المؤمنين قد تماثلوا على سحق إمارتي ، وإني خارج إليهم ، ثم





لَتَرْكُنْ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةً لِّأُولِي الْأَلْبَابِ

# تاریخ الخلفاء

تالیف

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

کاترجمہ سہمی

## بیان الامرا

مترجمہ

مولانا حکیم شبیر احمد صاحب انصاری

نئی پبلشنگ کمپنی ۴۰ - اردو بازار \* لاہور





ترجمہ تاریخ اہل قلعاء

۱۹۷

بیان الامراء

۲۵ھ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سعد کو کوفہ سے علیحدہ کر کے ان کی جگہ ایک صحابی ولید ابن عقبہ بن ابی معیط کو جو آپ کے ماں کی طرف سے بھائی ہوتے تھے بھیجا۔ یہ آپ پر پہلا الزام لوگوں نے قائم کیا کہ آپ اپنے رشتہ داروں کی پرورش کرتے ہیں کتے ہیں کہ یہ ولید شراپی آدمی تھے ایک روز صبح کی نماز نشہ میں پڑھائی تو چار رکعت پڑھ کر سلام پھیرا اور مقتدیوں سے کہنے لگے کہ کہو تو اور زیادہ پڑھا دوں۔

۲۶ھ میں حضرت عثمان بن عفان نے کچھ مکانات خرید کر مسجد حرام کو وسیع بنایا اور اسی سال سا بفتح ہوا۔

۲۷ھ میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاز پر لشکر بجا کر قبرص پر حملہ کیا اس لشکر میں عبادہ بن صامت مع اپنی بیوی ام حرام بنت ملحان انصاریہ کے شامل تھے آپ کی بیوی گھوڑے سے گر کر انتقال کر گئیں جن کو وہیں دفن کر دیا اس لشکر کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی کی تھی اور فرمایا تھا کہ اس میں عبادہ کی بیوی بھی ہوگی اور قبرص میں ہی ان کی قبر بنے گی۔ اسی سال ارجان اور دابجہ فتح ہوا اور اسی سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عاص کو مصر سے علیحدہ کیا کر کے ان کے بجائے عبداللہ ابن سعد بن ابی سرح کو مقرر فرمایا اور انہوں نے وہاں پہنچ کر افریقہ پر حملہ کیا اور اس کو فتح کر کے تمام پہاڑی وغیرہاڑی ملک کو اپنے قبضہ میں کیا یہاں مسلمانوں کو مال غنیمت اتنا ہاتھ لگا کہ ہر سپاہی کو ایک ہزار دینار اور بقول بعض تین ہزار دینار ہاتھ لگے اس کے بعد اسی سال اندلس فتح ہوا۔

لطیفہ۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمیشہ انتہا کرتے رہے کہ قبرص پر سمندر کے راستے سے فوج کشی کی جائے۔ زیادہ اصرار پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن عاص سے دریافت کیا کہ تم سمندر اور اس کی سواری کی مفصل کیفیت لکھواندوں نے لکھا کہ میں نے اس سواری کو دیکھا وہ ایک بڑی مخلوق ہے اور اس پر چبھوٹی مخلوق سوار ہوتی ہے اگر وہ سواری کھڑی ہو تو دل پھٹنے لگتے ہیں اور اگر چلتی ہے تو عقلیں بچپن ہو جاتی ہیں اس میں عمدگی اور خوبیاں کم ہیں اور برائیاں

ولید بن عقبہ صحابی نے شرب پی کر صبح کی نماز چار رکعت پڑھا دی

تحقیقی و مستند

868





**مَحَانِيْبُ**  
**الْاِسْتِمْاءِ وَاللِّغَةِ**

للالمام العلامة الفقيه الحافظ  
أبي ذكربا محي الدين بن شرف النووى  
(الوفى سنة ٦٧٦ هجرية)

الجزء الثانى من القسم الاول  
قوبل على غير نسخة  
عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أصوله شركة العلماء بمساعدة

ارادة الطباعة الميرية

يطلب من  
دار الكتب الجملة  
تخفيضات





## ولید بن عقبہ صحابی نے شراب پی کر صبح کی نماز چار رکعت پڑھا دی

ترجمة الوليد بن عقبه الصحابي

۱۴۶

ابن عقبہ بن ابی معیط واسم ابی معیط ابان بن ابی عمرو واسم ابی عمرو ذکوان ابن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصي القرشي الاموي وأمه اروي بنت كريب بن ربيعة بن حبيب بن عبد شمس بن عبد مناف وأما البيضاء أم حكيم بنت عبد المطلب عمه رسول الله ﷺ فالوليد أخو عثمان بن عفان لأنه أسلم يوم فتح مكة هو وأخوه خالد بن عقبه قال ابن عبد البر أظنه لما أسلم كان قد ناهى الحلم وقال ابن مآ كولا كان طفلا وقال غيره كان كبيرا وبعث رسول الله ﷺ على صدقات بني المصطلق قال ابن عبد البر ولا خلاف بين أهل العلم بتأويل القرآن فيما علمت أن قوله عز وجل (إن جاءكم فاسق بنبأ فتبينوا أن تصيبوا قوما بجهالة) نزلت في الوليد بن عقبه وذلك أن رسول الله ﷺ بعث مصدقا إلى بني المصطلق فصاد وأخبر عنهم أنهم ارتدوا ومنعوا الصدقة لأنهم خرجوا إليه بقلوبهم وهم متفقدون السيوف فرحوا ومرورا بقدومه فخافهم فرجع وأخبر النبي ﷺ بردهم فبعث إليهم رسول الله ﷺ خالد بن الوليد فأخبروه الخبر وأنهم مسلمون فنزلت الآية قال ومما يرد قول من قال كان صغيرا أن الزبير بن بكار وغيره من علماء السير ذكروا أن الوليد وعمارة ابني عقبه خرجا من مكة ليردا اختها أم كلثوم بنت عقبه عن الهجرة وكانت هجرته في الهدنة يوم الحديبية قبل الفتح فمن يكون صغيرا يوم الفتح لا يقوى لرد أخيه قبل ذلك ثم ولا عثمان الكوفة وكان من رجال قرش ظرفا وحلما وشجاعة وكرما وأدبا وكان شاعرا وهو الذي صلى صلاة الصبح بأهل الكوفة أربع ركعات فقال أزيدكم وكان سكران قال ابن عبد البر وخبر صلواته بهم سكران قوله أزيدكم بعد أن صلى بهم الصبح أربع ركعات مشهور من رواية الثقات من أهل الحديث ولما شهدوا عليه بالشرب أمر عثمان فجاءه من الكوفة واستعمل عليها بعده سعيد بن العاصي ولما قتل عثمان اعتزل الوليد الفتنة وأقام بالبرقة إلى أن توفي بها وله بها عقب روى عنه ثابت ابن الحجاج والشعبي وغيرهما •





# الفتاوى الكبرى

لابن تيمية  
أبو العباس شفي الدين أحمد بن عبد الحليم

قدم له وعرف به  
يحيى بن محمد بن عيسى  
اللقى السابق

الجزء الثاني

دار المعرفة  
للطباعة والنشر  
بيروت - لبنان







## وليد بن عتبة صلی علیہ وسلم نے شرب پی کر صبح کی نماز چار رکعت پڑھا دی

فاسقا هذا مذهب جماهير العلماء بل الجماعة واجبة على الأعيان في ظاهر مذهب أحمد .

ومن ترك الجمعة واجتماع خلف الإمام الفاجر فهو مبتدع عند الإمام أحمد وغيره من أئمة السنة كما ذكره في رسالة عبدوس .

والصحيح أنه لا يعيد ، فإن الصحابة كانوا يصلون الجمعة والجماعة خلف الأئمة الفجاء ، كما كان ابن عمر يصلي خلف الحجاج وابن مسعود وغيره يصلون خلف الوليد بن عتبة حتى أنه صلى بهم مرة الصبح أربعاً ثم قال أزيدكم فقال ابن مسعود ما زلتنا معك من منذ اليوم في زياده ولهذا رفعوه إلى عثمان .

وفي صحيح البخاري أن عثمان رضي الله عنه لما حصر صلى بالناس شخص فسال سائل عثمان فقال إنك إمام عامة وهذا يصلي بالناس إمام فتنة فقال يا ابن أخي إن الصلاة من أحسن ما يعمل الناس فإذا أحسنوا فأحسن معهم فإذا أسأوا فاجتنب أساءتهم ، ومثل هذا كثير والفاسق والمبتدع صلاته في نفسه صحيحة أو سقيمة (١١)

مسألة ١٢ في رجل نفقه في مذهب من المذاهب الأربعة وتبصر فيه واشتغل بعده بالحديث ، فرأى أحاديث صحيحة لا يعلمها ناسخا ولا مخصصا ولا معارضا وذلك المذهب يخالف لها هل يجوز له العمل بذلك المذهب ، أو يجب عليه الرجوع إلى العمل بالأحاديث ومخالفة مذهبه .

(الجواب) اخذ الله قد ثبت بالكتاب والسنة والاجماع أن الله سبحانه ونعماني فرض على الخلق طاعته وسماعه رسوله ، ولم يوجب على هذه الأمة طاعة أحد بعينه في كل ما يأمر به وينهى عنه ، إلا رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى كان صديق الأمة وأفضلها بعد نبيها يقول أطيعوني ما أطعت الله فإذا عصيت الله فلا طاعة لي عليكم . واتفقوا كلهم على أنه ليس أحد معصوما في كل ما يأمر به

(١) هذا آخر ما وجدته بخط بعض أفاضل نجد منسوباً للشيخ الإسلام كما نهت عليه أول المسألة كتبه مصححه





# خلافہ و ملوکیت

ابوالاعلیٰ مودودی

اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ

۱۳-۱۱ شاہ عالم مارکٹ - لاہور

۱۶- بیٹے المکرم ریہی منزل، ڈی ہاکم

شاخ :-







حضرت عمرؓ کے آخر زمانے میں وہ الجربہ کے عرب علاقے پر جہاں بنی تغلب رہتے تھے، عامل مقرر کیے گئے۔ ۲۵ھ میں اس چھوٹے سے منصب سے اٹھا کر حضرت عثمانؓ نے ان کو حضرت سعد بن ابی وقاص کی جگہ کوفہ جیسے بڑے اور اہم صوبہ کا گورنر بنا دیا۔ وہاں یہ لازماً ہو کہ یہ شراب نوشی کے عادی ہیں، حتیٰ کہ ایک روز انہوں نے صبح کی نماز چار رکعت پڑھا دی اور پھر بیٹ کر لوگوں سے پوچھا: اور پڑھاؤں؟ اس واقعہ کی شکایات مدینہ تک پہنچیں اور لوگوں میں اس کا عام چرچا ہونے لگا۔ آخر کار حضرت مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن اُنس نے حضرت عثمانؓ کے بھانجے عبید اللہ بن عدی بن خیار سے کہا کہ تم جا کر اپنے ماموں صاحب سے بات کرو اور انہیں بتاؤ کہ ان کے بھائی ولید بن عقبہ کے معاملہ میں لوگ ان کے دائرہ عمل پر بہت اعتراض کر رہے ہیں۔ انہوں نے جب اس معاملہ کی طرف توجہ دلائی اور پوچھا کیا کہ ولید پر حد جاری کرنا آپ کے لیے ضروری ہے تو حضرت عثمانؓ نے وہ فرمایا کہ تم اس معاملہ میں انشاء اللہ حق کے مطابق فیصلہ کریں گے۔ چنانچہ صحابہؓ کے مجمع عام میں ولید پر مقدمہ قائم کیا گیا۔ حضرت عثمانؓ کے اپنے آزاد کو وہ غلام حُمران نے گواہی دی کہ ولید نے شراب پی تھی۔ ایک دوسرے گواہ صعب بن جشمہ (یا جشمہ بن صعب) نے شہادت دی کہ ولید نے ان کے سامنے شراب کی قے کی تھی۔ دان کے علاوہ چار اور گواہ ابو زبیر، ابو موسیٰ، جندب بن زہیر، الازدی اور سعد بن مالک الاشجعی بھی ابن حجر کے بیان کے مطابق پیش ہوئے تھے۔ اور انہوں نے بھی حرم کی تصدیق کی تھی۔ تب حضرت عثمانؓ

دقیقہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ابن عبد البر کہتے ہیں کہ ولا خلاف بین اهل العلم بتاویل القرآن فیہ علت ان قوله عز وجل ان جاد کفر فاسق بنی منزلت فی الولید بن عقبہ (الاستیعاب ج ۲، ص ۶۰۳)۔ ابن تیمیہ نے بھی تسلیم کیا ہے کہ یہ آیت ولید ہی کے معاملہ میں نازل ہوئی تھی (مناہ السنۃ النبویہ، ج ۳، ص ۱۷۶۔ مطبعہ امیر یہ مصر، ۱۳۳۲ھ)۔

۹ تہذیب التہذیب، ج ۱۱، ص ۱۴۴۔ عمدۃ القاری، ج ۱۶، ص ۲۰۳۔ ادابۃ الطبائع المشریہ، مصر۔  
۱۰ انباہد انتہایہ، ج ۷، ص ۱۵۵۔ الاستیعاب، ج ۲، ص ۶۰۴۔ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ ولید کا

ولید بن عقبہ صحابی نے شراب پی کر صبح کی نماز چار رکعت پڑھا دی





# مجموع فتاوى شيخ الاسلام احمد بن تيمية

قدس الله روحه

جمع وترتيب الفقير إلى الله

عبد الرحمن بن محمد بن قاسم العاصمي النجدي المنبأ

وساعده ابنه محمد وفقهما الله

الجزء الثالث





### ولید بن عقبہؓ صحابی نے شراب پی کر صبح کی نماز چار رکعت پڑھا دی

ولما قدم أبو عمرو عثمان بن مرزوق الى ديار مصر وكان ملوكها في ذلك الزمان مظهرين للتشيع ، وكانوا باطنية ملاحدة ، وكان بسبب ذلك قد كثرت البدع وظهرت بالديار المصرية - أمر أصحابه أن لا يصلوا الا خلف من يعرفونه لأجل ذلك ثم بعد موته فتحها ملوك السنة مثل صلاح الدين وظهرت فيها كلمة السنة المخالفة للرافضة ، ثم صار العلم والسنة يكثر بها ويظهر .

فالصلاة خلف المستور جائزة باتفاق علماء المسلمين ، ومن قال ان الصلاة محرمة أو باطلة خلف من لا يعرف حاله فقد خالف اجماع أهل السنة والجماعة . وقد كان الصحابة رضوان الله عليهم يصلون خلف من يعرفون بخبره ، كما صلى عبد الله بن مسعود وغيره من الصحابة خلف الوليد بن عقبہ بن أبی معیط وكان قد يشرب الخمر وصلى مرة الصبح أربعاً وجلده عثمان بن عفان على ذلك

وكان عبد الله بن عمر وغيره من الصحابة يصلون خلف الحجاج بن يوسف . وكان الصحابة والتابعون يصلون خلف ابن أبي عبيد وكان متها بالاحاد وداعيا إلى الضلال





شرح

# العقيدة الطحاوية

للعلامة ابن أبي العز الحنفی

طبعة جديدة، مخرجة الأحاديث

خروج أحاديثها  
محمد ناصر الدين الألباني

تحققها وراجعها  
جماعة من العلماء

قلوب كُتُب خاتمة  
مقابل آراء باع كراچی

تحقيق دستاویز

877





رسول اللہ ﷺ : « الصلاة واجبة عليكم مع كل مسلم، برّاً كان أو فاجراً، وإن عمل بالكبائر، والجهاد واجب عليكم مع كل أمير، برّاً كان أو فاجراً، وإن عمل الكبائر » (۴۸۰). وفي « صحيح البخاري » : أن عبد الله بن عمر رضي الله عنه كان يصلي خلف الحجاج [بن يوسف] الثقفی، وكذا أنس بن مالك، وكان الحجاج فاسقاً ظالماً. وفي « صحيحه » أيضاً، أن النبي ﷺ قال : « يُصلون لكم، فإن أصابوا فلكم ولهم، وأن أخطأوا فلكم وعليهم » (۴۸۱). وعن عبد الله بن عمر رضي الله عنه، أن رسول الله ﷺ قال : « صلوا خلف من قال لا إله إلا الله، وصلوا على من مات من أهل لا إله إلا الله » (۴۸۲). أخرجه الدارقطني من طرق، وضعفها. اعلم، رحمك الله وإيانا : أنه يجوز للرجل أن يصلي خلف من لم يعلم منه بدعة ولا فسقاً، باتفاق الأئمة، وليس من شرط الائتام أن يعلم المأموم اعتقاد إمامه، ولا أن يمتحنه، فيقول : ماذا تعتقد؟! بل يصلي خلف المستور الحال، ولو صلى خلف مبتدع بدعوا إلى بدعته، أو فاسق ظاهر الفسق، وهو الإمام الراتب الذي لا يمكنه الصلاة إلا خلفه، كإمام الجمعة والعیدین، والإمام في صلاة الحج بعرفة، ونحو ذلك - : فإن المأموم يصلي خلفه، عند عامة السلف والخلف. ومن ترك الجمعة والجماعة خلف الإمام الفاجر، فهو مبتدع عند أكثر العلماء. والصحيح أنه يصليها ولا يعيدها، فإن الصحابة رضي الله عنهم كانوا يصلون الجمعة والجماعة خلف الأئمة الفجّار ولا يعيدون، كما كان عبد الله بن عمر يصلي خلف الحجاج بن يوسف، وكذلك أنس رضي الله عنه، كما تقدم، وكذلك عبد الله بن مسعود رضي الله عنه وغيره يصلون خلف الوليد بن عقبه بن أبي معيط، وكان يشرب الخمر، حتى إنه صلى بهم الصبح مرة أربعاً، ثم قال : أزيدكم؟! فقال له ابن مسعود : ما زلنا معك منذ اليوم في زيادة!! وفي « الصحيح » : أن عثمان بن عفان رضي الله

(۴۸۰) ضعيف أيضاً للعملة المذكورة، وهو يخرج في « الارواء » (۵۲۷).

(۴۸۱) صحيح، رواه أحمد أيضاً، وهو في « مختصر البخاري » برقم (۳۸۳).

(۴۸۲) ضعيف.









مدارج البنوت

۷۳۳

اگر سعد بن ابی وقاص را که در زمان عمرو بن الخطاب والی کوفه بود پس شوار آمد  
نمنی بر صحابه و چون آمد و لید بکوفه گفت سعد بنید انم که تو کیستی و عامل شدی بعد از  
امیق و نادان شدیم بعد از تو و گفت بے صبری مکن ای ابواسحق خود را خطا بسپار  
باید ابواسحق گفت سعد بن ابی وقاص ست ملک دولت باد او میکند بایک و  
نام میکند وی با دیگر وی و گفت از شرمی بنیم شمار که نزدیک ست که بگردانید خلافت را ملک  
را بن مسعود نیز آورده اند که چون قدم آورد و لید بکوفه گفت بنید انم که تو صلح  
بندی بعد از ما یا مردم فاسد شدند و در استیجاب و اصابه آورده اند که بود و لید بن عقبه  
نام فصیح جو که کریم حکیم شجاع و بود از مردان قریش سران ایشان ولیکن اخبار بنسوی  
مال و قبیح فعال او بسیار آمده و شهرت کشیده و شرب خمر از وی به ثبوت رسیده و در صحیح  
در شرب پس حد شرب بزرگوار عثمان رضی الله عنه و عزل کرد و در صحیح البخاری گفته که  
عثمان علی مرتضی را فرمود که حد بزنند او را و در استیجاب از ابن شوزب آورده که گفت بلندار  
بید بابل کوفه صلوة صبح را چهار رکعت است بکرات بجانب قوم و گفت زیاده کم بشما پس  
ثبت عبد الله بن مسعود رضی الله عنه همیشه به تیمم با تو در زیادت از امر و زور در اصابه  
فته که میگفت که بعضی از اهل کوفه گواهی دادند بر و لید بغیر حق و ابن عبد البر می گوید که  
اخباریکه آورده درین باب منکر است الله اعلم و دیگر حارث بن عوف مزنی فرستاد بنی مره  
از نسان عهده جاهلیت بود و چون به ثبوت شد آن حضرت صلی الله علیه و سلم باقیانده بود  
بروی چیز سے از دماء قوم و مردم و در کرد آنرا اسلام و آورده اند که آن حضرت صلی الله علیه  
و سلم خطبه کرد و دختر او را پس گفت وی را منی نیست من به تزویج او برای تو زیرا که بوی جگر  
است و در واقع بنود پس رجوع کرد از پیش آن حضرت و بجانده آمد و دید دخترش را که برهن  
دارد پس تزویج کرد او را باین عم او زید بن حمزه غزنی و زانید آن دختر سے پسری را که  
مشهور شد باین ابر صا و در قد بنی مره سیره مرده اند و در مسند ابن حارث  
بن عوف بود و این در وقت انصاف آن حضرت بود و صلی الله علیه و سلم از بتوک

ولید بن عقبه صحابی نے شرب پی کر صبح کی نماز چار رکعت پڑھادی

تحقیقی دستاویز

880









ولید بن عقبہؓ محلی نے شراب پی کر صبح کی نماز چار رکعت پڑھا دی

۹۲

شرح فقہ الکبیر

والصبر انہ یصلیہا ولا یبیدھا وکان ابن مسعود وخیرہ یصلون خلف الولید بن عقبہ  
ابن ابی معیط وکان یشرّب الخمر حتی اقله صلی یم القیم منة اربعاً ثم قال ازید کہ فقال  
ابن مسعود قال لتأمعك من الیوم فی زیادة ففی المتقی سئل ابو حنیفة ر عن من عیب  
اهل السنة والجماعة فقال ان نفضل الشیعین ای ابابکر وعمر بن الخطاب والختین ای عثمان  
وعلی بن ابی طالب وان نری المسلمین علی الخفین فیصلی خلف کل یزوفاء یزوفاء قال الاعظم ر فی کتابہ  
الوصیة ثم نقربا افضل هذه الامة یعنی وہم خیر الامم بعد نبینا نحن ربنا الله علیہ وسلم  
ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی بن ابی طالب ثم الشقیقون والشقیقون اولئک المقربون فی جنت  
النعمین وکل من کان اسبق ای فی الخلافۃ من هؤلاء فهو افضل یحبہم کل مؤمن یحبہ و  
یبغضہم کل منافق شقیق ثم قال الامام الاعظم فیہ نقربا افضل الخفین جابر البقیع یوما  
ولیلۃ وللساقر ثلاثۃ ايام وللبہاء الحدیث قد ورد ہکذا کما قلنا ومن لک ہذا  
فانہ یجشی علیہ الکفر لا یریب بالخبیر المتوا ترای اللفظ ولا یجہو المتوا ترای المتوا ترای  
والقصر ولا فطار رخصۃ فی حالتہ الشفیعۃ لکتاب فقی القصر بقولہ تھا واذ اصبر ثم  
فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ فی الارض بقولہ تھا فممن  
کان منکم من یبصر او علی سفر فعدل فممن اتوا منہی والترخصۃ فی الاصل الاولی  
واجبۃ العمل لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام صدقہ تصدیق اللہ ہا علیکم فاقبلوا  
صدقہ وھذا لو صلی المسافر اربعاً لیکون مسیئاً واما الترخصۃ فی الایۃ الثانیۃ  
غیر ظاہر بحسب الدلالۃ بل الظاہریۃ ذہبوا الی وجوب ترک الصوم ہنا لک  
وقضائہ بعد ذلک واما الترخصۃ مستفادۃ من قولہ تھا وان تطننوا فاعزوا  
لکم ان کنتم تعلمون ومن الاخبار الاتی تثبت حیوا لا افطار فی الاسفار  
ولا نقول ای بحسب الاعتقاد ان المؤمن لا یضطررہ الذنوب ای ارتکاب  
المعصیۃ بعد حصول الایمان والمعرفۃ وانہ ای المؤمن المذنب لا ینحل التار  
کما یقول المرجیۃ والملاحدۃ ولا باحیۃ ولا لایۃ ای ولا نقول ان المؤمن المذنب  
یحلل فیہا وان کان فاسقاً ای بارکاب الکبائر جسیماً بعد ان یتخرج من  
الذنیۃ ومنا ای مقرون بحسن الخاتم تخلوا لما یقولہ المعنزلہ وذلك لان  
صاحب المعصیۃ تحت المشیۃ عند اهل السنۃ والجماعۃ لقولہ تھا ان اللہ





( الجزء الثالث من )

# كتاب

الاصابة في تمييز الصحابة

تأليف

شيخ الاسلام . علم الاعلام . امام الحقاظ في زمانه . قاضي القضاة . شهاب الدين  
أبي الفضل احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي الحكيماني الملقب بـ  
شمس المصري ( الشافعي ) المعروف بابن حجر المولود سنة ٧٧٣  
والتوفي سنة ٨٥٢ هـ بجزيرة رجب الله عليه

وهو مشهور بكتاب الاصابة في أسماء الصحابة تأليف الشيخ الفقيه الحافظ المحدث أبي عمر يوسف بن  
عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم الفري القرطبي المالكي المولود سنة ٣٦٣ المتوفي  
سنة ٤٦٣ هـ رحمه الله بالرحمة والرضوان وأسكنه جنة الفردوس الجنان

طبع هذان الكتابان ومد مقابلهما على عدة نسخ ووردت من المغرب الأقصى عليها  
خطوط بعض العلماء الأعيان مقابلة تلك النسخ على ما أحرزته  
الكتبة العامة الخديوية المصرية بخدمته للسنة النبوية

على نعمة سلطان المغرب الأقصى جلالة أمير المؤمنين وسمي حوزة الدين فرع  
الشجرة النبوية وخلاصة السلالة الماهرة العاوية سيدنا وولانا  
ابن السلالة ولاي الحسن ابن السلالة سيدي محمد خلد الله ملكه

بتوكيل الحاج محمد بن العباس بن شقرون خديم المقام العالي بالله الآن بغير طمعية  
وكيل دولة المغرب الأقصى سابقا بمصر على يد نبغها الحاج عبد السلام بن شقرون

( الطبعة الاولى سنة ١٢٢٨ - ٥ )

دار إحياء التراث العربي

تحقيق رستاق

883





(حرف الواو - القسم الاول) (٦٣٨) (الولد)

قالت هذه الآية وأخبره عبد بن حميد عن يونس بن محمد عن شاذان بن عبد الرحمن عن قتادة  
عن وهب بن طريف المسكن بن أبيان بن بكر بن شعوبه بن طريف بن أبي شعيب بن حماد بن كذا  
وأخبره الطبراني وموسى بن عمار عن المحدث بن أبي ضرار الدقاني وطول في السند لا يعرف  
بمعارض ذلك بأخبر حماد بن داود في السند بن طريف بن ثابت بن الحاج بن أبي موسى عبد  
الله الهذلي عن الوليد بن عتبة قال قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم كذا جعل أهل  
كنية ثوبه بيابهم فبيع على رؤسهم وأتى في اليد ما خاف فلم يمتني من أهل النابوق قال ابن  
عبد البر أبو موسى بن عمار قال يكون صبي يوم الفصح لا يمتني الله إلى ما له وسلم  
مصدق بعد الفصح قليل وقد ذكر الزبير وغيره من أهل العلم بالسيرة أن كل يوم بنت عقبة لما  
خرجت إلى أبي صلى الله عليه وآله وسلم مهاجرة في المدينة سنة سبع خرج أخوها الوليد  
وعامة أبرداه قال بن يكون صبي يوم الفصح كيف يكون من خرج لبرد أحسنه قبل الفصح  
هـ (قيل) وثابت أنه كان في الفصح رجلاً كان قد قدم في فداء ابن عم أبيه المحدث بن أبي وجرة  
ابن أبي عمرو بن أبيه وكان أسير يوم بدر فافترسها بأربعة آلاف حكا أصحاب المأوى ونشأ  
الوليد بعد ذلك في كنف عثمان إلى أن استخلف فولاه الكوفة بعد عزل سعد بن أبي وقاص  
واستعلم الناس ذلك وكان الوليد يضاعف ثأره أجداداً قال معتب الزبير وكان من رجال  
فرس وسراهم وقصة سلاله بالناس المبعج أربعمائة وسكران مشهور بن حرة وقصة عزله  
بعد أن ثبت أنه شرب الخمر مشهوراً به أيضاً بن حرة في الصحيحين وعزله عثمان بعد جده عن  
الكوفة وولاه سعيد بن العاص ويقال إن بعض أهل الكوفة نعت وأعلمه شهاباً وأعلمه  
بغير الحق حكا الطبري وأما ذكره ابن عبد البر والمفضل بن عثمان اعتبار الوليد العترة فلم يشهد مع  
علي ولا مع غيره ولكنه كان بحرض معاوية على قتال علي بن أبي بكره وبشره ومن ذلك ما كتب به  
إلى معاوية لا أرسل إليه على حريراً أمره بأن يدخل في المعركة بأحد البيعة على أهل الشام  
فبلغ ذلك الوليد فكتب إليه من أبيات

أنا كذا كتاب من علي بن معاوية هـ هي الفصل فاحترمه أو فحاربه

فان كتب تنوي أن تعجب كتابه هـ وقع عليه وقع كتبه

وكتب إليه أيضاً من أبيات

وانك والكتاب إلى علي هـ كذا بلغه وقد علم الأديم

وهو القائل في مقتل عثمان

الآن خير الناس بعد ثلاثة هـ قيل العبيد الذي جاء من مصر

ومالي لأبي وتبكي قرابتي هـ وقد عجت شافضول أبي عمرو

وأقام بالرفق إلى أن مات روى عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم الحديث القديم ذكره وروى

عن عثمان وغيره روى عنه حارثة بن ضرب والشعبي أبو موسى الهذلي وغيرهم قال خليفة

كانت ولاية الوليد الكوفة سنة خمس وعشرين وكان في سنة ثمان وعشرين نزار أذر بيجان

وهو أمير القوم وعزل سنة تسع وعشرين وقال أبو عمرو بن الحراني مات في خلافة معاوية

٩١٤٨ (الوليد) ١٤٠٢، ١٤٠٣، ١٤٠٤، ١٤٠٥، ١٤٠٦، ١٤٠٧، ١٤٠٨، ١٤٠٩، ١٤١٠، ١٤١١، ١٤١٢، ١٤١٣، ١٤١٤، ١٤١٥، ١٤١٦، ١٤١٧، ١٤١٨، ١٤١٩، ١٤٢٠، ١٤٢١، ١٤٢٢، ١٤٢٣، ١٤٢٤، ١٤٢٥، ١٤٢٦، ١٤٢٧، ١٤٢٨، ١٤٢٩، ١٤٣٠، ١٤٣١، ١٤٣٢، ١٤٣٣، ١٤٣٤، ١٤٣٥، ١٤٣٦، ١٤٣٧، ١٤٣٨، ١٤٣٩، ١٤٤٠، ١٤٤١، ١٤٤٢، ١٤٤٣، ١٤٤٤، ١٤٤٥، ١٤٤٦، ١٤٤٧، ١٤٤٨، ١٤٤٩، ١٤٥٠، ١٤٥١، ١٤٥٢، ١٤٥٣، ١٤٥٤، ١٤٥٥، ١٤٥٦، ١٤٥٧، ١٤٥٨، ١٤٥٩، ١٤٦٠، ١٤٦١، ١٤٦٢، ١٤٦٣، ١٤٦٤، ١٤٦٥، ١٤٦٦، ١٤٦٧، ١٤٦٨، ١٤٦٩، ١٤٧٠، ١٤٧١، ١٤٧٢، ١٤٧٣، ١٤٧٤، ١٤٧٥، ١٤٧٦، ١٤٧٧، ١٤٧٨، ١٤٧٩، ١٤٨٠، ١٤٨١، ١٤٨٢، ١٤٨٣، ١٤٨٤، ١٤٨٥، ١٤٨٦، ١٤٨٧، ١٤٨٨، ١٤٨٩، ١٤٩٠، ١٤٩١، ١٤٩٢، ١٤٩٣، ١٤٩٤، ١٤٩٥، ١٤٩٦، ١٤٩٧، ١٤٩٨، ١٤٩٩، ١٥٠٠، ١٥٠١، ١٥٠٢، ١٥٠٣، ١٥٠٤، ١٥٠٥، ١٥٠٦، ١٥٠٧، ١٥٠٨، ١٥٠٩، ١٥١٠، ١٥١١، ١٥١٢، ١٥١٣، ١٥١٤، ١٥١٥، ١٥١٦، ١٥١٧، ١٥١٨، ١٥١٩، ١٥٢٠، ١٥٢١، ١٥٢٢، ١٥٢٣، ١٥٢٤، ١٥٢٥، ١٥٢٦، ١٥٢٧، ١٥٢٨، ١٥٢٩، ١٥٣٠، ١٥٣١، ١٥٣٢، ١٥٣٣، ١٥٣٤، ١٥٣٥، ١٥٣٦، ١٥٣٧، ١٥٣٨، ١٥٣٩، ١٥٤٠، ١٥٤١، ١٥٤٢، ١٥٤٣، ١٥٤٤، ١٥٤٥، ١٥٤٦، ١٥٤٧، ١٥٤٨، ١٥٤٩، ١٥٥٠، ١٥٥١، ١٥٥٢، ١٥٥٣، ١٥٥٤، ١٥٥٥، ١٥٥٦، ١٥٥٧، ١٥٥٨، ١٥٥٩، ١٥٦٠، ١٥٦١، ١٥٦٢، ١٥٦٣، ١٥٦٤، ١٥٦٥، ١٥٦٦، ١٥٦٧، ١٥٦٨، ١٥٦٩، ١٥٧٠، ١٥٧١، ١٥٧٢، ١٥٧٣، ١٥٧٤، ١٥٧٥، ١٥٧٦، ١٥٧٧، ١٥٧٨، ١٥٧٩، ١٥٨٠، ١٥٨١، ١٥٨٢، ١٥٨٣، ١٥٨٤، ١٥٨٥، ١٥٨٦، ١٥٨٧، ١٥٨٨، ١٥٨٩، ١٥٩٠، ١٥٩١، ١٥٩٢، ١٥٩٣، ١٥٩٤، ١٥٩٥، ١٥٩٦، ١٥٩٧، ١٥٩٨، ١٥٩٩، ١٦٠٠، ١٦٠١، ١٦٠٢، ١٦٠٣، ١٦٠٤، ١٦٠٥، ١٦٠٦، ١٦٠٧، ١٦٠٨، ١٦٠٩، ١٦١٠، ١٦١١، ١٦١٢، ١٦١٣، ١٦١٤، ١٦١٥، ١٦١٦، ١٦١٧، ١٦١٨، ١٦١٩، ١٦٢٠، ١٦٢١، ١٦٢٢، ١٦٢٣، ١٦٢٤، ١٦٢٥، ١٦٢٦، ١٦٢٧، ١٦٢٨، ١٦٢٩، ١٦٣٠، ١٦٣١، ١٦٣٢، ١٦٣٣، ١٦٣٤، ١٦٣٥، ١٦٣٦، ١٦٣٧، ١٦٣٨، ١٦٣٩، ١٦٤٠، ١٦٤١، ١٦٤٢، ١٦٤٣، ١٦٤٤، ١٦٤٥، ١٦٤٦، ١٦٤٧، ١٦٤٨، ١٦٤٩، ١٦٥٠، ١٦٥١، ١٦٥٢، ١٦٥٣، ١٦٥٤، ١٦٥٥، ١٦٥٦، ١٦٥٧، ١٦٥٨، ١٦٥٩، ١٦٦٠، ١٦٦١، ١٦٦٢، ١٦٦٣، ١٦٦٤، ١٦٦٥، ١٦٦٦، ١٦٦٧، ١٦٦٨، ١٦٦٩، ١٦٧٠، ١٦٧١، ١٦٧٢، ١٦٧٣، ١٦٧٤، ١٦٧٥، ١٦٧٦، ١٦٧٧، ١٦٧٨، ١٦٧٩، ١٦٨٠، ١٦٨١، ١٦٨٢، ١٦٨٣، ١٦٨٤، ١٦٨٥، ١٦٨٦، ١٦٨٧، ١٦٨٨، ١٦٨٩، ١٦٩٠، ١٦٩١، ١٦٩٢، ١٦٩٣، ١٦٩٤، ١٦٩٥، ١٦٩٦، ١٦٩٧، ١٦٩٨، ١٦٩٩، ١٧٠٠، ١٧٠١، ١٧٠٢، ١٧٠٣، ١٧٠٤، ١٧٠٥، ١٧٠٦، ١٧٠٧، ١٧٠٨، ١٧٠٩، ١٧١٠، ١٧١١، ١٧١٢، ١٧١٣، ١٧١٤، ١٧١٥، ١٧١٦، ١٧١٧، ١٧١٨، ١٧١٩، ١٧٢٠، ١٧٢١، ١٧٢٢، ١٧٢٣، ١٧٢٤، ١٧٢٥، ١٧٢٦، ١٧٢٧، ١٧٢٨، ١٧٢٩، ١٧٣٠، ١٧٣١، ١٧٣٢، ١٧٣٣، ١٧٣٤، ١٧٣٥، ١٧٣٦، ١٧٣٧، ١٧٣٨، ١٧٣٩، ١٧٤٠، ١٧٤١، ١٧٤٢، ١٧٤٣، ١٧٤٤، ١٧٤٥، ١٧٤٦، ١٧٤٧، ١٧٤٨، ١٧٤٩، ١٧٥٠، ١٧٥١، ١٧٥٢، ١٧٥٣، ١٧٥٤، ١٧٥٥، ١٧٥٦، ١٧٥٧، ١٧٥٨، ١٧٥٩، ١٧٦٠، ١٧٦١، ١٧٦٢، ١٧٦٣، ١٧٦٤، ١٧٦٥، ١٧٦٦، ١٧٦٧، ١٧٦٨، ١٧٦٩، ١٧٧٠، ١٧٧١، ١٧٧٢، ١٧٧٣، ١٧٧٤، ١٧٧٥، ١٧٧٦، ١٧٧٧، ١٧٧٨، ١٧٧٩، ١٧٨٠، ١٧٨١، ١٧٨٢، ١٧٨٣، ١٧٨٤، ١٧٨٥، ١٧٨٦، ١٧٨٧، ١٧٨٨، ١٧٨٩، ١٧٩٠، ١٧٩١، ١٧٩٢، ١٧٩٣، ١٧٩٤، ١٧٩٥، ١٧٩٦، ١٧٩٧، ١٧٩٨، ١٧٩٩، ١٨٠٠، ١٨٠١، ١٨٠٢، ١٨٠٣، ١٨٠٤، ١٨٠٥، ١٨٠٦، ١٨٠٧، ١٨٠٨، ١٨٠٩، ١٨١٠، ١٨١١، ١٨١٢، ١٨١٣، ١٨١٤، ١٨١٥، ١٨١٦، ١٨١٧، ١٨١٨، ١٨١٩، ١٨٢٠، ١٨٢١، ١٨٢٢، ١٨٢٣، ١٨٢٤، ١٨٢٥، ١٨٢٦، ١٨٢٧، ١٨٢٨، ١٨٢٩، ١٨٣٠، ١٨٣١، ١٨٣٢، ١٨٣٣، ١٨٣٤، ١٨٣٥، ١٨٣٦، ١٨٣٧، ١٨٣٨، ١٨٣٩، ١٨٤٠، ١٨٤١، ١٨٤٢، ١٨٤٣، ١٨٤٤، ١٨٤٥، ١٨٤٦، ١٨٤٧، ١٨٤٨، ١٨٤٩، ١٨٥٠، ١٨٥١، ١٨٥٢، ١٨٥٣، ١٨٥٤، ١٨٥٥، ١٨٥٦، ١٨٥٧، ١٨٥٨، ١٨٥٩، ١٨٦٠، ١٨٦١، ١٨٦٢، ١٨٦٣، ١٨٦٤، ١٨٦٥، ١٨٦٦، ١٨٦٧، ١٨٦٨، ١٨٦٩، ١٨٧٠، ١٨٧١، ١٨٧٢، ١٨٧٣، ١٨٧٤، ١٨٧٥، ١٨٧٦، ١٨٧٧، ١٨٧٨، ١٨٧٩، ١٨٨٠، ١٨٨١، ١٨٨٢، ١٨٨٣، ١٨٨٤، ١٨٨٥، ١٨٨٦، ١٨٨٧، ١٨٨٨، ١٨٨٩، ١٨٩٠، ١٨٩١، ١٨٩٢، ١٨٩٣، ١٨٩٤، ١٨٩٥، ١٨٩٦، ١٨٩٧، ١٨٩٨، ١٨٩٩، ١٩٠٠، ١٩٠١، ١٩٠٢، ١٩٠٣، ١٩٠٤، ١٩٠٥، ١٩٠٦، ١٩٠٧، ١٩٠٨، ١٩٠٩، ١٩١٠، ١٩١١، ١٩١٢، ١٩١٣، ١٩١٤، ١٩١٥، ١٩١٦، ١٩١٧، ١٩١٨، ١٩١٩، ١٩٢٠، ١٩٢١، ١٩٢٢، ١٩٢٣، ١٩٢٤، ١٩٢٥، ١٩٢٦، ١٩٢٧، ١٩٢٨، ١٩٢٩، ١٩٣٠، ١٩٣١، ١٩٣٢، ١٩٣٣، ١٩٣٤، ١٩٣٥، ١٩٣٦، ١٩٣٧، ١٩٣٨، ١٩٣٩، ١٩٤٠، ١٩٤١، ١٩٤٢، ١٩٤٣، ١٩٤٤، ١٩٤٥، ١٩٤٦، ١٩٤٧، ١٩٤٨، ١٩٤٩، ١٩٥٠، ١٩٥١، ١٩٥٢، ١٩٥٣، ١٩٥٤، ١٩٥٥، ١٩٥٦، ١٩٥٧، ١٩٥٨، ١٩٥٩، ١٩٦٠، ١٩٦١، ١٩٦٢، ١٩٦٣، ١٩٦٤، ١٩٦٥، ١٩٦٦، ١٩٦٧، ١٩٦٨، ١٩٦٩، ١٩٧٠، ١٩٧١، ١٩٧٢، ١٩٧٣، ١٩٧٤، ١٩٧٥، ١٩٧٦، ١٩٧٧، ١٩٧٨، ١٩٧٩، ١٩٨٠، ١٩٨١، ١٩٨٢، ١٩٨٣، ١٩٨٤، ١٩٨٥، ١٩٨٦، ١٩٨٧، ١٩٨٨، ١٩٨٩، ١٩٩٠، ١٩٩١، ١٩٩٢، ١٩٩٣، ١٩٩٤، ١٩٩٥، ١٩٩٦، ١٩٩٧، ١٩٩٨، ١٩٩٩، ٢٠٠٠، ٢٠٠١، ٢٠٠٢، ٢٠٠٣، ٢٠٠٤، ٢٠٠٥، ٢٠٠٦، ٢٠٠٧، ٢٠٠٨، ٢٠٠٩، ٢٠١٠، ٢٠١١، ٢٠١٢، ٢٠١٣، ٢٠١٤، ٢٠١٥، ٢٠١٦، ٢٠١٧، ٢٠١٨، ٢٠١٩، ٢٠٢٠، ٢٠٢١، ٢٠٢٢، ٢٠٢٣، ٢٠٢٤، ٢٠٢٥، ٢٠٢٦، ٢٠٢٧، ٢٠٢٨، ٢٠٢٩، ٢٠٣٠، ٢٠٣١، ٢٠٣٢، ٢٠٣٣، ٢٠٣٤، ٢٠٣٥، ٢٠٣٦، ٢٠٣٧، ٢٠٣٨، ٢٠٣٩، ٢٠٤٠، ٢٠٤١، ٢٠٤٢، ٢٠٤٣، ٢٠٤٤، ٢٠٤٥، ٢٠٤٦، ٢٠٤٧، ٢٠٤٨، ٢٠٤٩، ٢٠٥٠، ٢٠٥١، ٢٠٥٢، ٢٠٥٣، ٢٠٥٤، ٢٠٥٥، ٢٠٥٦، ٢٠٥٧، ٢٠٥٨، ٢٠٥٩، ٢٠٦٠، ٢٠٦١، ٢٠٦٢، ٢٠٦٣، ٢٠٦٤، ٢٠٦٥، ٢٠٦٦، ٢٠٦٧، ٢٠٦٨، ٢٠٦٩، ٢٠٧٠، ٢٠٧١، ٢٠٧٢، ٢٠٧٣، ٢٠٧٤، ٢٠٧٥، ٢٠٧٦، ٢٠٧٧، ٢٠٧٨، ٢٠٧٩، ٢٠٨٠، ٢٠٨١، ٢٠٨٢، ٢٠٨٣، ٢٠٨٤، ٢٠٨٥، ٢٠٨٦، ٢٠٨٧، ٢٠٨٨، ٢٠٨٩، ٢٠٩٠، ٢٠٩١، ٢٠٩٢، ٢٠٩٣، ٢٠٩٤، ٢٠٩٥، ٢٠٩٦، ٢٠٩٧، ٢٠٩٨، ٢٠٩٩، ٢١٠٠، ٢١٠١، ٢١٠٢، ٢١٠٣، ٢١٠٤، ٢١٠٥، ٢١٠٦، ٢١٠٧، ٢١٠٨، ٢١٠٩، ٢١١٠، ٢١١١، ٢١١٢، ٢١١٣، ٢١١٤، ٢١١٥، ٢١١٦، ٢١١٧، ٢١١٨، ٢١١٩، ٢١٢٠، ٢١٢١، ٢١٢٢، ٢١٢٣، ٢١٢٤، ٢١٢٥، ٢١٢٦، ٢١٢٧، ٢١٢٨، ٢١٢٩، ٢١٣٠، ٢١٣١، ٢١٣٢، ٢١٣٣، ٢١٣٤، ٢١٣٥، ٢١٣٦، ٢١٣٧، ٢١٣٨، ٢١٣٩، ٢١٤٠، ٢١٤١، ٢١٤٢، ٢١٤٣، ٢١٤٤، ٢١٤٥، ٢١٤٦، ٢١٤٧، ٢١٤٨، ٢١٤٩، ٢١٥٠، ٢١٥١، ٢١٥٢، ٢١٥٣، ٢١٥٤، ٢١٥٥، ٢١٥٦، ٢١٥٧، ٢١٥٨، ٢١٥٩، ٢١٦٠، ٢١٦١، ٢١٦٢، ٢١٦٣، ٢١٦٤، ٢١٦٥، ٢١٦٦، ٢١٦٧، ٢١٦٨، ٢١٦٩، ٢١٧٠، ٢١٧١، ٢١٧٢، ٢١٧٣، ٢١٧٤، ٢١٧٥، ٢١٧٦، ٢١٧٧، ٢١٧٨، ٢١٧٩، ٢١٨٠، ٢١٨١، ٢١٨٢، ٢١٨٣، ٢١٨٤، ٢١٨٥، ٢١٨٦، ٢١٨٧، ٢١٨٨، ٢١٨٩، ٢١٩٠، ٢١٩١، ٢١٩٢، ٢١٩٣، ٢١٩٤، ٢١٩٥، ٢١٩٦، ٢١٩٧، ٢١٩٨، ٢١٩٩، ٢٢٠٠، ٢٢٠١، ٢٢٠٢، ٢٢٠٣، ٢٢٠٤، ٢٢٠٥، ٢٢٠٦، ٢٢٠٧، ٢٢٠٨، ٢٢٠٩، ٢٢١٠، ٢٢١١، ٢٢١٢، ٢٢١٣، ٢٢١٤، ٢٢١٥، ٢٢١٦، ٢٢١٧، ٢٢١٨، ٢٢١٩، ٢٢٢٠، ٢٢٢١، ٢٢٢٢، ٢٢٢٣، ٢٢٢٤، ٢٢٢٥، ٢٢٢٦، ٢٢٢٧، ٢٢٢٨، ٢٢٢٩، ٢٢٣٠، ٢٢٣١، ٢٢٣٢، ٢٢٣٣، ٢٢٣٤، ٢٢٣٥، ٢٢٣٦، ٢٢٣٧، ٢٢٣٨، ٢٢٣٩، ٢٢٤٠، ٢٢٤١، ٢٢٤٢، ٢٢٤٣، ٢٢٤٤، ٢٢٤٥، ٢٢٤٦، ٢٢٤٧، ٢٢٤٨، ٢٢٤٩، ٢٢٥٠، ٢٢٥١، ٢٢٥٢، ٢٢٥٣، ٢٢٥٤، ٢٢٥٥، ٢٢٥٦، ٢٢٥٧، ٢٢٥٨، ٢٢٥٩، ٢٢٦٠، ٢٢٦١، ٢٢٦٢، ٢٢٦٣، ٢٢٦٤، ٢٢٦٥، ٢٢٦٦، ٢٢٦٧، ٢٢٦٨، ٢٢٦٩، ٢٢٧٠، ٢٢٧١، ٢٢٧٢، ٢٢٧٣، ٢٢٧٤، ٢٢٧٥، ٢٢٧٦، ٢٢٧٧، ٢٢٧٨، ٢٢٧٩، ٢٢٨٠، ٢٢٨١، ٢٢٨٢، ٢٢٨٣، ٢٢٨٤، ٢٢٨٥، ٢٢٨٦، ٢٢٨٧، ٢٢٨٨، ٢٢٨٩، ٢٢٩٠، ٢٢٩١، ٢٢٩٢، ٢٢٩٣، ٢٢٩٤، ٢٢٩٥، ٢٢٩٦، ٢٢٩٧، ٢٢٩٨، ٢٢٩٩، ٢٣٠٠، ٢٣٠١، ٢٣٠٢، ٢٣٠٣، ٢٣٠٤، ٢٣٠٥، ٢٣٠٦، ٢٣٠٧، ٢٣٠٨، ٢٣٠٩، ٢٣١٠، ٢٣١١، ٢٣١٢، ٢٣١٣، ٢٣١٤، ٢٣١٥، ٢٣١٦، ٢٣١٧، ٢٣١٨، ٢٣١٩، ٢٣٢٠، ٢٣٢١، ٢٣٢٢، ٢٣٢٣، ٢٣٢٤، ٢٣٢٥، ٢٣٢٦، ٢٣٢٧، ٢٣٢٨، ٢٣٢٩، ٢٣٣٠، ٢٣٣١، ٢٣٣٢، ٢٣٣٣، ٢٣٣٤، ٢٣٣٥، ٢٣٣٦، ٢٣٣٧، ٢٣٣٨، ٢٣٣٩، ٢٣٤٠، ٢٣٤١، ٢٣٤٢، ٢٣٤٣، ٢٣٤٤، ٢٣٤٥، ٢٣٤٦، ٢٣٤٧، ٢٣٤٨، ٢٣٤٩، ٢٣٥٠، ٢٣٥١، ٢٣٥٢، ٢٣٥٣، ٢٣٥٤، ٢٣٥٥، ٢٣٥٦، ٢٣٥٧، ٢٣٥٨، ٢٣٥٩، ٢٣٦٠، ٢٣٦١، ٢٣٦٢، ٢٣٦٣، ٢٣٦٤، ٢٣٦٥، ٢٣٦٦، ٢٣٦٧، ٢٣٦٨، ٢٣٦٩، ٢٣٧٠، ٢٣٧١، ٢٣٧٢، ٢٣٧٣، ٢٣٧٤، ٢٣٧٥، ٢٣٧٦، ٢٣٧٧، ٢٣٧٨، ٢٣٧٩، ٢٣٨٠، ٢٣٨١، ٢٣٨٢، ٢٣٨٣، ٢٣٨٤، ٢٣٨٥، ٢٣٨٦، ٢٣٨٧، ٢٣٨٨، ٢٣٨٩، ٢٣٩٠، ٢٣٩١، ٢٣٩٢، ٢٣٩٣، ٢٣٩٤، ٢٣٩٥، ٢٣٩٦، ٢٣٩٧، ٢٣٩٨، ٢٣٩٩، ٢٤٠٠، ٢٤٠١، ٢٤٠٢، ٢٤٠٣، ٢٤٠٤، ٢٤٠٥، ٢٤٠٦، ٢٤٠٧، ٢٤٠٨، ٢٤٠٩، ٢٤١٠، ٢٤١١، ٢٤١٢، ٢٤١٣، ٢٤١٤، ٢٤١٥، ٢٤١٦، ٢٤١٧، ٢٤١٨، ٢٤١٩، ٢٤٢٠، ٢٤٢١، ٢٤٢٢، ٢٤٢٣، ٢٤٢٤، ٢٤٢٥، ٢٤٢٦، ٢٤٢٧، ٢٤٢٨، ٢٤٢٩، ٢٤٣٠، ٢٤٣١، ٢٤٣٢، ٢٤٣٣، ٢٤٣٤، ٢٤٣٥، ٢٤٣٦، ٢٤٣٧، ٢٤٣٨، ٢٤٣٩، ٢٤٤٠، ٢٤٤١، ٢٤٤٢، ٢٤٤٣، ٢٤٤٤، ٢٤٤٥، ٢٤٤٦، ٢٤٤٧، ٢٤٤٨، ٢٤٤٩، ٢٤٥٠، ٢٤٥١، ٢٤٥٢، ٢٤٥٣، ٢٤٥٤، ٢٤٥٥، ٢٤٥٦، ٢٤٥٧، ٢٤٥٨، ٢٤٥٩، ٢٤٦٠، ٢٤٦١، ٢٤٦٢، ٢٤٦٣، ٢٤٦٤، ٢٤٦٥، ٢٤٦٦، ٢٤٦٧، ٢٤٦٨، ٢٤٦٩، ٢٤٧٠، ٢٤٧١، ٢٤٧٢، ٢٤٧٣، ٢٤٧٤، ٢٤٧٥، ٢٤٧٦، ٢٤٧٧، ٢٤٧٨، ٢٤٧٩، ٢٤٨٠، ٢٤٨١، ٢٤٨٢، ٢٤٨٣، ٢٤٨٤، ٢٤٨٥، ٢٤٨٦، ٢٤٨٧، ٢٤٨٨، ٢٤٨٩، ٢٤٩٠، ٢٤٩١، ٢٤٩٢، ٢٤٩٣، ٢٤٩٤، ٢٤٩٥، ٢٤٩٦، ٢٤





# الْمُهَيْدُ وَالْبَيْدُ فِي مَقَاتِلِ

## السَّيْرِ عَمَّا

تَأَلَّفَ  
مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ  
الْأَشْعَرِيُّ الْمَعَالِيقِيُّ الْأَنْدَلُسِيُّ  
٦٢٦ - ٧٤١ هـ

مَقَامُهُ  
الدُّكْتُورُ مُحَمَّدُ رُؤُوفُ زَائِدٌ

نَشَرَهُ وَتَوَزَّعَ  
دَارُ الْإِثْقَافِ  
بِئْرُوت - لُبْنَانُ







## حضرت قدامة بن مطعون نے شراب نوشی کی اور حضرت عمرؓ نے کوڑے مارے

فتیینوا ( الحجرات : ۶ ) فلیس یلحق عثمان (رض) الا ما لحق رسول  
الله ﷺ .

وولی عمر بن الخطاب (رض) قدامة بن مظعون البحرین فشرب الخمر  
متأولاً ، فجلده عمر (رض) . وقدامة بدری من أولی السابقة والفضل ،  
وكذلك عثمان .

وولی علی (رض) المختار بن أبي عبيد المدائن ، فأناه بصره ، فقال :  
هذه من أجور المومسات ، فقال علی (رض) : قاتله الله ، لو شقّ عن قلبه  
لوجد ملء حب اللات والعزی ، وهو أفسق من الولید . فأخذ المختار المال  
ولحق بعاوية . وكان علی (رض) یلقی من ولاته وعماله الامر الشدید فكان  
یقول : ولّیت فلاناً فأخذ المال ، وولّیت فلاناً فخانی الى غیر ذلك .  
ذكر هذا ابو نعیم فی كتاب الامة .

فان قيل : فقد أنكر ابن مسعود وابو ذر اتمام عثمان الصلاة بمنى وأنه  
صلى أربعاً ، فالجواب : انه قد اعتذر عن ذلك ، قال : ذلك رأي رأيته ، ثم  
لو كان فعله خلاف الحق لما تبعاه ووافقاه ، فقيل لهما في ذلك ، فقالا :  
الخلافة شر . وقد روي [عن] (۱) جماعة من الصحابة اتمام الصلاة في السفر ،  
منهم عائشة وسلمان [و] (۲) أربعة عشر من الصحابة (رض) . والذي حمل  
عثمان (رض) على إتمام الصلاة ۱۷۷/ أنه بلغه ان قوماً من الأعراب شهدوا  
الصلاة معه بمنى ، فرجعوا الى قومهم ، فقالوا : الصلاة ركعتان ، كذلك  
صليناها مع عثمان بمنى . فلأجل ذلك صلاها أربعاً ليعلمهم ما بنوا به الخلاف  
والاشتباه . وكذلك فعل عمر (رض) في أمر الحج وأن يجمعوا بين الحج  
والعمرة في أشهر الحج ، وخالفه ابنه عبدالله وقال : سنة رسول الله ﷺ أحق

(۱) زیادة للبیاق .

(۲) زیادة أيضاً .





# إزالة الخفا عن خلافة الخلفاء

حكيم الأمت شهيد ولي الله محمد بن عبد الله  
رحمه الله عليه

المتوفى ١١٧٦ هـ

مقصد اول

سيد الكسيري

١٣٩٦ هـ      پاکستان      ٢١٩٤٦



حضرت قدس سرہ نے شراب نوشی کی طور حضرت عمرؓ نے کوڑے مارے

وعن عمرو بن العاص قال مينا انما نزلت بصره فزعلت ابا عبد الرحمن بن عمر وابو جهم وبنو عبد الله بن مسعود  
فدخلوا بها مسكرين فقالوا انهم عليه السلام فاما اسبينا البازة شرابا وسكرنا قال فزعموا وطعنا فقال  
عبد الرحمن ان لم تفعل فبعت والدی اذا قدمت عليه قال فعلت اني ان لم اقم عليها لعد غيب علي عمرو بن العاص  
فاخرجتها الى صحن الدار فزعموا انها قد دخلت عبد الرحمن بن عمر الى الدار فخرجت راسه وكافوا ففعلوا  
لحدود والله ما كتبت لعمركم ما كان حتى اذا كان به جاءني فيه لبس اشدا من الرحيم من عبد الله بن عمر  
بن العاص عجبت لك يا ابن العاص وجرأتك علي وخلافك عهدي فارأيت ان لا تترك تصديق عبد الرحمن في بيك  
وتحلي راسه في البيت قد عرفت ان هذا كان الخبي انما عبد الرحمن رجل من عبيتك تصنع به ما تصنع لغيره من المسلمين ولكن  
قلت هو ولد امير المؤمنين وعرفته انا لهواة للاحيد من الناس عندي في حقنا اذ جاءك كتابي هذا فاعلمت به  
عبارة علي فقلت حتى يعرف سوء ما صنع فبعثت به كما قال ابو جهم وكتب ابي عمر لعبد الله بن عمر في صحن داره  
وبالله الذي لا يخلف باعظم منه اني لا اقيم الخدي في صحن داره علي السلم والذي دعي بالكتاب مع عبد الله بن عمر فقدم  
بعده الرحمن علي آية فدخل عليه عبادة لايك طلع اشقي من خود ترك فقال يا عبد الرحمن فعلت ففعل عبد الرحمن  
بن عوف وقال يا امير المؤمنين قد اقم عليه الخدي فلم يثبت اليه فجعل عبد الرحمن يصيح ويقول اني ربيع وانت قال قال  
فضربه الخدي ثمانية جبهه ففرض ثم قال قال ابو جهم الاستيعاب عبد الرحمن بن عمر الا وسطه هو ابو شامة وهو الذي  
ضربه عمرو بن العاص بخصفي الخدي ثم فكه ابي العيص فضربه ابو جهم اربعين دية والدي ثم فكه واثبت بعد شهر كذا روية مسند  
عن الثوري عن سالم عن ابيه والاصل العراق فيقولون انما مات تحت سياط عمر ذلك ففعل وقال الزبير اقام عليه عسرة  
قد الشرا بغير فرض واثبت من ذلك اقامته الخدي على قدانه بن مطعون قال ابن عمر وخضعت لم ياخذته عند ذلك راكبا في  
دين الله ولم تخف لومة الايم تذكره كما ذكره الحبيب الكوفي عن عبد الله بن ربيعة وكان من اكبر بني عدي وكان ابو جهم  
شبهه بدراة السجبة صلي الله عليه وسلم قال فتعل عبد الله بن مطعون على الجرح وكان شهيد دراهم السجبة صلي  
الله عليه وسلم وهو قال ابن عمر وخضعت لزوج السجبة صلي الله عليه وسلم قال فقدم الجارود من الجرح فقال يا امير المؤمنين  
ان قدانه بن مطعون قد شرب سكرانا في اذ ارايت قدانا من جد والله حتى اني ان ارثه اليك فقال له عمر بن ابي شامة  
ما تقول فقال ابو هريرة قد فاعلمنا ابو هريرة فقال لم اراه حين شرب وقد رايت سكران فقلت فقال لعبد الله بن مطعون يا امير  
في الشبهة اني لم اكتب عمر ابي قدانه وهو الجرح يامر به القدوم عليه فلا تقدم قدانه والجارود والديته ثم الجارود  
عمر فقال اقم علي هذا الكتاب فقال عمر شهيد اني اقم خبيص فقال الجارود انما شهيد فقال قد كنت اؤث شها وكنك  
فكنت الجارود وشم قال لتعلم اني اشدك الله تعالى فقال عمر ان الله لا يهلكك انك اؤث شها فقال الجارود انما  
ما ذاك بالحق اني شرب ابن عديك في شؤني فاقعد عمر فقال ابو هريرة وهو جالس يا امير المؤمنين ان كنت تشك في  
شبهة وانا فكل بيت الوديامرة فبن مطعون فارسل عمر الى بني شامة با الله فاقامت بنته علي وجماعته الشبهة  
فقال عمر يا قدانه اني جالوك فقال قدانه والله لو شربت كما يقولون اكان لك ان تجلدي في باعز فقال ولم يا قدانه





كتاب الشعب

# أسد الغيبة

في معرفة الصحابة

لعز الدين بن الأشير

أبي الحسن علي بن محمد الجزري

٥٥٥ - ٦٣٠ هـ

تحقيق وتعليق

محمود عبد الوهاب

محمد أحمد عاشور

محمد إلهي الدين

المجلد الثالث

الشعب







آخرنا أبو منصور بن مكارم بن أحمد المؤدب ، بإسناده إلى أبي زكرياه يزيد بن إيمان ، قال : ذكر الحسن بن عبد الحميد ، أخبرنا الحجاج بن يوسف ، حدثنا يعلى بن عبيد ، عن الأعشى ، عن يعقوب بن يعقوب ، عن ضرار بن الأزهر ، قال : أتيت رسول الله ﷺ ، فحاجبته له شاة فقال : دَعِ ذَاغِي اللَّيْلِ (١) .

وشهد قتال مسيلمة باليمامة ، وأبلى فيه بلاء عظام ، حتى قطعت ساقاه جميعاً ، فحمل يعقوب على وكتفيه ، ويقاقل ، ونطقة الخيل ، حتى غلبه الموت ، قاله الواقدي . وقيل : بل يقع باليمامة مجروحاً ، حتى مات ، وقيل : إنه قتل بالجنابين ، من الشام ، قاله موسى بن عقبة . وقيل : توفي بالكوفة في خلافة عمر بن الخطاب رضي الله عنه ، وقيل : إنه ممن نزل سُرَّان ، من أرض الجزيرة ، وإنه شهد اليرموك ، وفتح دمشق . وقيل : إنه كان مع أبي جندل وأصحابه حين شربوا الخمر بالشام ، فسألهم أبو عبيدة فقالوا : قال الله : ( قُلْ أَنتُمْ مُنْتَهَوُونَ ) (٢) ولم يعزم ، فكذب أبو عبيدة إلى عمر بذلك ، فكذب إليه عمر : ادعهم ، فإن زعموا أنها حلال فافتلهم ، وإن زعموا أنها حرام فاجلدتهم . فسألهم ، فقالوا : إنها حرام ، فجلدهم .

آخرجه الثالثة .

٢٥٦٦ - ضرار بن الخطاب

( ب د ج م ) ضرار بن الخطاب بن مرداس بن كلب بن عمرو بن حبيب بن عمرو بن شيبان بن مغارب بن فهر بن مالك ، القرشي القهري .

كان أبوه الخطاب رئيس بني فهر في زمانه ، وكان يأتله الخمر (٣) لقومه ، وكان ضرار يوم الفجار على بني مغارب بن فهر . وكان من فرسان قريش وشجعانهم وشعراهم الملقين للجودين ، وهو أحد الأربعة الذين وثبوا الخندق .

قال الزبير بن بكار : لم يكن في قريش أشعر منه ومن ابن الزبير ، وكان من مسلمة الفتح ، ومن شعره يوم الفتح :

(١) أي : أبق في الفرح قليلاً من الفرح والاحتفاح ، لأن الناس فيه يفرحون به ويحرمون من الفرح والفرح ، وهو أحد ما كان كل ما في الفرح أيضاً حراماً على الناس .

(٢) المائدة : ٩١ .

(٣) الموضع : مع لفظه قاله كان يأتله الخمر ، أي يقرأها .

ضرار بن الخطاب بن مرداس بن كلب بن عمرو بن حبيب بن عمرو بن شيبان بن مغارب بن فهر بن مالك ، القرشي القهري .





كتاب الشعب

# أسد الغابة

في معرفة الصحابة

لعز الدين بن الأثير

أبي الحسن علي بن محمد البصري

٥٥٥ - ٦٣٠ هـ

تحقيق وتعليق

محمد بن عبد الوهاب

محمد أحمد عاشور

محمد الهيثم البنا

المجلد الرابع

الشعب

تحقيق واستاذ

891





۳۹۰۵ - عمرو بن حمزة بن سنان الأسلمي

(من) عمرو بن حمزة بن سنان الأسلمي .

شهد الحديبية مع رسول الله ﷺ ، قدم المدينة ، ثم استأذن النبي ﷺ أن يرجع إلى باديته ، فأذن له ، فخرج حتى إذا كانوا بالصوغة - (١) على بريد من المدينة ، على المحجة من المدينة إلى مكة - لقي جنارية من العرب وضيفة ، فنزعه الشيطان حتى أصابها ، ولم يكن أخصين ، ثم ندم ، فألقى النبي ﷺ فأنجبره ، فأقام عليه الحد : أمر رجلا أن يعجله بين العجلتين ، بسوط ، قد لأن .

كذا أورده ابن شاهين ، أخرجه أبو موسى .

۳۹۰۶ - عمرو بن الحقيق الخزاعي

(ب د ع) عمرو بن الحقيق بن الكاهن بن حبيب بن عمرو بن القمين بن رزاح بن عمرو ابن سعد بن كعب بن عمرو بن ربيعة الخزاعي .

هاجر إلى النبي ﷺ بعد الحديبية ، وقيل : بل أسلم عام حجة الوداع ، والأول أصح .

صحب النبي ﷺ ، وحفظ عنه أحاديث ، وسكن الكوفة ، وانتقل إلى مصر ، قاله أبو نعيم .

وقال أبو عمر : سكن الشام ، ثم انتقل إلى الكوفة فسكنها ، والصحيح أنه انتقل من مصر إلى الكوفة .

روى عنه جبير بن نفير ، ورفاعة بن شداد القتيبي ، وغيرهما .

أخبارنا أبو منصور بن مكارم بن أحمد المؤدب بإسناده إلى أبي زكريا يزيد بن إياس قال : حدثنا ابن أبي حفص ، حدثنا علي بن حرب ، حدثنا الحكم بن موسى ، عن يحيى بن حمزة ، عن إسحاق بن أبي فروة ، عن يوسف بن سايان ، عن جلدته نائشة ، عن عمرو بن الحقيق أنه سقى النبي ﷺ ، فقال : اللهم متعه بشبابه . فرت عليه ثمانون سنة لا ترى في لحيته شعرة بيضاء .

وكان ممن سار إلى عثمان بن عفان رضي الله عنه ، وهو أحد الأربعة الذين دخلوا عليه الدار ، فجا ذكروا ، وصار بعد ذلك من شيعة علي ، وشهد معه مشاهد كلها : الجمل ، وصفين ،

(١) الصوغة - كما في مرصع الاطلاع - : هضبة ، ولم يجد لها مكان .

۸۱۷



892





قيل : إنه شهد مع أبيه أحدا ، وهو أخو البراء بن مالك لأمه . وهو الذي قَذَفَهُ هلال بن أمية بامرأته ، قال هشام بن حسان ، عن ابن سيرين ، عن أنس : إنه أول من لاعن في الإسلام .  
وقال أبو نعيم : قيل : إن سحما لم يكن أسم أمه ، ولا كان اسمه شريكا ، وإنما كان بينه وبين ابن السحما شركة ، وهذا ليس بشيء .

أخبرنا إبراهيم بن مهران الفقيه وغيره ، قالوا بإسنادهم إلى أبي عيسى الترمذي ، قال : حدثنا بشار ، حدثنا محمد بن أبي عدي ، أخبرنا هشام بن حسان ، قال : أخبرنا عكرمة عن ابن عباس أن هلال بن أمية قذف امرأته بشريك بن سحما ، فقال رسول الله ﷺ : البينة وإلا حد في ظهرك ، فقال هلال : والذي بعثك بالحق إنني لصادق ، ولينزلن الله في امرئ ما يُبرئ ظهري من الحد ، فنزل : « والذين يزعمون أزواجهم (١) » آيات اللعان .  
أخرجه الثلاثة .

٢٤٣٥ - شريك بن طارق

( د ج ب ) شريك بن طارق بن سفيان بن قُرط ، التميمي الحنظلي ، وقيل : المحاربي ، وقيل : الأشجعي ، والأول أصح . قيل : هو أحد بني ثعلبة بن عوف بن سفيان بن أسيد بن عامر ابن ربيعة بن حنظلة بن تميم .  
روى عن النبي ﷺ ، وعن فروة بن نوفل . روى عنه زياد بن علاقة أن النبي ﷺ قال : لكل امرئ شيطان ، قالوا : وأنت يا رسول الله ؟ قال : وأنا ، ولكن الله عز وجل أعانني عليه ، فأسلم .

قال أبو عمر : يقال : إن له صحبة ، ويقال : إن حديثه مرسل عن النبي ﷺ ، ويحدث عن فروة بن نوفل ، عن عائشة ، وليس له خبر يدل على رؤية ولقاء ، إلا أن خليفه بن خياط ذكره في جملة من نزل الكوفة من الصحابة ، ونسبه في أشجع بن ريث بن غطفان . وذكره محمد ابن سعد فيمن نزل الكوفة من الصحابة ، ونسبه إلى حنظلة بطن من تميم .  
أخرجه الثلاثة .

٢٤٣٦ - شريك بن عبد عمرو

( ب س ) شريك بن عبد عمرو بن قنظي بن عمرو بن زيد بن جشم بن حارثة

(١) النور ١٠١ .

٢٤٣٦

تحقيق واستاذ

894





# كتاب المختصر

في

## أخبار البشر

تأليف

الملك المؤيد عماد الدين اسماعيل

أبي الفداء

صاحب حماء

الجزء ١

اصدار

دار البهار

لصاحبها : ادیب عارف الزین

سنة ١٩٥٦

دار النعصر

لصاحبها : ابراهيم كامل الزين

سنة ١٣٧٥

ص.ب ٣١٩٨ بيروت







خالد بن ولید نے مالک بن نوہرہ کی بیوی سے زنا کیا ہے رجم کرنے کا حکم

### تاریخ ابی النداء

ألا قل لي أوطأ بالسنبك      تطاول هذا الليل من بعد مالك  
قضى خالد بغيا عليه بعمره      وكاث له فيها هوى قبل ذلك  
فامض هواه خالد غير عاطف      عناث الهوى عنها ولا مثالك  
فأصبح ذا أهل وأصبح مالك      إلى غير أهل هائكا في الموالك

ولما بلغ ذلك أبا بكر وعمر قال عمر لاني بكر ان خالداً قد زنى فارجمه ، قال ما كنت اذ  
فانه تأول فاخطأ ، قال فانه قد قتل مسلماً فاقتله ، قال ما كنت اذ قتله فانه تأول فاخطأ ، قال فانه  
قال ما كنت اذ قتل سيافاً سلمه الله عليهم ، ولما بلغ متم بن نويرة اخا مالك المذكور مقتل اخيه  
بوندبه بالاشعار الكثيرة ، فمن ذلك قصيدة متم العينية المشهورة التي منها :

وكنّا كندمانى جذبة حقبة      من الدهر حتى قيل لن تتصدعا  
وعشنا بخير في الحياة وقبلنا      أصاب المنايا رهط كسرى وتبعنا  
فلما تفرقنا كآني ومالكاً      لطول اجتماع لم نبت ليلة معا

وفي أيام أبي بكر فتحت الحيرة بالأمان على الجزية

( ثم دخلت سنة اثنتي عشرة وسنة ثلاثة عشرة ) فيها كانت وقعة اليرموك وهي الوقعة العظيمة  
التي كانت مسبب فتوح الشام ، وكانت سنة ثلاث عشرة للهجرة ، وكان هرقل اذ ذاك بمحصر ، فلما  
بلغه هزيمة الروم باليرموك رحل عن حمص وجعلها بينه وبين المسلمين ، ولما فرغ خالد بن الوليد واليرموك  
عبيدة من وقعة اليرموك قصداً بصرى ، فجمع صاحب بصرى الجموع للملتقى ، ثم ان الروم طلبوا  
الصلح فصولوا على كل رأس دينار وجريب خنطة





﴿ الجزء الثالث من ﴾

# كِتَابُ

الإصابة في تمييز الصحابة

تأليف

شيخ الإسلام . علم الأعلام . إمام الحفاظ في زمانه . قاضي القضاة . شهاب الدين  
أبي الفضل أحمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي الكنتاني الملقب بـ  
شمس المصري ( النافعي ) المعروف بابن حجر المولود سنة ٧٧٣  
والتوفي سنة ٨٥٢ هـ جريته رحمه الله عليه

وهما منه كتاب الاستيعاب في أسماء الأصحاب تأليف الفقيه المحافظ المحدث أبي عمر يوسف بن  
عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النجدي القرطبي المالكي المولود سنة ٣٦٣ المتوفي  
بشاطبة سنة ٤٦٣ هـ نعمه الله بالرحمة والرضوان وأسكنه بمنه فسيح الجنان

طبع هذان الكتابان بعد مقابلةهما على عدة نسخ واردة من المغرب الأقصى عليها  
خطوط بعض العلماء الأعيان مقابلة تلك النسخ على ما أحزته  
الكتبتانة الخديوية المصرية بخدمة للسنة النبوية

على نعمة سلطان المغرب الأقصى جلالة أمير المؤمنين وحامي حوزة الدين فرع  
الشجرة النبوية وخلاصة السلالة الطاهرة العلوية سيدنا مولانا  
ابن السلطان مولاي الحسن ابن السلطان سيدي محمد خلد الله ملكه

بتوكيل الحاج محمد بن العباس بن شقرون خديم المقام العالي بالله الآن بنفرت طبعة  
ووكيل دولة المغرب الأقصى سابقا بمصر على يد تعله الحاج عبد السلام بن شقرون

( الطبعة الأولى سنة ١٣٢٨ هـ - ١٩٠٩ )

دار احباب النزهة العربي



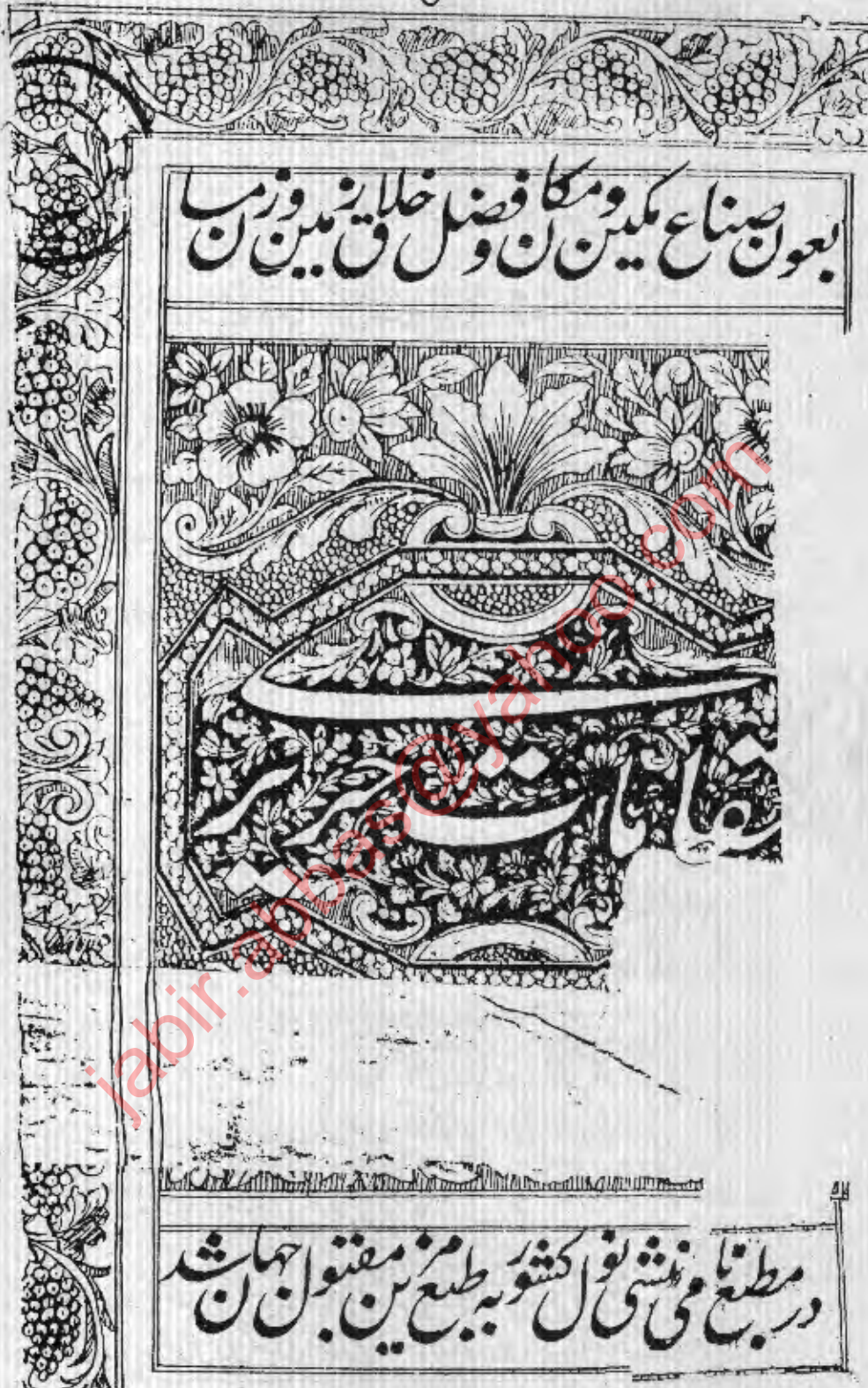
(حرف الميم القسم الاول)

٧٦٩٦ (مالك) بن نويرة بن حرم بن شاذان بن عبد بن ثعلبة بن يربوع التميمي البصري  
يكنى أبا حذافه وبقي الجاهل . قال المروزي كان شاعرا شاعرا جاهلا جاهلا . ودافى فرسان  
بني يربوع في الجاهلية وأشرافهم وكان من أرداف الملوك وكان النبي صلى الله عليه وآله وسلم  
استأذنه على صداقته فبدا بقتله وقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم ألم أسلك الصدقة  
وفروها في يوم . وقال في ذلك

ذكر ذلك ابن سعد عن الوادي يستدل بمقتضى قتله ضرار بن الأزور الأسدي صبياً بأمر  
خالد بن الوليد بعد فراغه من قتال الردة ثم خالعه خالد على زوجته فقدم أخوه منهم بن زورة  
على أبي بكر فاشبهه مرة أخيه وأخذه في دمه وفي سبهم فزاد أبو بكر السيوف ذكر الزبير بن  
بكران أما بكر أمر خالد أن يارى أمر أم مالك المذكرة وأغاظ عمر خالد في أم مالك وأما أبو  
بكر فعنده وقد ذكر قصته ما رواه سيف بن عمر في كتاب الردة والعنوق ومن طريقه الطبري  
وفهم أن خالد لما أتى البطاح بث السرايا هي عاتك ونعرون قومه فاختفت السرية  
فكان أبو قتادة من شهدائهم أنواراً فموا والصلاة وصلوا فبهم خالد في ليلة باردة ثم أمر نادياً  
فنادى ادنوا أسراكم وهي في لغة كنيانية عن القتل فقتلهم وتزوج خالد بعد ذلك امرأة  
مالك فقال عمر لأبي بكر في سيف خالد رما فقال أبو بكر أول فاحطاً ولا أشبه سيفاً له الله  
على المشركين وودي مال الكواكز خالد يقول أنه إنما أمر بقتل مالك لأنه كان إذا ذكر النبي  
صلى الله عليه وآله ولم قال مالك صاحبكم الأفال كذا وكذا فقال له أو ما بعد ذلك صاحبوا وقال  
الزبير بن عمار في المواقيب حدثني محمد بن قايح عن موسى بن عتبة عن ابن شهاب أن مالك بن  
نورة كان كثير شعر الرأس فله أقتل أمر خالد برأسه فصب أفتية لغدير فوضع مافها قبل أن  
يخلص الناس إلى شؤن رأسه ورناءهم أخوه أشارة كثيرة واسم أم مالك أم عبيد بنت الممال  
وزوي ثابت بن قاسم في الدلائل أن خالد رأى أم مالك وكانت فائقة في الجال فقال مالك  
به ذلك لأمر أنه قتلتني أمي سأقتل من أحلك وهذا قتله فوافق أنه قتل ولم يكن قتله من  
أجل المرأة كما أن قال المزني ومالك شرحه كثير منه بن عتبة بن الحرث بن شهاب  
الزبيري فحرق بنو أسد عقتل واحد صدقت بنو أسد عتية أفضل  
فحبوا لمقتله ولا توفى به بنو بني سرائهم الذين يقتل  
٧٦٩٧ (مالك) بن هيرة بن خالد بن سلم بن الحرث بن النخصف بن مالك بن الحرث بن بكر

خالد بن ولید نے ایک مسلمان کو قتل کرنے کے بعد اسی رات بلاعدت اس کی بیوی سے زنا کیا





بعون صناع مکین و مکان فضل خلق زمین و آسمان

در مطبع میمنشی نول کشور به طبعین مقتول جهان



PAGE

وَاللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ





## الجزء الرابع

من

كتاب منهاج السنة النبوية في نقض كلام الشيعة والقدرية

تصنيف الامام الهمام ومقتدى العلماء الاعلام خاتمة

المجتهدين وسيف السنة المسلول على المبتدعين

شيخ الاسلام ابي العباس تقي الدين احمد بن

عبد الخليم الشهير بابن تيمية الخزازي

الدمشقي الحنبلي المتوفى

سنة ٧٢٨ نفع

الله به آمين

(وبهامشه الكتاب المسمى ببيان موافقة صريح العقول لاصح العقول)

للمؤلف المذكور

( الطبعة الأولى )

بالمطبعة الكبرى الأميرية بيولاقي مصر المحمية

سنة ١٣٢٢ هجرية







وأهل العلم ينظرون في ذلك وفي رجاله واسناده (الوجه الثاني) أن هذا الحديث من الكذب الموضوع باتفاق أهل المعرفة بالموضوعات وهذا يعرفه أهل العلم بالحديث والمرجع إليهم في ذلك ولذلك لا يوجد هذا في شيء من كتب الحديث التي يرجع إليها أهل العلم بالحديث (الوجه الثالث) أنه قد ثبت في الصحاح والمسانيد والتفسير أن هذه الآية نزلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو واقف بعرفة وقال رجل من اليهود لعمر بن الخطاب بأمر المؤمنين آية في كتابكم تقرؤها لو علمنا معشر اليهود نزلت لاتخذنا ذلك عيداً فقال له عمر وأى آية هي قال قوله اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام ديناً فقال عمر إني لأعلم أى يوم نزلت وفي أى مكان نزلت يوم عرفة يعرفه رسول الله صلى الله عليه وسلم واقف بعرفة وهذا مستفيض من وجوه أخرى وهو منقول في كتب المسلمين الصحاح والمسانيد والخوامع والسير والتفسير وغير ذلك وهذا اليوم كان قبل يوم غد يرمي بتسعة أيام فانه كان يوم الجمعة تاسع ذي الحجة فكيف يقال انها نزلت يوم الغدير (الوجه الرابع) أن هذه الآية ليس فيها دلالة على أن الإمامته بوجه من الوجوه بل فيها إخباراته بأكمال الدين وأتمام النعمة على المؤمنين ورضاء الإسلام ديناً فدعوى المدعي أن القرآن يدل على امامته من هذا الوجه كذب ظاهر وإن قال الحديث يدل على ذلك فيقال الحديث أن كان صحيحاً فتكون الحجة من الحديث لا من الآية وإن لم يكن صحيحاً فلا حجة في هذا ولا في هذا فعلى التقديرين لا دلالة في الآية على ذلك وهذا مما ينبغي به كذب الحديث فإن نزول الآية لهذا السبب وليس فيها ما يدل عليه أصلاً تناقض (الوجه الخامس) أن هذا التلغف وهو قوله اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله كذب باتفاق أهل المعرفة بالحديث وأما قوله من كنت مولاه فعلي مولاه فلم يسم فيه قولاً وسند كره أن شاء الله تعالى في موضعه (الوجه السادس) أن دعاء النبي صلى الله عليه وسلم بحجاب وهذا الدعاء ليس بحجاب فعلم أنه ليس من دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لم يأت به من المعلوم أنه لما نزل كان الحجابية وسائر المسلمين ثلاثة أصناف صنف قاتلوا معه وصنف قاتلوه وصنف قعدوا عن هذا وهذا وأما كبر السابقين الأولين كانوا من القعود وقد قيل إن بعض السابقين الأولين قاتلوه وذكر ابن جرير أن عمار بن ياسر قتله أو العادية وإن أبا العادية هذا من السابقين ممن بايع تحت الشجرة وأولئك جميعهم قد ثبت في الصحيحين أنه لا يدخل التارمهم أحد ففي صحيح مسلم وغيره عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لا يدخل النار أحد بايع تحت الشجرة وفي الصحيح أن غلام حاطب بن أبي بلتعة قال يا رسول الله ليس دخل النار حاطب فقال كذب أنه شهد بدراً وأما الحديث وحاطب غيرة هو الذي كاتب المشركين بخبر النبي صلى الله عليه وسلم وبسبب ذلك نزل يا أيها الذين آمنوا لا تتعدوا عدوى وعدوكم أو إياهم تلقون إليهم بالمودة الآية وكان مسألاً إلى محالكم ولهذا قال مملوكه هذا القول وكذبه النبي صلى الله عليه وسلم وقال أنه شهد بدراً وأما الحديث وفي الصحيح لا يدخل النار أحد بايع تحت الشجرة وهو لا يفهم ممن قاتل علياً طلحة والزبير وإن كان قاتل عمار فيهم فهو أبلغ من غيره وكان الذين بايعوه تحت الشجرة نحو ألف وأربعمائة وعشرون ففتح الله عليهم خيبر كما وعدهم الله بذلك في سورة الفتح وقسمها بينهم النبي صلى الله عليه وسلم (١) على ثمانية عشر سماً لانه كان فيهم مائتا فارس فقسم للفارس ثلاثة أسهم سماً له وسهمين لفرسه فصار لأهل الخيل ستمائة سهم ولغيرهم ألف ومائتا سهم هذا هو الذي ثبت في الأحاديث الصحيحة وعليه أكثر أهل

حضرت عمار بن ياسر كما قال أبو العلاء ولكن السابقين الأولين رضوان الله عليهم شمل صحابة من قبله





# صحیح مسلم

بشرح النوویؒ

الجزء السابع عشر

الناشر  
دار الكتاب العربي  
بيروت - لبنان

تحقيق واستاذ

903





### پارہ (۳) عدد صحابہ متفق ہیں جو جنت میں نہیں جائیں گے

کتاب صفات المنافقین وأحكامهم

۱۲۴

الآیة فی أهل الکتاب ثم تلا ابن عباس وإذ أخذ الله ميثاق الذين أوتوا الکتاب  
لنتينه للناس ولا تكتمونه هذه الآية وتلا ابن عباس لا تحسن الذين يفرحون  
بما آتوا ويحبون أن يحمدوا بما لم يفعلوا وقال ابن عباس سألهم النبي صلى الله عليه وسلم  
عن شئ فكتسوه إياه وأخبروه بغيره فخرجوا قد أروه أن قد أخبروه بما سألهم عنه  
واستحمدوا بذلك إليه وفرحوا بما آتوا من كتابهم إياه ما سألهم عنه حدثنا أبو بكر  
ابن أبي شيبة حدثنا أسود بن عامر حدثنا شعبه بن الحجاج عن قتادة عن أبي نضرة عن  
قيس قال قلت لعمار أرايتم صليكم هذا الذي صنعتم في أمر علي أرايتموه أو شيئا  
عهده اليكم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما عهد إلينا رسول الله صلى الله عليه وسلم  
شيئا لم يعهده إلى الناس كافة ولكن حذيفة أخبرني عن النبي صلى الله عليه وسلم قال  
قال النبي صلى الله عليه وسلم في أصحابي اثنا عشر منافقا فيهم ثمانية لا يدخلون الجنة  
حتى يبلغ أجل في ستم الخياط ثمانية منهم تكفيكم الديلة وأربعة لم أحفظ ما قال شعبه  
فيهم حدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنى قال حدثنا  
محمد بن جعفر حدثنا شعبه عن قتادة عن أبي نضرة عن قيس بن عباد قال قلنا  
لعمار أرايت قتالك أرايتما رأيتموه فإن الرأي يخطئ ويصيب أو عهدا عهده  
اليكم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما عهد إلينا رسول الله صلى الله عليه وسلم  
شيئا لم يعهده إلى الناس كافة وقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن في أمي قال





# مُسْتَدَرَا الْأَمَلِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

وَبِهَامِشِهِ  
مَنْتَخَبُ كَزَالْعَمَالِ فِي سُنَنِ الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ

المجلد الخامس

دارصادر  
بيروت











إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

الحمد لله الذي وفقني لهذه الذكوات الخاتمة ثم انما اذنب الصغائر اليسيرة وقرها من ان اذنب  
اهل العلم والفضل من كتابي وطلب العلم فلهذا اذنبوا وقرها من ان اذنب الصغائر اليسيرة وقرها من ان اذنب  
فاني لست اذنبه طاعة بغيره انما اذنب من ان اذنب الصغائر اليسيرة وقرها من ان اذنب

## A black and white photograph of a decorative border. The border consists of a repeating pattern of stylized flowers and leaves, possibly from a traditional textile or paper design. The pattern is intricate, with floral motifs and scrolling vines. A red watermark is visible across the image.

حَوَاتِلُ الصَّحِيحَةِ النَّازِلَةِ الْمُعْتَبَرَةِ الْمُسْتَنَدَةِ  
الْأَكْبَرِ فِي سَمَاءِ الرِّجَالِ وَفِي الْأَشْكَالِ

جسے صاحبِ مکتوبہ نے مکتوبہ کو لکھا ہے اس وقت سے لیکر آج تک اس شاندار سرمایہ پر اور تین دو لاکھ کی ایسی شاندار صنعتیں  
مکتوبہ بنائیں ہوئی ہیں یہ تین مکتوبہ کے تمام آیات قرآن پر بعد ازاں لکھ کر نمایاں کر دیے جس سے سابقہ تمام مطلوبہ مکتوبوں کی باتیں  
اور غائبہ باتیں کثرت مقامات پر احادیث کے طلب روشوں کے لیے آیات قرآن کو بطور شواہد درج کیا گیا ہے۔ اس کی صحت پر بھی نرم  
شہنشاہ کی ہے۔ اس کے فن کے ہر لفظ کا مقابلہ تین مرقعات، لغات و نظائر کی انتظامی مکتوبہ احمدی اور ایک قلمی نمایاں مکتوبہ کے کیا گیا،

تقدیمی کتب خانہ - آرام باغ - کراچی



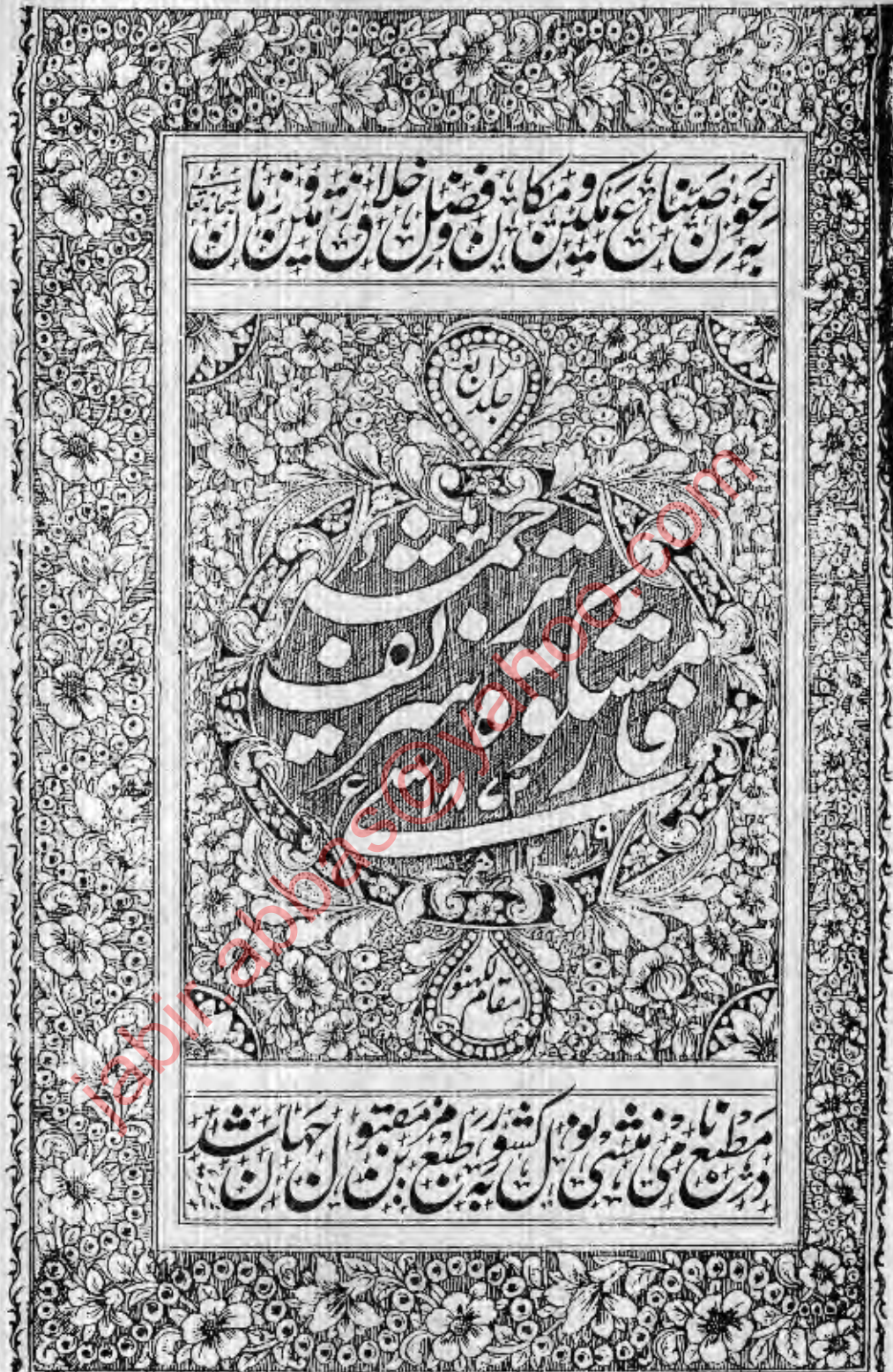


باب ۵۳۹ فی المعجزات

یا انس اذهب هذا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقل بعثت بهذا اليك أمي وهي ثقتك السلام  
وتقول ان هذا لك منا قليل يا رسول الله فذهبت فقلت فقال صعه ثم قال اذهب فادع لى  
فلا تأو فلا تأو فلا تأو رجالا سماهم وادع لى من لقيت فدعوت من سئى ومن لقيت فرجعت  
فاذا البيت غاص يا له قبل لا انس عددكم كم كانوا قال زهاء ثلثمائة فرأيت النبي صلى الله  
عليه وسلم وضع يده على تلك الحيسة وتكلم بها شاء الله ثم جعل يد عشرين وعشرة يا كاون  
منه ويقول لهم اذكروا اسم الله وليا كل رجل ميايلية قال فاكوا حتى شبعوا فخرجت  
طائفة ودخلت طائفة حتى اكوا كلهم قال يا انس ارفع فرقت فما أدري حين وضعت  
كان اكثر ام حين رفعت متفق عليه وعن جابر قال عرفت مع رسول الله صلى الله عليه  
وسلم وانا على ناصية قد أعني فلا يكاد يسير فتلك حتى بي النبي صلى الله عليه وسلم فقال  
مالبعيرك قلت قد أعني فتخلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرجوه فدعاه فزال بين يدي  
الاجل قلأ ما يسير فقال لي كيف ترى بعيرك قلت بخير قد اصابت به ركبتك قال أفتدعيه  
بوقتة فبعته على أن لي نقار ظفروه الى المدينة فلما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة  
عن ذلك عليه بالبعير فاعطاني ثمنه ورده على متفق عليه وعن أبي حنيفة الساعدي قال  
خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة تبوك فأتينا وادع القري على حديقة لاهراء  
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرجوها فخرجناها وخرجها رسول الله صلى الله عليه  
وسلم عشرة اوسق وقال اخصبها حتى ترجع اليك ان شاء الله وانطلقنا حتى قد منابؤك  
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سترت عليكم الليلة ربي شديدة فلا يقيم فيها احد من  
كان له بعير فليشد عقاله فثبت ربي شديدة فقام رجل غمسته الرية حتى القته في بطن طي  
ثم اقبلنا حتى قد منا وادى القري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم المرأة عن حد يقيمها  
كم بلغ ثم ما قالت عشرة اوسق متفق عليه وعن ابن ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه  
وسلم انكم ستفتخون مصر وهي ارض يسئى فيها القبر افاذا انفتحتموها فاحسنوا الى اهلها  
فان لها ذمة ورحبوا وقال ذمة وصبرها فاذا رايتهم رجلين يفتخمان في موضع لبن فاحرم منها  
قال فرأيت عبد الرحمن بن شرحبيل بن حسنلة واحاه ربيعة يفتخمان في موضع لبن فخرجت  
منها رواه مسلم وعن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في اصحابي وفي رواية  
قال في امي اثنا عشر منا فقال لا يدخلون الجنة ولا يخرجون ربي ما حتى يلج الجمل في سم الخياط  
ثم ائنت منهم تكفيهم الذبيلة سائر من نار يظهروا اكتافهم حتى تنجم في صبرهم رواه مسلم  
وسند كحديث سهل بن سعد لا عطيت هذه الراية غدا في باب مناقب علي وحديث جابر بن

باب (۵۳۹) عدد محبہ منافی میں جو جنت میں نہیں جائیں گے





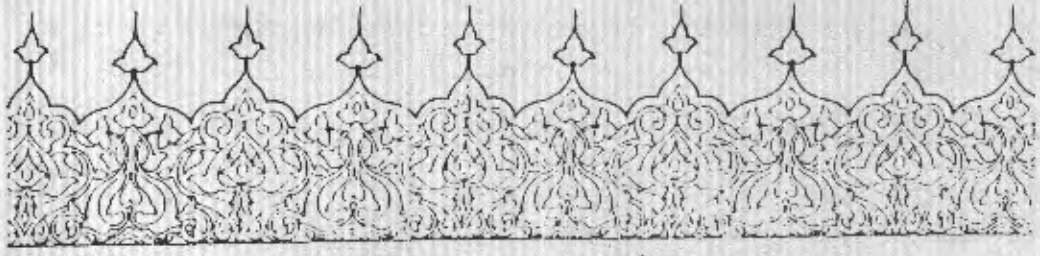




کتاب فقہناہ البیہات نسلا  
 ۷۷  
 اشتغالکات ترخہ سلک و مہلک  
 آتشا کہت غیر ایشان از اہل بد و جہل و زندقہ و ازینجا معلوم میشود کہ بزبان اہل کرم باید کہ ذکر شی ختمیں باری کر دہ  
 قال بعض الحكماء رحمہ اللہ من علم علی لسانہ الدنق و القیاط و این بر اہل دین و مجتہدین مہبت کہ نور چشمی ذکر کردہ و ان و شریح ذکر  
 کردہ ایم و قیاط مختلف است در آن در بلاد و مکہ معظمہ ربع سدس دینار یعنی یکجز و اربعیت و جہا جز و دینار و در عراق نصف عشر  
 یعنی یکجز و اربعیت جز و با وجود آن و مہبت کہ آنحضرت بر عایت حقوق اہل مصر در آنجا متعلق و راجع بملک نسبت آنحضرت  
 نسبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ فادانتموہا فاحسنوہا الی اہلہا پس وقتی کہ فتح کنند مصر را پس شکی کہنید بسوی اہل مصر یعنی غنمو  
 و سترخان لمانہ زیرا کہ بدستی مصر یعنی اہل آنرا و مہبت یعنی حرمت و امانت از مہبت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم زیرا کہ ماریہ بطیہ از قوم ایشان است و رحا و مرآنا رحمہم بفتح را کہسہ یعنی قرابت است از جناب  
 با جہا مسمی علیہ السلام زیرا کہ وی نیز از اہل ایشان بود و اوقال یا گفت دمتہ و صہر اکبر صداد و سکون یا خضر و اما و اہل بیت  
 شوی و صحابہ و دامادی و شہری کردن و پیوستن با ما وی و این نیز از مہبت اہل ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 بعد از ان ذکر کرد آنحضرت از احباب ایشان کہ بر موضع تخت خیمت خصمت می در نزد جنگ می کنند و فرمودہ فادانتموہا  
 فی موضع خیمت پس چون خیمہ شما و مرد را کہ گماری کنند و جای یک خشت و بلند بفتح لام و کسر با فتح جہا پس بیرون آسے  
 ای اما در از ان موضع تخصیص خطاب بابی در مہبت کمال شفقت است و احتمال دارد کہ خطاب عام باشد و تحقیق و اتم شد از  
 جانب ایشان فتنہ ہوی دیگر از قتل عثمان و محمد بن ابی بکر بعد از وی قال گفت ابو ذر فرایت عبد الرحمن بن عمر میل بن حسنہ  
 بفتحات و اخاء و جہت تحقیق همان فی موضع لبنہ فخر جہت نہا گفت ابو ذر پس فرم این دو برادر را کہ خصوصت میکرد دند در جا  
 یک خشت پس بیرون آمد م از صہر و شریع بن عمر بن حسنہ بفتح جہا پس بیرون آمد م از صہر و شریع بن عمر بن حسنہ بفتح جہا پس بیرون آمد م  
 عبد الرحمن مریم و دوسہ شریع بن عبد الرحمن ار و است است و روایت کردہ اند از وی جماعہ و ربیعہ نیز صحابی است و اسلم  
 و محسن مدنی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خذ لہ بن الیمان کہ صاحب سر رسول اللہ بود و نزد وی علم منافقین بود و است  
 میکند از پیہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال گفت آنحضرت فی اصحابی در اصحاب بن و فی رواہ قال و در روایتی گفت ای  
 و است من انشاء من منافقا لا یفلون اجمہ و از دہ منافق اند کہ در فی آینہ بشت ما و لایجدون ریجما و آمدن بشت چہا  
 کہ فی یا نجد بوی بشت را حتی بلج اہل فی سم الخیاطا تا آنکہ در آینہ شتر و سوزن سم بفتح و ضم سوزن و خالہ و خیط سوزن این  
 مبالغہ و تعلیق بحال است چنانکہ در قرآن مجید نیز واقع شد است پوشیدہ و نامزد کہ اطلاق است بر منافقان میتوان کرد و بارادہ است  
 دعوت اما اطلاق صحابی نتوان کرد و مگر باعتبار ظاہر و ستر ایشان میانہ صحابہ بلفظ کلہ شہادت و این جہا است اجابت نیز توان خواست  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی از خواص و قربان خود و احوال این فرقہ مشہورہ اطلاق دادہ بود و تا از مکر و شر ایشان پشیمان  
 و در لیکہ العقبہ در وقت رجوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از غزوہ تبوک کہ و خداع ایشان نسبت با آنحضرت بوجود آمدہ و چنانکہ در شب

بارہ (۱۳) عدد صحابہ شافق ہیں جو جنت میں نہیں جائیں گے





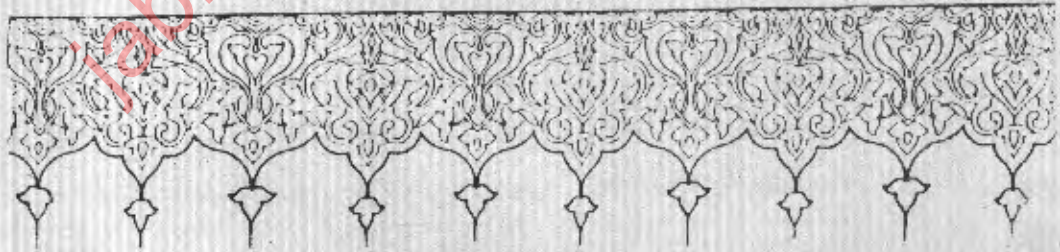
# ترجمانِ اُردو

جلد چہارم

دورِ حاضر کی ضرورتوں کے مطابق جدید عنوان اور مستند مباحث کے ہمراہ

اعادیتِ طیب کا جامع و مستند علم و تحقیق کا مجموعہ

زبدۃ الخیرین حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی بھارتی سیرۃ  
استاذِ احمديہ دارالعلوم دیوبند دہلی مدرسہ اہل تصوف دہلی



الْإِسْلَامِيَّةُ

افاد کلی لا ہور

تحقیقی دستاویز

911





۴۹۸

اَسْرًا يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ أَوْ شَيْئًا مِمَّا ذُكِّرَ إِلَيْكُمْ مِنْ سُلُوكِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا اللَّهُ وَسُئِلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْبُدْهُ إِلَّا النَّاسُ كَافَّةً وَكَانَ حَذِيفَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِي أَشْرَاعُشْ مَنْ أَهْلًا فِيهِمْ شَرَّائِيَّةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلْبَسُوا الْحِمْلُ فِي سَبْعِ لَيَالٍ

أَشْرَائِيَّةٌ قِيَمَةُ تَكْفِيهِمْ الدَّيْنِيَّةُ وَأَرْفَعَهُ ثُمَّ أَخْفَضَهُ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيهِمْ (رواه مسلم) ۷۷۷ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ كُنْتُ أَخْبَرْتُ بِخُصَامِ نَافِقَةٍ مِنْ سُلُوكِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدِيَّةً وَخَمَارِيَّةً أَلَا قِيَمَةُ أَوْ أَنَا سَوْدَةُ وَخَمَارِيَّةٌ يَقُولُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَلْفِ عَقَبَةٍ فَإِذَا أَنَا بِأَشْيٍ غَضَبِي كَلِمًا قَدْ اخْتَرْتُ مِنْهَا قَالَ فَأَنْتُمْ هُنَّ سُلُوكِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ هُمْ فَصَرَّخَ بِهِمْ فَظَنُّوا وَذُكِّرَ فَقَالَ لَنَا سُلُوكِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَّ عَرَفْتُمُ الْقَوْمَ قُلْنَا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَانِي مُلْتَمِئِينَ وَرَبَّنَا قَدْ عَرَفْنَا الرِّكَابَ قَالَ هُوَ لَوْ لَوِ الْمُتَفَقِّحُونَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَهَلْ تَدْرُونَ

افتیاری کی ہے، یہ آپ کی ذاتی رائے ہے جو آپ کی سمجھ میں آئی ہے یا آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی عہد تھا، انھوں نے جواب میں کہا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی بات ہم سے ایسی نہیں کہی جو آپ نے عام مسلمانوں سے نہ فرمائی ہو، لیکن حضرت خلیفہ رفتہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میری امت میں بارہ منافق ہونگے، ان میں سے آٹھ جنت میں داخل ہوں گے جب تک اس دنٹ سوئی کے تاکہ میں داخل نہ ہو جائے۔ ان کی پشت پر پھوڑا لٹکے گا اور وہی ان کے لئے کافی ہو جائیگا، اور چار کے متعلق یاد نہیں رہا کہ شعبہ (راوی) نے ان کے متعلق کیا بیان کیا۔

### بارہ نقاب پوش منافقین کی نشاندہی

۷۷۷ حضرت خلیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انجیل پر گزر کر کہنے لگا تھا، اور حضرت ہمارے پیچھے سے ہمارے تھے، یا تم مجھے سے ہاں لگاتے تھے اور حضرت ہمارے سے کھینچ رہے تھے، جب ہم عقبہ میں پہنچے تو وہ غصہ ہوا اور ہم سے آگے آئے، میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی آمد سے طلب کیا تو آپ نے ان کو روک دیا اور فرمایا:

وَاللَّهِ وَكُنْ فِي قَوْمِهِمْ بِرَحْمَةٍ

یَا لَمُؤْمِنِينَ ہونے والوں اس سے ثابت کرنا وہ زبردستی والی بات ہوگی، عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غیبیہ کچھ باتیں معلوم ہوتی تھیں، آپ ان میں وہ ساری باتیں کو مناسب سمجھتے، امت کے منافقین کو فراموش نہ کرنا، مزید تحقیق دیکھیں تو تو تیرہاں دستہ معلوم ہوگا ۱۳۳۷ھ لکھنؤ۔

بارہ (۱۳) عدد صحابہ کرام میں جو جنت میں نہیں جائیں گے

تحقیقی دستاویز

912





# كنز العمال

في سنن الأئمة الأربعة والإمام أحمد

للعلمامة علاء الدين علي المشقي بن حسام الدين الهندي  
البرهان قوري المتوفى ٩٧٥ هـ

الجزء الأول

مصححه ووضع فهارسه ومفتاحه

أشيخ مسعودها

ضبطه وفسر غريبه

أشيخ بكري جاني

مؤسسة الرسالة







### بارہ (۱۲) عدد صحابہ منافق ہیں جو جنت میں نہیں جائیں گے

۸۵۰۔ بکاء المؤمن من قلبه وبکاء المنافق من هامته . (عق طبر)

حل عن حذیفہ

۸۵۱۔ فی المنافق ثلاثٌ خللٌ إذا حدث کذباً وإذا وعد أخلف

وإذا أتمن خان . (البخاری عن جابر) .

۸۵۲۔ مثلُ المنافق کمثل الشاةِ المأثرةِ بین الغنمین تعیرُ إلى هذه

مرةً وإلى هذه مرةً لا تدری أيهما تتبع . (حم م ن عن ابن عمر) .

۸۵۳۔ من أرى الناسَ فوقَ ما عنده من الخشيةِ فهو منافق .

(ابن النجار عن أبي ذر رضي الله عنه) .

۸۵۴۔ المنافق یملک عینیه یسکی کما یشاء . (فر عن علی) .

۸۵۵۔ ثلاثٌ من کنَّ فیہ فهو منافق وإن صام وصلى وحج واعتمر

وقال إني مسلمٌ من إذا حدث کذباً وإذا وعد أخلف وإذا أتمن خان .

(رُسته (۱) فی الإیمان وأبو الشیخ فی التوبیخ عن أنس) .

۸۵۶۔ إن فی أصحابی اثنی عشر منافقاً منهم ثمانيةٌ لا یدخلون الجنةَ

حتى یلجَّ الجملُ فی سُمِّ الخياط . (حم م عن حذیفہ)

۸۵۷۔ إنَّ فی أمتی اثنی عشر منافقاً لا یدخلون الجنةَ ولا

(۱) بضم الراء المهملة لقب عبد الرحمن بن عمر أبي الحسن الزهري الاسهماني .









صحابہ کی نگاہوں میں ہوس بس گئی ہے اور انہیں اپنا ذاتی مفاد عزیز ہے (مغز بلند)

اور میں نے دیکھا ہے کہ آپ کس طرح ہم کو اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے، اور ہمارے بال بچوں کا اپنے بال بچوں سے زیادہ خیال رکھتے تھے، یہاں تک کہ ہمارا یہ دستور ہو گیا تھا کہ ہم آپ کے گھر والوں کو جو تحائف بھیجتے تھے، وہ آپ ہی کے بچے ہوئے تحائف ہوتے تھے، جو ہمارے پاس خود آپ کے یہاں سے آتے تھے، تم میرے ساتھ رہے ہو اور تم نے دیکھا ہے کہ میں اپنے پیش رو کے نقش قدم پر چلتا رہا ہوں۔ خدا کی قسم میں نے خواب و خیال میں کبھی کبھی راہِ راست سے قدم نہیں ہٹائے، عمر پہلی چیز جس کی طرف سے میں تمہیں ہوشیار رہنے کی نصیحت کرتا ہوں وہ خود تمہارا نفس ہے۔ ہر نفس کی کچھ خواہش ہوتی ہے اور جب تم اس کی یہ خواہش پوری کرو گے تو نفس آگے بڑھ کر دوسری خواہش کے لئے چلنے لگے گا۔ اور دیکھو! اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اس گروہ سے ہوشیار رہنا جن کے پیٹ بھول گئے ہیں، نگاہوں میں ہوس بس گئی ہے، اذراں میں سے ہر ایک کو صرف اپنا ذاتی مفاد عزیز ہے۔ ان میں سے کسی ایک کے پاؤں پھسل گئے تو ان سب کو حیرانی ہوگی۔ خبردار! یہ ایک تم نہ ہونا، اچھی طرح سمجھ لو کہ جب تک تم اللہ سے ڈرتے رہو گے۔ یہ لوگ تم سے ڈرتے رہیں گے جب تمہاری روشِ درست رہے گی یہ لوگ بھی تمہارے لئے سیدھے رہیں گے۔ یہ ہے میری وصیت اور میں تم پر سلام بھیجتا ہوں۔“

ہم سورہ عبد الرحمن بن اسحق نے عبد اللہ القرشی سے اور انہوں نے ابن مسکیم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے یہ حدیث بیان کی ہے





# تَارِيخُ الْأُمَلِّ الْمُلُوكِ

للإمام أبي جعفر محمد بن حبيب الطبري

## لِجَعْرِ النَّحَا

[قوبلت هذه الطبعة على النسخة المطبوعة]

[بمطبعة «بريل» بمدينة لندن في سنة ١٨٧٩ م]

راجعته وصححه وضبطه

نخبه من العلماء الأجلاء

يُطلب من المكتبة التجارية الكبرى بأول شارع محمد علي بمصر  
إحضارها : مصطفى محمد

مطبعة الأستقامة بالقاهرة

شارع عزابا ١٢

١٣٥٧ - ١٩٣٩







✽ مثنیٰ أحمد بن منصور قال حدثنا عاصم بن علی قال حدثنا عكرمة بن  
عمار قال حدثنا أبو زمیل قال حدثني عبد الله بن عباس قال حدثني عمر بن الخطاب  
قال لما كان يوم بدر التقوا فهزم الله المشركين فقتل منهم سبعون رجلاً وأسر  
سبعون رجلاً فلما كان يومئذ شاور رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا بكر  
وعلياً وعمر فقال أبو بكر يابني الله هؤلاء بنو العم والعشيرة والإخوان فإني أرى أن  
تأخذ منهم الفدية فيكون ما أخذنا منهم قوة وعسى الله أن يهديهم فيكونوا لنا عضداً  
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ماترى يا ابن الخطاب قال قلت لا والله ما أرى الذي  
رأى أبو بكر ولكني أرى أن تمكنني من فلان فأضرب عنقه وتمكن حمزة من أخ له  
فيضرب عنقه وتمكن علياً من عقيل فيضرب عنقه حتى يعلم الله أن ليس في  
قلوبنا هوى أدة للكفار هؤلاء صناديدهم وقادتهم وأئمتهم قال فهوى رسول الله  
صلى الله عليه وسلم ما قال أبو بكر ولم يهو ما قلت أنا فأخذ منهم الفداء فلما كان  
الغد قال عمر غدوت إلى النبي صلى الله عليه وسلم وهو قاعد وأبو بكر وإذا  
هما يكيان قال قلت يا رسول الله أخبرني ماذا يسئلك أنت وصاحبك فإن  
وجدت بكاءً بكيت وإن لم أجذباً بكيت لئلا يسئلكما فقال رسول الله صلى الله عليه  
وسلم للذي عرض على أصحابك من الفداء لقد عرض عليّ عذابكم أذى من هذه  
الشجرة لشجرة قرية وأنزل الله عز وجل (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أُنثَى  
حَتَّى يُلَاقِيَ فِي الْأَرْضِ - إِلَى قَوْلِهِ - فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ) ثم أحل لهم من  
الغنائم فلما كان من العام القابل في أحد عوقبوا بما صنعوا قُتِلَ من أصحاب رسول  
الله صلى الله عليه وسلم سبعون وأسر سبعون وكسرت ربا عيته وهُشِمَت البيضة على  
رأسه وسال الدم على وجهه وفر أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وصعدوا الجبل  
فأنزل الله عز وجل هذه الآية (أَوَلَمَّا أَصَابَكُمْ مِصْبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِنْهَا فَلَمْ  
تَأْتُوا بِحُجَّةٍ لَكُمْ تَقُولُونَ لَوْ أَنَّا أُنْزِلَ إِلَيْنَا آيَةٌ مِنْ رَبِّنَا لَأَخَذْنَا مِنَ  
الْغَنَائِمِ أَكْثَرَ لَوْ أَنَّا كُنَّا نَعْلَمُ) ونزلت هذه الآية الأخرى (إِذْ  
تَصْعَدُونَ وَلَا تُلَوُّونَ عَلَى أَحَدٍ وَالرُّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أَخْرَاكُمْ - إِلَى قَوْلِهِ -

جنگ اہدیش مجاہدین کربلا پر چڑھ گئے تھے





ثم جاء به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ليشرب منه فوجد له ريحا فعافه ولم يشرب منه وغسل عن وجهه الدم وصب على رأسه وهو يقول اشتد غضب الله على من دمي وجهه نبيه ﷺ ثم ثنا ابن حنبل قال حدثنا سفيان قال حدثني محمد بن اسحاق قال حدثني صالح بن كيسان عن جده عن سعد بن أبي وقاص أنه كان يقول والله ما حرصت على قتل رجل قط ما حرصت على قتل عتبة بن أبي وقاص وإن كان ما علمت لسيء الخلق مبعضا في قومه ولقد كفاني منه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتد غضب الله على من دمي وجه رسول الله ﷺ ثم ثنا محمد بن الحسين قال حدثنا أحمد بن المفضل قال حدثنا أسباط عن السدي قال أتى ابن قتيبة الخارثي أحد بني الخارث بن عبد مناة بن كنانة فرمى رسول الله صلى الله عليه وسلم بحجر فكسر أنفه ورباعيته وشجه في وجهه فأثقله وتفرق عنه أصحابه ودخل بعضهم المدينة وانطلق بعضهم فوق الجبل إلى الصخرة فقاموا عليها وجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو الناس إلى عباد الله إلى عباد الله فاجتمع إليه ثلاثون رجلا فجعلوا يسرون بين يديه فلم يقف أحد إلا طلحه وسهل بن حنيف فحماه طلحة فرمى بسهم في يده فبيست يده وأقبل أبي بن خلف الجهمي وقد حلف ليقنان الذي صلى الله عليه وسلم فقال بل أنا أقتله فقال يا كذاب أين تقر فحمل عليه فطعنه النبي صلى الله عليه وسلم في جيب الدرع فجرح جرحا خفيفا فوقه يخرر خوار الثور فاحتملوه وقالوا ليس بك جراحة فما يجزئك قال أليس قال لاقتلك لو كانت بجميع ربيعة ومضر لقتلهم فلم يلبث إلا يوما أو بعض يوم حتى مات من ذلك الجرح وفشا في الناس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قتل فقال بعض أصحاب الصخرة ليت لنا رسولا إلى عبد الله بن أبي فياخذنا أمنة من أبي سفيان يا قوم إن محمدا قد قتل فارجعوا إلى قومكم قبل أن يأتوكم فيقتلوكم قال أنس ابن النضر يا قوم إن كان محمدا قد قتل فإن رب محمد لم يقتل فقاتلوا على ما قاتل عليه محمد اللهم إني أعوذ إليك مما يقول هؤلاء وأبرأ إليك مما جاء به هؤلاء ثم شد سيفه فقاتل حتى قتل وانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو الناس حتى

ميدان جنگ میں صحابہ رسول اللہ کو خنجر پھونک کر دھوکے میں ڈالنے کے (نورانی)

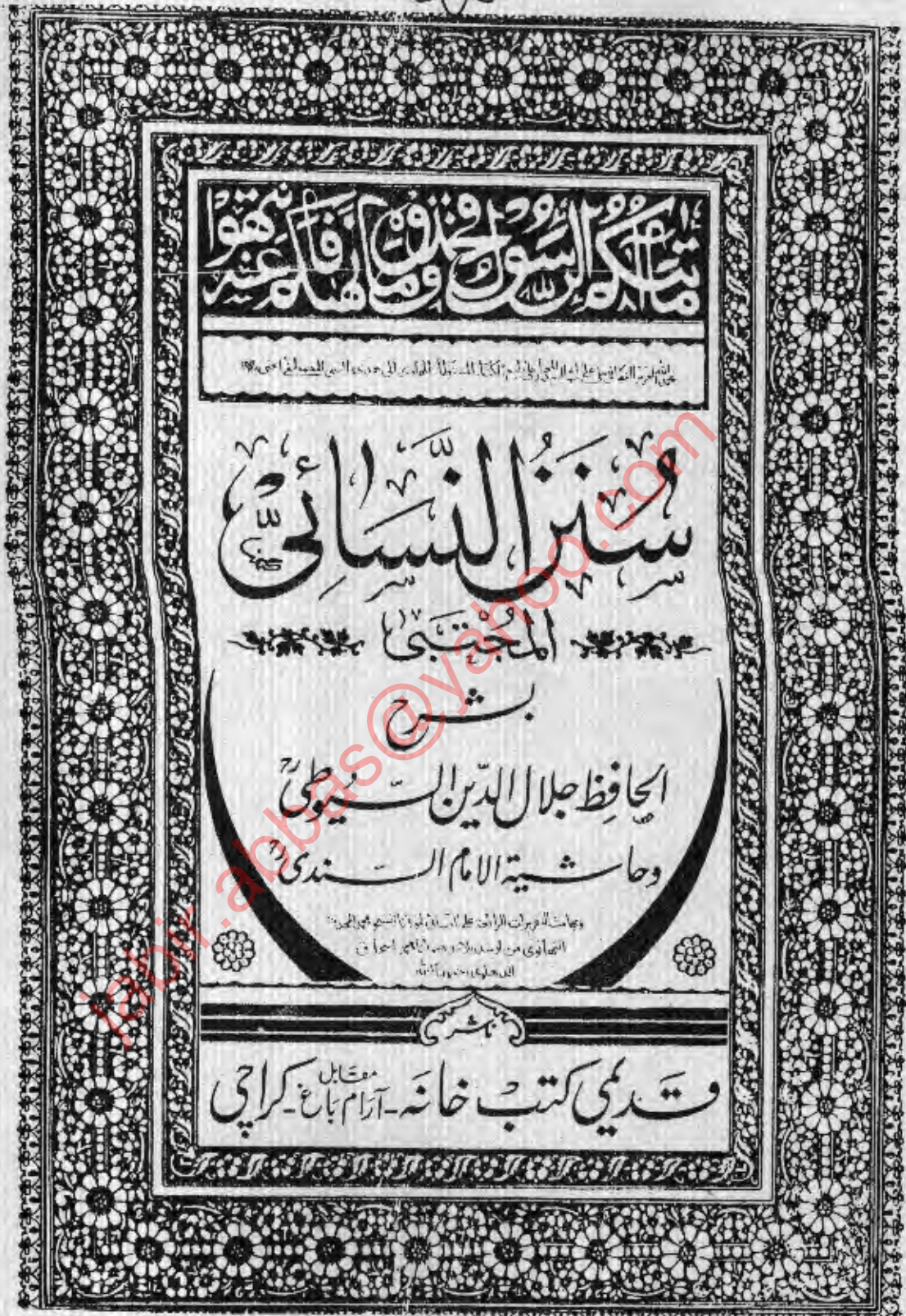




السکک فبايعوا ابا بکر فكان عمر يقول ما هو إلا أن رأيت أسلم فأيقنت بالنصر قال هشام عن أبي مخنف قال عبد الله بن عبد الرحمن فأقبل الناس من كل جانب يبايعون ابا بکر وکادوا يطوون سعد بن عبادۃ فقال ناس من أصحاب سعد اتقوا سعداً لا تطؤوه فقال عمر اقلوه قتلہ الله ثم قام علی رأسه فقال لقد هممت أن أطاک حتى تندر عضوک فأخذ سعد بلحیة عمر فقال والله لو حصصت منه شعرة ما رجعت وفي فیک واضحه فقال أبو بکر مهلاً یا عمر الرفق ههنا أبانغ فأعرض عنه عمر وقال سعد أما والله لو أن بی قوة ما أقوى علی النهوض لسمعت منی فی أقطارها وسککها زئیراً یججرك وأصحابک أما والله إذا لالحقنک بقوم كنت فیهم تابعا غیر متبوع احمونی من هذا المكان فحملوه فأدخلوه فی داره وترك أبا ما ثم بعث الیه أن أقبل فبايع فقد بايع الناس وبايع قومک فقال أما والله حتى أرمیک بما فی کنانتی من نبلی وأخضب سنان ریحی وأضر بکم بسیفی ما ملکته یدى وأقاتلکم بأهل بیتی ومن أطاعنی من قومی فلا أفعل وآتم الله لو أن الجن اجتمعت لکم مع الإنس ما بايعتکم حتى أعرض علی ربی وأعلم ما حسانی فلما أتى أبو بکر بذلك قال له عمر لا تدعه حتى یبايع فقال له بشیر بن سعد إنه قد لح وأبی وليس بمبايعکم حتى یقتل وليس بمقتول حتى یقتل معه ولده وأهل بیته وطائفة من عشیرته فاتركوه فلیس ترکهم بضارکم إنما هو رجل واحد فترکوه وقبلوا مشورة بشیر بن سعد واستنصحوه لما بدا لهم منه فكان سعد لا یصلی بصلاتهم ولا یجمع معهم ویحج ولا یفیض معهم بافاضتهم فلم یزل كذلك حتى هلك أبو بکر رحمه الله <sup>رضی اللہ عنہ</sup> ثم ساعد الله بن سعید قال حدثنا عمی قال أخبرنا سیف بن عمر عن سهل وأبی عثمان عن الضحاک بن خلیفة قال لما قام الحباب بن المنذر انتضی سیفه وقال أنا جزیالها المحکک وعذیقها المرجب أنا أبو شبل فی عریته الأسد یعزى إلى الأسد فحمله عمر فضرب یده فندر السیف فأخذه ثم وثب علی سعد ووثبوا علی سعد واتباع القوم علی البیعة وبايع سعد وكانت فلتة کفلتات الجاهلیة قام أبو بکر دونها وقال قائل حین أوطى سعد قتلتم سعداً فقال عمر قتلہ الله إنه منافق واعترض عمر بالسیف صخرة

صحابہ کرام میں سے ایک دور کے کو رہنے کے لئے (ایمان باندھ)





تحقيق و تدارك



بدری صحابہؓ کا ناجائز ہونے کا حوالہ (العیاذ باللہ)

[illegible]





مُدُّ وَرُأَاهِلَةٍ مِّنْ

رَبِّطِ الْمَسَائِلَ بِإِلَهِ كَلِمَةٍ

تَالِيفُ

السيد الكرمي ذي الجلال والكرامات النكرية والتعظيم

مولانا الملك المفضل الغرابي سيد محمد

صديق حسين خان بهادر

نواب هوپال المعظم في الله

في مدته وبارك في علومه

وَعَدَنَهُ

طُبِعَ فِي الْمَطْبَعِ الشَّامِيَّةِ الْكَلْبِيَّةِ فِي مَدِينَةِ

بَادِرَةِ الْعَبْدِ الضَّعِيفِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَانِ بَدِيرِ

الطابع الدياسية في سنة ١٢٩٨ هـ





بر آن آمده و مراد بغسل احرام تطهیر است و یکم خالفت است و در حدیث ابن عباس است نزد ابو داود و ترمذی  
 مرفوعاً ان النساء والحائض تغتسل وتضم وتقص المناكح كلها غیر ان لا تطلق بالبیت و در سندش  
 نصیف بن عبد الرحمن حرانی یا آنکه صدوق است از طرف حفظ نزد جماعتی ضعیف است و مؤید است حدیث مسلم  
 در امر کردن آنحضرت صلی الله علیه و آله بنیت عین غسل در زوی الحلیفه نزد نفسا شدن محمد بن ابی بکر و کبیر جدید یا غیل از  
 کمال تطهیر است لیکن از قول یا فعل بر آن نیامده ابن عباس گفته اهل یا نوح حین فرغ من رکعتیه و این نزد  
 احمد و ابو داود است و لفظ ابو داود و نسائی این است صلی الظهر فركب احلته فلما علا على جبل اللیل  
 اهل و عباس بن صالح صحیح اند اگر اشعث حرانی و او نیز ثقه است و نزد احمد و ابی سنن از حدیث ابن عباس آمده  
 ان النبی صلی الله علیه و آله اهل فی در الصلوة و در سندش ضعیف حرانی است و درین موطن تلبیه از حدیث غلام بن سائب  
 عن ابی یوسف انانی جریلی قاضی ان امر احب ان یرفعوا الصلوة بالتلبیه نزد احمد و ابی سنن ابن بنان  
 حاکم و بیہقی ثابت شده و ترمذی گفته حدیث صحیح و صحیح ابن حبان و الحاکم و ابی نعیم و مشرعی و عیثی و نعیم  
 بتلبیه ریخت است بدون فرق میان صغیر و بزرگ و غسل نزد دخول حرم در حدیث ابن عمر نزد بخیر غیر آمده که  
 ان النبی صلی الله علیه و آله کان یفعله و وقت احرام ما شوال است چنانکه مکان احرام بیقات است پس احرام قبل از وقت  
 و در غیر مکانش بجا نیست و در مجزی و هر که زاعم جزا یا اجزا او باشد از وی بزرگتر پس پذیرا نشود و مراد بکر میر  
 انوال الحج والعمرة لله نه احرام از دوزیر اهل است چنانکه عمر و علی گفته اند انما احرام الله انما احرام الله و هم من است  
 مقتضای ظاهر نظم قرآن و عمر بن خطاب گفته انما احرامان یفرون کل واحد مناهما عن الاخر و ان یعمرا فی غیرهما  
 اشهر الحج و ابن عبد البر گفته معنی احرام از دوزیر اهل است که انشاء سفر از برای این هر دو از ملک کند که از سفر  
 ابن عیینة تاصل آنکه محبت بقیمت حاجت غیر قائم است لایستاز و اختلاف و معنی تمام در لسان عربی و ظاهر است و  
 بقا بر آن و مشک بدان واجب پس احرام قبل اشرع و پیش از رسیدن بیقات مضروب للاحرام غیر جائز و غیر محبت  
 و میقات مدنی نزد اعلیّه است چنانکه حدیث ابن عباس و صحیحین بر آن دلالت دارد و قال وقت رسول الله  
 صلا لاهل المدينة ذالحلیفه و لاهل الشام الحلیفه و لاهل نجد و لاهل المنازل و لاهل الیمین یلم فلهن  
 و لمن ان علیهن من غیر اهلن لمرکان برید الحج والعمرة فمن كان دهن ذیله من اهل و کذا حتی  
 اهل مكة یهلون منها و نحو آن مرفوعاً از ابن عمر و صحیحین آمده و تحدید ذات عرق در بخاری بروایت ابن عمر از

صحابه کرام کی بیان کرده تفسیر و تشریح قتل قتل نہیں ہے





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# تحفہ اثناء عشریہ

وہ عظیم الشان کتاب جس میں شیعہ مذہب کی ابتداء، ان کے بے شمار فرقے شیعوں کے اسلاف و علماء اور ان کی کتابیں و احادیث اور ان کے راویوں کے حالات، ان کے مکرو فریب کے طریقے جن سے وہ سادہ لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف لاتے ہیں، الوہیت، نبوت، معاد اور امامت کے بارے میں ان کے عقائد ان کے پوشیدہ فقہی مسائل، صحابہ کرامؓ و ائزواج مطہرات اور اہل بیت کے متعلق ان کے عقائد و اقوال، ان کے جھوٹ، رکاوٹ و مٹاؤ، ان کے اوہام و تعصبات اور مہرات کی تفصیل۔ غرض اس کتاب میں اس موضوع کے تمام مباحث جمع کر دیے گئے ہیں۔

تصنیف: حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ

ترجمہ اردو: مولانا خلیل الرحمن نعمانی (مظاہر)

ناشر

دارالاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ، کراچی۔

تحقیقی دستاویز

925





## بعض صحابہ کرامؓ پر زنا و چوری وغیرہ کی حدیں جاری ہوئیں

۴۱۳

تحفہ اثناعشر بیاد

مرضی وصال میں ایک روئے فرمایا لیت عندی صبا اکلمہ۔ کاش اسوقت میرے پاس وہ شخص ہوتا جس سے میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں، اہل بیت کو ام نہ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما کا نام لے کر دریافت کیا کہ ان کو بلائیں تو آپ نے انکار فرمایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے بھی انکار فرمایا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لیا گیا تو آپ نے فرمایا ہاں! جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بہت دیر تک سرگوشی میں کچھ گفتگو فرماتے رہے، مرض کی وجہ سے آپ ایسے مہوئے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سر کو سینہ مبارک پر رکھے ہوئے وصیت فرما رہے تھے۔ اور ان کے پیروہ کا رنگ متغیر ہو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اسوقت بے اختیار آواز بلند اللہ المستعان، اللہ المستعان کے الفاظ ادا ہو رہے تھے۔ یہ روایت ازواج مطہرات اور اسوقت موجود دیگر خدام خاندان رضوان اللہ علیہم نے بیان فرمائی۔ ایک مرتبہ جناب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو تکم فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دو، اور کہو کہ تم پر عذاب یلوہ ہو گا۔ خلاصہ کلام یہ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس قطعی نصوص و احکام اور تائید کا وصایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے موجود تھیں۔ اور آپ ان وصایا پر ثابت قدم رہے۔ جب آپ نے دیکھا کہ منافقین کے ساتھ کچھ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی لاعلمی اور تاواقی یا کسی غلط فہمی کے سبب منافقین کے ہم آہنگ و ہم آواز ہو رہے ہیں، تو آپ نے یہ چاہا کہ یہ بچے مسلمان منافقوں کا ساتھ نہ دیں اس سلسلہ میں اپنی صوابدید کے مطابق ان حضرات کو مناسب تہذیب بھی فرمائی، مقصد ان کی خیر خواہی کے ساتھ ساتھ یہ بھی تھا کہ ان حضرات کی آڑے کر یہ منافق و اوباش زور نہ پکڑیں۔

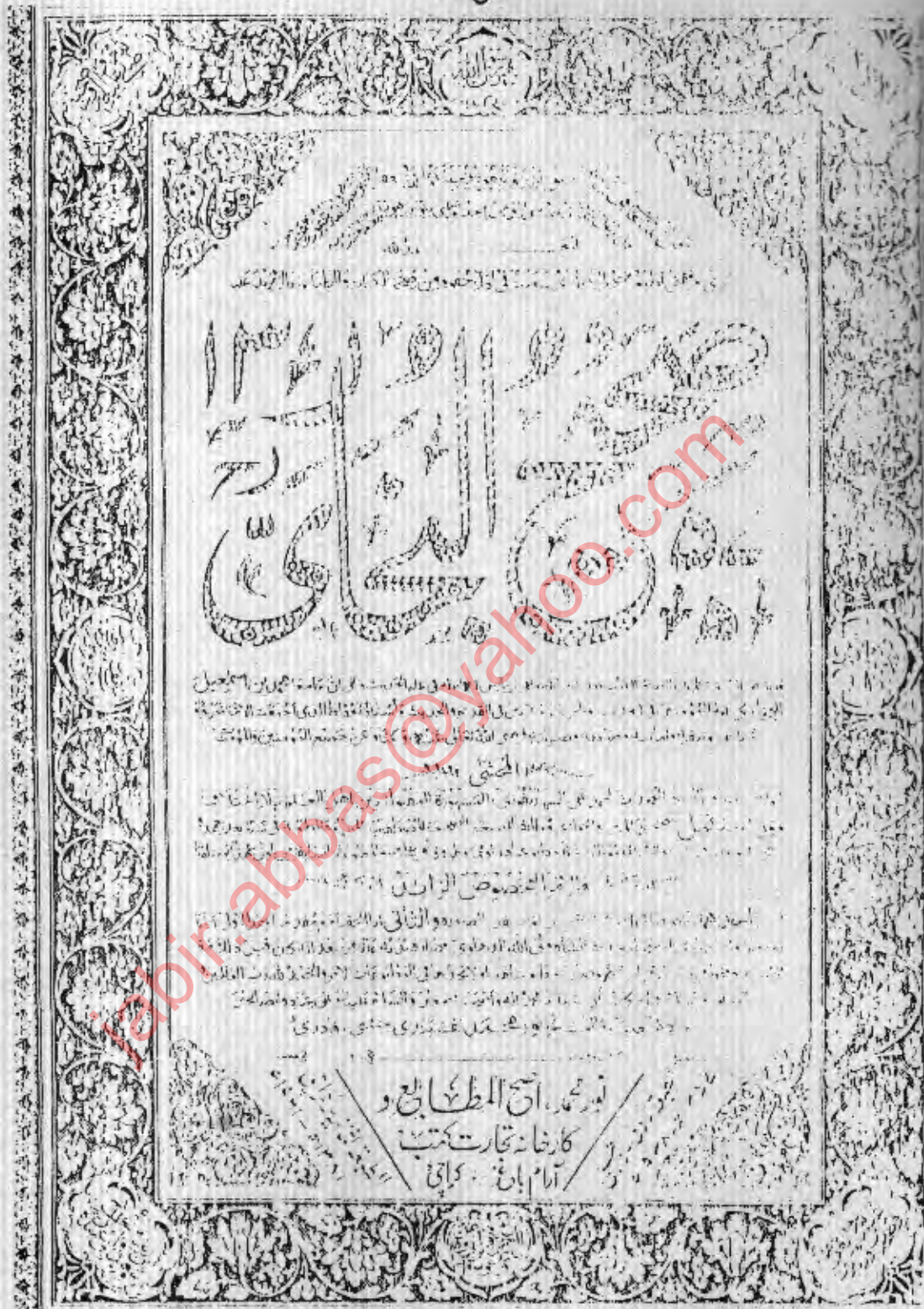
اہل سنت کے نزدیک عصمت خاصہ انبیاء ہے۔ یہ حضرات بھی صحابہ کو معصوم نہیں جانتے تھے یہی وجہ ہے کہ عہد عثمان سے قطع نظر عہد صدیق و فاطمہ رضی اللہ عنہما حتیٰ کہ جناب امیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر حدود جاری ہوئیں، بلکہ خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسطح بدری اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما کو حد قذف میں پکڑا۔ کعب بن مالک مرارہ ابن ربیع اور ہذیل بن امیہ رضی اللہ عنہم میں سے دو حضرات شریک بدر بھی تھے۔ یہ وہ تہذیب تھی کہ شریک نہ ہونے کے سبب بارگاہ نبوت سے نکال دیے گئے۔ اور سارے مسلمانوں کے مقاطعہ کا نشانہ بنے، مگر اسکی رضی اللہ عنہ کو رحم کیا گیا، کئی حضرات پر شراب نوشی کی حد جاری ہوئی۔ ان کے علاوہ بھی سزائیں ہوئیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی حسب موقعہ و حال بعض حضرات کو تہذیب فرمائی۔ مقصد صرف یہ تھا کہ منافق اور اوباش لوگوں کا ساتھ دیکر اپنا حشران کے ساتھ نہ کر لیں، اور جو دنیا و آخرت میں ان کے لئے عذاب و رسیا ہی مقدر ہو چکی ہے، اس سے بچ جائیں، اور محمد اللہ ایسا ہی ہو گا کہ قتل عثمان میں کسی صحابی نے حصہ نہیں لیا منافقوں اور اوباشوں کے ہی دست و دامن خون عثمان سے تر ہوئے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے امر و نکر کا علم ہو چکا تھا اس لئے ان بد بختوں کے حملہ کا بچاؤ کیا نہ کسی کو حمایت میں بلایا، بلکہ صبر و رعب کے ساتھ جام شہادت نوش فرمایا۔

جن حضرات کو آپ نے تہذیب فرمائی یا گوشمالی کی وہ چونکہ عواقب و نتائج سے آپ کی طرح آگاہ نہ تھے اس لئے بعد میں ان سے معذرت بھی چاہی، اگر عذر دیا جائے اور انصاف سے کام لیا جائے۔ تو اہل سنت کا یہ موقف درست نظر آتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حال ہو بہو جناب امیر رضی اللہ عنہ سے پورے طور پر ملتا ہے کہ ان کو بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی۔

یا علی لا تجزع الامۃ علیک بعدی و انت لک تقاتل  
عہد شکنوں، بے انصافوں اور بد دینوں سے، لڑائیاں لڑنی پڑیں گی۔

چنانچہ جب آپ مسند خلافت پر متمکن ہوئے، تو حتی المقدور فتنہ کے فرو کرنے اور منافقوں سے قتل و قتال اور جنگ و جدال کے ذریعہ اپنے سے دو گنے کی کوشش فرمائی نہ اس میں کوئی تامل فرمایا، اور نہ کسی کے منصب و مقام کا کوئی لی ڈکھا نہ کسی مروت اور رعایت سے کام لیا،







١٦ الجزء ١٣

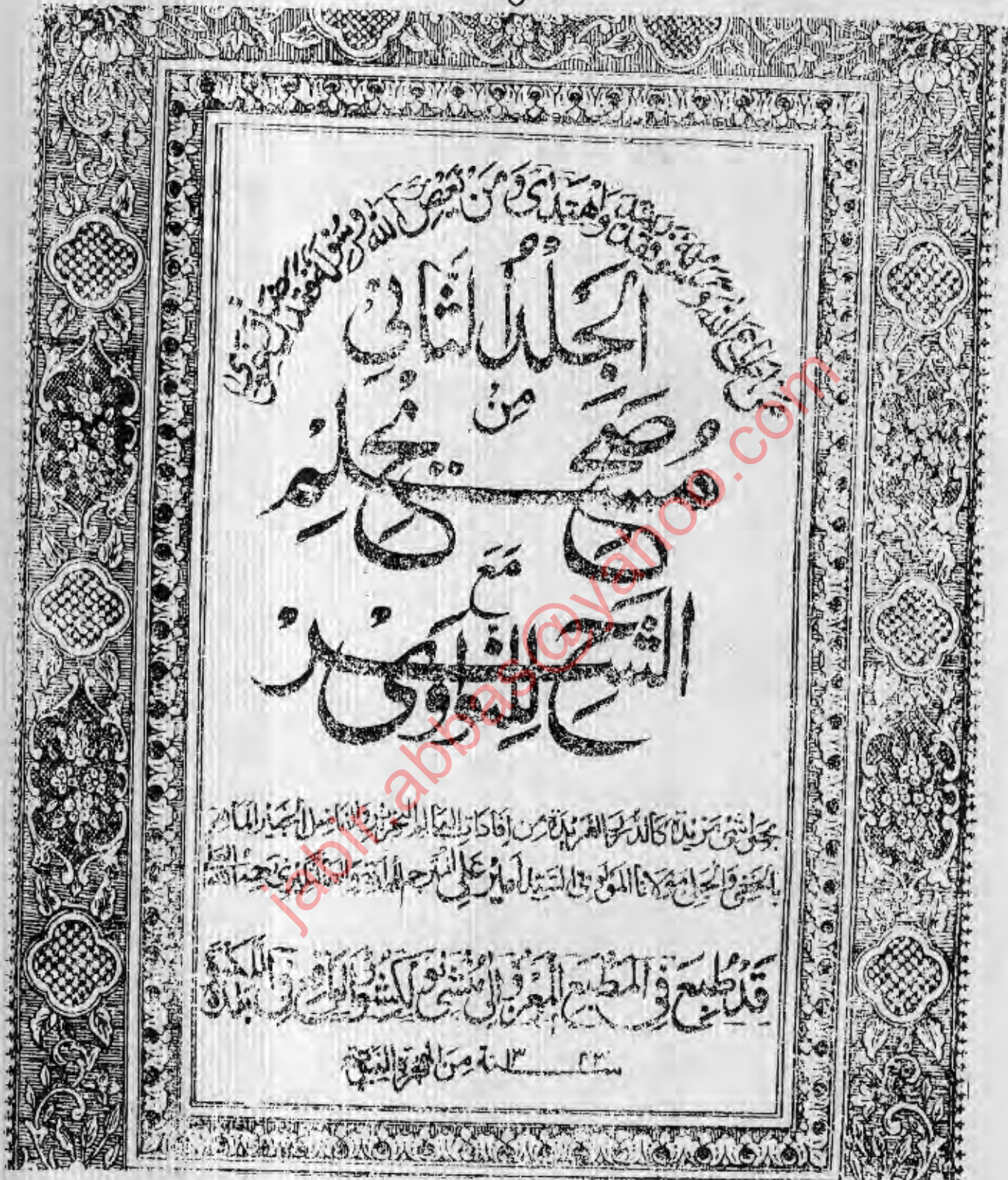
[illegible]

بعض صحت کوڑ سے دھکیلے جائیں گے (العیاذ باللہ)



[illegible]





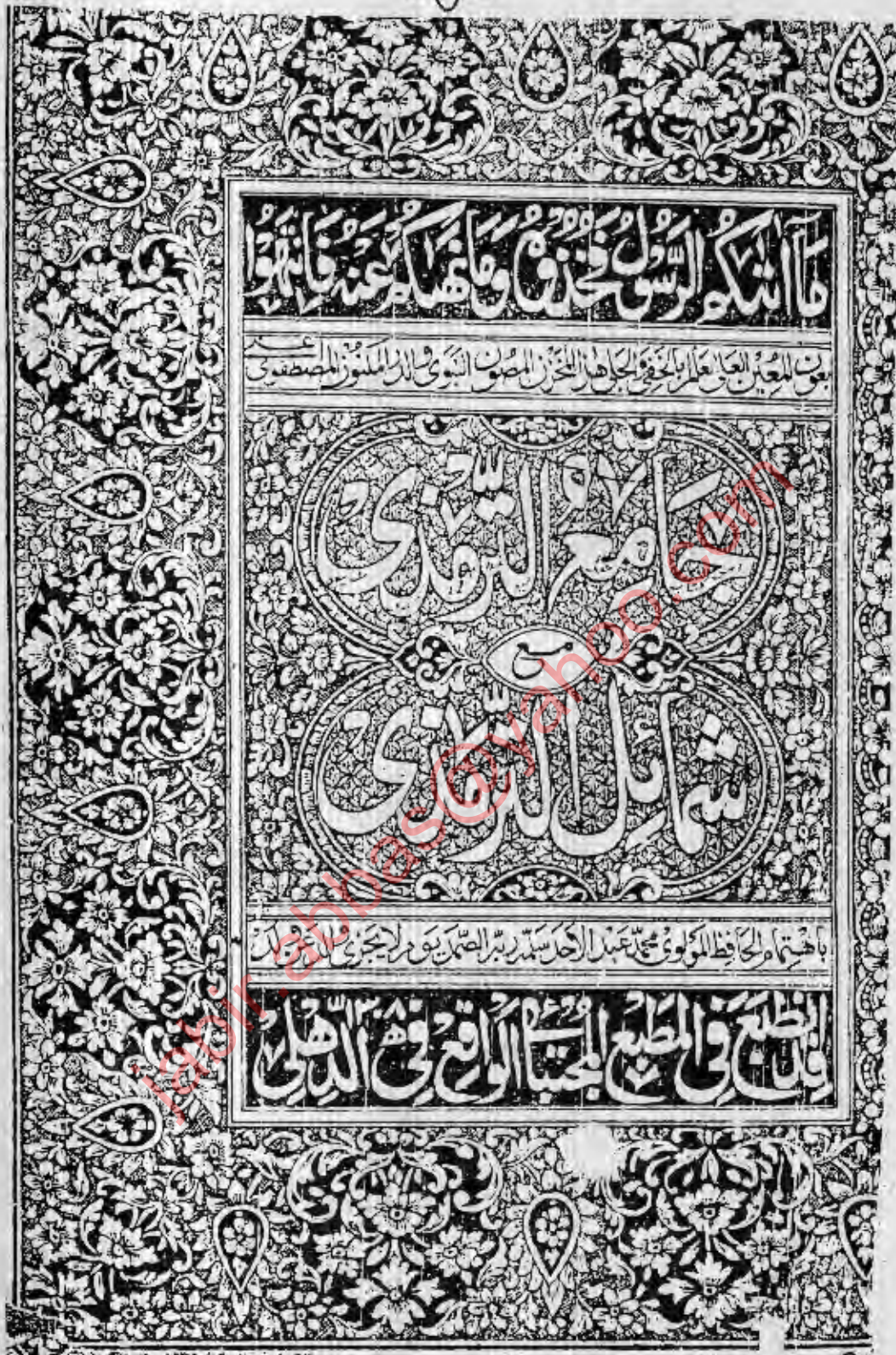


من صحیح مسلم

[illegible]

بعض صحابہؓ حوض کوثر سے دھکیلے جائیں گے (اعیانِ بائندہ)







[illegible]

بعض صحیفہ حوض کوثر سے دھکیلے جائیں گے (العیاذ باللہ)



[illegible][illegible]

بعض صحابہ حوض کوثر سے دھکیلے جائیں گے (اعجاز الیوم)





# مَرْوَاتُ الصَّحَابَةِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

فِي

## الْحَوْضِ وَالْكُوثر

وتشتمل على ثلاث رسائل

١) حاروي في الحوض والكوثر  
جمعة الإمام بفتح بن محمد القرطبي  
ت ٤٧٦ هـ

٢) النزيل على حرد بفتح بن محمد في الحوض والكوثر  
لأستاذ أبي القاسم أبيه بسكوال  
ت ٥٧٨ هـ

٣) السند في أصانك الحوض والكوثر  
جمعة عبد الفادر بن محمد عطا صوفي

تحقيق د. ستاير

939





□ ما رواه عبد الله بن عباس □

| ۷۳ | - قال البخاري :

( حدثنا محمد بن كثير ، أخبرنا سفيان ، حدثنا المغيرة بن النعمان ، قال : حدثني سعيد بن جبير ، عن ابن عباس رضي الله عنهما ، عن النبي ﷺ قال : « إنكم محشورون حفاة عراة غرلاً » . - ثم قرأ : ﴿ كما بدأنا أول خلق نعيده وعداً علينا إنا كنا فاعلين ﴾ (۱) ، وأول من يكسى يوم القيامة إبراهيم . وإن أناساً من أصحابي يؤخذ بهم ذات الشمال ، فأقول : أصحابي ، أصحابي . فيقال : إنهم لم يزالوا مرتدين على أعقابهم منذ فارقتهم ، فأقول كما قال العبد الصالح : ﴿ وكنت عليهم شهيداً ما دمت فيهم - إلى قوله - الحكيم ﴾ (۲) (۳) .

| ۷۴ | - قال ابن أبي عاصم :

( حدثنا يوسف بن موسى ، ثنا جرير ، عن ليث ، عن عبد الملك بن

(۱) الغزل : جمع الأغزل : وهو الأقلف الذي لم يُخشن . (البهاية ۳/ ۳۶۲ ، ۳۶۳/ ۴) .

(۲) الآية | ۱۰۴ | من سورة الأنبياء .

(۳) الآيات | ۱۱۷ - ۱۱۸ | من سورة المائدة .

(۴) صحيح البخاري ۴۵۹/۲ ، ك الأنبياء ، باب قول الله تعالى : ﴿ واتخذ الله إبراهيم خليلاً ﴾ . والحديث أخرجه مسلم في صحيحه ( ۴/ ۲۱۹۴ - ۲۱۹۵ ) ، ك الحنة وصفة

نعيمها ، باب فناء الدنيا . من طريق المغيرة بن النعمان ، عن سعيد ، عن ابن عباس برفعه ، نحوه .





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور جس نے منہ چھپا تو ہم نے بھی آپ کو ان کا نگہبان (ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجا

# جامع ترمذی

مع

## ہشتمائیک ترفک

محدث حلیل امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

(م ۱۳ رجب ۲۷۹ھ)

مترجم

مولانا علامہ محمد صدیق سعیدی ہزاروی

تصحیح و تزیین: سید حامد لطیف چشتی  
 ناشر

فرید بک سٹال  
 اردو بازار  
 لاہور ۲

تحقیقی دستاویز

941





إِبْرَاهِيمَ وَيُوْحٰدًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ بَرَكَاتٍ ذَاتِ  
النَّبِيِّنَ وَذَاتِ الْإِسْكَانِ فَأَقُولُ يَا مَرْثِيَّةُ أَهْلِي  
فِيمَقَالٍ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدٌ قُوِيَ بَعْدَكَ لَكَ  
أَهْلٌ كَوَيْلُوا مُؤَدَّيْنِ عَلَى أَهْلِي بَيْتِ مُنَدٍ  
فَارْحَمِي قَوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الْكَافِرُ  
لَعَنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاتَّكَ  
أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ  
الْمُنْكَثَرِ قَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ  
الْمُعِيزَةِ ابْنِ النُّعْمَانِ قَدْ كَرَّحُوهُ -

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَابْنُ زَيْدٍ  
وَهَارُونُ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَكُمْ تَحْشُرُونَ رِجَالًا لَا تَدْرُونَ  
عَلَى وَجْهِهِمْ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا  
حَدِيثٌ حَسَنٌ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَرْضِ -

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاوُكِيَّةٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ  
عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرَضَتَانِ فَيُحْدِثُ  
وَمَعًا دُرُودًا أَمَّا الْعَرَضَةُ الثَّلَاثَةُ فَيُحْدِثُ ذَلِكَ  
يُحْدِثُ الصُّلُوفُ فِي الْأَيْدِي فَاِخْذُ بِمِصْبَحِهِ وَاحِدَةً  
بِشِمَائِلِهِ وَلَا يَصِلُ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ قَبْلِ أَنْ  
الْحَسَنُ يُؤَيِّسُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ  
بَعْضُهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ لَدُنِّي عَنِ الْحَسَنِ  
عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ مَا جَاءَ مِنْهُ

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَافِعٍ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ

اصحاب سے وائیں اور بائیں طرف سے پکڑتے جائیں  
گے ہیں کہوں گا اسے رب! یہ تو میرے صحابی ہیں کہا  
جائے گا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا برائیاں کیں  
آپ کے وصال کے بعد یہ لوگ (دین اسلام سے) اپنی  
ایڑیوں پر پھرتے پھریں وہی بات انہوں کا جوا اللہ تعالیٰ  
کے وصال کے بعد اس عید اسلام کے ہی اسے اللہ عزوجل ان کو  
عذاب سے توڑے ہندے ہیں وہ انہیں کشتہ سے توڑے گا غالب ہے کہ  
محمد بن بشیر اور محمد بن شبلہ نے بواسطہ  
محمد بن جعفر اور شعبہ، حضرت مغیرہ بن عثمان سے  
اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

بہترین حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت  
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم قیامت کے دن  
پیادہ اور سوار اٹھائے جاؤ گے اور کئی لوگوں کی مدد کے بل  
گھسیٹا جائے گا اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

قیامت کی پیشی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ  
تین مرتبہ پیش کئے جائیں گے دو مرتبہ کی پیشیوں میں جھگڑا  
اور اعتراضات و عذرخواہی ہوگی تیسری پیشی پر اعمال نالے  
اُڑ کر ہاتھوں پر آجائیں گے بعض لوگ داہنے ہاتھ میں  
پتھر لیں گے اور کسی کے بائیں ہاتھ میں ہوں گے یہ حدیث  
اس وجہ سے صحیح نہیں کہ اس کو ابو ہریرہ سے سماع حاصل  
نہیں بعض محدثین نے اسے بواسطہ علی بن علی رضی اللہ  
اور حسن نے حضرت ابو موسیٰ سے مرفوعاً روایت  
کیا ہے۔

حساب میں پوچھ گچھ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ

جلد دوم

بعض صحابہ رسول پاک کے بعد دین اسلام سے پھر گئے تھے





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جاء الحق وزهق الباطل . ان الباطل كان زهوقا

البيان الاظهر

لكشف

مكائد المنظم

مصنف

سيد شهاب جاري

تجاوز عن

ذنب الباري

مدني مسجد لائق علي جوک . داه کینٹ





## بعض صحابہؓ رسول پاکؐ کے بعد دین اسلام سے پھر گئے تھے

۳۲۰

۲۷) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَصْحَابِي مَنْ لَا يَرِافِقُ بَعْدَ انْقِصَابِ رَقَّتِهِ  
مِثْلَ أَصْحَابِي فِي بَعْضِ دَهٍ بَعِيٍّ مِنْ جِبِ مِثْلِ  
سے جدا ہو جائونگا پھر وہ مجھے نہ دیکھ سکیں گے۔  
مقصود یہ ہے کہ وہ مرتد ہو جائیں گے۔

المندالام احمد ص ۲۱۴ ج ۴

صحیح بخاری کتاب الحوض کی روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کچھ لوگ حوض کوثر کی طرف میرا بڑا بڑا پتھر لے کر آ رہے ہوں گے۔ فرشتے اُنہیں روکیں گے تا کہ وہ اصحاب کے اصحاب سے کہیں کہ اُنہیں آنے دو یہ میرے اصحاب ہیں فرشتے کہیں گے "انلے لا تدیری ما احدثوا بعدک" آپ نہیں جانتے کہ اُنہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا فتنے پیدا کئے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ پس میں کہوں گا فسحقاً فسحقاً دھڑ دھڑ سے اُنہیں دھکیں گے جاؤ۔ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے یعنی حیاتِ طیبہ رسول میں مومن تھے لیکن اصطلاحاً صحابی نہ تھے کہ ان کا خاتمہ ایمان پر نہ ہوا۔

یہ لوگ منافق نہیں تھے چنانچہ "انلے لا تدیری ما احدثوا بعدک" کے الفاظ شاہد ہیں کہ آپ کی وفات کے بعد دین سے پھر گئے۔ مرتد ہو گئے۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انا اعرفہم میں اُنہیں پہچانتا ہوں۔" کہ رسولؐ

۴) یہ مسلمہ حقیقت مسلم ہے کہ قرآن سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ قومیں مرتد ہو گئی تھیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ جنگ کی تھی چنانچہ آیت قتال المرتدین کے اذین مصداق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور باقی صحابہ ان کے تابع تھے رضی اللہ عنہم۔

بعض اہل ایمان اصحاب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنبیہ





## الجلد الثاني من شرح المقاصد

(مقاصد في علم الكلام)

للامامة اسعد الدين عمر التفازاني  
اوله جدا من فروع نفحات الامكان الخ  
رتبه على ستة مقاصد فرغ من تأليفه سنة ٧٨٤  
بمعرفة عليه شرح جامع اورد في شرحه مغلطة  
الجزر الاصم وقد شرحها الفضلاء وعليه حاشية  
مولانا علي القاري وعليه حاشية للمولى الياس ابن ابراهيم  
السينابي قال صاحب الشفايق وهي لطيفة جدا رأيتها  
بخطه وعليه تعليقه للمولى احمد بن موسى الخليل  
ذكره المجدي في ذيله ومولانا مصطفى  
مصلح الدين المعروف بحسام زاده  
كتب حاشية عليه ذكره المجدي  
واختصره الشيخ محمد بن  
محمد الابجي سماه مقاصد  
المقاصد

(من مامى المكتبة)

معارف نظارت جليله سي رخصتيله طبع اولتمتدرا

مخلاف چارشوسنده (بوسنوی الحاج محرم افنديك) دكانده  
فروخت اولنوز







## بعض صحابہؓ جہاد حق سے ہٹ کر ظلم و فتنہ کی حد تک پہنچ گئے

۳۰۶

ان اجتہادہ فی ہذہ المسئلۃ وحکمہ بدم القصاص علی الباغی او باشرط زوال المنع صواب واجتہاد القائلین بالوجوب خطا، لیصلحہ مقاتلتہم وهل هذا الا كما اذا خرج طائفة علی الامام وطالبوا منه الانتصا ص من قتل مسلما بالقتل قلنا ايس قضاينا بخطائهم فی الاجتہاد قلنا الى حکم المسئلة نفسه بل الى اعتقادهم ان علیا رضی اللہ عنہ يعرف القتلة باعیانہم وبقدر علی الانتصا ص منهم کیف وقد كانت عشرة آلاف من الرسل یأسون السلاح وینادون اننا کلنا قتلة عثمان وبهذا یظهر فساد ما ذهب الیه عمر بن عبیدہ وواصل بن عطاء من ان المصیب احدی الطائفتین ولا نفع له علی التبعین وکذا ما ذهب الیه البعض من ان کلنا الطائفتین علی الصواب بناء علی تصویب کل مجتہد وذلك لان الخلاف انما هو فيما اذا کان کل منهما مجتهدا فی الدین علی الشرائط المذكورة والاجتہاد لا فی کل من یخول شبهة واهبة ویاول نأویلا فاسدا واهذا ذهب اکثرهم الى ان اول من بغی فی الاسلام معاویة لان قتله عثمان لم یکنوا یفتوا بل ظلمة وعتاة لعدم الاعتماد بشبهتهم ولانهم بعد کشف الشبهة اصرروا اصرارا واستکبروا استکبارا (قال وفي حرب الخوارج ۳) الامر اظهر لان الحکمة من نصبت الامام وهی تألف القلوب واجتماع الكلمة كما یحصل بالقتال فقد یحصل بالحکم صیما وقد شرط ان یحکم الحکمان بکتاب اللہ ثم سنة رسول اللہ وایضا ورد النص فی اصلاح الزوجین بان یمتوا حکما من اهلہ و حکما من اهلها وغایة من شأنهم ان اللہ تعالیٰ اوجب القتال لقوله تعالیٰ فقاتلوا الذین فی حق نفي الى امر اللہ فلا یجوز العدول عنه الى التحکیم والجواب بعد تسامیم کون الامر للفقور او کون الغناء الجزأیة لا تعقیب انه انما اوجب القتال بعد ايجاب اصلاح وهذا اصلاح فلا یعدل عنه الى القتال مالم یتعذر فان قبل یزعمون ان الوقیعة فی الصحابة رضی اللہ عنہم بالظمن والظن والتفسیق والتضلیل بدعة وضلالة وخروج عن مذهب الحق والصحابة انفسهم کما یقتضون باللسان ویتقاولون باللسان عما یکره وذلك وقیعة قلنا مقاتلتهم ومخاضتهم فی الکلام كانت محض نسبة الى الخطأ ونقر بر علی قلة التأمل وقصد الی الرجوع الی الحق ومقاتلتهم كانت لارتفاع الثبائن والعود الی الالفة والاجتماع بعد ما لم یکن طریق سواء فی الجملۃ فلم یقصدوا الا الخیر والصلاح فی الدین واما اليوم فلا معنی لبسط اللسان فیه الا التهامون بنقله الذین الباذلین انفسهم و اموالهم فی نصرته المکرمین بحجة خیر البشر ومحبه (قال واما بعدهم ۲) یعنی ان ما وقع بین الصحابة من الحاربات والمشاجرات علی الوجه المפור في کتب التواریخ والمذکور علی السنة الثقات بدل بظاهره علی ان بعضهم قد حاد عن طریق الحق وبلغ حد الظلم والفسق وکان الباغی له الحقد والعناد والحسد والداد وظلم الملک والریاسة والمیل الی الذوات والشهوات اذ ايس کل صحابی موصوما ولا کل من اتى النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالخیر موصوما الا ان العلماء

(الحسن)

تحقیقی دستاویز

946





# قاسم العلوم

مع اردو ترجمہ — انوار النجوم

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ  
بانی دارالعلوم دیوبند کے فارسی میں مجتہدانہ علمی  
خطوط جو معرفت بانی اور کشفیات الہامی کا مرقع  
اور جلوہ قدرت کا ثبوت ہیں مع اردو ترجمہ و حواشی

از  
پروفیسر محمد انوار الحسن شیرکوٹی

خیابان پریس  
اردو بازار / دربارہا کیٹ لاہور

تحقیقی دستاویز

947





مافی الباب بسبب خرابیہائی پینہائی کہ  
درشت ہیکو منافقان کہ در بیعت  
ارمنوان شریک بودند و لوجہ نفاق،  
رمنوان اللہ نصیب او شال نشد، یزید  
ہم از فضائل ایں بشارت محروم ماند۔

بارے میں پوشیدہ خرابیوں کے باعث  
کہ یزید رکھتا تھا۔ منافقوں کی طرح جو کہ  
بیعت رضوان میں شریک تھے اور  
نفاق کی وجہ سے "اللہ کی خوشنودی"  
ان کو نصیب نہ ہوئی۔ یزید بھی اس  
بشارت کی تفصیلات سے محروم رہا۔

### مذہب امیر معاویہ در بارہ خلافت

واینطرف مذہب حضرت امیر معاویہ  
رضی اللہ عنہ در بارہ خلافت اں بود کہ  
برکر اسلیقہ انتظام مملکت زائد دیگران  
باشد گو افضل از و باشند افضل است  
از دیگران نظر بریں اور افضل از  
دیگران دانستند و اگر افضل ندانستند  
پس ہمیش از ایں نیست کہ ترک افضل  
کردند۔ چنانچہ در مقدمات سابقہ واضح  
شدہ کہ استملاک افضل، افضل است نہ  
واجب۔ لیکن اینقدر رائے بتواں گفت  
کہ بسبب و شتم امیر معاویہ پیش آئیم  
و اینطرف امیر معاویہ رضی اللہ عنہ را  
از اجلہ صحابہ نمی شماریم کہ نسبت ترک  
افضل و اولی ہم در پنجین امور معذرتہ نماییم

### امیر معاویہ کا خلافت کے بارے میں نظریہ

اور اس طرف حضرت امیر معاویہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نظریہ خلافت کے  
متعلق یہ تھا کہ جس کسی کو مملکت کے  
انتظام کا سلیقہ دوسروں سے زیادہ ہو  
گو اس سے افضل ہوں تو دوسروں سے  
اس کا خلیفہ بنانا افضل ہے اس بات پر  
تصریح کرتے ہوئے یزید کو انہوں نے  
دوسروں سے افضل جانا اور اگر بالفرض  
افضل نہ بھی جانا تو اس سے زیادہ  
بات آگے نہیں بڑھتی کہ انہوں نے فضل  
کو چھوڑ دیا جیسا کہ گزشتہ مقدمات میں  
 واضح ہو گیا کہ افضل کا خلیفہ بنانا افضل  
ہے نہ کہ واجب لیکن اتنی بات کے باعث ترک  
افضل کا ان پر گناہ نہیں تقویا جاسکتا کہ  
امیر معاویہ کے ساتھ کالم کو ح سے ہم پیش آئیں۔

بیت رضوان میں منافقین مجاہد بھی شریک تھے (نورانی)

یعنی افضل کو تاہم مقام نامزد کرنا زیادہ اچھا ہے واجب نہیں ہے۔ مترجم

تحقیقی دستاویز



کتابخانه  
شریفیہ  
جلد دوم

۷۲۷۵، احادیث نبوی کا بیشش بہا خزانہ

جس کو ابو عبد اللہ امام بخاری نے جمع کر کے مسلمانانِ عالم پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔

ترجمہ و فوائد اور ضروری تشریحات

(۱۸۰)

(۱) مَوْلَانَا اَبُو الْعَلِيٍّ صَاحِبُ  
(۲) مَوْلَانَا اَبُو الْقَاسِمِ صَاحِبُ  
(۳) مَوْلَانَا سُبْحَانَ مُحَمَّدٍ صَاحِبُ  
(۴) مَوْلَانَا قَاضِيْ اَحْمَدُ صَاحِبُ

ناشر: محمد سعید ایندیز تاجر ان کتب محل مقابل مولوی مسافر کراچی





سے رہے ہیں ان زید نے کہا میں آنحضرت کے بعد اس معاملہ میں کسی سے بیعت نہ کروں گا۔ کیونکہ ان زید حضور اکرم کے ہمراہ حدیبیہ کی بیعت میں حاضر تھے۔

یحییٰ بن یسے محارب بن ابیہ والد سے اور وہ ایسا بن سلمہ بن کوثر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے جو اصحاب حجرہ میں سے تھے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ کر واپس آتے تھے تو دیواروں کا سایہ نہ پڑتا تھا کہ ہم اس میں بیٹھے۔

قیس بن مسید، حاتم، یزید بن ابی مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سلمہ بن اکوع سے کہا کہ تم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر کس افراد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی وہ کہنے لگے ہم نے نوت پر بیعت کی تھی۔

احمد بن اشکاب، محمد بن یحییٰ، عمار بن مسیب، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے بارہ بن عازب سے کہا کہ تم قابل مبارک مبارک ہو کہ تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کا ثمر حاصل ہوا اور تم نے درخت کے نیچے آپ سے بیعت کی سعادت حاصل کی انہوں نے انکار سے فرمایا کہ اسے غیبی حکم کو معلوم نہیں کہ ہم نے آنحضرت کے بعد کیا کیا برائیاں کیں۔

اسحاق، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو ثابت بن مہاک نے بتایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔

احمد بن اسحاق، عثمان بن عمر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ انا فقہا کلمتی میں سے مراد صلح حدیبیہ ہے اس وقت آپ کے

قِيلَ لَهُ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أَبَايَعُ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَعْدًا مَعَهُ أَحَدٌ يُدْبِيهِ +

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنُ بَعْنَى الْمُحَارَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كُنَّا نَصِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَصْرَفُ وَلَكِنَّ لِلْحَيْطَانِ ظِلًّا لَمْ تَنْظِلْ فِيهِ +

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ +

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسْتَبِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ طَلَبْتُ لَكَ صِغْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ لَا تَسْأَلُنِي مَا أَحَدُنَا بَعْدَكَ +

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هُوَارٍ سَلَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ شَابِتَ بْنَ الصَّخَالِ أَحْبَبَهُ أَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ +

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ عَنْ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ مَعَا مَيْدِنَا

برائے بن عازب نے کہا ہم نے بعد از رسول ہمت ہی برائیاں کیں









الجمهورية العراقية  
وزارة الأوقاف والشؤون الدينية  
إحياء التراث الإسلامي

١٣

ربيع الأبرار و نصوص الأخبار

تصنيف

الأستاذ محمد بن عبد الرحمن النجاشي

تحقيق

الدكتور سليم النجاشي

الجزء الثالث

الكتاب الثالث عشر

١٤٠٠ هـ - ١٩٨٠ م







### چار آدمیوں نے امیر معاویہ کے باپ ہونے کا دعویٰ کیا

وكان معاوية<sup>(۱)</sup> يعزى الى أربعة : الى مسافر بن أبي عمرو<sup>(۲)</sup> ، وإلى  
عمار بن الوليد<sup>(۳)</sup> ، وإلى العباس بن عبد المطلب<sup>(۴)</sup> ، وإلى الصباح<sup>(۵)</sup> من  
أسود كان عماراً • قالوا : كان أبو سفيان دميماً<sup>(۶)</sup> قصيراً ، وكان الصباح  
عبيطاً لابي سفيان شهاباً وسيماً ، فدعته هند<sup>(۷)</sup> الى نفسها •  
وقالوا أن عتبة بن أبي سفيان<sup>(۸)</sup> من الصباح أيضاً ، وإنما كرهت  
أن تضعه في منزلهما ، فخرجت الي أحياد فوضعت هناك • وفي ذلك قال  
جسان :

من النبي جباب الخيل سحاء ملقى غير ذي سهد  
تجلب به بظاء أسمة من سشمس صلته أحد

هو معاوية بن أبي سفيان الخليفة الأموي ، وواضح أن هذا  
الخبير والذي بعده موضوعان وضعه الدين ركن من بني أمية •  
فقد كانت عمة من فضليات النساء قبل إسلامها وبمسند أن  
سمعت وأربع رسول الله صلى الله عليه وسلم  
في الأصل : أبي عمرو بن مسافر بن أبي عمرو بن أمية بن  
عبد شمس بن ذية مضاف • وكان سيداً حواداً ، وهو أحد  
زوائد التركيب ، وإنما سمو بذلك لأنهم كانوا لا يدعون عربياً  
ولا عازاً شريفاً ولا محدثاً يجازيهم إلا أنزله وتكفلوا به حتى  
يضعن وهو أحد شعراء قريش • وكان يناقض عماراً بن الوليد ،  
وكان شعراً في عهد خلف عتبة بن ربيعة ، وكان يقواعاً ، فخطبها  
أبو ربيعة بعد فراغها من الغيرة ، فلم ترص نروته ومأنه ،  
وكان أن تزوجها أبو سفيان ، فحزن مسافر ، وانتهى به الحزن  
إلى أن مات بهيمة ودفن بها ، ( انظر الاغانى ٤٢: ٨ ، ٥٢ ،  
والروض الأنت )





# انسانیت

موت کے دروازہ پر

مولانا ابوالکلام آزاد

ابوالکلام آزاد

اردو بازار، لاہور، پاکستان



12.





شہادتِ حسین  
رضی اللہ عنہ

از مولانا ابوالکلام آزاد

ناشر

اسلامی اکادمی ناشران کتب اردو بازار لاہور

تحقیقی دستاویز

965





## امیر معلوم باپ کا بیٹا تھا

۳۸

میں علی بن حسین بن علی ہوں۔ قسم رب کعبہ کی ہم نبی کے قرب کے زیادہ حق دار ہیں۔ قسم خدا کی انا معلوم باپ کے لڑکے کا بیٹا ہم پر حکومت نہ کر سکے گا۔“

بڑی شجاعت سے لڑے۔ آخر وہ منافق العبدی کی تلوار سے شہید ہو گئے۔ ایک راوی بتاتا ہے میں نے دیکھا، خیمے سے ایک عورت تیزی سے نکلی۔ اتنی حسین نفی جیسے اٹھا ہوا سورج وہ چلا رہی تھی۔ ”راہ بھائی! آؤ بیٹھے! میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا، ہر زینب بنت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، لیکن حضرت حسینؑ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور خیمے میں پہنچا آئے۔ پھر علی اکبرؑ انکسٹھان، اوسینہ کے سامنے لا کر رکھ دی۔

ان کے بعد امیت، ادینی ہاشم کے دوسرے جانفروش قتل ہوئے۔

**ایک جوان لڑکھا** رہے، یہاں تک کہ میدان میں ایک جوان رعنا نمودار ہوا، دو گز پھرتے، تہ بند باندھے اور پاؤں میں نعل پہنتے تھا۔ بائیں سار کی دوڑی ٹوٹی ہوئی تھی وہ اس قدر بین کلاؤس کا چہرہ چاند کا کمرہ معمر ہوتا تھا۔ سرچ بھینتا ہوا اور دھڑکتا۔

لوٹ پڑا۔ عمر دین سعد ازدی نے اس کے سر پہ تلوار مار دی۔ لڑکھا چلا آیا۔ ”ہاں بے چارہ! ایڑیوں پر گر پڑا۔ آواز سنتے ہی حسرت حسینؑ کے دل سے نکل گئی اور غصہ ناک منبری فرج قاتل پر پڑے۔ بے پناہ غوار کا وار کیا۔ قاتل نے ہاتھ اٹھا دیا، مگر ہاتھ کھنسی سے کٹ کر اڑا۔ چٹا تھا۔ زخم کھل کر قاتل نے پکارنا شروع کیا۔ فرج اسے بچانے کے لئے لوٹ پڑی۔ مگر کھیر بچ میں بچانے کی جگہ اسے روند ڈالا۔ راوی کہتا ہے۔ جب نیبا چھوٹ گیا۔ تو کیا دیکھنا ہے کہ حضرت حسینؑ لڑکے کے سر ہانے کھڑے ہیں وہ ایڑیاں رگڑ رہا ہے اور آپ فرما رہے ہیں: ”ان کے لئے ہلاکت جنہوں نے مجھے قتل کیا ہے۔ قیامت کے دن تیرے نانا کو یہ کیا جواب دیں گے؟“ بخدا تیرے چچا کے لئے سخت حسرت کا مقام ہے کہ تو اسے پکارے اور وہ جواب نہ دے۔





امیر مہلویہ نے بت فروشی کر کے کفار کے لئے بت پرستی میں مدد کی ہے

(۴۶)

ولا یباح الاندام علی القتل فی حالۃ الاکرام فیہ قدین عظم حرمة المؤمن عند اللہ تعالیٰ وهو  
حسرا ابن عباس رضی اللہ عنہ انما النبیۃ بالاسان لیس بالید یعنی القتل والقیۃ بالاسان هو اجراء  
کلمۃ الکفر مکرھا وعن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قل قتلتہ بالسوط أشد من قتلة السیف قتلوا لہ  
وکیف ذلک قال ان الرجل یضرب بالسوط حتی یرکب الخشب یعنی الذی یراد صلبہ یضرب  
بالسوط حتی یصلہ لاسلم وان کان یعلم ما یراد بہ اذا صمد وفيہ دلیل ان الاکرام کما یتحقق  
بالتمہید بالقتل یتحقق بالتمہید بالضرب الذی یخاف منه التاف والمراد بالفتنة المذاب قال اللہ  
تعالیٰ ذوقوا فتنتکم وقال اللہ تعالیٰ ان الذین قتلوا المؤمنین وللمؤمنات اى عذوبہم فمناہ عذاب  
السوط أشد من عذاب السیف لان الالم فی القتل بالسیف یکون فی ساعۃ وتوالی الالم فی  
الضرب بالسوط الی أن یکون آخرہ الموت وقد کان حذیفۃ رضی اللہ عنہ ممن یشتمل  
الثقیۃ علی ماروی اہہ یداری رجلا قلیل لہ الک منافی فقال لا وانکی اشتری دینی بفضہ  
بعض غفلة أن ینھب کلہ وقد اتلی ببعض ذلک فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علی ماروی أن الشریکین أخذوہ واستعانوہ علی أن لا یبصر رسول اللہ فی غزوہ فلما  
تخاص منهم جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وأخبرہ بذلك فقتل علیہ الصلاة والسلام  
أوف لم یهدم ونحن کسین باللہ علیہم وذكر عن مسروق رحمہ اللہ قال بیث مناویۃ  
رضی اللہ عنہ یماثل من صغر تباع بأرض المند فرہا علی مسروق رحمہ اللہ قال واللہ لو  
أفی أعلم أنه یقتل لفرقنا وانکی أخاف أن یعدنی فیقتلنی واللہ لا یدری اى الرجلین مناویۃ  
رجل قد زین لہ سوء عملہ أو رجل قد یبش من الآخرة فهو یتمتع فی الدنیا ویبذل ہذہ  
تماثل کانت أصیبت فی الثقیۃ فأمر مناویۃ ورضی اللہ عنہ بیما بأرض المند لیتخدم الاسلحة  
والکراغ لانزاة فیکون ذلیلا لابی حنیفۃ رحمہ اللہ فی جواز یمع الصنم والصلیب ممن  
یبدہ کما هو طریقۃ القیاس وقد استعظم ذلک مسروق رحمہ اللہ کما هو طریقۃ الاستحسان  
الذی ذہب الیہ أبو یوسف ومحمد رحمہما اللہ فی کراهۃ ذلک ومسروق من علماء التابعین  
وکان یزاحم الصحابة رضی اللہ عنہم فی القنوی وقد رجع ابن عباس الی قوله فی مسئلة الذفر  
بذبح الولد ولكن مع هذا قول مناویۃ رضی اللہ عنہ مقدم علی قوله وقد کانوا فی المجہدات  
یحق بعضهم الوعد بالبعض کما قال علی رضی اللہ عنہ من أراد أن یتعم جرائمہم جہنم فلیقل  
فی الحدیثی قول زید رضی اللہ عنہ وانما قلنا هذا لانه لا یظن بمسروق رحمہ اللہ انه قال فی

الجزء الرابع والعشرون من

## کتاب المبیطو شیشین الثن الشیخین

وکتب ظاہر الروایۃ أنت • ستا وبالاصول ایضا سیت  
صنفها محمد الشیبانی • حرر فیہ المذهب النعمانی  
الجامع الصغیر والکبیر • والیر الکبیر والصغیر  
ثم الزیادات مع المبیط • توارث بالسند المضبوط  
ویجمع الست کتاب الکافی • لاحاکم الشیخ فهو الکافی  
افوی شروحه الذی کالشمس • مبیطو شمس الامۃ السرخسی

تنبیہ • قبل ان یرجع من حضرات افاض العلماء تصحیح هذا الکتاب بمساعدة  
جاء من ذری الدق من اهل العلم واللہ المستعان وعلیہ التکلیف

دارالمعرفة  
مبیزوت لبنان

تحقیقی دستاویز

958





# تهذيب الحكيم في إسماء الرجال

للحافظ المتقن جمال الدين أبي الحجاج يوسف المزني  
٦٥٤ - ٧٤٢ هـ

المجلد الرابع

مخرج الأحاديث وأشرف على طبعه  
شعيب الأرنؤوط

حققه ، وضبط نصه ، وعلق عليه  
الدكتور بشارة عواد معروف

مؤسسة الرسالة







وشہد معہ صفین امیراً علی بنی تمیم ۔

روى عنه : الأحنف بن قيس التميمي ، والحسن البصري  
(عس) ۔

قال أحمد بن عبد الله العجلي : بصري ، تابعي ، ثقة ۔

وقال أبو أحمد القسري ، تميمي ، شريف ، لحق  
النبي ﷺ ، وروى عنه ، ثم صحب أمير المؤمنين علياً ، وكان يقال  
له : مخروق ۔ لأنه أحرق ابن الحضرمي بالبصرة ، وكان ابن  
الحضرمي وجهه به معاوية إلى البصرة ، ينسئ قتل عثمان ، واستنفر  
أهل البصرة على قتال علي ، فوجه علي جارية بن قدامة إليه فتحصن  
منه ابن الحضرمي بدار يعرف بدار سينيل<sup>(۱)</sup> ، فأضرم جارية الدار  
عليه ، فاحترقت بمن فيها ، وكان جارية شجاعاً مقداماً فانكأ ۔

وقال محمد بن سعد في تسمية من نزل البصرة من الصحابة :  
جارية بن قدامة السعدي ، وله أخبار وشاهد ، كان مع علي بن أبي  
طالب ، بعثه إلى البصرة ، وبها عبد الله بن عامر الحضرمي ، خليفة  
عبد الله بن عامر بن كرز ، فحاصروه في دار سينيل - رجل من بني  
تميم - ، وكان معاوية بعثه إلى البصرة يتابع له ۔

وقال أبو بكر بن أبي الدنيا : حدثني أبو عثمان القرشي ، وهو  
سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي ، قال : حدثنا محمد بن سعيد ،  
قال : حدثنا عبد الملك بن عمير ، قال : قدم جارية بن قدامة

(۱) هكذا هي مجودة متفنة بخط ابن المهندس وغيره من النساخ ، وفي «أبد الغاية» : «سينيل»  
وكذلك في «الإصابة» ، «رواجع» «تاج العروس» ، قال : «وابن سينيل» ، بالكسر ، رجل بصري أحرق جارية  
ابن قدامة - وهو من أصحاب علي رضي الله عنه - خمسين رجلاً من أهل البصرة في داره ، !

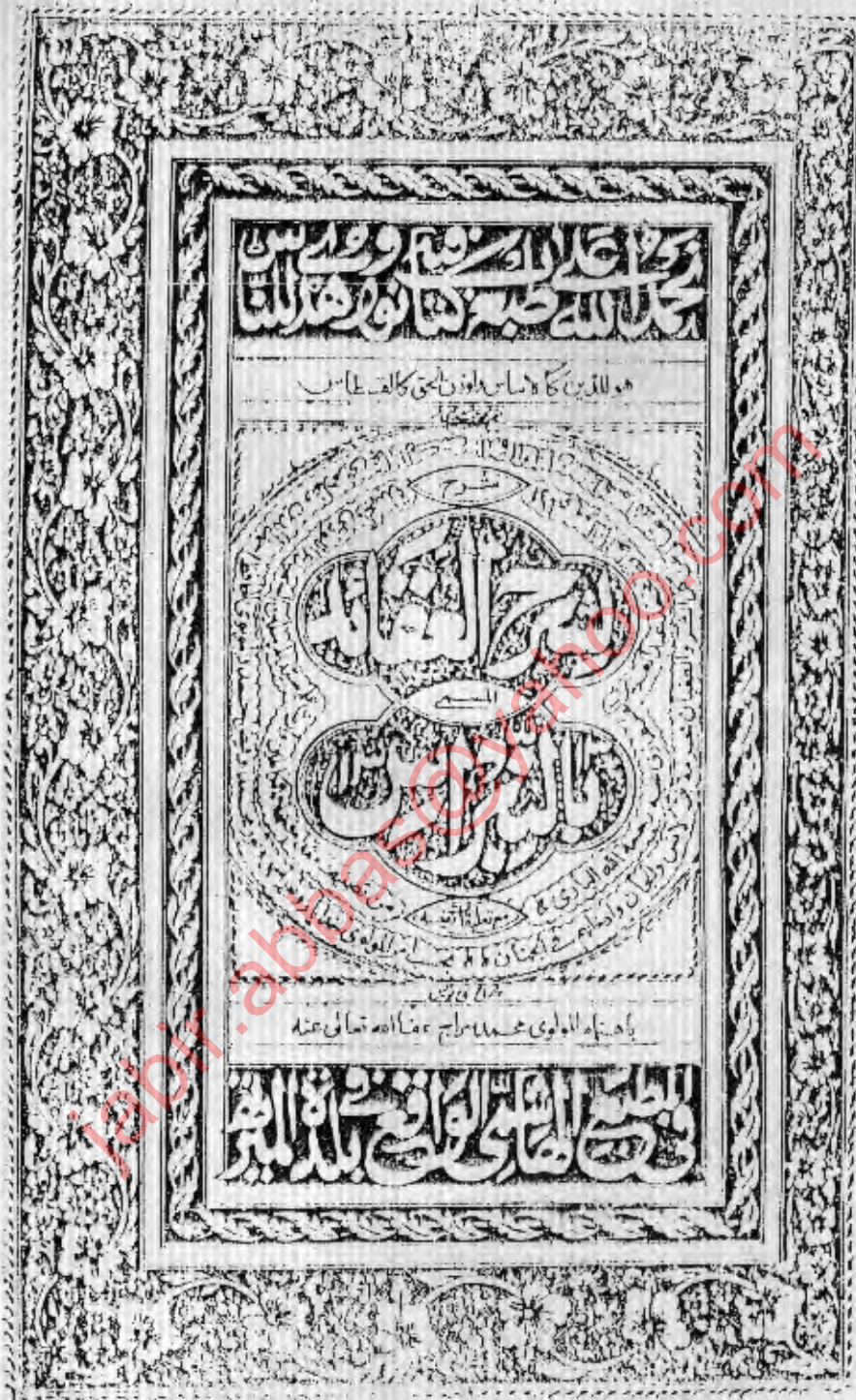




السَّعْدِيُّ عَلَى مُعَاوِيَةَ ، وَمَعَ مُعَاوِيَةَ عَلَى سَرِيرِهِ الْأَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ ،  
وَالْحُبَابُ الْمُجَاشِعِيُّ ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ : مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : جَارِيَةٌ بِنُ  
قَدَامَةَ - قَالَ : وَكَانَ قَلِيلًا - قَالَ : وَمَا عَسَيْتَ أَنْ تَكُونَ ، هَلْ أَنْتِ إِلَّا  
نَحْلَةٌ ؟ قَالَ : لَا تَفْعَلْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَدْ شَبَّهْتَنِي بِهَا حَامِيَةُ  
اللَّسْعَةِ ، حُلْوَةُ الْبُسَاقِ ، وَاللَّهُ مَا مُعَاوِيَةَ إِلَّا كَلْبِيَّةٌ تَعَاوِيُ الْكِلَابَ ، وَمَا  
أَمِيَّةٌ إِلَّا تَصْغِيرُ أَمَةٍ ! قَالَ مُعَاوِيَةُ : لَا تَفْعَلْ . قَالَ : إِنَّكَ فَعَلْتَ .  
قَالَ : أَذْنُ فَاجْلِسْ مَعِيَ عَلَى السَّرِيرِ . قَالَ : لَا . قَالَ : لِمَ ؟ قَالَ :  
رَأَيْتُ هَذَيْنِ قَدْ أَمَاطَانِي عَنْ مَجْلِسِكَ ، فَلَمْ أَكُنْ لِأَشْرِكُهُمَا ، قَالَ :  
أَذْنُ أُسَارُكَ ، قَدَامَةَ . قَالَ : إِنِّي أَشْرَيْتُ مِنْ هَذَيْنِ دِينَهُمَا . قَالَ :  
وَمَنِي فَاشْتَرِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : لَا تَجِيرُ !

قَالَ : وَأَتَجَرَّنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ الْقُرْشِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ  
الْقُرْشِيِّ ، عَنْ مُسْلَمَةَ - وَهِيَ ابْنَةُ مُجَارِبَ - عَنْ الْفَضْلِ بْنِ سُوَيْدٍ ،  
قَالَ : وَفَدَ الْأَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ ، وَجَارِيَةٌ بِنُ قَدَامَةَ ، وَالْحُبَابُ بْنُ يَزِيدَ  
الْمُجَاشِعِيُّ ، عَلَى مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ لَجَارِيَةٍ : يَا جَارِيَةُ أَنْتِ السَّاعِي مَعَ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، وَالْمَوْقِدُ النَّارِ فِي شِعْلِكَ ، نَحْوُ قَرَى غُرَبِيَّةَ  
تَسْفِكُ دِمَاءَهُمْ ؟ قَالَ جَارِيَةٌ : يَا مُعَاوِيَةَ دَعِ عَنْكَ عَلِيًّا ، فَمَا أَبْغَضْنَا  
عَلِيًّا مِمَّنْ أَحْبَبْنَاهُ ، وَلَا غَشَّشْنَاهُ مِمَّنْ نَصَحْنَاهُ . قَالَ : وَيَحْكُ يَا جَارِيَةُ ،  
مَا كَانَ أَهْوَنَكَ عَلَى أَهْلِكَ ، إِذْ سَمَّوكَ جَارِيَةَ ! قَالَ : أَنْتِ يَا مُعَاوِيَةَ  
كُنْتَ أَهْوَنَ عَلَى أَهْلِكَ إِذْ سَمَّوكَ مُعَاوِيَةَ . قَالَ : لَا أَمَ لَكَ . قَالَ : أَمَ  
مَا وَلَدْتَنِي . إِنْ قَوَّاهُ السُّيُوفُ الَّتِي لَقِينَاكَ بِهَا بِصَفِّينَ فِي أَيْدِينَا .  
قَالَ : إِنَّكَ لَتَهْذَنِي . قَالَ : إِنَّكَ لَمْ تَمْلِكْنَا قَسْرَةَ ، وَلَمْ تَفْتَحْنَا  
غَنَوَةَ ، وَلَكِنْ أَعْطَيْتَنَا عَهْدًا وَمَوَاقِيقَ ، فَإِنْ وَفَّقْتَ لَنَا ، وَفَيْنَا لَكَ ، وَإِنْ







معاویہ کا معنی کتیا کے ہیں جو کتوں کے ساتھ مل کر بھونکتی ہے

[illegible]





للمشهورية العزمية  
فانتبه مدنيون الأوقاف  
إحياء التراث الإسلامي

15

ربیع الأبرار و نصوص الأخبار

تَصْنِيفُ

الامام محمد بن عبد الله بن عثمان بن خثيم

تخصیص

الذِّكْرُ سَلَامٌ نَعِيمٌ

الجزء الأول

الكتاب الثالث عشر





## معاویہ کا معنی کتیا کے ہیں جو کتوں کے ساتھ مل کر بھونکتی ہے

عالم : وانك معاوية وما معاوية الا كلبة عوت فاستعوت الكلاب ، وانك لابن حرب والمسلم خير من الحرب ، وانك لابن صخر والسهل خير من الصخر ، وانك لابن أمية وما أمية الا أمة صغرت ، فكيف صرت أمير المؤمنين ؟ وخرج وهو يقول :

أيشتمني معاوية بن حرب      وسيفي صارم ومعني لساني  
وحولي من ذوي يمن ليوت      ضراغمة تهش الى الطعان  
يعير بالدمامة من سقاء      وريبات الخدود من الغواني  
ذوات الحسن والريال جهم      شتم وجهه ماضي الجنان<sup>(۱)</sup>

قال أبو يوسف<sup>(۲)</sup> رحمه الله لبعض من اعترض في كلامه : أنت من أرض هذا ، فإذا ذكر من هذا فاستأمر ولا تستأمد .

(۱) الريال والريال : الاسد . والجهم : الكريه الوحه . وسيد الوجه : كريهه .

(۲) هو القاضي أبو يوسف . يعقوب بن ابراهيم بن حبيب الانصاري الكوفي البغدادي صاحب أبي حنيفة . ولد بالكوفة سنة ۱۱۳ھ وتفقّه بالحديث والرواية . ثم لزم أبا حنيفة فطلب عنده الرأي . وولي القضاء ببغداد أيام المهدي والهادي والرشيد ، وهو أول من دعى قاضي القضاة . مات ببغداد سنة ۱۸۲ھ وهو على القضاء . وكان أول من وضع الكتب في أصول الفقه على مذهب أبي حنيفة ، وكان واسع العلم بالتفسير والمنازعي وأيام العرب . وله كتب كثيرة منها : الخراج مطبوع ، والآثار مطبوع وهو مسند أبي حنيفة ، وأدب القاضي والرد على مالك بن أنس ، والجوامع في أربعين فصلا ، الفه ليحيى بن خالد البرمكي . ذكر فيه اختلاف الناس والرأي المأخوذ به . ابن النديم ۲۰۳ وتاريخ بغداد ۱۴: ۲۴۲ ووفيات الأعيان ۳: ۳۰۳ ومفتاح السعد ۵۲: ۱۰۰ وأخبار القضاة لوكيع ۳: ۲۵۴ والنجوم الزاهرة ۲: ۱۰۷ والبداية والنهاية ۱۰: ۱۸۰ والخواهر المضيئة ۲: ۲۲۰ والانتقاء ۱۷۲ ومروءة الجنان ۳۸۲ وشرح ألفية العراقي ۲: ۱۶۳ والشذرات ۱: ۲۹۸ وتكملة بروكلمان ۱: ۲۸۸ وأعلام العرب في العلوم والفنون ۱: ۳۰ .

۷۰۰





لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ

# تاریخ الخلفاء

تالیف

جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

کا ترجمہ

میاں الامرا

مترجمہ

مولانا حکیم شبیر احمد صاحب انصاری

مید پبلشنگ کمپنی، ۴۰- اردو بازار \* لاہور





سلفی نے طواریات میں بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد ماجد سے حضرت علیؑ اور حضرت معاویہؓ کی نسبت سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اصل یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہت لوگ دشمن تھے جو آپ کے اندر ہمیشہ عیب جوئی کرتے رہتے تھے جب آپ کے اندر کوئی عیب نہ پایا تو ایسے شخص کے پاس آئے جو پہلے ہی آپ سے لڑائی بھڑکار رکھتا اس کی بڑی بڑی تعریفیں کرنے لگے کیونکہ وہ حضرت علیؑ کا ان سے زیادہ بدخواہ تھا۔

ابن عساکر نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کی ہے کہ ایک روز جاریہ بن قدامہ سعدی حضرت معاویہؓ کے پاس آیا۔ حضرت امیر معاویہؓ نے پوچھا تم کون ہو اس نے کہا کہ میں جاریہ بن قدامہ ہوں امیر معاویہؓ نے کہا کہ تم کیا بننا چاہتے ہو تمہاری مثال یغفل شہد کی سمجھی جیسی ہے جاریہ نے کہا کہ تم ایک مثال دے بیٹھے مگر یہ نہ سمجھے کہ اسکا ٹونک بڑا سخت ہوتا ہے اور اس کا ٹھوک بٹھا ہوتا ہے۔ واللہ معاویہؓ تو کتیا ہوتی ہے جو کتوں کو بلاتی ہے۔ اُمیہ بھی کوئی چیز ہے بلکہ اُمیہ اُمہ (لوندی باندی) کی صغیر ہے۔ فضل بن سوید کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جاریہ بن قدامہ حضرت معاویہؓ کے پاس گئے آپ نے فرمایا کہ تم حضرت علیؑ کی طرف کوشش کرتے پھر تم ہو اور اس سے ایک ایسی لگ بھڑکا رہے ہو کہ جس سے عرب کے گاؤں جل جائیں اور نخل کی نندیاں بہ جائیں۔ جاریہ نے کہا اے معاویہؓ! تم حضرت علیؑ کا پیچھا چھوڑو ہم نے بس وقت سے ان سے محبت کی ہے کبھی ناخوش نہیں کیا اور جب سے ہم نے انہیں نصیحت اور خبر کی ہے کبھی دھوکا یا فریب نہیں کیا۔ حضرت معاویہؓ نے کہا جاریہ تجھ پر سخت افسوس ہے تو شاید اپنے خاندان پر بھی بھاری تھا جو تیرا نام انہوں نے جاریہ (لوندی باندی) رکھ دیا۔ جاریہ نے کہا کہ اے معاویہؓ تو ہی اپنے خاندان پر بھاری ہو گا کہ تیرا نام انہوں نے معاویہؓ دھوکے والا رکھ دیا۔ کہا کیا تجھے تیری ماں نے جنا ہے۔ جاریہ نے کہا کہ ایسا جتنا ہے کہ تجھے وہ ہماری تلواروں کی باڑیں یا دھنیں رہیں جو ہم نے تجھے جنگ صفین میں دکھلائیں تھیں معاویہؓ نے کہا کہ تو مجھے دھمکاتا ہے جاریہ نے کہا کہ تو نے میں

معاویہ کا معنی کتیا کے ہیں جو کتوں کے ساتھ لڑ کر بھونکتی ہے





إذا  
→  
كتاب روض الاخير • المنتخب من ربيع  
الابرار • مولانا العالم العلامة • الخبر  
الخير القهامة • وحيد دهر  
• وفريد عصر • الشيخ  
محمد بن قاسم بن يعقوب  
تقدمه الله برحمته •  
واعاد علينا  
من بركتهم  
آمين







## امیر معاویہ نے اپنی والدہ کی توہین کی

(۲۲۰)

غیری حسنا أنتہ وان رأیت فیما آیتہ (ابراہیم الصولی)  
 أولی السجیة طرأ أن توأسیہ • عند السرور والذى واسأل فی الحزن  
 ان الکرام اذا ما أسهلوا ذکروا • من کان یألفهم فی المنزل الخشن  
 (سقراط) من حسن خلقه طابت عیشتہ ودامت سلامتہ وناکدت  
 فی النفوس محبته ومن ساء خلقه تنکدت عیشتہ ودامت بغضه  
 وفقرت النفوس منه (افلاطون) حسن الخلق من صبر علی سبی الخلق  
 (ارسطو) سبی الخلق محاط برئفہ • وعنه بلین الکلام تدوم المودة فی  
 الصدور ویخفض الجناح تم الامور وبسعة الاخلاق یطیب العیش  
 ویكمل السرور (بعض الفضلاء) من ساء خلقه ضاق رزقه (سقراط) حسن  
 الخلق یغلی غیره من القبايح وسوء الخلق یقبح غیره من المعاسن • قیل  
 من حسن خلقه کثر مدینه ومن لانت کلمته وجبت محبته • عن  
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم أول ما یوضع فی المیزان الحسن الخلق • وعنه علیہ  
 الصلاة والصلوة ثلاثہ یمذرون بسوء الخلق المریض والعائم والمسافر  
 • یقال ما تھلک امرؤ ولا دة أحسن من حلم • قیل الحلم حجاب الآفات  
 وملح الاخلاق • شتم الشعبي رجل فقال ان صکت کاذبا فغفر الله لك  
 وان کنت صادقا فقفوا لله (تکلم الیزیدی مع الکسانی) بین یدی  
 الرشید فظهر کلامه علی الکسانی فرمی بقلنسوة الارض فرحبا بالغلبة  
 فقال الرشید لادب الکسانی مع انقطاعه أحب الینا من غلبتنا مع  
 سوء أدبک • فی المثل العصا من عصی • یقال من لم تنقوہ الکرامة  
 قومتہ الاسامة (برزجہر) غمرة القناعة الراحة وغرة التواضع المحبة  
 (البختری)

أرى الحلم یؤساق المعیسة للفق • ولا عیش الا ما حبالہ الجھل  
 • (وقیل) •

أرى الحلم فی بعض المواضع ذلة • وفي بعضھا عزا یسود فاعله  
 • قیل للاسکندر فلان بحبہ بتمک فیجب أن یقتل قال اذا قتلنا المحب  
 والعدو یلزم أن لا یبقی فی الارض أحد • کان معاویہ رضی اللہ عنہ  
 معروفا بالحلم فلم یغضبه أحد فادعی واحد أن یغضبه فدخل علیہ وقال





# دیوان

حَسَنُ بْنُ ثَابِتٍ

AL-KITAB  
BOOK SALERS  
G-191 Linqai Road Rwp.



ناشر

امجد اکبر می

اردو بازار، لاہور

تحقیقی دستاویز

971





امير معلويه كى والده ايك فاحشه عورت تھى (نعوذ باللہ)

۴۴

واذا ما سمت قریش بمجد	خلقتها فى دارها بصغار
وقال يھجو اباسفيان من حرب وھند بنت عتبہ	
اشرت لكاع وکان عادتها	لوم اذا اشرت مع الكفر
لعن الاله وزوجها معها	ھندا لھنود طويلا البظر
اخرجت مرقصة الى احد	فى لقوم معتقة على بكر
بكر ثفال لآخر اك به	لا عن معاتبه ولا زجر
وعصاك استك تنقين بها	دق العجابه عارى الفھر
قرحت عجيزتها ومسرحها	من نصھا نصا على القھر
ظلت تدل وبيها زميلتها	بالماء تنضح وبالسدر
اقبلت زائرة مبادرة	بابيك وابنتك يوم دى بدر
وبعمك المسلوب بزته	واخيك منعفرين فى الجھر
ونيت فاحشه اتيت بها	يا ھند ويحك سبه الدهر
فرجعت صاغرة بالاثرة	مما ظفرت بها ولا وتر
زعم الولاد انها ولدت	ولدا صغيرا كان من عھر
وقال رضى الله عنه يھجو اسلم	
اسلم اقصى غيى ال عومير	عدان اذ قاق ايورها
مرا زيج من فعل الكرامسار	الى لوم اندال ثما دمجورها
قصار مساعدها تثل كلاها	اذا ضاف صيف مستحارها
وقال لبنى سليم بن منصور	
لقد غضبت جھلا سليم سفاهة	وطاشت باحلام كثير عثورها
لثام يساعدها كذوب حديثها	قليل غناها حين بيعى صقورها
لها عقل نوان وشر شريفة	نزور نداها حتى ينعى مجورها
اذا ضفتهم الفيت حول بيوتهم	كلا بالها فى الدار عال هريرها
قافية الزاي	
وقال يھجو اباهاب بن عزيز حليف بنى نوفل	
ابن عبد مناف	
ان اباك الرذل كان لصخرة	وكان ابوك التيس شاة عزوزا





# فتح الباري

بشرح صحيح الإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري

للإمام الحافظ

أحمد بن علي بن حنبل

العسقلاني

٨٥٢ - ٧٧٢

الجزء السابع

أمره تصحيحاً وتحقيقاً  
وأشرف على طباعته المطبعة المطبوعة والمطبوعة  
عبد العزيز بن عبد الله بن باز

دفعت أبوابه وتلويح  
محمد فواز عبد الباقي

دار الفكر  
للطباعة والنشر والتوزيع

تحقيق واستاذ

973



(باب ذكر معاوية) أي ابن أبي سفيان وأمه هند بنت عتبة بن عبد  
 شمس، أصل قبل الفتح، وأصل أبوه جندب بن عبد الله بن عبد شمس بن عبد  
 أخيه يزيد بن أبي سفيان سنة تسع عشرة واستتم عليها بعد ذلك إلى خلافة عثمان، ثم زمان عمارته لولي والده من،  
 ثم اجتمع عليه الناس في سنة إحدى وأربعين إلى أن مات سنة ستين، فكانت ولايته بين إمارة وعمارته وعلمه  
 أكثر من أربعين سنة متوالية. قوله (حدثنا المعافي) هو ابن همران الأزدي الموصلي يكنى أبا أسود، وكان من  
 الثقات النبلاء، وقد اتى بعض التابعين، وتابعت أسفيان الثوري، وكان يلقب بأبي عبد الله، وكان الثوري شديدا  
 المتظلم له، مات سنة خمس أو ست وعشرين ومائة، وليس له في البخاري سوى هذا الموضع وهو موضع آخر تقدم في  
 الاستقراء، وفي الرواة آخر يقال له المعافي بن سليمان أصغر من هذا، وهو من عكس ذلك على ما يظهر من كلام ابن  
 التين، ومات المعافي بن سليمان سنة مائتين وأربع وثلاثين، أخرجه له النسائي وحده وأخرج المعافي بن همران مع  
 البخاري أبو داود والنسائي. قوله (وعنده مولى لابن عباس) هو كريب، روى ذلك محمد بن أسمر المروزي، في  
 كتاب الوتر، له من طريق ابن عينة عن هبيرة بنت أبي يزيد عن كريب، وأخرج من طريق علي بن عبد الله  
 ابن عباس قال: كنت مع أبي عند معاوية، فرأيت أوتر بركة، فذكرت ذلك لابي فقال: يا بني، هو أعلم به.  
 قوله (فقال دعه) فيه حذف يدل عليه السياق تقديرا: فأتى ابن عباس لحكي له ذلك فقال له: دعه، وقوله ودعه،  
 أي أترك القول فيه والآنكار عليه، فإنه قد مضى، أي لم يبدل شيئا إلا بمقتضى. وفي قوله في الرواية الأخرى  
 (أسباب، إن فنية) ما يؤيد ذلك، ولا الشك في قول ابن التين: أن الوتر بركة لم يبدل به التقاء، لأن الذي  
 نقاه قول الأكثر، وثبت فيه عدة أحاديث، فمن الأفضل أن يقدمها شفع وأقله وكتمان، واشتاتب أيضا الأفضل  
 وصلحها أو تصالحها، وذهب الكوفيون إلى شرطية وصلحها وأن الوتر بركة لا يجزئ وشبهة ذلك تنفي عن الإمامة  
 فيه. ثم أورد حديث معاوية في النهي عن الصلاة بعد العصر، والنسائي منه قوله: أفند صعبنا النبي ﷺ، والكلام على  
 الصلاة بعد صلاة العصر تقدم في مكانه في كتاب الصلاة. (تفسير) في البخاري في هذه الترجمة قوله ذكر ولم يقل  
 فضيلة ولا منقبة لكون الفضيلة لا تؤخذ من حديث الباب، لأن ظاهر شهادة ابن عباس له بالانتماء والبيعة دالة  
 على الفضل الكثير، وقد عرفت ابن أبي حاتم يروى في مناقبه، وكذلك أبو هريرة غلام لعبد، وأبو بكر النخاش  
 وأورد ابن المروزي في الموضوعات بعض الأحاديث التي ذكرها ثم ساق عن إسحق بن راهوية أنه قال لم يصح في  
 فضائل معاوية شيء، فهذه التسمية في جدول البخاري عن التصريح بأنه منقبة أعني على قول شيخه، يمكن  
 بدقيق نظره استنبط ما يدفع به روض الرواض، وقصة النسائي في ذلك مشهورة، وكانه اعتمد أيضا على قول  
 شيخه إسحق، وكذلك في قصة الحاكم. وأخرج ابن المروزي أيضا من طريق عبد الله بن أحمد بن حنبل: قال  
 أبي ما تقول في علي ومعاوية؟ فأرأى ثم قال: أعلم أن عليا كان كثير الأسماء فثبت أسماءه له شيئا لم يثبت  
 فعمدوا إلى جعل قد صار بغيره كيادتهم إلى، فأشاروا إلى ما اختاره معاوية من الفضائل مما لا أجل له،  
 وقد ورد في فضائل معاوية أحاديث كثيرة (لكن ليس فيها ما يصح من طريق الاستناد، وبذلك يجوز لمعني  
 راهوية والنسائي وغيرهما، والله أعلم





# الإمام المصنف في الاتحاد الموضوعة

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

المشرف سنة ٩١١

قرئت هذه النسخة في المرة الأخيرة على فضيلة الأستاذ  
الشيخ أحمد بن محمد بن الصديق المغربي الحسني  
أحمد علماء الحديث

الجزء الأول

الطبعة الأولى

على نفقة

المكتبة الحسينية المصنوعة بالإمارة







## امیر معاویہ کی فضیلت میں ایک روایت بھی صحیح نہیں ہے

اللاکۃ المصنوعة فی الأحادیث الموضوعة

۴۲۴

غیر معاویہ بن ابی سفیان لا اُراه ثمانین عاماً ثم يقبل على ناقة من المسك الأذفر  
حسوها من رحمة الله قواؤها من الزبرجد فأقول معاوية فيقول ليك فأقول أين كنت  
من ثمانين عاماً فيقول في روضة تحت عرش ربي يفاخيني وأناجيه فيقول هذا عوض  
ما كنت نشتم في دار الدنيا قال ابن عدي موضوع: قال الخطيب باطل إسناداً ومتناً  
ونراه مما وضعه الوكيل فان رجال اسنادهم كاهنات سواء (قلت) قال ابن عساكر بعد  
حكاية كلام الخطيب قد روى من وجه آخر عن أنس أخيراً أبو محمد بن الأسفرائيني  
أبناؤنا أبو الحسن الثعلبي حدثنا أبو منصور المروزي حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا  
الحسن بن يزيد بن هرون عن حميد عن أنس سمعت رسول الله ﷺ يقول  
لا أفتقد في الجنة إلا معاوية فيأتي آتفاً بعد وقت فأقول من أين يا معاوية فيقول من  
عند رب العزة يحيني ويعتقي بيده ويقول لي هذا مما نيل من عرضك في دار  
الدنيا قال ابن عساكر وأبناؤنا أبو القاسم إسماعيل بن محمد بن الفضل الحافظ أبناؤنا  
أبو الفتح المظهر بن محمد بن جعفر التميمي أبناؤنا شجاع بن علي الصنعيني حدثنا محمد  
ابن عبيد بن صالح الدمشقي حدثنا أبي حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن  
أنس مرفوعاً إلى لا أدخل الجنة فلا أفتقد منها أحد إلا معاوية بن أبي سفيان سبعين  
عاماً ثم أراه بعد ذلك على ناقة من زبرجدة خضراء قواؤها من ياقوتة حمراء فأقول  
يا معاوية أين كنت فيقول ليك يا رسول الله كنت تحت عرش ربي عز وجل يفاخيني  
فقال هذا بما كانوا يشتمونك في دار الدنيا قال ابن عساكر هذا حديث منكرو  
وفيه غير واحد من الجاهيل والله أعلم (قال) الخاكم سمعت أبا العباس محمد بن  
يعقوب بن يوسف يقول سمعت أبي يقول سمعت اسحق بن إبراهيم الحنظلي يقول  
لا يصبح في فضل معاوية حديث (ابن عدي) حدثنا علي بن العباس القانعي  
حدثنا عباد بن يعقوب حدثنا الحكم بن ظهير عن عاصم عن زر عن عبد الله  
مرفوعاً إذا رأيتم معاوية يخطب على منبري فقولوا: موضوع: عباد





## الجزء الثاني

من

كتاب منهاج السنة النبوية في نقض كلام الشيعة والقدير

تصنيف الامام الهمام ومفتدى العلماء الاعلام خاتمة

المجتهدين وسيف السنة الملول على المبتدعين

شيخ الاسلام ابي العباس تقي الدين اجد بن

عبد الحليم الشهير بابن تيمية الحراني

الدمشقي الحنبلي المتوفى

سنة ٧٢٨ هـ

الله به آمين

(وبهامشه الكتاب المسمى بيان موافقة صريح العقول لجمع المنقول)

للتأليف المذكور

( الطبعة الاولى )

بالمطبعة الكبرى الاميرية ببولاق مصر المحمية

سنة ١٣٢١ هـ

(بالقسم الادبي)







(۲۰۷)

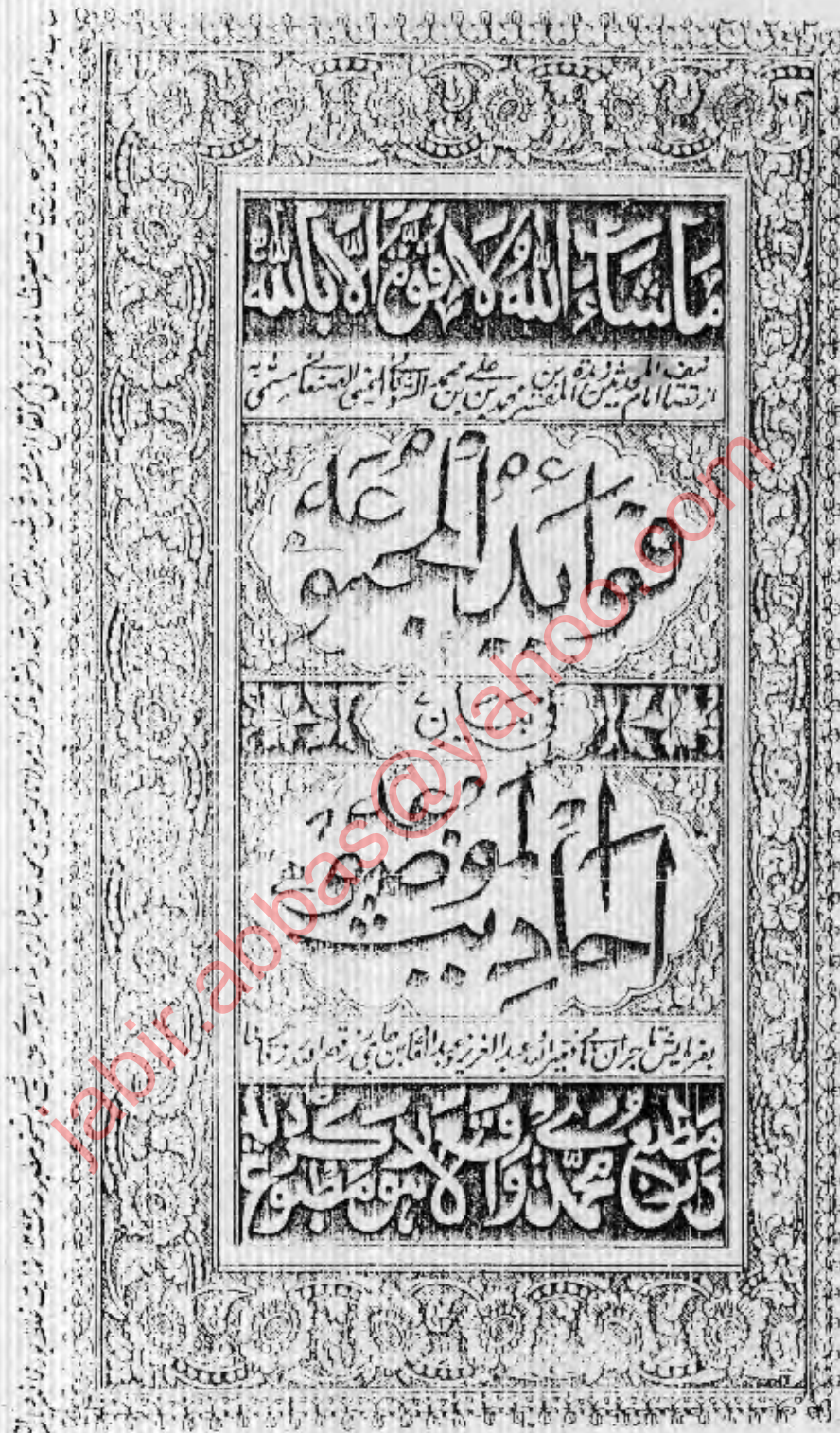
احدہم ولا نصیغہ فہی خالد اوسہوہ من اتفق من بعد الفتح وقائل ان بتعرضوا للذين حصوه  
قبل نبي و هم الذين اتفقوا قبل الفتح وقاتلوا بين ان الواحد من هؤلاء اتفق مثل احدثها  
ما بلغ من احدثهم ولا نصیغہ فاذا كان هذا منه الخدين الوليد و مثله من مسلمة الخديبة فكيف  
مسلمة الفتح الذين لم يسلوا الا بعد فتح مكة مع ان اوائل كانوا مهاجرين فان خالد اوعر او نحوهما  
من اسلم بعد الخديبة وقبل فتح مكة وهاجروا الى المدينة فهو من المهاجرين واما الذين اسلموا  
بعد فتح مكة فلا غير فليهم فان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد  
ونية واذا استغفرتم فانظروا رواه البخاري ولهذا كان اذا اتى بالواحد من هؤلاء يبايعه بايعه على  
الاسلام ولا يبايعه على الهجرة ومن هؤلاء اسير بني غنم كعتيل بن ابي طالب و ابي سفيان  
ابن حرب و ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب وكذلك العباس فانه أدرك النبي صلى الله تعالى  
عليه وسلم في الطريق و هو ذا عاب الى مكة لم يصل الى المدينة وكذلك اوسيان بن الحارث بن عبد  
المطلب بن عم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و هذا غير ابي سفيان بن حرب و كان شاعر اصبغوا النبي  
صلى الله تعالى عليه وسلم و ادركه في الطريق و كان من حسن اسلامه و كان هو العباس مع النبي  
صلى الله تعالى عليه وسلم يوم حنين لما انكشف الناس اخذ من يقلته فاذا كانت هذه من ارب  
الجدية عند اهل السنة كما دل عليه الكتاب والسنة و هم متفقون على تأخير معوية بن معاوية عن  
مسلمة الفتح عن اسلم بعد الخديبة وعلى تأخير غيره عن السابقين لا و اهل الخديبة وعلى ان  
السريين افضل من غير السريين و ان عليا افضل من غيره هؤلاء لم يقدّم عليه احد غير الثلاثة  
فكيف ينسب الى اهل السنة كسوة معوية او تفدي معوية عليه اثم مع معوية طائفة كثيرة  
من المرارية وغيرهم كالذين قاتلوا معوية و اسلمهم بعدهم يقولون انه كان في قتله على الحق فبدا  
مصيبا و ان عليا ومن معه كانوا اعداء و قتلهم من محطتين و قد صنف لهم في ذلك مصنفات مثل  
كتاب المروانية الذي صنفه ابو حنيفة و وضعه المعوية فظن ان ورواها حديث عن النبي صلى  
الله تعالى عليه وسلم في ذلك كذب و انهم في ذلك يحرمون ان يبايعوا في هذا موضع و لكن هؤلاء  
عند اهل السنة محضون في ذلك و ان كان خطأ الراية اعظم من خطئهم لا يمكن ان يرفع ان  
ترد على هؤلاء جمعة صحيحة مع اعتقادهم مذهب الامامة و ان حجة الاسمية متناقضة بتدوين  
باختصار التي ينقضونها في موضع آخر و يتحدون بالجملة العصبية او بالدعوة مع دفعهم لما عاينوا  
منها بخلاف اهل السنة و ان حجةهم صحيحة مطرد كالسريين مع اجماعهم و غيرهم من اهل  
الكتاب فيمكن لان السنة لا تنص على من ينضم اليه و يقول ان الذين قاتلوا في ارض الحق  
منه كما يمكن المسلمين ان ينضموا و ليس من كذب من اليهود و غيره حسب اختلاف التصديقات حكمهم  
نصر فويلهم في المسيح باختر العلية على من كذب من اليهود و غيرهم و المنتصرون على من اهل  
البيع طوائف طائفة ككفر بالذرايرج و هؤلاء يكفرون معه عثمان و جمهور المسلمين فثبت  
اهل السنة ايمان على و وجوب موالاته مثل ما يشقون ايمان و وجوب موالاته و طائفة  
يقولون على و ان كان افضل من معوية لكن كان معوية مصيبا في قتله و يمكن على مصيبا  
في قتال معوية و هؤلاء يشيرون كاذبين قاتلوا مع معوية و هؤلاء يقولون اوجوه و هم ان عليا  
لم يكن اماما مفترض الطاعة لانه لم تثبت خلافته بنصر ولا اجماع و هذا القول فانه طائفة اخرى  
من راء افضل من معوية و انه اقرب الى الحق من معوية و يقولون ان معوية لم يكن مصيبا في  
قتله لكن يقولون مع ذلك ان الزمان كان زمان فتنه و فرقة لم يكن عائلا امام جامعة ولا خيفة

امير مسلمين کی فضیلت میں ایک روایت بھی صحیح نہیں ہے

تحقیقی و ستائشی

978









## امیر معاویہ کی فضیلت میں ایک روایت بھی صحیح نہیں ہے

۱۶۷

عن عمر بن الخطاب قال قال الله ورسوله اعترفوا له دعوهم الى معوية فقاموا وقت يومئذ به  
 قال الحضره امر كره واشهدوه امر كره فانه قوي مدينه فذا انظر الى من تبذره  
 ابن بشر مرفوعا وفي اسناده مردان بن جبران بن الحنفية به وقال في اللآلئ مردان بن  
 اله ابو داود وابن ماجه وقال النوارقضي لا بأس به وله شاهد عند ابن عساکر  
 عن ابن عمر مرفوعا بشيء حديث ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم نادى معوية  
 اسما وقال اخذ هذا السهم حتى تلقاني به في الجنة رواه الخطيب عن ابو هريرة  
 مرفوعا وابن جبران عن جابر مرفوعا وهو موضوع في اسناده من ليس بشيء وقد  
 روى عن انس وابن عمر مرفوعا حديث ان جعفر بن ابی طالب اهدى الى النبي صلى  
 الله عليه وآله وسلم سرجا فاعطى معوية ثلاث سرجات فقال انفقنا  
 بهن في الجنة قال ابن جبران موضوع وقال الخطيب الحديث غير ثابت وجعفر  
 قتل في موته ومعوية انما اسلم عام الفتح فلعن الله الكذابين وقد روى بلخ  
 ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم اهدى له سرجات من الطائف الى  
 دمي انه صلى الله عليه وآله وسلم دفع الى معوية سرجا له حديث بعث  
 معوية يوم القيمة وعليه رواه من يروى الايمان رواه ابن جبران عن حفص بن  
 مرفوعا وقال موضوع وفي اسناده جعفر بن محمد لا يظاكي روى الموضوعات  
 حديث لا افتقد احدا من اصحابي غير معوية بن ابي سفيان لا انه ثمانية عاما  
 اوسعين عاما ثم تقبل الى بني قاعة من المسك لانه فرجوها رجمه الله فقامها  
 من البرج فاقول معوية فيقول لبيك فاقول ان كنت منذ ثمانين سنة  
 عام افيقول في شصنة تحت عرش بني بناحيته وانا جيه ويقول هذا عوض ما كنت  
 تشتم في الدنيا رواه ابن عدي عن انس مرفوعا وقال موضوع وقال الخطيب باطل  
 اسناده وشاذ رواه مما وضعه الوكيل يعني عبد الله بن جعفر الوكيل فان رجال  
 اسناده كلهم ثقات وقال ابن عساکر بعد مكالمة كلام الخطيب ودوي من وجه  
 اخر ثم ساق اسناده من طريق ليس فيها الوكيل المذكور قال هذا حديث منكرو  
 وفيه غيره واحد من الجاهيل وقال المحاكم سمعت ابا العباس محمد بن يعقوب بن  
 يوسف يقول سمعت اسحق بن ابراهيم الخطاطبي يقول لا يصح في فضل معوية حديث

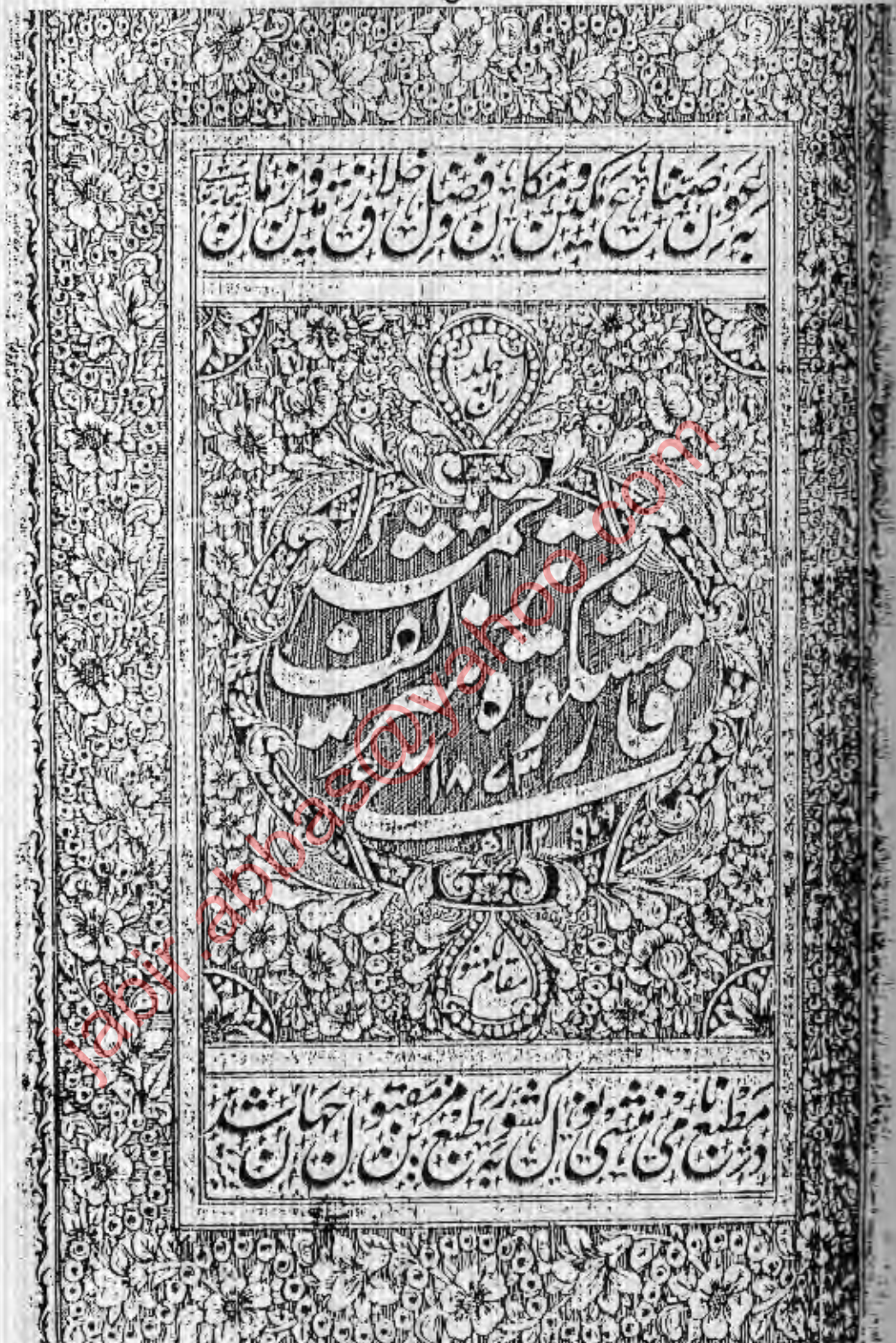














اشیاء و احوال متروک و شکوہ علیہ رابع

619

کتاب الفتن باب جامع الناس فی غیرهم

[illegible]

امیر معلومہ کی فیضیت میں ایک روایت بھی صحیح نہیں ہے





# تنزيه الشريعة المرفوعة عن الأحاديث الشنيعة الموضوعة الجزء الثاني

لأبي الحسن علي بن محمد بن عراق الكفائي

٩٠٧ - ٩٦٣ هـ

حققه وراجع أصوله وعلق عليه

بهر النهر محمد بن محمد بن نوح

من علماء الأزهر والقرويين  
ومتخصص في علم الحديث والإسناد

عبد الوهاب عبد اللطيف

الحائز العالمية من درجة أستاذ  
والمدرس بكلية الشريعة

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

تحقيق رستاق

985





## امیر معاویہ کی فضیلت میں ایک روایت بھی صحیح نہیں ہے

— ۷ —

جہور بجهول فأحدهما وضعه ، وقال الحافظ ابن حجر قال الدارقطني في عيش ضعيف وقال في مريض آخر بجهول والله أعلم وقال الخليلي في الإرشاد يعين بن الجهم من أهل عسقلان يروي عن مالك ليس بمشهور صاحب منكير ، ثم روى بسنده من طريقه حديث السفرجل ثم قال : منكر جداً من حديث مالك ، وقال الحافظ : لا أصل للحديث انتهى (قلت) وأخرجه الدارقطني في الغرائب من طريق عبد الملك بن يزيد وقد مر عن الذهبي أنه قال : لا يدرى من هو والله أعلم ، وجاء من حديث أبي هريرة أخرجه ابن عساكر من طريق اسحق بن محمد السوسي قال بعضهم : وما بين بطلان الحديث الأول أن معاوية إنما أسلم في الفتح وجعفر قتل بمؤنة قبل الفتح .

(۱۱) [حديث] يبعث معاوية يوم القيامة وعليه رداء من نور الإيمان (حب) من حديث حذيفة من طريق جعفر بن محمد الأنطاكي ، قال السيرطي الشافعي : ورواه جعفر بسند آخر من حديث ابن عمر أخرجه ابن عساكر .

(۱۲) [حديث] لا أفتقد أحداً من أصحابي غير معاوية بن أبي سفيان لا أراه ثمانين عاماً أو سبعين عاماً ثم يقبل إلي على ناقة من المسك الأذفر ، حشوها من رحمة الله ، وقوائمها من الزبرجد ، فأقول : معاوية فيقول : لييك ، فأقول أين كنت من ثمانين عاماً فيقول في روضة تحت عرش ربي بناجيني وأناجيته ، ويقول : هذا عرض ما كنت تشتم في الدنيا (عد) من حديث أنس من طريق عبد الله بن حفص الوكيل ، وهو وضعه كما قال ابن عدي والخطيب (قلت) قال الذهبي في تلخيص مروضات الجوزقاني : هذا من أسمح الوضع فقبح الله الوكيل فإنه اختلقه وقال الجوزقاني بقلة عقل : هذا حديث حسن انتهى . وقال الحافظ ابن حجر الشافعي قرأت بخط ابن الجوزي تعقباً على الجوزقاني في قوله المذكور : نعوذ بالله من العصية فإن مصنف هذا الكتاب لا يخفى عليه أن هذا الحديث مريض انتهى والله تعالى أعلم ، قال السيرطي الشافعي : لقد روى من طريقين آخرين أخرجهما ابن عساكر ثم قال : حديث منكر وفيه غير واحد من المجاهيل (قلت) جزم الذهبي في الميزان بأنه باطل ، وأن آفته عبيد الله بن سليمان والله تعالى أعلم ، (فائدة) روى الحاكم ومن طريقه ابن الجوزي عن اسحق بن راهويه أنه قال : لا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في فضل معاوية بن أبي سفيان شيء ، وروى الدارقطني ومن طريقه ابن الجوزي





# كتاب الموضوعات

للعلامة السلفي الإمام أبي العرج عبد الرحمن بن علي بن الجوزي القرشي  
٥٢٠ - ٥٩٧

الجزء الثاني

مسطح  
و تقديم و تحقيق  
عبد الرحمن محمد عثمان



الناشر  
مكتبة السلفية  
مكتبة السلفية بالربذة المنيرة







## امیر معاویہ کی فضیلت میں ایک روایت بھی صحیح نہیں ہے

— ۲۴ —

قال ابن عدی : وهذا حديث موضوع وضعه عبد الله بن حفص . وقال أبو بكر الخطيب : هذا حديث باطل إسناداً ومتناً وراه مما وضعه الوكيل فإن رجاله كلهم نقاة سواه .

أنبأنا زاهر بن طاهر أنبأنا أحمد بن الحسن البیهقی حدثنا أبو عبد الله الحاكم قال سمعت أبا العباس محمد بن يعقوب بن يوسف يقول سمعت أبي يقول سمعت إسحاق بن إبراهيم الحنظلي يقول : لا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في فضل معاوية بن أبي سفيان شيء .

أنبأنا هبة الله بن أحمد الجری أنبأنا محمد بن علي بن الفتح أنبأنا الدارقطني حدثنا أبو الحسين عبد الله بن إبراهيم بن جعفر بن نيار البراز حدثنا أبو سعيد بن الخرفی حدثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل قال : سألت أبي فقلت ما تقول في عليٍّ ومعاوية ؟ فأطرق ثم قال إيش أقول فيهما إن علياً عليه السلام كان كثير الأعداء ففتش أعداؤه له عيباً فلم يجدوا ، فجاءوا إلى رجل قد حاربته وقتلته فأطروه كيداً منهم له .

وأما الأحاديث التي وضعت لخدمته . فالحديث الأول في أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتله إذا صعد على منبره وهو يروى من حديث ابن مسعود وأبي سعيد والحسن مرسل .

فأما حديث ابن مسعود فأنبأنا محمد بن ناصر قال أنبأنا عبد القادر بن محمد ابن يوسف أنبأنا أبو إسحاق البرمكي حدثنا أبو بكر أحمد بن إبراهيم بن شاذان أنبأنا أبو بكر عبد الله بن سليمان بن الأشعث حدثنا عباد بن يعقوب الرواجني حدثنا الحكم بن ظهير عن عاصم عن زر عن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم قال : « إذا رأيتم معاوية يخطب على منبري هذا فاقتلوه » .

وأما حديث أبي سعيد فله طريقان : الطريق الأول أنبأنا إسماعيل بن أحمد





الجزء الثاني

كَشَفُ الْخَفَاءِ وَمَزِيلُ الْإِلْبَاسِ  
عَمَّا اشْتَهَرَ مِنَ الْأَحَادِيثِ عَلَى السَّنَةِ النَّاسِ  
لِلنَّفْسِ الْحَدِيثِ الشَّيْخِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَمَلَوِيِّ الْحِلْيَةِ الْمُبْتَوَى سَنَةً

عن نسخة كتبت برسم فخر الأشراف السيد سعيد بن الحافظ الشيخ  
أحمد الحلبي العطار ، مع المقابلة بنسخة آل العطار بدمشق  
ومعارضة الملتبس منهما بنسخة دار الكتب المصرية وغيرها

سنة ١٣٥٢ للهجرة وحقوق الطبع محفوظة

الطبعة الثانية

دار إحياء التراث العربى - بيروت







## امیر معلویہ کی فضیلت میں ایک روایت بھی صحیح نہیں ہے

۴۳۰

المعظم بطلانها ببديهة للعقل ، وباب فضائل علي رضي الله عنه وضموا فيه أحاديث  
مد ، ومن أفصحها الأحاديث المجموعة في الكتاب المسمى بالوصايا النبوية ،  
أول كل حديث ياعلي ، والثابت من تلك الجملة حديث واحد ياعلي أنت مني بمنزلة  
هارون من موسى . وباب فضائل معاوية ليس فيه حديث صحيح . وباب فضائل  
أبي حنيفة والشافعي وذم مالك ليس فيه شيء صحيح ، وكل ما ذكر من ذلك فهو موضوع  
ومفتري . وباب فضائل للبيت المقدس والبصرة وعسقلان وقزوين والأندلس  
ودمشق ليس فيه حديث صحيح غير لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد ، وحديث  
سئل عن أول بيت وضع في الأرض فقال المسجد الحرام قيل ثم ماذا قال  
ثم المسجد الأقصى ، وحديث إن الصلاة فيه تعدل خمسين صلاة . وباب  
إذا بلغ النساء قنطين لم يحمل خبثا ، قال جماعة لم يصح فيه حديث ، وجماعة  
قائلون بصحته ، وقد أورده أكبر أهل الحديث في مصنفاتهم . وباب استعمال الماء  
المشمس لم يصح فيه حديث . وباب تشييف الأعضاء من الوضوء لم يصح فيه  
حديث . وباب تحليل اللحية ومسح الأذنين والرقبة لم يصح فيه حديث . وباب  
الوضوء بنبذ التمر لم يصح فيه حديث . وباب أمر من غسل ميتا بالاعتسالة لم  
يصح فيه حديث . وباب النهي عن دخول الحمام لم يصح فيه شيء . وباب بسم  
الله الرحمن الرحيم آية من كل سورة لم يصح فيه حديث . وباب الجهر في الصلاة  
ببسم الله الرحمن الرحيم لم يصح فيه حديث . وباب الامام ضامن والمؤذن مؤتمن  
المروى بأسانيد عديدة لم يصح فيه شيء . وباب لأصلاة لجار المسجد إلا في المسجد  
لم يصح فيه شيء . وباب جواز الصلاة خلف كل بر وفاجر لم يصح فيه شيء .  
وباب الصلاة لمن عليه صلاة لم يصح فيه شيء . وباب إثم الأتعام وإثم الصيام في  
السفر ليس يصح فيه شيء . وباب القنوت في الفجر والوتر لم يصح فيه حديث  
بل قد ثبت عن بعض الصحابة فعل القنوت . وباب النهي عن الصلاة على الجنائز  
في المسجد لم يصح فيه حديث . وباب رفع اليدين في تكبيرات صلاة الجنائز لم





## الجزء الرابع

من

كتاب منهاج السنة النبويه في نقض كلام الشيعة والقدرية  
تصنيف الامام الهمام ومقتدى العلماء الاعلام خاتمة  
المجتهدين وسيف السنة المسلول على المبتدعين  
شيخ الاسلام أبي العباس تقي الدين أحمد بن  
عبد الخليم الشهير بابن تيمية الحراني  
الدمشقي الحنبلي المتوفى  
سنة ٧٢٨ هـ نفع  
الله به آمين

(وبهامشه الكتاب المسحى بيان موافقة صريح العقول لجمع المنقول)  
للمؤلف المذكور

(الطبعة الأولى)

بالمطبعة الكبرى الأميرية ببولاق مصر المحمية

سنة ١٣٢٢ هـ











قیمت چار روپے آٹھ آنے

کتابچہ عبدالحلیم شامی سے من نامہ کرنا





419

والملامح والتفسير قال الخليل في حياته - وهذا قول ~~عكس~~ كتاب مخصوص به  
في هذه المسئلة غير محقق عليه ما لا بد من هذه التعليلات وزيادات الإقصاء  
فيها قال كتاب الملاحم في جميعها هذه المسئلة والى بعض في ذكر الملاحم بالردقية  
والفتح المتطورة غير أن في كتابي ~~و~~ وأما كتاب التفسير فمن أشهر ما كتب على  
وهو قال بن سليمان وقد قال أحمد في تفسيره الكافي من أنزه إلى أن لا كتاب قبل  
فمن التلخيص قال لا وأما المغازي فمن أشهر ما كتب هو بن اسحق وكان  
يأخذ عن أهل الكتاب وقد قال الشافعي في كتابه الملاحم والى في الملاحم





حقیقی اسلام  
مذہب اہل سنت والجماعت

بِیَا اللّٰہِ مَدَد

اصلی کلمہ اسلام  
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت ابو جعفر صدیقؓ  
حضرت عمر فاروقؓ  
حضرت عثمان ذوالنورینؓ  
حضرت علی المرتضیٰؓ

مدرسہ عربیہ اظہار الاسلام چوالکی  
سالانہ ریڈاد ۱۴۰۹ھ کا اہم مضمون

خوجایار

# موعودہ خلافتِ راشدہ

حضرت معاویہؓ کے نادان حامی (غالی گروہ)

مؤلفہ

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ

امیر تحریک خدام اہلسنت پاکستان

منجانب: تحریک خدام اہل سنت پاکستان

تحقیقی دستاویز

995





کی ہے اور ان میں وغیرہ نے اس کو قبیح قرار دیا ہے۔  
۱۰۔ حافظ ابن کثیر نے بھی اس حدیث کے متعلق کتب میں کہا کہ: أخرجه أحمد بن حنبل في مسنده والبخاری في مسنده  
اصحاب السنن في مسنده ابن حبان في مسنده والبیہقی في مسنده والبیہقی في مسنده والبیہقی في مسنده والبیہقی في مسنده  
نقیض کی روایت سے درج کیا ہے اور ان کے علاوہ اصحاب السنن ابن ابی داؤد اور نسائی وغیرہ نے بھی اس کی روایت  
کی ہے۔ اور ابن حبان نے اس کو بیح قرار دیا ہے۔

۱۱۔ مشکاۃ بل حدیث کے دلائل میں بھی صاحب تعلیم اہل توفی مسند نے اس حدیث کی روایت کی ہے۔ وقال ابن حبان  
والبخاری في مسنده والبیہقی في مسنده والبیہقی في مسنده والبیہقی في مسنده والبیہقی في مسنده

نقدی نے کہا اور اس حدیث کی تردید اور نسائی نے کثرت کی ہے اور تردید نے کہا کہ یہ روایت میں ہے۔ وقال ابن حبان  
هذا حديث من حديث ابن خزيمة والبیہقی في مسنده والبیہقی في مسنده والبیہقی في مسنده والبیہقی في مسنده  
هذا حديث من حديث ابن خزيمة والبیہقی في مسنده والبیہقی في مسنده والبیہقی في مسنده والبیہقی في مسنده

میں ہے اس کو ایک سے زیادہ روایوں نے معید بن جہان سے روایت کیا اور ہم نے اس کی روایت کو جائز قرار دیا ہے۔  
ابن حبان نے اس حدیث کی روایت کی ہے۔ وقال ابن حبان هذا حديث من حديث ابن خزيمة والبیہقی في مسنده  
ان ابن حبان نے حضرت معاویہ کے بارے میں کثرت میں روایت کی ہے۔ وقال ابن حبان هذا حديث من حديث ابن خزيمة  
فصل کے بارے میں کثرت میں روایت کی ہے۔ وقال ابن حبان هذا حديث من حديث ابن خزيمة والبیہقی في مسنده  
جزم اس میں روایت کی ہے۔ وقال ابن حبان هذا حديث من حديث ابن خزيمة والبیہقی في مسنده والبیہقی في مسنده  
اور امام ترمذی نے اس روایت کو رد کیا ہے۔ وقال ابن حبان هذا حديث من حديث ابن خزيمة والبیہقی في مسنده  
نہیں ہے تو آپ نے اپنی کتاب میں رد کیا ہے۔ وقال ابن حبان هذا حديث من حديث ابن خزيمة والبیہقی في مسنده  
گھڑت کہ وہ کہے۔ وقال ابن حبان هذا حديث من حديث ابن خزيمة والبیہقی في مسنده والبیہقی في مسنده

۱۲۔ معید بن جہان روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے کہا کہ انہوں نے کہا کہ یہ روایت میں ہے۔ وقال ابن حبان  
ہے وہ روایت جو روایت ہے۔ وقال ابن حبان هذا حديث من حديث ابن خزيمة والبیہقی في مسنده والبیہقی في مسنده  
حضرت معاویہ کو بھی بڑے بادشاہوں میں گردانا گیا ہے۔ کیا تاہم صاحب حضرت معاویہ کے بارے میں ہے یہ حضرت سعید بن جبیر  
سے کہو کہ حضرت سعید بن جبیر کے بارے میں ہے۔ وقال ابن حبان هذا حديث من حديث ابن خزيمة والبیہقی في مسنده  
معاویہ اور بنی ہاشم کے بارے میں ہے۔ وقال ابن حبان هذا حديث من حديث ابن خزيمة والبیہقی في مسنده  
اور کہا کہ بنی ہاشم نے اس روایت کو قبول کیا اور نسائی نے اس روایت کو رد کیا ہے۔ وقال ابن حبان هذا حديث من حديث ابن خزيمة  
کی بیعت تک بنی ہاشم اور مسلمانوں کے خلاف ان جنگوں میں حصہ لینے کے لئے تیار نہ ہوئے تھے کہ حضرت معاویہ بنی ہاشم  
رہنے والوں میں شامل تھے۔ گویا یہ تمام صحابہ خلافت نبوت کے تقابلیں تھے۔ ہونگے تھے یا یہ کہنے کے صحابہ کی اتنی بڑی اکثریت  
معید بن جہان کی اس کہانی سے واقعہ زحمتی جس نے معاویہ کے بعد امت میں ایک مسلم اصول کی بنیاد اختیار کر لی۔ ہر دور اور  
میں یہ روایت بیعت بھوت قرار پائے گی۔  
۱۳۔ اور اس کی صورت میں اس اہم فیصلے کی بنیاد نہیں بنایا جاسکتا۔

۱۴۔ حدیث کے الفاظ سے یہ نتیجہ نکالنا کہ حضرت سعید بن جبیر نے حضرت معاویہ کو بڑے بادشاہوں میں شمار کیا ہے کہ نہیں  
پڑتی ہے۔ روایت کے الفاظ میں تو حضرت معاویہ کا نام ہی نہیں ہے۔ اور اگر بنی ہاشم کے سارے خلفاء اس سے مراد  
ہیں تو حضرت عثمان ذوالنورین بھی بنی ہاشم میں ہیں تو کیا اس روایت کا یہ مطلب لیا جائے گا کہ حضرت سعید بن جبیر کے نزدیک حضرت

امیر معاویہ کی فضیلت میں ایک روایت بھی صحیح نہیں ہے





كتاب الشعب

# أسد الغابة

في معرفة الصحابة

لعز الدين بن الأثير

أبي الحسن علي بن محمد الجوزي

٥٥٥ - ٦٣٠ هـ

تحقيق وتعليق

محمد عبد الرزاق

محمد أحمد عاشور

محمد إبراهيم البنا

المجلد الرابع

الشعب





وَأَبُو أَحَادِيث ، وَرَوَى عَنْهُ عَلِيُّ بْنُ مَالِكٍ ، وَابْنُ عَبَّاسٍ ، وَأَبُو مُوسَى ، وَجَابِرٌ ، وَأَبُو أُمَامَةَ ،  
وَأَبُو الصَّفِيلِ ، وَغَيْرُهُمْ مِنَ الصَّحَابَةِ . وَرَوَى عَنْهُ مِنَ التَّابِعِينَ : ابْنَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَارٍ ، وَابْنُ  
السَّيِّبِ . وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ ، وَأَبُو وَائِلٍ ، وَعُثْمَانُ ، وَزُرَّارُ بْنُ  
كَبَيْشٍ . وَغَيْرُهُمْ .  
أَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةُ

## المأزى

- 350





# حضرت علی رضی اللہ عنہ

تاریخ اور سیاست کی روشنی میں

مصر کے مشہور نقاد اور نامور محقق

ڈاکٹر طہ حسین  
کے قلم سے

اردو ترجمہ

علامہ عبد الحمید نعمانی

نفیس اکیڈمی  
اردو بازار، کراچی







## امیر معاویہ نے اسلامی شرع سے انحراف کیا، احکام قرآن و سنت سے روگردانی کی

۲۲۹

صفت مل تاریخ اور سیاست کی روشنی میں

نہیں کر سکتا، ایسا جو مدعی میرے پاس لایا جائے گا میں اس کی زبان کاٹ لوں گا، حالانکہ وہ خود اس قسم کا پہلا مدعی ہے، بلکہ وہ اور امیر معاویہ شاید ایسے پہلے دو شخصوں میں جنہوں نے اسلامی شرع سے انحراف کیا، قرآن و سنت کے احکام سے روگردانی کی اور جہد جاہلیت کے طور طریقے جدید مسلک کے نام سے اختیار کر لئے۔

یہ رشتہ جس کو معاویہ کے اقتدار نے مسلمانوں سے تسلیم کر لیا، ہمارے لئے گہرے غور و فکر کا مسئلہ ہے، اس مسئلہ میں سب سے پہلی بات جس پر ہماری نظر جاتی ہے وہ یہ کہ مورخوں اور محدثوں نے زیادہ کی جو سیرت بتائی ہے اس میں کچھ نقص اور پیچیدگی ہے۔ زیادہ حادثات ان کلمہ کا غلام پیدا ہوتا ہے جو اس کی ان نسبت کا آقا ہے یا یوں کہئے کہ زیادہ کا باپ حادث کی بیوی صفیہ کا غلام تھا، جیسا کہ آپ پرچھو کہے ہیں، مگر تاریخ میں تو ہم زیادہ کو کہیں غلام نہیں پڑھتے۔ پھر یہ کہ آزاد ہوا اور کس نے اس کو آزاد کیا اور یہ آزاد ہی اس کو کہاں حاصل ہوئی؟ اس نے تو خود حضرت عمرؓ کو حبس انھوں نے ہزار درہم دے کر دوسرے سال اس سے پوچھا کہ درہم کہاں خرچ کئے؟ جواب دیا کہ اس رقم سے میں نے اپنے باپ صفیہ کو خرید کر آزاد کر دیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عبیدیت بعد میں آزاد ہوتے تو کیا زیادہ اپنے باپ سے پہلے آزاد ہو چکا تھا۔ ان باتوں پر محدثین اور مورخین نے تو یہ نہیں کی اور یہ باتیں زیادہ کی سیرت پر مکمل سا پردہ ضرور ڈال دیتی ہیں۔

پھر زیادہ کی سیرت میں واقعی اور سخت مشکل اس کے متبنی ہونے کی ہے، ہم ماننا چاہتے ہیں کہ اس رشتے کی بنیاد دینی یا دنیا کے کس اصول پر رکھی گئی ہے؟ دینی کے متبنی ہم کو معلوم ہے کہ تقیہ نے متبنی کے لئے متعدد شرطیں مقرر کی ہیں۔ پہلی شرط تو یہ ہے کہ باپ بننے والے سے اس کی ولادت ولادت ہو سکے۔ یعنی باپ اور بیٹے میں عمر کی ضابطت ہو۔ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ زیادہ ابوسفیان سے چھوٹا تھا اور اس کا بپا ہو سکتا ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ اس بیٹا بننے والے کا کوئی مشہور باپ نہ ہو، اس لئے کہ آدمی کا اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کے نام سے پکارا جانا بڑا ہے۔ حدیث نبویؐ ہے کہ جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور سے نسبت کا دعویٰ کیا اس پر جنت حرام ہے۔ اور زیادہ کا تو باپ تھا اور لوگوں کو معلوم بھی تھا۔ یعنی وہی عبیدہ رومی۔ پھر خود زیادہ نے اسی مجلس میں اس کا اجتراف کیا ہے جو اس رشتے کے املا کے لئے بلائی گئی تھی۔ چنانچہ زیادہ نے مجلس کو خطاب کرتے ہوئے کہا تھا: ”لوگو! تم نے امیر المومنین کی بات سنی اور گواہوں کے بیانات میں تم نے میں اس میں حق و باطل کی تمیز نہیں کر سکتا، یہ لوگ مجھ سے زیادہ باخبر ہیں، لیکن یہ ضرور ہے کہ عبیدہ بلاشبہ



معماریات

بسم الله الرحمن الرحيم

تأليف المؤلف

السبحي من المشرق بآب المفسر بآب المفسر  
ومنه في المشرق المفسر بآب المفسر

البَيْعُ الثَّانِي

الطبعة الثامنة : سنة ١٣٨٢ هـ

(حقوق الطبع محفوظة)

وَيْطَلِبُ مِنْ

المكتبة القبارية الكبرى

۵۶۸





الوقائع الإسلامية من لدن رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى تاريخها ولولا أن  
عضتهم الحرب ولقحتهم نيران السلاح لاستؤصلت البقية الباقية وضاعت النور  
ومما يزيد الأسف أن هذه الحرب لم يكن المراد منها الوصول إلى تقرير مبدأ  
ديني أو رفع حيف حل بالأمة وإنما كانت لنصرة شخص على شخص فشيعة على  
تنصرة لآخر ابن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم وأحق الناس بولاية الأمر  
وشيعة معاوية تنصره لأنه ولي عثمان وأحق الناس بطالب دمه المسفوك ظالماً  
ولا يرون أنه ينبغي لهم مباينة من آوى إليه قتله .

يظهر للمتبحر أخبار ما بين علي ومعاوية أن الرجلين كانا على تباين تام فلي يرى  
لنفسه من الفضل والسابقة والقرابة ما ليس لغيره من سائر الناس حتى أشياخ قريش  
وأصحاب السابقة منهم وزاد به ذلك الفكر حتى كان يرى أن الأشياخ بعلمهم ووزن ذلك  
ويغضون عنه وكان يرى في معاوية انحطاطها مثلاً عنه وإذا كان لأنه من الطلقاء  
وأولاد الطلقاء الذين عادوا رسول الله صلى الله عليه وسلم وحاربه ورما كان  
فيهم أهم لم يدخلوا في الإسلام إلا كما حينما لم يجدوا من آمن ذلك وإذا كان  
الرجل يرى أشياخ قريش دونه فقدر أن لا يمكن بسلم لهم إلا امرئاً لا يمكن له أن يصار  
فكيف يرى نفسه أمام رجل يظن به ذلك المكان في وقت ما يبعه الناس فيه بالخلافة  
وردوا إليه حقه المسلوب منه وقد وجدوا بصيراً لا يبدونه كان إذا تكلم من معاوية  
أو كاتبه يظهر من كلامه الاستهزاء والترفع عنه والازدراء برسله وخطبهم  
بأشد ما يخاطب به إنسان ولا ينتظر أن الرجل قد استحوذ على قلوب نصف الأمة  
الإسلامية ومثله لا ينال إلا بالآثارة وشيء من المعصانة والسمولة وهذه أشياء لم ير  
على أن يتنزل إليها أما معاوية فإنه بدون ريب كان يرى نفسه عظيماً من عظماء  
قريش لأنه ابن شيخها أبي سفيان بن حرب وأكبر ولد أمية بن عبد شمس بن  
عبد مناف كما أن علياً أكبر وأشهم بن عبد مناف فهما سيان في الرفعة النسبية  
ثم كان يرى النبي صلى الله عليه وسلم والخلفاء الثلاثة من بعده قد وثقوا به ثقة  
كبرى حتى جمعت له الشام كلها في أعظم بلدان المسلمين بعد العراق فصارت له  
تلك الرياسة العظيمة والآثر الصالح في حماية النور الرومية وهو يعلم أن علياً

امير معاوية وشيخ رسول الله صلى الله عليه وسلم





# حیات و حید الزماں

مولانا وحید الزماں وقار نواز جنگ رحمتہ اللہ علیہ  
کے سوانح حیات اور عملی و عملی کارنامے

از  
مولانا محمد عبدالکلیم پشٹی

ناشر

نور محمد اصح المطالع و کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

تحقیقی دستاویز

1003



امیر معلویہ کی نسبت حضرت رضی اللہ عنہ کنا سخت دلیری اور بے ہاکی ہے

(حاشیہ صفحہ ۱۵۱)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بڑائی اور مشہور صحابی ہیں۔ صحابہ کرام کے قرآن مجید اور تفسیر پر مشتمل کتب کی تصانیف میں سے ایک ہے۔

اولئك كتب في قلوبهم العلم الايمان  
واشهدوا بروحهم منذ وحي خاتم  
بنيات تجري من قلوبها لا كسائر  
خالين فيها رضي الله عنهم ورضوا

ہی وہ برگزیدہ نفوس ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان  
نفس قریر قرار دیا اور اپنی قوت ہی سے ان کی عدد فرمائی  
اور وہ انیسویں نبیوں میں داخل فرمائے گا جن کے پیچھے ہمیں  
چلتی ہیں اور وہ پیشانی میں رہیں گے خداؤں سے خوش اور





# تہذیب و تمدن اسلامی

حصہ سوم

بہارِ تمدن محمد بنو عباس میں

رشید اختر ندوی

ادارۃ ثقافت اسلامیہ

کلب روڈ۔ لاہور



1005





معلویہ کی جبری حکومت تھی، معلویہ نے زبردستی تشدد سے یزید کی بیعت لی

(۱)

## نظام حکومت

جبر ہی خلافت  
بعض مؤرخین نے یزید کی طرح یزید کی شخصیت کی حکومت کو بھی خلافت قرار دیا ہے لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ یہ حکومت محض شخصی تھی۔ البتہ اس کی صورت کسی قدر پہلی موروثی بادشاہتوں سے مختلف تھی۔ اسلام سے پہلی حکومتوں میں باپ کے بعد بڑا یا لازمی طور پر تخت نشین ہوا کرتا تھا یہاں یہ بات نہ تھی جو اسی خلفاء اپنی زندگی ہی میں اپنے بعد تخت نشین ہونے والے کا انتخاب کر جاتے۔ وہ اپنے خاندان میں سے جسے چاہتے اس منصب کے لیے چن لیتے۔ مثلاً ابوالعباس سفاح نے اپنے بعد اپنے بھائی ابوجعفر اور اپنے بھتیجے علی بن موسیٰ کا انتخاب کیا اور اپنی زندگی ہی میں ان دونوں کے لیے بیعت عام لے لی۔

یہ ایک طرح سے وہی طریق کار تھا جو جناب امیر معاویہ نے اختیار کیا تھا یہ ان کی اپنی ایجاد تھی۔ انھوں نے حکومت اپنے خاندان سے بھی نہ نکلنے دی اور لوگوں سے زبردستی اس طرح کی بیعت بھی لے لی جس طرح خلفائے راشدین کیا کرتے۔ انھوں نے اس بیعت کے سلسلے میں جو خلیفوں کی نہیں ہیں کوئی شبہ نہیں کہ ابوالعباس سفاح ابوجعفر تصور ابوبکر امین، ہارون، ہارون و معتز و والی کسی نے الہ کو نہیں دہرایا اور اس لیے نہیں دہرایا کہ انھوں نے اپنی حکومت جن بنیادوں پر قائم کی تھی۔ ان کے ہوتے ہوئے اس قسم کا تشدد برتنے کی کوئی خاص ضرورت پیش نہیں آئی۔ ان کے حاشیہ نشین اہل قریب، امراء و سلاطین نے اپنی ذاتی تلاح و بہبود کی خاطر ہمیشہ ان کے احکام پر سر جھکا دیا اور انھوں نے جن کے بارے

سے ملوث ہو۔ ابوالعباس سفاح





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# مسلمانوں کا عروج و زوال

یعنی

مسلمانوں کے حیرت انگیز عروج اور غربت نیز زوال کی داستان تاریخی حقائق کی روشنی میں جس میں خلافت راشدہ کے دور سے لیکر مسلمانوں کی حکومتوں، ان کی سیاسی حکومت، ملیوں اور مختلف دوروں میں ان کے عام اجتماعی، معاشرتی اور تمدنی اعمال و واقعات پر تبصرہ کر کے ان اسباب و عوامل کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ جو مسلمانوں کے غیر معمولی عروج اور عروج کے بعد لرزہ خیز انحطاط و زوال میں ٹوٹ کر پھوٹے ہیں۔ تاریخ اسلام کی حیرت انگیز داستان گردش ایام کی روشنی میں :

تالیف

پروفیسر مولانا سعید احمد صاحب اکبر آبادی ایم اے  
پروفیسر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی وائٹیر ماہنامہ برطانوی

فاشر

ادارۃ اسلامیہ ۱۹۰ انارکلی لاہور

تحقیقی دستاویز

1007





بازدید کے انتظار میں نرگس کی طرح واسپ، مگر وہ منظر لوٹ کر نہیں آتا اور سالوں بلکہ قرونوں کے ایسے تاریک پردے درمیان میں جا مل ہو گئے ہیں کہ نگہداشتیاق رہ رہ کے ماضی کے ان نقوشِ جمال و عنفیت کی طرف اٹھتی سے مگر دیکھ نہیں سکتی۔

امیر معاویہؓ نے اپنی زندگی میں ہی پٹے بیٹے یزید کے لئے بیعتِ خلافت لے کر اس طرزِ حکومت کو ایسا استوار کر دیا کہ آج تک اس کی بنیادیں قائم ہیں۔ اس وقت صحابہ میں اور ان کے عہدوہ تابعین میں بعض ایسے افراد موجود تھے کہ اگر حضرت معاویہؓ ان میں سے حضرت عمرؓ کی طرح چند حضرات کا یا حضرت ابو بکرؓ کی طرح کسی ایک شخص کا انتخاب فرما کر بشور و وصیت ان کے حق میں خلافت کی سفارش کر جاتے تو بے شبہ وہ فساد پیدا نہ ہوتا، جو یزید کو خلیفہ بنانے سے پیدا ہوا۔ اور جس کے باعث باؤشا شخص ایک خانہ دانی و رشتہ کو کر رہ گئی، خلیفہ کے لفظ میں دینی اقتدار کا مفہوم بھی شامل تھا اس لیے بنو امیہ نے اس لقب کو ترک نہیں کیا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ خلافت تو اب ختم ہو چکی تھی اور یہ جو کچھ بھی تھا ایک فریبِ اصطلاح سے زیادہ اور کوئی وقعت نہیں رکھتا تھا۔

بنو امیہؓ کے عہد پر تبصرہ | امیر معاویہؓ نے جس طرح حکومت بکسر حاصل کی تھی۔ اسی طرح یزید کی بیعتِ خلافت بھی بکسر لی گئی، جو حضرات دل سے اس کو پسند نہیں کرتے تھے۔ ان کو بھی بیعت کے لئے یا تھ بڑھا دینا ہی پڑا، ملوکیت یا شخصی حکومت کا سب سے زیادہ بُرا اثر یہ ہوتا ہے کہ عوام میں حریتِ فکر اور آزادیِ بیان کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور قہر و غلبہ اور استبداد و تشدد کی فراوانی ہو جاتی ہے، بنو امیہ میں ملوکیت کے یہ تمام جراثیم پائے جاتے تھے۔

امیر معاویہؓ کے بعد ان کے بیٹے یزید کے عہدِ حکومت میں ہی جو کچھ ہوا۔ دنیا اس سے بے خبر نہیں ہے۔ بلکہ گوشہ رسول اللہؐ نے اپنی قربانی سے اس استبداد کو ختم کرنا چاہا۔ لیکن ختم نہیں ہوا۔ عبداللہ بن زبیرؓ ایسے مقدس صحابی نے اپنے خون سے قبا و اسلام کے ان دھبوں کو دھونا چاہا مگر نہ دھل سکے۔ اب سلطنت کا استحقاق صرف اس شخص کے لئے رہ گیا۔ جو بکسر اپنے لئے حکومت کا تخت حاصل کر سکے، خواہ وہ اعمال و افعال کے لحاظ سے کیسا ہی نااہل اور حکومت کے لئے ناموزن

امیر معاویہؓ نے حکومت بکسر حاصل کی تھی





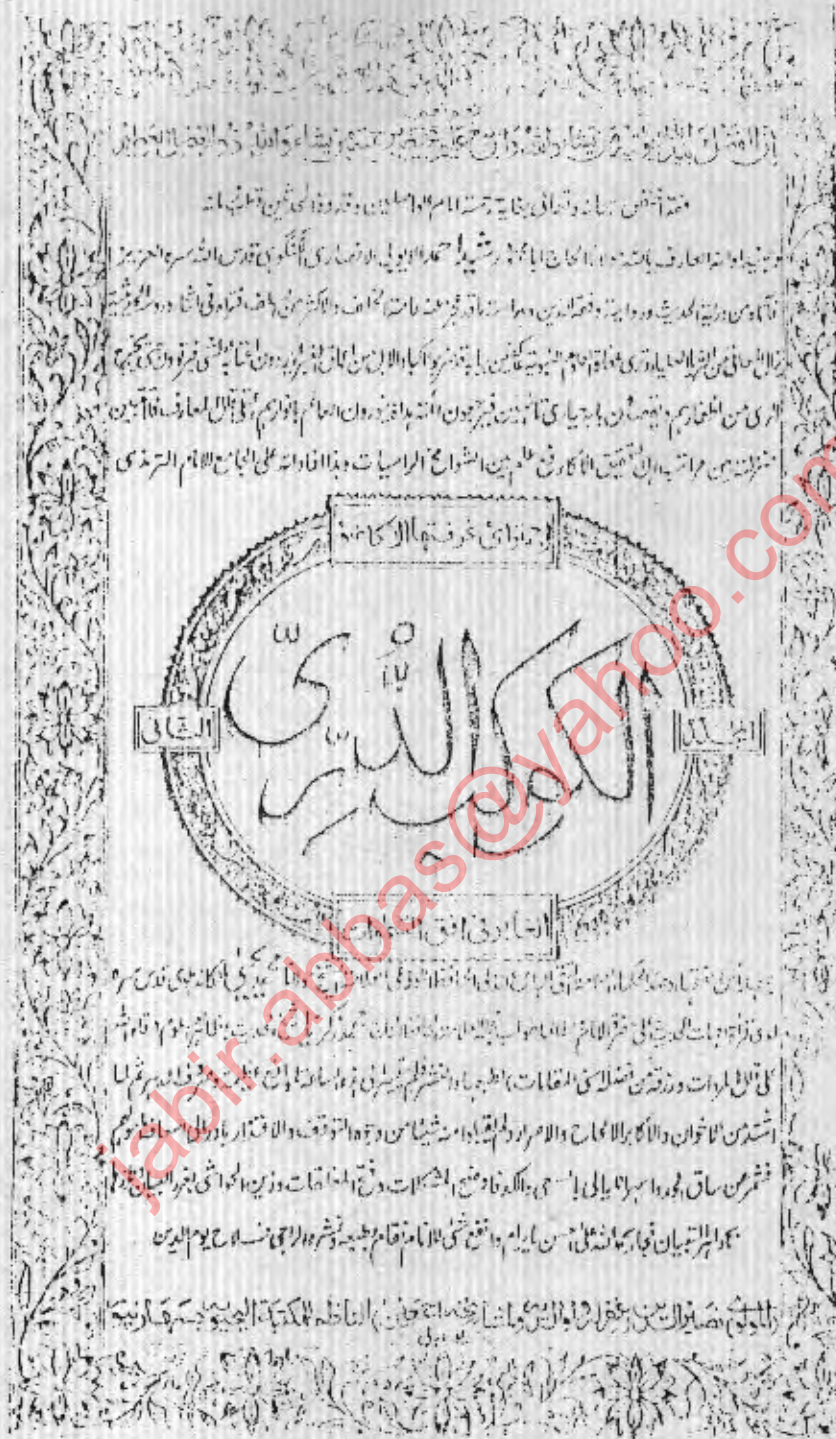
یہ زبانوں کے باعث سریر خلافت پر متمکن ہو جانے کے بعد اس خلافت کے ساتھ جو تعلق و ملاقات نہیں کیا، بلکہ عملیات اور وظائف کے ذریعہ ان کی دہاوی ہی کہنے لگے، تاہم طرز حکومت و سرکاریت کی نشان نمایاں تھی اور اس بنا پر ان کے فکر اور طرز خیال میں جو تبدیلی پیدا ہو گئی تھی اس کا اندازہ اس ایک معمولی واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ گورنر کو فخر زیادہ عرب کی ایک فاحشہ عورت جس کا نام حمیہ تھا اس کے بلائی سر پہناؤ تھا اور عرب کے رواج کے مطابق زیادہ زیبائے کپڑے پہنا۔ یہ کیفیت اس کے دل میں شہرت پر ایک ایسا بے باغ و بارغ تھا کہ چارے ملاؤں پہنے خلافت مافی ما نگے۔

ایہ معاویہ زیاد کی قابیلوں سے جو فائدہ اٹھانا چاہتے تھے زیاد کی یہ بدنامی اس واقعہ میں  
سنگہ گراں کا کام کرتی تھی۔ اس لئے انہوں نے حکیم بنوئی اور ابوالفراس و الاحاضر الخ سب کو "بچہ  
کاسب" قرار دیا ہے ثابت و قاطع ہے اور زالی کے لئے تو کفار ہی ہے۔ کانخیال نہ کر رہے ہیں کہ اگر  
عام کردا یا کہ آئندہ سے زیاد کو بھانسنے ایسی معاویہ کہنے کے اس الٹی خیالی کہ کر پکارا جائے تو حق البیان  
بلادی میں ہے کہ ایک مرتبہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے زیاد کو مخاطب کیا اور اس میں انہوں نے  
ایہ معاویہ کے حکم کے مطابق زیاد بن ابی سفیان کہا تو اس سے زیاد کو اتنی خوشی ہوئی کہ وہ لوگوں کو  
ام المومنین کا یہ خط دکھاتا تھا اور اسے خوشی کے چہرہ پر ملتا تھا

یہ واقعہ اپنی حیثیت میں متولی اور اقتدار کے لحاظ سے اس سے اس کے علاوہ کسی  
مزید کیا جیسے بیعت لینا | روشنی پڑتی ہے کہ اس نام کا استعمال اس نام کی اصل شکل و صورت کے  
متقل کر کے کسی دوسری اور غیر واقعی شکل سے متقل کر دینے کے باعث ہر یک کی طور پر فوجیہ سے متعلق  
طرز فکر و خیال میں کسی کچھ تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور وہ رفتہ رفتہ کس طرح بنیادوں کو ہی متزلزل  
کر دینے کا باعث بن سکتی ہیں، چنانچہ اس طرز حکومت کا سب سے زیادہ الٹا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان  
ہمیشہ کے لئے خلافت کے نام سے ہی محروم ہو گئے، جمہور اپنی انتخابی اور باطل و غلطیوں کی اس  
باب میں مشاورت اور اس خدمت پر ایمان کے لئے اس کے کسی حلال اور موزوں طریقہ کو اختیار نہیں

معاویہ نے حکم رسولؐ کی مخالفت کرتے ہوئے ایک ولد الزنا کو اپنا بھائی بنالیا







معادیر نے حکم رسولؐ کی مخالفت کرتے ہوئے ایک ولد الزنا کو اپنا بھائی بنا لیا

٢٢٠  
 رحمه الله عليه و... الذي ذكره صاحب الفتن من ان من علمه الله ان لا يزل في جهنم...  
 فان قتله على حسب ما رواه الشيخ من الغسل والحمل كيف وقد شقق قلبه فقتله و...  
 والحكم واستقر ان ذلك يلائم المسائل و... ان الشغل من الطاعة ونسب فوالتقى...  
 بال وان الامام يجب عليه مراعاة المعصية فان النبي صلى الله عليه وسلم ان كان يقدر على فعل القاتل...  
 عليها الى الخطية فان اثير من افعاله لم يولدوا يقتدر وان عليه لانهم كانوا يكرهوا ما يكره الله عليه وسلم...  
 ولما روي في ثواب اجازة اي شيان و... ثواب قلوبهم من ذلك شي كما ان يقصد عليه السلام الخطية...  
 وان المرء معذور فيما يغفل عنه من افعال التي يات الطبائع عليها من حب الاكل والفرح...  
 لم يزلما كان الحسين رضي الله عنه في كربلاء... من حب عبيد الله بن زياد و...  
 سبيل التكميل والاظهار كما في غيره... ثبات كوني حينما قدم عليه...  
 اعضاء وما ينبغي للمؤمن من الصفات... ان كان ان ثبتت ان عليه ذلك المذكور ان كل امرئ...  
 لا يجب ان يختار ما هو المختار من غير وفهم من ماله... انما هو مذموم...  
 لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم ولا يترك حسنة صلى الله عليه وسلم... في قاتل متوكل...  
 قتلت ابن زياد ولم يدرك ما يحكي قتله... من استدلل على ما فيه من...  
 قال ابن عابد بن النضر... الذي...  
 انما تباشي...  
 سفي الحديث...  
 حسنة...  
 ابن زياد...  
 ثم قال...  
 العادة...  
 بالتعقيب...  
 ابن زياد...  
 رواية...  
 من تومئ...  
 قال ابن...  
 قالوا...  
 الحسن...  
 قال...  
 ايقن...





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اگر شکر وین ایام بایست انعام از ترازو افادات جناب امی محمد علی

و در این ایام بایست انعام از ترازو افادات جناب امی محمد علی

بیان ارومی نام نعم سلیمان استقام احقر الانام راجی حوت شام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



ورالمیت

1942

المجلد

[illegible]

معلومیہ کا دور حکومت ظلم و استبداد کا دور تھا

تحقیقی و استانی

1013





# امام عظیم

مصنفہ :- سید محمد رشید رضا مدیر المنار مصر  
مترجمہ :- مولانا ابوالفتح عزیزی

محکمہ سعید اینڈ سنسز - ناشران قباجران کتب  
قرآن محل - مقابل مولوی مسافر خانہ - کراچی





معاہدہ نے سنت بدایچلو کی قوت اور رشوت کے ذریعے بیعت لی

۹۹

## خلافت میں جوړو تغلب کی ابتدا کس طرح ہوئی

امت کے ارباب حل و عقد پر بنی امیہ کے غلبہ حاصل کرنے کا سبب یہ ہے کہ امت اسلامیہ کی قوت ان کے عہد میں مسلمانوں کے مفتوحہ دور دراز مقامات میں پھیل چکی تھی۔ اور اسلام انتہائی تیزی کے ساتھ پھیل چکا تھا۔ مصر، سوریہ، اور عراق وغیرہ کے ممالک میں جہان کے باشندے روم و ایران کی استعماری حکومتوں کے دست ستم سے روزانہ پامال ہوتے جا رہے تھے جب عربوں نے ان کی تمام حکومت اپنے ہاتھوں میں لے لی تو امیر معاویہ رضہ جنہوں نے تغلب کی سنت سٹیہ کی ایجاد کی۔ ان سے اس طور پر کام لینا شروع کیا کہ ہایت اسلامی اور حق و عدل کے قیام پر مال و جاہ کو ترجیح دینے والے حضرات کو گورنری کے عہدوں پر فائز کرنا شروع کیا۔ اور اکثر اہل حل و عقد جو تمام شرائط کے حامل تھے وہ صرف بلدین مکرمین یعنی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں محصور رہ گئے۔ ظاہر ہے کہ یہ ان ممالک کے باشندوں کے اعتبار سے ضعیف تھے جو ستغنی تھے اور حجاز کی آمدنی کا ذریعہ بھی ممالک تھے۔

امیر معاویہ رضہ نے اپنے فاسق بیٹے یزید کے لئے قوت اور رشوت کے ذریعے جب بیعت لی تو حجازی وہ سرزمین تھی جہاں انہیں قولاً یا عملاً مقابلہ کرنا پڑا۔ بخاری و نسائی نے متعدد طرق سے روایت کیا کہ مردان نے جو حضرت معاویہ رضہ کی طرت سے مدینہ منورہ کا حاکم مقرر کیا امانت عظمیٰ





سلسلہ وار اراکین  
المصنفین  
نمبر ۲۳

# کلیاتِ شریعت

اُردو

یعنی

مولانا کے مرحوم کی اردو شہنوی، قصائد، مسدس،

اخلاقی، مذہبی اور سیاسی نظموں کا مکمل مجموعہ

باہتمام

مسعود علی ندوی،

معارف پریس، عظیم گٹ، مدرسہ طبع بنوا،

تحقیقی دستاویز

1016





۴۴

## نظام حکومت اسلام

امیر مصلیٰ نے قصر کسری کی سنت پر عمل کرتے ہوئے یزید کو ملامت کیا

جب دلی ہمد ہوا تخت حکومت کا یزید  
کہ دلی عہد کا بھی اب سے پڑی نام ضرور  
وقت آیا تو چڑھا پائے مہر پہ خلیفہ  
یہ نئی بات نہیں ہے کہ ابو بکرؓ و عمرؓ  
باٹھ سکے فرزند ابو بکرؓ نے فوراً یہ کہا  
جھوٹ ہے یہ کہ یہ سنت ابو بکرؓ و عمرؓ  
اپنے بیٹے کو بنایا تھا خلیفہ کس نے  
یہ طریقہ متواتر ہے تو کفار میں ہے  
شان اسلام ہے شخصیت ذاتی سے بعید

عادل شرب و بطحا کو یہ پونچے احکام  
خطبہ پڑھتا ہے حریم نبوی میں جو امام  
اور کہا یہ کہ یزید اب ہے امیر اسلام  
جانشین کر گئے جب موت کا پونچا پیغام  
سربراہ کذب ہے یہ اسے خاف نسل امام  
ہاں مگر قیصر و کسری کی ہے یہ سنت عام  
ایسی بدعت کا نہیں مذہب اسلام میں نام  
ورنہ اسلام ہے اک مجلس شوریٰ کا نظام  
شرع میں سلطنت خاص ہی ممنوع و حرام

اس سے بھی قطع نظر نسل عرب میں ہم لوگ  
وہ کوئی اور نہیں ہوتے ہیں جرشا ہونکے غلام





# مومن کے ماہ و سال

اُردو ترجمہ مع عربی متن

مَا تَبَتَّ بِالسُّنَّتِ فِي أَيَّامِ السَّنَةِ

✽

اُردو ترجمہ

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی  
مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لیے ہر سال کے اعمال و اشغال، نماز و روزہ، دُعا و استغفار کا ایک مکمل دستورِ عمل ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچہ میں ڈھالنے کے لیے ہر ماہ کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے



دارالاشاعت ✽ مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی





ماہیت السنہ فی ریام السنہ

۳۵

ہجری کے ماہ و سال

## امام حسنؑ اور حضرت امیر معاویہؓ کی مصالحت

امام المسلمین حضرت حسنؑ ابن علیؑ اور حضرت امیر معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کی مکرو فریب سے بالکل علیحدگی اور باہمی میل ملاپ -  
 لاکھوں میں حضرت امیر معاویہؓ نے خروج فرمایا۔ امام حسنؑ سامنے آئے۔ اور  
 حق امیر معاویہؓ حق خلافت سے دستبرداری اختیار کی۔ اسی دہرے اس سال کو  
 عام الجرامۃ (سنہ الجرام) کہتے ہیں کیونکہ یہی وہ سال ہے جس میں تمام امت نے صرفت  
 ایک شخص کو اپنا خلیفہ تسلیم کیا اسی سال یعنی لاکھ میں حضرت امیر معاویہؓ نے مروان  
 بن حکم کو مدینہ منورہ کا گورنر مقرر کیا۔  
 لاکھ میں حضرت امیر معاویہؓ نے مملکت روم سے وغیرہ اقد اور علاقہ بختان  
 کے بعض قصبہ نیر سوڈان کے اطراف کے خطے فتح کئے۔

اسی سال یعنی لاکھ میں امیر معاویہؓ نے زیاد بن ابیہ کو اپنا نائب بنایا۔ اور  
 یہی وہ پہلا عمل ہے جس کے ذریعہ احکامات رسالت مآبؐ کی خلاف ورزی کی گئی۔  
 (شعابی وغیرہ)

قرارداد خلافت یزید | سنہ میں امیر معاویہؓ نے قشائیوں کو بلایا کہ ان کے  
 بعد ان کے بیٹے یزید کی خلافت ماننے کے لئے اس  
 نادی عہدی پر بیعت کریں۔

امیر معاویہؓ کا یہ پہلا عمل تھا جو انہوں نے اپنی صحت کی حالت میں اپنے بیٹے  
 یزید کی ولی عہدی کے لئے لوگوں سے بیعت لی۔ اور یزید کو ولی عہد بنایا۔ اس  
 کے بعد مروان بن حکم گورنر مدینہ کو فرمان بھیجا کہ باشندگان مدینہ سے بھی یزید کی  
 ولی عہدی کی بیعت لی جائے چنانچہ مروان نے مدینہ میں خطبہ دیتے ہوئے کہا  
 امیر المؤمنین امیر معاویہؓ کا منشاء ہے کہ وہ اپنے فرزند یزید کو ولی عہد خلافت  
 مقرر کریں جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے عہد خلافت میں نامزد کا طریقہ رائج تھا یہ نہ کہ  
 حضرت عبدالرحمنؓ ابن ابوبکر صدیقؓ کے ہوتے اور کہا ان بزرگوں کی نامزدگی

معاویہ نے کمالات رسالت کی خلاف ورزی کی ہے

تحقیقی دستاویز

1019





كتاب الشعب

# أسد الغابة

في معرفة الصحابة

لعز الدين بن الأثير

أبي الحسن علي بن محمد الجوزي

٥٥٥ - ٦٣٠ هـ

تحقيق وتعليق

محمد عبد الرزاق

محمد أحمد عاشور

محمد إبراهيم البنا

المجلد الرابع

الشعب







## حرف الهاء والألف

۵۳۲۱ - ہاشم بن عتبہ

(ب د ع) ہاشم بن عتبہ بن ابي وقاص ، ولیم ابي وقاص ، مالک بن اہلب بن عبد مناف  
ابن زہرۃ القرشی الزہری ، وهو ابن اخی سعد بن ابي وقاص ، یکنی ابا عمرو ، ویعرف  
بالعمر قال (۱)

نزل الکوفۃ ، أسلم يوم الفتح ، وكان من الشجعان الأبطال ، والفضلاء الأخیار ، فقیلت عنہ  
بیم الیوموک بالشام ، وهو الذی فتح جلولاء من بلاد الفرس ، وهزم الفرس ، وكانت جملاء  
لنسی فتح الفتح ، باغت عتاقہا سانیۃ عشر الف الف ، وشهد صفین مع علی رضی اللہ عنہ ،  
وکتبت معہ الراية ، وهو علی الرکاب ، ونزل بیومند ، ومیما یقول (۲) :

أعزز یمنی اہلہ میلًا • مدالہ الحیاۃ حی دلا  
• لا یلک ان یصل أو یفلا •

فتطعت وجہ بیومند ، وجعل یقاتل من دنا منہ وهو یجول ، ویقول :

• الفحل یمنی فلول • • • • •

• وقاتل حی دلا • • • • • وفیہ یقول أبو الفحل عامر بن وائل :

یا ہاشم الخیر جزیر العرب • قاللہ من اللہ عظیم الشان

وكانت صفین سنة صعب وثلاثین •

روی عبد الملک بن سعید ، عن جابر بن سمر ، عن ہاشم بن عتبہ بن ابي وقاص قال :

سعت رسول اللہ ﷺ یقول : یظهر المسلمون علی جزیر العرب ، ویظهر المسلمون علی فارس •

یظهر المسلمون علی الروم ، ویظهر المسلمون علی الآندلس المجانی • الہ أبو عمر (۳)

(۱) لقب بذلك لأن عتبا وشيعة عتبه انتدبوا لقتال بني العباس ، وقتلوا منهم جماعة ، منهم (مخ احمد) ۱ •

(۲) كان هاشم رضي الله عنه أحد رؤساء الفرس والأتراك في كتاب عبد الرحمن بن أبي ربيعة الزبيري : ۲۶۳ ، ۲۶۴ •

(۳) استتق لابن جرير : ۴۵۴ ، والاستيعاب لابن عبد البر : ۱۵۵۷/۱ •

(۴) الشول - بفتح شين - : الدابة التي ذك لنا ، أي : الحصان •

(۵) ما بين القوسين عن الاستيعاب ، ومثله في المسودة : «وفيل» • وفي الميوس : «ومين» •

(۶) الاستيعاب : ۱۵۴۷/۴ •





# مَا قَالَ أَصْحَابُ الْإِنَابَةِ

فِي

## مُقَاتَلَاتِ الصَّمَامَةِ

بِمَعْنَى

أَقْوَالِ نَبِيِّ دُرِّ بَارَةِ جَنَّةِ

أَزْ

سَيِّدِ لَعْلِ شَاهِ بخاری سیّد الدّین ذوّبہ الباری

خطیب مدنی مسیّر لائق علی چوک وادہ کینٹ

قیمت ۵۰ - ۶







معلوہ اور ان کی جماعت سنت رسولؐ کے دشمن تھے

۱۷

ما قال ابو الطفیل عامر ابن واثلہ

ابو الطفیل عامر ابن واثلہ نے فرمایا

جنگ صفین میں ہاشم ابن عتبہ ایک رجز پڑھتے ہوئے جنگ کر رہے تھے اور اپنی مشجاعت کے جوہر دکھا رہے تھے کہ عقیدت کے گوہر بکھیرتے ہوئے شہید ہو گئے تو حضرت ابو الطفیل عامر ابن واثلہ رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا -

یا ہاشم الخیر  
جزیت اجنہ  
قاتلت فی اللہ  
عدو السنۃ  
اے ہاشم الخیر تو جنت کی  
جزا دیا جائے گا  
کی راہ میں سنت کے دشمنوں  
سے جنگ کی ہے -

اسد الغابہ ص ۲۴۷ ج ۵ الاشیعاب علی  
ہاشم الاصاہ ص ۶۲۱ ج ۲ الاصابہ ص ۵۹۳ ج ۲ :





معاویہ اور عمرو بن العاص نے امام حق کے خلاف بغاوت کی

۲۰

• ما قال ابو الحسن الاشعري رحمه الله عليه

ابو الحسن الاشعري رحمه الله عليه کا قول

وقال ابو الحسن الاشعري رحمه الله عليه  
ولا نقول في حق معاوية وعمر بن العاص رضي الله عنهما  
بغيا على الامام الحق رقا لله علي رضي الله عنه  
مقاتلة اهل البغي في سنة اربع مائة  
ولقد كان علي رضي الله عنه في انكسار  
عنه على الحق في جميع احواله -  
جنگ کی جاتی ہے۔ اور حضرت

یہ درالحق مع حیث دار علی رضی جیہ احوال میں حق  
پر تھے حق ان کے ساتھ دائر تھا جدھر وہ ہو جائیں حق ادھر ہو جاتا ہوا

المثل والنخل لعبد المکرم القہرستانی ص ۱۳۱ ج ۱



